امجد رئیس کلیکشن

مغربی ناولوں کی تلخیص

چار طویل ناول

جاسوسی کے اولین صفحات کے لیے مغربی ناول کا زبردست انتخاب

نیلا دائرہ

امجد رئیس

سطح آب پر پیار و محبت کی پرکیف لہریں اور زیرِ آب انتقام کا سونامی پل رہا تھا... بربریت کی دلخراش و دلدوز داستان... جہاں لہو سے لہو کو دھویا جا رہا تھا... ناز پرور ناز آفرین زخم در زخم... ریزہ ریزہ وجود کے ساتھ، سچ اور جھوٹ کی تلاش میں جاں بلب تھی... لہو سے لہو کہاں دھلتا ہے... درندگی و سفاکی انتہاؤں کو چھو رہی تھی ماضی سے جڑے رشتے اچانک ہی ابھر آئے تھے... بھائی، بھائی کے سامنے ہتھیار بدست ہوا تھا... باپ اور بیٹی کے درمیان نہ عبور ہونے والی دیواریں حائل ہو چکی تھیں... خلش... احساسِ جرم اور اپنی شناخت کا سفر اسے لمحہ بہ لمحہ موت کے قریب کر رہا تھا... اور موت ایک آہٹ کے فاصلے پر اس کی منتظر تھی... ہر موڑ پر ایک نیا انکشاف، ایک نئی آفت کے سلسلے کا سنسنی خیز احوال...

ایک خوش حال خوش و خرم خاندان کے بکھر جانے کا ناقابل فراموش ماجرا

نرس کے بڑبڑانے کے بعد ڈاکٹر ورگا کو بڑے میاں کے کمرے تک پہنچنے میں چند منٹ لگے تھے۔ حالانکہ ڈاکٹر گہری نیند میں تھا۔

''پلیز ڈاکٹر۔'' نرس تیزی سے سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔ ''جلدی آیئے۔''

ڈاکٹر ورگا کو وہاں کئی مہینے ہو چلے تھے۔ وہاں ایک ہی مریض باقی بچا تھا۔ بڑے میاں اسّی سال کی عمر میں موت سے پنجہ آزما تھے۔

''کیا پنجہ آزمائی ختم ہو گئی؟'' ورگا سیڑھیاں چڑھتے وقت سوچ رہا تھا۔ ''تاہم بڑے میاں کی غیر معمولی قوتِ ارادی کو ذہن میں رکھتے ہوئے اسے شک تھا کہ بڑے میاں نے ہار مان لی ہے۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے موت کی بُو سونگھ لی۔ اس کا تجربہ بتا رہا تھا کہ کہانی کا انجام ہو چکا ہے۔ بڑے میاں کے سینے کی خفیف حرکت بھی معدوم ہو چکی تھی۔ اس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ سر ایک جانب ڈھلکا ہوا تھا۔ ڈاکٹر نے کھڑکی سے جھانکا، باہر مرنے والے کی وسیع اراضی پر شدید پہرا تھا۔ اس کے جاں نثاروں نے حفاظتی حصار قائم کیا ہوا تھا۔ بڑے میاں کے دشمنوں کی تعداد کم نہیں تھی۔ اسی طرح جاں نثار بھی اَن گنت تھے لیکن وہ بے خبر تھے کہ



موت چپکے سے مریض کو حفاظتی حصار سے نکال لے گئی تھی۔

ورگا نے اپنا بیگ بیڈ کے قریب میز پر رکھ دیا۔ اس نے مریض کی جوانی کی تصویر دیکھی تھی۔ وہ کسی بھینسے کے مانند طاقتور تھا اور اب وہ سکڑ کر بے روح زرد بکری کی طرح رہ گیا تھا۔ وہ کوئی عام آدمی نہیں تھا۔ فعال زندگی میں وہ خوف و دہشت کا استعارہ رہا تھا۔ اسّی سال کی عمر میں موت نے بالآخر اسے پٹخ دیا تھا...... نیچے ہال کی جانب سے آوازیں آرہی تھیں۔ صبح کی روشنی پھیل رہی تھی۔ بڑے میاں کا سب سے چھوٹا بیٹا بوبی کمرے میں داخل ہوا۔ وہ شب خوابی کے لباس میں تھا۔ اس نے باپ کے چہرے کو دیکھا پھر ڈاکٹر کی جانب نظر کی۔ کچھ کہنے سننے کی ضرورت نہ تھی۔ بوبی کی بیوی مارگا کمرے میں داخل ہوئی اور آہ و زاری کرنے لگی۔

بوبی آگے بڑھا۔ باپ کا ہاتھ چوما اور ہسپانوی زبان میں کچھ کہا۔ وہ پلٹا اور ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا۔ ''مجھے اپنے بھائیوں کو بتانا ہوگا۔'' ڈاکٹر ورگا نے بوبی کی آنکھوں کو پڑھنے کی کوشش کی۔

''اب کیا ہوگا؟'' ڈاکٹر نے سوچا۔ برسوں سے بڑے میاں نے اپنے رعب و دبدبے کے بل پر معاملات کو سنبھالا ہوا تھا۔ وہ ایک خطرناک آدمی تھا۔ قید میں، بیماری میں...... ہر حال میں خطرناک تھا...... مرنے کے بعد بھی...... بلائیں آزاد ہونے والی تھیں۔ خون سے خون کبھی نہیں دھلتا لیکن یہاں معاملہ دوسرا تھا۔ اب خون بہے گا۔ خون سے خون دُھلے گا۔

☆☆☆

وہ خواب نہیں، حقیقت تھی۔ واقعی اس کا تعاقب ہو رہا تھا۔ نٹالی نے رفتارِ قدم بڑھا دی۔ دھڑکن پہلے ہی ناہموار تھی۔ متعاقب کے دونوں ہاتھ جیکٹ میں تھے۔ نٹالی کی رہائش گاہ زیادہ دور نہیں تھی۔ عقب میں قدموں کی چاپ قریب ہوگئی تھی۔ نٹالی کا دل سینے میں پھڑپھڑانے لگا۔ گھر کے قریب مارکیٹ تھی۔ نٹالی تقریباً بھاگتی ہوئی مارکیٹ میں گھس گئی۔ ایک باسکٹ اٹھا کر اس نے چند ضروری اشیا اس میں رکھیں اور ریکس کے درمیان چکراتی ہوئی کاؤنٹر پر ادائیگی کر کے باہر نکلی...... وہ کہیں نظر نہیں آیا۔ لیکن جلد ہی نٹالی کی غلط فہمی دور ہوگئی۔ وہ پارکنگ میں ایک گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

وہ فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی۔ گریگ کو فون کرے یا 911۔ اس کی رہائش بہت قریب تھی۔ اچانک وہ بھاگی۔ عمارت کا گیٹ کھول کر اندر گھسی اور گیٹ بند کر دیا۔ گہری گہری سانسیں لے کر اس نے ایلیویٹر کا رخ کیا۔ مسامات نے پسینا اگل دیا تھا۔ ساتویں منزل پر جانے کے لیے اس نے بٹن پش کیا۔ اس کے ہاتھ ابھی تک لرز رہے تھے۔ اپارٹمنٹ کی چابی اس نے پہلے ہی بیگ سے نکال لی۔

ساتویں منزل پر ایلیویٹر رکا۔ در کھل کر اطراف میں روپوش ہو گئے۔ سامنے دو آدمی کھڑے تھے۔ نٹالی کی چیخ حلق میں ہی گھٹ کے رہ گئی...... خون سرد پڑ گیا۔ نٹالی آگاہ تھی کہ وہ دو آدمی نہیں...... دو عدد موت کے ہرکارے تھے۔ پیچھے جانے کی گنجائش نہیں تھی۔ وہ دھندلی نظر سے دونوں کو گھورتی رہی...... کس نے بھیجا ہے ان کو...... باپ نے؟ کومبین؟ یا ایف بی آئی؟

☆☆☆

نیویارک کے ڈائمنڈ ڈسٹرکٹ میں اس کی اپنی کمپنی تھی۔ بنجامن راب بیس سال سے سونے کا کاروبار کر رہا تھا۔ انڈین اس کے سب سے بڑے گاہک تھے۔ دنیا میں زیورات کی ایکسپورٹ میں خود انڈینز کا بہت بڑا حصہ تھا۔ آغاز میں بنجامن راب نے چھوٹے پیمانے پر کام کا آغاز کیا تھا...... آج وہ 47th اسٹریٹ کے نصف سے زائد ڈیلرز کو گولڈ سپلائی کرتا تھا۔ یہی نہیں بلکہ دنیا کے قدآور درآمد کنندگان اس کے گاہکوں میں شامل تھے۔ اس کاروبار میں شاید ہی کوئی ایسا ہو جو اسے نہ جانتا ہو۔

ایک محبت کرنے والی بیوی اور تین خوب صورت بچوں کے ساتھ وہ ایک شاندار زندگی گزار رہا تھا۔ اس کے گیراج میں چھ کاروں کی گنجائش تھی۔ خود وہ زیادہ تر فیراری 585 استعمال کرتا تھا۔ بیس سال سے بیٹسی ہی اس کی اسسٹنٹ تھی۔ بچوں میں سب سے بڑی نٹالی، پھر ایملی اور جسٹن تھے۔ ایملی سولہ سال...... اور اسکواش میں قومی رینکنگ رکھتی تھی۔ جسٹن چودہ سال کا تھا۔ بیوی کا نام شیرن تھا۔ ان سب کی تصاویر راب کے قیمتی آفس کی دیواروں کے علاوہ ''لارچمونٹ'' میں محل جیسے گھر میں بھی آویزاں تھیں۔ گریجویشن کے بعد نٹالی آٹھ ماہ سے البرٹ آئن اسٹائن میڈیکل کالج، برونکس میں سائیٹو جینیٹکس لیوکیمیا پر کام کر رہی تھی۔ نٹالی نے ''براؤن'' سے فیلوشپ جیتی تھی۔ ٹینا، لیب میں اس کی پارٹنر تھی۔ جو نٹالی سے ایک سال سینئر تھی۔ فیملی ہر سال تفریح کے لیے ملک سے باہر جاتی تھی۔ فرنچ ایلپس، کینیا سفاری، انڈیز......

کاروباری معاملات میں بیٹسی اور اکاؤنٹنٹ، راب

سے زیادہ قریب تھے...... اس وقت بھی وہ بیٹسی کے ساتھ محوِ گفتگو تھا۔ ظاہر ہے مارکیٹ کا اتار چڑھاؤ موضوع تھا۔ دفعتاً آفس کے بیرونی رخ سے توڑ پھوڑ کی نمایاں آوازیں سنائی دیں۔ پہلا خیال راب کے ذہن میں دھماکے کا تھا...... دوسرا خیال واردات کا آیا۔ راب کا تیز ردِعمل الارم کی جانب تھا۔ لیکن اس سے پہلے ہی اکاؤنٹنٹ بدحواسی کے تاثرات چہرے پر سجائے نمودار ہوا۔ اس کے عقب میں دو آدمی سوٹ میں ملبوس تھے۔ اوپر گہرے نیلے رنگ کی جیکٹس پہنی ہوئی تھیں۔

''بنجامن راب؟''

''یس......'' وہ کھڑا ہو گیا اور دراز قامت کا سامنا کیا جو انچارج معلوم ہو رہا تھا۔ سر کے بال سامنے سے اُڑنا شروع ہو گئے تھے۔

''کون ہو؟ کیسے گھسے چلے آ رہے ہو؟ آخر ہو کیا رہا ہے؟''

دراز قامت نے ایک فولڈر ڈیسک پر رکھ دیا۔ ''یہ فیڈرل جج کی جانب سے گرفتاری کا وارنٹ ہے۔''

ایف بی آئی کے کچھ اور آدمی اندر گھس آئے۔

''گرفتاری؟ کس لیے؟''

''منی لانڈرنگ، سرکار کے ساتھ فراڈ، مجرم اداروں کے ساتھ ساز باز...... مسٹر راب اتنا کافی ہے؟ دفتر میں جو کچھ ہے، وہی ہمارے لیے کافی سے زیادہ ہوگا۔''

اس سے پہلے راب کچھ کہتا، ایک ایجنٹ نے اسے پکڑ کے گھمایا اور ہتھکڑیاں پہنا دیں۔

''کیا پاگل پن ہے؟'' راب مچل اٹھا۔

''تمہیں اب تک چھوٹ دی، وہ پاگل پن تھا۔''

☆☆☆

ثالی، ہائی پاور مائیکرو اسکوپ پر جھکی ہوئی تھی۔ ٹینا بھی اس کے قریب تھی۔ دونوں طبی اصطلاحات میں سرگوشیاں کر رہی تھیں۔ ثالی، ڈیجیٹل فائل میں لکھتی جا رہی تھی...... وہ سفید رنگ کا لمفو بلاسٹ ہے، پیکر اسے کلر لیو کوسائٹ کہتا ہے۔ یہ لیوکومیا کا پیٹھا جونک ایجنٹ ہے۔

''اگلے ہفتے ہم دیکھیں گے کہ پلازما کے محلول میں کیا ہوتا ہے......''

''تم سارا دن یہی کرتی رہی ہو؟'' ٹینا نے کہا۔

ثالی کے جواب دینے سے پیشتر ہی اس کے سیل فون نے موسیقی نشر کی، ثالی کا دھیان اپنے دوست گریگ کی طرف گیا اور اس نے فون واپس لیب کوٹ میں رکھ لیا۔ اگر گریگ نہیں ہے تو یقیناً پھر ماں کا فون ہوگا۔ وہ ٹینا کو لے کر لائبریری میں آگئی۔ فون کی آواز نے ایک پھر خلل اندازی کی۔ ثالی نے فون نکال کر پیغام پڑھا۔ 'ثالی، یہاں کوئی خرابی ہے۔ گھر فون کرو، جلدی!'

ثالی پیغام کو گھورتی رہی۔ ایسا پیغام تیئس سال کی عمر میں اس نے کبھی وصول نہیں کیا تھا۔ اسے پیغام کے الفاظ برے لگ رہے تھے۔ اس کا ذہن تیزی سے امکانات کا جائزہ لے رہا تھا۔

''ٹینا، معاف کرنا...... مجھے گھر فون کرنا پڑے گا۔''

''کوئی مسئلہ نہیں ہے۔'' ٹینا نے جواب دیا۔

ثالی نے دھڑکتے دل کے ساتھ نمبر پنچ کیا۔ دوسری جانب اس کی ماں نے فوراً ہی فون اٹھا لیا...... ماں کی آواز نے ثالی کی دھڑکنوں کو مزید بڑھا دیا۔

''ثالی......''

''ہاں، مام؟''

''تمہارے ڈیڈ......''

''مام کیا ہوا ڈیڈی کو؟'' ثالی کی آواز از خود بلند ہو گئی۔ اس کا بدن غیر محسوس انداز میں لرز رہا تھا۔ ڈیڈ کی صحت شاندار تھی۔ کیا ہو سکتا ہے......

''مام...... م......؟''

''پتا نہیں...... سیکریٹری کا فون آیا تھا...... ایف بی آئی والے ان کو گرفتار کر کے لے گئے ہیں۔'' ثالی کی ماں نے رندھی ہوئی آواز میں بمشکل بات مکمل کی۔ ''سیکریٹری بتا رہی تھی۔''

ثالی پھٹی پھٹی آنکھوں سے فون کو گھور رہی تھی۔

☆☆☆

راب کو ایف بی آئی کے ہیڈ کوارٹر ''فولی اسکوائر'' لوئر مین ہٹن لے جایا گیا۔ وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں بیٹھا تھا۔ جہاں چند دھاتی کرسیاں اور ایک چوبی میز رکھی تھی۔ وہ سامنے شیشے کو تک رہا تھا۔ اسے علم تھا کہ یہ دو طرفہ شیشہ ہے۔ دوسری جانب سے اسے دیکھا اور سنا جا سکتا ہے۔ یہ ایسا ہی تھا، جیسے ہم ٹی وی اور فلموں میں دیکھتے ہیں۔

کوئی خوفناک غلطی ہوئی ہے۔ وہ ایک کاروباری شخص تھا جس نے زندگی میں کوئی خلافِ قانون کام نہیں کیا تھا۔ بیس منٹ بعد دروازہ کھلنے پر راب کھڑا ہو گیا۔ وہی دونوں ایجنٹ اندر داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے چھریرے بدن کا ایک آدمی تھا جس نے گرے سوٹ پہنا ہوا تھا۔ ہاتھ میں تھاما بریف کیس اس نے میز پر رکھ دیا۔

''میں اسپیشل ایجنٹ انچارج بوتھ ہوں۔'' دراز قامت نیم گنجے آدمی نے کہا۔ ''تم اسپیشل ایجنٹ روئز سے پہلے ہی مل چکے ہو اور یہ مسٹر نارڈوزی ہیں، مسٹر نارڈوزی، یو ایس جسٹس ڈپارٹمنٹ کے اٹارنی ہیں، جو تمہارے کیس سے واقف ہیں۔''

''میرا کیس......؟'' راب نے مسکرانے کی کوشش کی۔

''مسٹر راب، ہمیں چند سوالات کے جواب درکار ہیں۔'' ہسپانک ایجنٹ روئز نے کہا۔ ''ہمیں امید ہے کہ تم مکمل تعاون کرتے ہوئے پوری سچائی اور دیانت کا مظاہرہ کرو گے۔ اس طرح سب کے لیے مراحل آسان تر ہو جائیں گے۔''

''یقیناً۔'' راب نے سر ہلایا اور بیٹھ گیا۔

''اگر تم اعتراض نہ کرو تو ہم بات چیت ٹیپ کر لیتے ہیں۔'' اس نے ایک کیسٹ ریکارڈر نکال کر میز پر رکھ دیا۔ ''اس میں تمہارا ہی تحفظ ہے پھر بھی تم کسی وقت چاہو تو تمہارے وکیل کا بندوبست کر دیا جائے گا۔''

''مجھے وکیل کی ضرورت نہیں ہے۔'' راب نے نفی میں سر ہلایا۔ ''میرے پاس چھپانے کے لیے کچھ نہیں ہے۔''

''یہ بڑی اچھی بات ہے، مسٹر راب۔ چھپانے کو کچھ نہ ہو تو پیچیدگیاں نہیں پیدا ہوتیں۔'' روئز نے فائل میں سے کاغذات نکال کر سلیقے سے سجائے۔

''مسٹر راب، تم نے پاز ایکسپورٹ انٹر پرائز کا نام سنا ہے۔'' اس نے ایک کاغذ پر انگلی رکھی۔

''ہاں، وہ میرے چند بڑے گاہکوں میں سے ایک ہیں۔''

''تم ان کے لیے کیا کرتے تھے؟''

''میں اوپن مارکیٹ سے گولڈ خریدتا تھا۔ ان کا ناولٹی گفٹ کا کاروبار ہے۔ میں گولڈ ان کے کہنے پر درمیانی رابطے کے ذریعے بھیجتا تھا۔''

''درمیانی رابطہ...... آرگوٹ مینوفیکچرنگ؟'' روئز نے دوسرے ورق کو آگے کیا۔

''ہاں، آرگوٹ۔''

''تمہاری گولڈ کی شپمنٹ، آرگوٹ وصول کر کے کیا کرتے تھے؟''

''مجھے نہیں معلوم۔ وہ مینوفیکچرر ہیں۔ وہ زیورات بنا سکتے ہیں۔ سونے کی پلیٹ بنا سکتے ہیں...... یا جو ''پاز'' مطالبہ کریں وہ بنا دیں۔''

''پاز کے لیے ''ناولٹی آئٹمز'' روئز نے کاغذات پر نظر ڈالی۔

راب نے کہا۔ ''وہ کیا کرتے ہیں، یہ ان کا کاروبار ہے۔ میں ان کے لیے گولڈ خریدتا تھا۔''

''یہ سلسلہ کب سے جاری تھا؟'' یہ سوال بوتھ نے کیا۔

''مجھے دیکھنا پڑے گا۔ چھ یا سات سال......''

''چھ سے آٹھ سال۔'' روئز کی نظر کاغذات پر تھی۔ ''مسٹر راب، اس دوران تمہیں علم نہیں تھا کہ تمہارے بھیجے ہوئے گولڈ سے وہ درحقیقت کیا بناتے تھے؟''

راب کو یہ سوال عجیب سا لگا۔ ''بہت سی چیزیں بنائی جا سکتی ہیں۔'' راب نے شانے اچکائے۔ ''مختلف کسٹمرز کے لیے مختلف اشیا۔ حتیٰ کہ بٹن، قلم، پیپر ویٹ، کف لنکس، زیورات......وغیرہ۔''

''لیکن اس مدت میں انہوں نے کثیر مقدار میں سونا استعمال کیا ہے۔'' بوتھ نے کہا۔ ''صرف گزشتہ برس تین ہزار ایک سو پونڈ۔ عام اندازے کے مطابق ایک اونس پر چھ سو چالیس ڈالرز......یعنی اکتیس ملین ڈالرز، مسٹر راب۔''

بوتھ کی معلومات اور انکشاف نے راب کو متحیر کر دیا۔ اس نے محسوس کیا کہ پسینے کا قطرہ کنپٹی سے پھسل رہا ہے۔ اس نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔ ''میں نے بتایا کہ میرا کام خریدنا اور بیچنا ہے۔ وہ مجھے کنٹریکٹ دیتے تھے اور میں ان کو سپلائی۔ دیکھو شاید تم مجھے بتانا چاہ رہے......'' راب، بوتھ کو مسکراتے دیکھ کر خاموش ہو گیا۔ روئز فولڈر سے مزید کاغذات نکال رہا تھا۔ کاغذات نہیں، وہ فوٹو گراف تھے۔ سیاہ و سفید، دس انچ لمبے اور آٹھ انچ چوڑے فوٹو گراف...... عام اور غیر اہم اشیا کی تصاویر...... ہتھوڑے، پیچ کس، ہوز پائپ، تالے......ڈور ناب......

''مسٹر راب، ان میں سے کسی کو پہچانتے ہو؟''

پہلی مرتبہ راب نے محسوس کیا کہ رفتارِ قلب بڑھنی شروع ہو گئی ہے۔

''نہیں۔'' اس نے جواب دیا۔

''تم آرگوٹ سے قیمت وصول کرتے تھے...... کک بیکس؟''

''کمیشن۔'' راب نے تصحیح کی۔

روئز نے ایک اور شیٹ نکالی۔ ''مارکیٹ میں......

کموڈیٹی مارکیٹ میں کمیشن ایک فیصد، ڈیڑھ...... حد سے حد دو فیصد چلتا ہے اور تمہارا چھ فیصد اور بعض اوقات آٹھ فیصد۔ کیا میں غلط ہوں؟'' روئز نے بغور راب کو دیکھا۔
معاً راب کا حلق خشک ہو گیا۔ اس نے باری باری تینوں ایجنٹس کی طرف دیکھا۔ بریف کیس والا اب تک خاموش تھا۔
''جیسے کہ تم نے بتایا کہ بہت زیادہ سونا استعمال کیا گیا ہے۔'' راب نے کہا۔ ''لیکن اس کا انہوں نے کیا کیا...... یہ ان کا مسئلہ ہے۔ میں نے صرف گولڈ سپلائی کیا تھا۔''
''انہوں نے کیا، کیا سونے کے ساتھ۔'' بوتھ کا صبر جواب دینے لگا۔ ''سونا انہوں نے ایکسپورٹ کیا، مسٹر راب۔ یہ فوٹو ناولٹی گفٹس کے نہیں ہیں۔ نہ یہ فولاد، کانسی، تانبے سے بنائے گئے ہیں۔ یہ گولڈ پلیٹڈ بھی نہیں ہیں۔ یہ بُلین ہے۔ ٹھوس سونا۔ ان پر پینٹ کیا گیا تھا پھر عام اشیا کے مانند ایکسپورٹ کی گئیں؟''
''میرا خیال ہے، جنوبی امریکا میں کسی جگہ۔'' راب نے گھٹی ہوئی آواز میں کہا۔ ''میں یقین سے نہیں کہہ سکتا۔ سونا میں نے خریدا تھا...... لیکن میں سمجھ رہا ہوں۔''
''تم نہیں سمجھ رہے، مسٹر راب۔'' بوتھ نے آنکھیں چار کیں۔ ''تمہارا ایک پیر دلدل میں بہت گہرا چلا گیا ہے اور دوسرا، ہم جاننا چاہتے ہیں کہ دوسرا پیر اندر ہے یا باہر...... کیا تم جانتے ہو آرگوٹ کی ملکیت کس کے پاس ہے؟''
''ہیرالڈ کورن ریچ۔'' راب نے قدرے اعتماد سے جواب دیا۔ ''میں ہیرالڈ کو اچھی طرح جانتا ہوں۔''
''گڈ، اور پاز؟''
''میرے خیال میں پاز کی ملکیت اسپاسا کے پاس ہے۔ میں چند بار اس سے ملا ہوں۔''
''وہ وکٹر اسپاسا ہے۔'' روئز نے ایک فوٹو آگے کھسکایا۔ ''وہ پاز میں محض ایک آپریٹنگ پارٹنر ہے...... آرٹیکلز آف ان کارپوریشن ''کے مین'' آئی لینڈ میں ''بی کے اے'' انویسٹمنٹ لمیٹڈ کے نام سے ہے۔'' روئز نے چند اور فوٹو دکھائے۔ جن میں نظر آنے والے افراد ہسپانک معلوم ہوتے تھے۔
''ان میں سے کسی کو جانتے ہو؟''
اب راب درحقیقت ہراساں ہو گیا تھا۔ پسینے کا ایک اور قطرہ گردن سے ریڑھ کی ہڈی پر لکیر بنا رہا تھا۔
''نہیں۔'' اس نے شدت سے نفی میں سر ہلایا۔
''وکٹر اسپاسا، رامن رامریز، لوئیس ٹروجیلو...... یہ تینوں ''بی کے اے'' نامی کمپنی کے مرکزی عہدیدار ہیں۔ تمہارے سونے سے جو عام سی اشیا بنا کر وہاں بھیجی جاتی تھیں، وہ لوئیس وصول کرتا تھا۔'' روئز نے ایک اور فوٹو آگے بڑھایا۔ تصویر میں ایک فربہ شخص فینسی سوٹ میں مرسیڈیز میں بیٹھ رہا تھا۔
''یہ مارکیڈو فیملی کا لیڈنگ منی منیجرز میں سے ایک ہے...... کولمبین ڈرگ کارٹل کی مارکیڈو فیملی۔''
''کولمبیا!'' راب کے حلق سے پھنسی پھنسی آواز نکلی۔ آنکھیں حلقوں سے ابل پڑیں۔ رنگ فق ہو گیا۔ وضاحت سے جو کہانی ایجنٹ روئز سنا رہا تھا، اس کے بیشتر الفاظ اور جملے راب کی سماعت سے دور تھے...... اسے سننے کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ سب کچھ ظاہر اور عیاں تھا۔ اس کا بھیجا ہوا سونا دراصل کولمبیا جا رہا تھا۔ سات آٹھ سال سے۔ خود راب کمیشن کے ساتھ جو قیمت وصول کرتا رہا تھا، وہ منشیات کی آمدنی تھی۔ کولمبین ڈرگ مافیا کے کاروبار سے حاصل شدہ بلیک منی۔
اچانک راب اچھل پڑا ''نہیں۔'' اس کے اعصاب بے قابو ہو گئے تھے۔ وہ بلند آواز میں بول رہا تھا۔ ''میں قسم کھاتا ہوں، میرا اس سیاہ دھندے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں سونا بیچتا ہوں...... اور بس۔ ایسا دوسرے بھی کرتے ہیں۔ وکٹر نے مجھ سے رابطہ کیا تھا۔ اگر تم لوگ مجھے ڈرانا چاہتے ہو تو تم اپنے مقصد میں کامیاب رہے ہو۔ لیکن کولمبیا، مارکیڈو میرا اس کاروبار سے کوئی تعلق نہیں، میرے ساتھ کیا کیا جا رہا ہے؟''
بوتھ نے اپنا رخسار کھجایا۔ جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہ ہو۔
''جب وکٹر تم سے ملا تو وہ کیا چاہتا تھا؟''
''وہ گولڈ خریدنا چاہتا تھا۔ وہ گولڈ سے مختلف آئٹم بنانا چاہتا تھا۔''
''اور آرگوٹ مینوفیکچرنگ کیسے درمیان میں آئی؟''
راب بل کھا کے رہ گیا۔ وہ سوال کا مقصد سمجھ گیا۔ آرگوٹ، راب کے دوست کی کمپنی تھی۔ ہیرالڈ۔ اس نے ہیرالڈ کو وکٹر سے ملوایا تھا پھر یہ سلسلہ برسوں چلتا رہا۔ وکٹر ادائیگی، ہیرالڈ اور وہ راب کو کرتا تھا۔
پہلی بار نارڈوزی گویا ہوا...... جسٹس ڈپارٹمنٹ کا وکیل۔ وہ آگے کی جانب جھکا۔ ''مسٹر راب، اب تم سمجھ گئے ہو کہ منی لانڈرنگ کیا ہوتی ہے؟''

☆☆☆

راب کو لگا، کسی نے اس کے پیٹ میں گھونسا مارا ہے۔

اس کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ ''میں کچھ نہیں سمجھا۔'' مسامات نے پسینا اگل دیا، قمیص کی پشت تر ہونے لگی تھی۔ ''میں قسم کھاتا ہوں۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ سونے کے ساتھ کیا کر رہے ہیں...... سونا کیسے اور کہاں جا رہا ہے؟''

''تم نے کہا وکٹر تمہارے پاس آیا تھا؟''

''ہاں، وہ گولڈ سے مینوفیکچرنگ کے لیے میرا تعاون چاہتا تھا۔ میں نے اپنے دوست ہیرالڈ یعنی آر گوٹ کمپنی سے ملوا دیا۔ اس طرح میں وکٹر کے ریکارڈ پر بروکر تھا۔ ہیرالڈ سے ملوانے پر اس نے مجھے زیادہ کمیشن دیا۔ بی کے اے کا نام میں نے کبھی نہیں سنا۔ ہیرالڈ ایک اچھا آدمی ہے۔ میں بہت عرصے سے اسے جانتا ہوں۔''

''تم ''ریکو اسٹیٹس'' کا مطلب جانتے ہو؟'' یو ایس اٹارنی نے بریف کیس کھولا۔ ''یا پیٹریاٹ ایکٹ کے معنی؟''

''ریکو (RICO)......'' راب سناٹے میں آ گیا۔

''تم لوگ کیا سوچ رہے ہو؟'' (RACETEER INFLUENCED+CORRUPT ORG.ACT)

اٹارنی نے اسے ریکو کے بارے میں سمجھایا۔ راب کو اس وضاحت کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ منی لانڈرنگ یا گورنمنٹ کے ساتھ فراڈ کرنے والوں پر لاگو ہوتا تھا۔ پیٹریاٹ ایکٹ کی وضاحت کے ساتھ اٹارنی نے کہا۔ ''2001ء سے یہ قانون ہے کہ باہر سے آنے والی رقم اگر بیس ہزار ڈالرز سے زیادہ ہے تو اسے رپورٹ کیا جائے۔ بصورت دیگر یہ غیر قانونی سمجھا جائے گا۔''

راب کے گھٹنوں پر ہتھوڑے کے مانند ضرب لگی۔

''پیٹریاٹ ایکٹ کی بات کیوں ہو رہی ہے؟''

''مسٹر راب، تم بدبودار دلدل میں گردن تک اتر گئے ہو...... کوئی راستہ ہے تمہارے پاس؟'' بوتھ کا لہجہ سپاٹ تھا۔

''راستہ؟'' اس کا سر گھومنے لگا۔ ''مجھے وکیل کی ضرورت ہے۔''

''نہیں، نہیں...... وکیل نہیں...... تمہیں پورا جسٹس ڈپارٹمنٹ درکار ہے۔ پھر بھی بات نہیں بنتی۔'' بوتھ نے سرد آواز میں کہا۔

روئز نے پانی کا گلاس بڑھایا۔ ''ہاں ایک راستہ ہے۔''

''کیسا راستہ؟'' راب نے پانی پیا۔

''فیڈرل پریزن سے بیس سال باہر رکھنے کا واحد راستہ۔'' بوتھ نے سنجیدگی سے کہا۔

راب کے پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہوئی۔ اس نے حلق کی رطوبت اور آنکھوں کے پانی کو واپس کھینچا۔ ''کیسے؟''

''وکٹر، مسٹر راب۔ وکٹر، رامن، امریز اور لوئیس کا ہیڈ ہے۔ تم نے فلمیں دیکھی ہوں گی۔ ہم اسی طرح کام کریں گے۔ تم سیڑھی سے اوپر جانے کے لیے ہماری مدد کرو۔ انہیں غائب کرنا ہمارا کام ہے...... سمجھ رہے ہو۔ تمہارے دوست ہیرالڈ کا کام بھی ختم سمجھو۔''

راب کو ہیرالڈ کے ساتھ فیملی ٹرمز کا خیال آیا۔ ''اس کے ساتھ میرے بیس سال پرانے مراسم ہیں۔''

''سمجھ لو کہ وہ تاریخ کا حصہ بن چکا ہے۔ اپنے بارے میں سوچو۔''

''تمہاری ایک اچھی فیملی ہے۔'' روئز نے کہا۔ ''جن کی تصاویر تمہارے آفس میں لگی ہیں۔ تم فیڈرل پریزن میں جاؤ گے تو ان کا کیا ہوگا...... بیس سال۔ وہ لوگ جیتے جی مر جائیں گے۔''

راب کے سینے میں کھولن ہونے لگی۔ اس نے اٹھ کر دیوار پر گھونسا مارا۔

''کیوں کر رہے ہو یہ...... میں نے صرف دو آدمیوں کو ملوایا۔ اسٹریٹ پر آدھے لوگ یہ کام کر رہے ہیں اور پیٹریاٹ ایکٹ صرف میرے لیے ہے۔ کیا گولڈ کا کاروبار جرم ہے؟''

وہ تینوں خاموش رہے۔ راب واپس میز پر آ گیا۔

''مجھے وکیل چاہیے۔'' اس نے ہتھیلی کی پشت سے پیشانی کا پسینا صاف کیا۔

''وکیل تو آ جائے گا لیکن تم اپنا آخری موقع بھی گنوا دو گے۔ تمہارے پاس بہترین آپشن ہے کہ ہم سے بات کرو۔ وکیل کو بلانے سے پہلے یہ دیکھ لو۔'' روئز نے فوٹو اس کے حوالے کیا۔ راب نے فوٹو دیکھا اور اس کی بچی ہوئی توانائی بھی اختتام پذیر ہو گئی۔ یہ ایک نہیں کئی فوٹو تھے۔ درمیانے قد کا مونچھوں والا آدمی راب کے آفس میں اس کے ساتھ دکھائی دے رہا تھا۔ کہیں کھڑکی کے پاس، کہیں میز پر، کہیں سڑک پار کرتے ہوئے اور کہیں دونوں چائنا گرل میں لنچ کر رہے تھے۔

''آئیون بیروا۔'' راب نے سرگوشی کی۔ کمرے کا دروازہ کھلا اور چوتھے آدمی نے قدم اندر رکھا۔ راب کی

آنکھیں چوڑی ہوگئیں۔ وہ آئیون بیرڈ تھا۔ اس وقت وہ مختلف لباس میں تھا اور سوٹ زیب تن کیا ہوا تھا، جس پر بیج لگا تھا۔

''میرا خیال ہے تم ایجنٹ ایسپوسیٹو کو پہچانتے ہو۔ اگر نہیں تو تم دونوں کی میٹنگز کی ریکارڈنگ چلائی جائے؟''

راب سانس لینا بھول گیا۔ کان سائیں سائیں کررہے تھے۔ وہ گردن تک نہیں سر تک دلدل میں اتر گیا تھا۔

☆☆☆

نٹالی نے بروقت فورڈہام روڈ پر بارہ دس والی ٹرین پکڑی۔ وہ لارچ مونٹ میں واقع گھر کی طرف جارہی تھی۔ وہ میڈیکل کالج سے چند ذاتی استعمال کی اشیا لے کر نکلی تھی اور گریگ کے لیے ایک مختصر پیغام چھوڑ دیا تھا۔ دورانِ سفر اس کے حواس مختل ہوئے جارہے تھے۔ ذہن ٹھیک طرح کام نہیں کررہا تھا۔ ماں کی کال نے اس کے ہوش اڑا دیے تھے۔ ڈیڈ کو ایف بی آئی نے گرفتار کرلیا ہے۔ ماں کی آواز میں لرزش اور دہشت نہ ہوتی تو نٹالی اسے مذاق ہی سمجھتی۔

لیکن ماں کی آواز حقیقت بتا رہی تھی...... منی لانڈرنگ، غیر قانونی لین دین...... اسے یقین تھا کہ ڈیڈ منافع سے زیادہ دیانت داری کو اہمیت دیتے تھے۔ کیش میں اونچ نیچ ہوسکتی تھی...... کبھی کبھار...... ٹیکس بچانے کے لیے چھوٹا موٹا ہیر پھیر یا پھر کبھی کمپنی کی ٹیبل پر فیملی کو ڈنر دینا...... ایسا کوئی بھی کرسکتا تھا۔

لیکن ''ریکو'' اسٹیٹس، کرمنل کمپنی کے ساتھ کاروبار...... ایف بی آئی، وہ چکرا گئی۔ وہ اپنے باپ کو جانتی تھی۔ یہ ناممکن ہے۔ وہ ٹرین کی آخری کار میں تھی۔ ٹکٹ لے کر اس نے سر شیشے سے ٹکا دیا۔ وہ سانسوں کو ہموار رکھنے کی کوشش میں مصروف تھی۔

''ساکھ ہی سب کچھ ہوتی ہے۔'' اس کے ڈیڈ ہمیشہ یہی سبق پڑھاتے تھے۔ ان کے کاروبار کی بنیاد ہی ساکھ تھی۔ نٹالی نے خود دیکھا تھا، ڈیڈ نے کئی منافع بخش سودے اصولوں کی بنیاد پر ٹھکرا دیے تھے۔ اس نے آنکھیں بند کرلیں۔ وہ سب سے بڑی تھی۔ ڈیڈ کے ساتھ اس کا رشتہ بھی بہت مضبوط تھا۔ وہ محبت بھی اس سے بہت کرتے تھے۔ وہ ایک پُرکشش شخصیت کی مالک تھی اور حیرت انگیز طور پر ہالی ووڈ کی ہیروئن نٹالی پورٹ مین سے ملتی تھی۔ ڈیڈ ہمیشہ اسے ''نیٹ'' کہہ کر بلاتے تھے۔ ڈیڈ اسے اکثر چھیڑتے تھے کہ وہ اتنی خوب صورت کیسے ہوگئی۔ بچپن میں وہ کافی موٹی تھی۔ وہ کہتے تھے کہ اسے میڈیکل کے بجائے ہالی ووڈ میں ہونا چاہیے تھا۔ نٹالی کے لیے اور اس کے بہن بھائی کی خاطر کتنی بار وہ کام چھوڑ کر آگئے تھے۔ ایک مرتبہ وہ ایملی کے اسکواش ٹورنامنٹ میں اچانک پہنچے تھے۔ وہ اپنی فیملی کے ساتھ وابستہ تھے۔ ایک اچھے شوہر اور ایک اچھے باپ کے مانند۔ نٹالی کے دادا کا انتقال ہوچکا تھا۔ نٹالی کو یاد پڑتا تھا کہ اس کے دادا کا انتقال شاید کار کے حادثے میں ہوا تھا۔

نٹالی کا دماغ ماؤف ہوگیا۔ ''ڈیڈ، یہ کیا ہوگیا؟''

اچانک اس کے مرض کی علامات ظاہر ہونے لگیں۔ وہ جب سترہ سال کی تھی، تب ذیابیطس ٹائپ A کا شکار ہوگئی تھی۔ تناؤ کی حالت میں اس کا خطرہ بڑھ جاتا تھا۔ اس نے بیگ کھول کر بلڈ مانیٹر نکالا۔ وقت کے ساتھ وہ مرض کو سنبھالنے کے قابل ہوگئی تھی۔ ڈائٹ اور سرگرمیوں میں تبدیلی کے ساتھ جذباتی اتار چڑھاؤ کا بھی خیال رکھنا پڑتا تھا۔ دن میں دو مرتبہ دوا لینی پڑتی تھی۔ ڈیجیٹل میٹر کی ریڈنگ پر 282 کے ہندسے چمک رہے تھے۔ ''اوہ گاڈ، یہ زیادہ ہے۔'' اس نے کٹ نکال کر سرنج کے ذریعے اٹھارہ یونٹ انسولین لی۔ سویٹر اٹھا کر پسلیوں کے قریب پیٹ میں آہستگی سے انسولین منتقل کردی...... مرض سے متعلق ابتدائی گھبراہٹ پر اس نے برسوں پہلے قابو پالیا تھا۔ ڈیڈی اکثر بیشتر اسے یاد دلاتے کہ اس کے اندر ایک فائٹر چھپا ہے۔

دوا لینے کے بعد سر اور آنکھوں کی دھمک، حلق کی خشکی اور تھکن کا احساس معدوم ہونے لگا۔ ٹرین لارچ مونٹ کے قریب پہنچ گئی تھی۔ اس کے گھر کے قریب ماں کی سلور رنگ کی لیکسس کھڑی تھی۔ پہلے ڈیڈ ہر معاملہ سنبھال لیتے تھے اب شاید اس کی باری تھی۔ انتہائی کٹھن مرحلہ تھا۔ اسے بالکل مختلف اور انجانے حالات کا سامنا تھا۔

☆☆☆

سیاہ لنکن لیمو، راب کے وکیل نے ارینج کی تھی۔ ان کا رخ ویسٹ چیسٹر والے گھر کی جانب تھا۔ یہ ایک مشکل اور تکلیف دہ سفر تھا۔ ایک گھنٹے قبل بنجامن راب، یو ایس کورٹ ہاؤس کے جج میوریئل سپرسٹین کے سامنے تھا۔ کورٹ ہاؤس، فولی اسکوائر پر تھا۔ وہ لمحات، وہ وقت راب کی زندگی کے لیے سب سے اذیت ناک اور شرمناک تھا۔ فردِ جرم عائد کرتے وقت اس کو کوئی رعایت نہیں دی گئی، راب نے بدقت تمام خود کو قابو میں رکھا تھا۔ جج کی آواز اسے بلیڈ کے مانند کاٹ رہی تھی۔

وکلا اور جج کی گفت و شنید کے بعد دو ملین ڈالر کی

ضمانت دی گئی۔ تاہم یہ واضح کر دیا گیا تھا کہ یہ ضمانت راب کی حقیقی رہائی کا پروانہ نہیں ہے۔ ایک گھنٹے بعد وہ سیاہ لنکن لیمو میں ویسٹ چیسٹر جا رہا تھا۔ وکیل میل کیپٹن، راب سے کیس کی باریکیوں پر بات کر رہا تھا۔ ''ریکو'' کی حد تک اس کا کہنا تھا کہ سونے کے متعلق وہ اپنی لاعلمی ظاہر کر چکا ہے۔ چنانچہ یہ تسلیم شدہ نہیں ہے کہ وہ جانتا تھا۔ سونے کے ساتھ کیا کیا جا رہا تھا۔ یہ امر متنازعہ ہے۔ یہ بھی حقیقت تھی کہ وکٹر کبھی تسلیم نہیں کرے گا کہ اس نے جو ادائیگی راب کو کی، وہ منشیات کی آمدنی سے حاصل کی گئی تھی۔

راب کو احساس تھا کہ حرص کے تحت وہ فاش غلطیاں کر گیا تھا۔ اسے زیادہ کمیشن وصول نہیں کرنا چاہیے تھا یا پھر زائد کمیشن کی علت تلاش کرنی چاہیے تھی۔ نہ اس نے یہ سوچا کہ ایک ہی چینل سے بھاری مقدار میں سونا جا تا رہا تو اصل مقصد کیا تھا...... کل سرکار کے ساتھ میٹنگ میں اس کی زندگی کے آنے والے بیس برسوں کا فیصلہ ہونا تھا۔

سب سے بڑا مسئلہ آئیون بیرو آ تھا۔ راب کی آواز بھی موجود تھی۔ بیرو آ سے وہ اس قسم کی ڈیل کے بارے میں بات چیت کرتا رہا تھا۔ وکیل میل کیپٹن سے راب کی دس سالہ پرانی دوستی تھی۔ وہ ہر ممکن کوشش کر رہا تھا کہ کیس کی کوئی کمزوری تلاش کر لے...... کوئی معمولی سا رخنہ۔

جبکہ راب کے لیے دشوار ترین مرحلہ فیملی کو فیس کرنا تھا جو اس پر بھروسا کرتے تھے۔ اس کی عزت کرتے تھے۔ بیس سال پرانے رشتے، لمحوں میں بکھر سکتے تھے...... ہر شے بدلنے جا رہی تھی۔ راب کے پیٹ میں اینٹھن ہونے لگی۔ وہ اس کے بارے میں کیا سوچیں گے؟ وہ اس کی بات کیسے سمجھیں گے؟ کل کو ایک آدھ روز میں میڈیا کے ذریعے سب کچھ عوام میں چلا جائے گا۔ کیا وہ دن پھر آئے گا۔ کیا وہ مجھے سمجھ جائیں گے...... مجھے معاف کر دیں گے؟ اس نے اپنی فیملی کو تباہ کر دیا تھا۔ دوسروں کی نظر میں گرا دیا تھا۔ ان کا مان توڑ دیا تھا۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ آج جو کچھ ہوا، یہ اختتام نہیں تھا...... راب اس بات سے آگاہ تھا۔

سچ سامنے آنا ہی ہے تو اسے پورا آنا چاہیے......

وہ گھر پہنچ گئے تھے۔

''آؤ۔'' میل کیپٹن نے اس کا بازو پکڑا۔

''نہیں۔ یہ اب گھر نہیں صرف ایک مکان ہے۔ جو چیز اہم ہے وہ اس میں بسنے والے افراد ہیں۔ اس کی فیملی کچھ نہیں سہے گی۔ انہوں نے کچھ نہیں کیا۔ جو کچھ کرنا ہے، مجھے... خود کرنا ہے۔'' اس نے دکھی آواز میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اندر آؤ۔''

☆☆☆

نتالی، چھوٹی بہن ایملی اور ماں کے ساتھ کچن میں تھی۔ جب سیاہ کار ڈرائیو وے میں داخل ہوئی۔

''ڈیڈ آ گئے۔'' ایملی چیخ اٹھی۔ وہ بیرونی دروازے کی جانب لپکی۔ نتالی نے ماں کے چہرے پر ہچکچاہٹ دیکھی۔ شاید وہ خوف زدہ تھی...... کیا ہونے والا ہے؟

''سب ٹھیک ہو جائے گا۔'' نتالی نے ہاتھ پکڑ کر ماں کو دروازے کی طرف بڑھایا۔ ''جو کچھ بھی ہے۔ ڈیڈ ٹھیک کر لیں گے۔''

شیرن نے سر ہلا کر قدم اٹھائے......

وہ راب کو میل کیپٹن کے ساتھ کار سے اترتا دیکھ رہے تھے۔ ایملی نے دوڑ لگا دی اور سیدھی باپ کی بانہوں میں سما گئی۔ ''ڈیڈا''

راب، ایملی کو بانہوں میں لیے شیرن اور نتالی کو دیکھ رہا تھا۔

''اوہ، نہیں......'' شیرن نے آہستہ سے قدم بڑھائے۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ راب نے اسے گلے لگا لیا۔ نتالی بغور باپ کی ہر حرکت کا جائزہ لے رہی تھی۔ راب کی حرکات ہمیشہ کی طرح کی نہیں تھیں۔

''نیٹ'' اس نے ہمیشہ کی طرح اسے نیٹ کے نام سے پکارا۔ ''تمہیں یہاں دیکھ کر خوشی ہوئی۔''

''اوہ ڈیڈی......'' نتالی نے بھاگ کر ایک بازو باپ کے گلے میں حمائل کر دیا اور سر اس کے شانے پر ٹکا دیا۔ نتالی نے کبھی باپ کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات نہیں دیکھے تھے۔

''چیمپئن، تم کہاں ہو؟'' راب نے جسٹن کو آواز دی۔

''ہائے، ڈیڈ۔'' وہ بھی اُن کے ساتھ آن ملا۔ وہ سب ایک ساتھ اندر گئے اور لیونگ روم میں بیٹھ گئے۔ ایملی، باپ کی گود میں تھی۔ وہاں ایک پُراسرار اور بے آرام کر دینے والا سکوت تھا۔

''سب سے پہلے میں یہ کہوں گا کہ تم میں سے کسی کو خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔'' راب نے سکوت کا پردہ چاک کیا۔ ''میرے بارے میں تم لوگ چند بری باتیں سنو گے۔ تاہم سب سے اہم بات یہ ہے کہ میں بے قصور ہوں۔ میل کیپٹن کا کہنا ہے کہ ہمارا کیس خاصا مضبوط ہے۔''

"بین، یقیناً ہم سمجھتے ہیں کہ تم بے قصور ہو۔ لیکن کس معاملے میں؟" شیرن نے استفسار کیا۔

"منی لانڈرنگ، فراڈ......" بین راب نے کافی تفصیل گوش گزار کی۔

"کیسے؟ کس کے ساتھ؟"

"وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں، اس کے مطابق میں نے کسی کو مرچنڈائز سپلائی کی تھیں۔ جن کا انہوں نے غلط استعمال کیا۔"

"مرچنڈائز؟" ایملی نہیں سمجھی تھی۔

"گولڈ، ہنی......" راب نے کہا۔

"تو اس میں کیا خرابی ہے؟" ثنالی نے کہا۔ "یہ آپ کا کاروبار ہے۔"

"یقین کرو۔ میں نے یہی سمجھایا تھا...... تاہم مجھ سے چند غلطیاں سرزد ہوئی تھیں۔"

شیرن، شوہر کو تک رہی تھی۔ "تم نے گولڈ کسے سپلائی کیا تھا؟"

بین راب نے تھوک نگلا اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسا لیں۔ "ڈرگ ٹریفکرز، شیرن، کولمبینز۔"

شیرن کا منہ کھل گیا۔ اس نے ہنسنے کی کوشش کی۔ "بین، تم مذاق کر رہے ہو۔"

"نہیں، شیرن میں قطعی لاعلم تھا۔ میں حسبِ معمول اپنا کام کر رہا تھا۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ لوگ سونے کے ساتھ کیا کر رہے ہیں اور کس طرح اسے کہاں پہنچا رہے ہیں۔" راب نے کچھ اور وضاحت کی۔

"میں نہیں سمجھی۔" ثنالی نے کہا۔ "انہوں نے آپ کو گرفتار کیوں کیا؟"

راب نے مزید وضاحت کی...... منشیات کی آمدنی کا ذکر بھی آیا۔

"کیا تم بھی پارٹی تھے؟" شیرن کی آواز لرز اٹھی۔

"یہ کیسے ممکن ہے، شیرن؟" راب نے کہا۔

"تو پھر تم نے کس کو ان کے ساتھ متعارف کرایا تھا؟"

راب نے سر جھکا لیا۔ "ہیرالڈ۔ وہ بھی پھنس گیا ہے۔"

"او گاڈ، بین...... یہ تم دونوں نے کیا کر دیا؟"
ثنالی کو لگا جیسے اس کے پیٹ میں گرہ پڑ گئی ہے۔

"ڈیڈ، وہ آپ سے کیا چاہتے ہیں؟"

"گواہی، ہیرالڈ کے خلاف...... اور کولمبینز کے خلاف۔"

"مقدمہ؟"

"ہاں۔"

"نہیں۔" شیرن کھڑی ہو گئی۔ اس کی آنکھوں میں حیرت اور غصے کا پانی تھا۔ "ہماری زندگیوں کا انحصار اس بات پر ہے کہ ہم ریاست کی طرف سے گواہی دیں...... وہ بھی بہترین دوستوں کے خلاف۔ تم ایسا نہیں کر سکتے، بین۔ یہ تمہارے لیے بھی اعترافِ جرم ہو گا...... ہم لڑیں گے۔ یہ ہمارا حق ہے۔"

"ہاں، لڑیں گے، شیرن...... لیکن......"

"لیکن...... کیا؟"

"لیکن یہ کہ کولمبین لارڈز، سات آٹھ برس مجھے جو ادائیگی کرتے رہے...... وہ منشیات کی آمدنی تھی۔" راب کی آواز خلافِ توقع بلند ہو گئی۔ بلند آواز میں کچھ اور بھی تھا۔ کچھ اجنبی سا...... ثنالی نے یہ آواز اور انداز کبھی نہیں دیکھا تھا۔ آواز میں کوئی بات تھی، جو باپ کی مکمل معصومیت کے خلاف تھی۔ سب خاموشی سے دیکھ رہے تھے...... سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

پھر جسٹن نے منہ کھولا۔ "ڈیڈ، آپ جیل نہیں جا رہے؟" جسٹن نے وہ سوال کر دیا، جو سب کے ذہنوں میں گھوم رہا تھا۔

"نہیں، چیمپئن۔" راب نے کہا۔ "اس فیملی کا کوئی فرد جیل نہیں جائے گا۔"

☆☆☆

لوئیس زیادہ سوالات نہیں کرتا تھا۔ وہ چار سال سے امریکا میں تھا۔ کاغذات کے مطابق وہ اپنی بہن سے ملنے آیا تھا لیکن یہ ایک جھوٹ تھا۔ امریکا میں اس کا کوئی رشتے دار نہیں تھا۔ وہ یہاں کام کی غرض سے آیا تھا۔ وہ کام خوب کرتا تھا۔ اسے خاص طور پر چن کر بھیجا گیا تھا۔ وجہ اس کے کام کرنے کی صلاحیت تھی۔

وہ مارکیڈو کے لیے کام کرتا تھا۔ ڈرٹی جابز۔ اسے اور دیگر اراکین کو قسم اٹھانا پڑتی تھی جس کے بعد کیا؟ کیوں؟ کیسے؟ کا سوال ختم ہو جاتا تھا۔ لوئیس، کیڈیلاک میں سفر کر رہا تھا۔ ڈرائیور تھامس نام کا لڑکا تھا جو بمشکل بیس اکیس سال کا ہو گا۔ وہ اگر بے پروانہ ہوتا تو ایک اچھا اور بے خوف ڈرائیور ہوتا۔ لوئیس اس کے ساتھ پہلے بھی کام کر چکا تھا۔ ڈرٹی جابز۔

لوئیس کچھ وقت کے لیے سوچوں میں گم ہوگیا۔ کزنز، برادرز...... پورے پورے خاندان۔ سب ایک ہی اوتھ سیریمنی سے گزرتے تھے۔ ''فریدرنیدا'' جس کے بعد وہ سب ایک برادری یا برادرانہ رشتے میں بندھ جاتے تھے۔ ہمیشہ کے لیے نہ ٹوٹنے والا رشتہ۔ جس کی بنیاد ناقابلِ شکست اتحاد پر بنی تھی۔ ''فریدرنیدا'' اگر لوئیس ''کام'' کے دوران مارا جاتا تو یہ ایک عام بات سمجھی جاتی۔ وہ موت کے لیے تیار رہتے تھے۔ اب یہ مدت کم ہو یا زیادہ...... ''فریدرنیدا'' کا بندھن موت پر ٹوٹتا تھا۔ موت وفاداری کے ساتھ ہو یا غداری کے ساتھ۔ ہائی وے سے انہوں نے منتخب روٹ پکڑا اور منزل کی طرف بڑھتے گئے۔ وہ گھر وسیع رقبے پر پھیلا ہوا تھا۔ جہاں انہوں نے گاڑی روک کر روشنیاں بند کردیں۔ وہ خاموشی سے اطراف کا جائزہ لے رہے تھے۔

''شروع ہوجاؤ۔'' تھامس نے اسٹیئرنگ پر انگلیاں بجائیں۔ لوئیس نے قدموں میں پڑا بیگ اٹھایا۔ باس کی ہدایات مختصر اور واضح تھیں۔ لوئیس کو پروا بھی نہیں تھی۔ وہ ٹارگٹ سے نہیں ملا تھا۔ اس کا نام تک نہیں جانتا تھا۔ اسے یہ بتایا گیا تھا کہ ٹارگٹ ''فیملی'' کے لیے نقصان دہ ہے۔ لوئیس کے لیے اتنا جان لینا کافی تھا۔ لوئیس کی دوسری خوبی یہ تھی کہ وہ زیادہ سوچتا نہیں تھا۔ وہ کار سے نکلا تو اس کے ہاتھ میں ٹیک-9 (TEC-9) آٹومیٹک مشین پسٹل تھا۔ ایک ایکسٹرا کلپ بھی اس نے ساتھ رکھا تھا۔ اس نے روشن گھر کی جانب دیکھا۔

☆☆☆

ثالی نے اس روز گھر پر رکنے کا فیصلہ کیا تھا۔ ماں ذہنی طور پر پریشان حال تھی۔ اس نے خود کو کمرے میں بند کرلیا تھا۔ ایملی اور جسٹن بھی صدمے کی کیفیت سے دوچار تھے۔ ثالی نے ان کو بہلانے کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ ڈیڈ نے ان دونوں کو نیچے نہیں آنے دیا تھا۔ آخر ایملی آئی پاڈ اور جسٹن وڈیو گیم میں منہمک ہوگیا۔ ثالی نیچے آگئی...... ڈیڈ، الگ تھلگ اپنے مخصوص کمرے میں بیٹھے تھے۔ گود میں ایک میگزین پڑا تھا۔ دیوار پر پلازما ٹی وی پر سی این این کی خبریں چل رہی تھیں۔

ثالی دروازے میں کھڑی رہی۔ اس کی کوشش تھی کہ چہرے کے تاثرات خوشگوار رہیں...... راب بیٹی کو دیکھ کر مسکرایا۔ ''آجاؤ۔'' راب نے ٹی وی کی آواز کم کردی۔ ''شاٹ لے لیا تم نے؟''

''ڈیڈ، اب میں تیئس برس کی ہوگئی ہوں۔''

''اوکے، اوکے۔''

ثالی کاؤچ پر ڈیڈ کے قریب بیٹھ گئی۔ راب نے کالج کے بارے میں استفسار کیا...... ثالی بھی براہِ راست گرفتاری کے موضوع کی طرف نہیں آنا چاہ رہی تھی۔ اس نے بتایا کہ وہ کالج میں کیا کررہی ہے۔ اس کی ٹیکنیکل گفتگو راب کے سر پر سے گزرتی رہی۔ ثالی نے بھی محسوس کرلیا۔ اچانک وہ بولی۔

''ڈیڈ، ایک دن آپ مجھ پر فخر کریں گے۔''

راب نے مسکراتے ہوئے میگزین ایک طرف رکھ دیا۔ ''میں نے ہمیشہ تم پر فخر کیا ہے، نیٹ۔''

ثالی نے محسوس کیا کہ وہ موضوع بدل سکتی ہے۔ ''ڈیڈ آپ مجھے بتاؤ گے نا؟''

''وہاٹ، سویٹ ہارٹ؟''

ثالی ہچکچائی۔ ''آپ نے کوئی غلط کام نہیں کیا؟''

''نیٹ، میں نے بتایا تھا...... میل کیپٹن بھی......''

''میں قانون کی بات نہیں کررہی۔ میرا مطلب ہے، آپ سے ایسی کوئی غلطی ہوئی ہو جو ہمارے علم میں ہونی چاہیے۔''

''تم کیا کہہ رہی ہو؟''

''میں خود الجھن میں ہوں۔ کیا کہوں......''

راب نے سر ہلایا۔ بیٹی کی آنکھوں میں دیکھا لیکن خاموش رہا۔

''ڈیڈی، یہ میرے لیے اہم ہے...... آپ کون ہیں۔ ہمارا کاروبار...... مہنگی ترین جگہوں پر گھومنا...... ہم ہمیشہ ''فیملی'' کی بات کرتے رہے ہے، جو تصویروں تک محدود نہیں تھی۔ یہ فیملی آپ سے جڑی ہے۔ میرے یقین کی بنیادیں ہمیشہ آپ کے اندر تھیں۔ میں کسی اور کو نہیں دیکھنا چاہتی۔ مجھے آپ کی ضرورت ہے۔ پہلے کی طرح...... ہمیشہ کی طرح۔''

راب مسکرایا۔ ''نیٹ، تمہیں کسی اور کو دیکھنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ میں وہی ہوں۔ پہلے کے مانند۔''

''آپ نے ہم سب کو کبھی شرمندہ نہیں ہونے دیا اور آپ آئندہ بھی نہیں ہونے دیں گے۔ میں آپ پر یقین رکھتی ہوں۔''

''تم ٹھیک کرتی ہو۔'' راب نے اسے سینے سے لگا لیا۔ ثالی کی آنکھوں سے آنسو پھسل پڑے۔

''ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم سب آپ کے پیچھے کھڑے ہیں۔ ہم لڑیں گے۔'' ثالی نے کہا۔

"وہ پندرہ بیس سال کی بات کر رہے تھے۔ نیٹ اس وقت تک تو تمہاری شادی بھی ہو جائے گی...... تمہاری اپنی فیملی ہو گی۔ وہ فیڈرل پریزن کی بات کر رہے تھے۔" راب نے کہا۔

"ایسا کچھ نہیں ہوگا۔ آپ نے کچھ نہیں کیا۔ آپ اور ہم فائٹ کریں گے۔"

"ہاں۔" راب نے آہستہ سے کہا اور نٹالی کے آنسو صاف کیے۔ قدموں کی آہٹ ابھری...... شیرن دروازے میں کھڑی تھی۔ باہر کسی گاڑی کا دروازہ بند ہوا۔ کوئی ڈرائیووے میں تھا۔

"کون ہے؟" شیرن نے رخ پھیرا۔

"شاید نیویارک ٹائمز۔" راب نے اندازہ لگایا۔

دفعتاً گولیوں کی بوچھاڑ نے کھڑکیوں کے پرخچے اُڑا دیے۔

☆☆☆

بے تحاشا گولیاں برس رہی تھیں...... راب نے خود کو نٹالی پر گرا دیا۔ "اٹھنا مت۔" وہ شیرن کی جانب لپکا۔ وہ جھکی ہوئی حالت میں متحرک تھی۔ شیرن پر سکتہ طاری تھا۔ راب نے اس کا لبادہ پکڑ کر کھینچا اور اسے زمین بوس کر دیا۔

"نیچے رہو، نیچے رہو۔" وہ چیخ رہا تھا۔ فائرنگ نے سماعت مفلوج کر دی تھی۔ دہشت کا سماں تھا۔ الارم بھی شور مچا رہا تھا۔ نٹالی نے محسوس کیا کہ حملہ آور کمرے میں ہیں۔ اسے یقین ہو گیا کہ وقتِ اجل آن پہنچا ہے۔ گھر کا ہر فرد شور مچا رہا تھا۔ نٹالی کے دونوں ہاتھ کانوں پر تھے، دل حلق میں دھڑک رہا تھا۔

"اوہ، نو۔" جسٹن اور ایملی اوپر تھے۔

"ایمی، جسٹن ...... نیچے مت آنا۔" راب حلق کے بل دہاڑا تھا۔ گولیاں بارش کی طرح برس رہی تھیں...... دیواریں اور فرنیچر اُدھڑ چکے تھے۔ نٹالی نے اندازہ لگایا کہ حملہ آور کھڑکی میں سے فائرنگ کر رہا تھا۔ ان کی قسمت یاوری کر رہی تھی۔ الارم کے ساتھ منسلک پاور سسٹم از خود آف ہو گیا تھا۔ بصورت دیگر یہ ایک خوفناک اور حتمی قاتلانہ حملہ تھا۔ جس کی زد سے بچنا محال تھا۔

حملہ جس طرح شروع ہوا تھا، معاً اسی طرح تھم گیا۔ یک دم سکوت طاری ہوا تو لگا جیسے سناٹا بھی گونج رہا ہے۔ گاڑی کا انجن اسٹارٹ ہوا اور آواز دور ہوتی چلی گئی۔ کافی دیر تک تینوں فرش کے ساتھ چپکے رہے۔ خوف کا سایہ گہرا تھا۔ سکوت میں بھی دہشت بول رہی تھی۔ نٹالی کا لہو رگوں میں جم گیا تھا...... دھیرے دھیرے سے دھڑکن کا احساس ہوا۔

"وہ چلے گئے ہیں۔" راب کی آواز آئی۔ "تم دونوں ٹھیک ہو؟"

"شاید۔" شیرن بڑبڑائی۔ نٹالی نے سر ہلانے پر اکتفا کیا۔ گولیاں اس کثرت سے برسائی گئی تھیں کہ وہ جگہ میدانِ جنگ کا منظر پیش کر رہی تھی۔ ایملی اور جسٹن بھی نیچے آ گئے تھے اور منہ پھاڑے صورتِ حال کا جائزہ لے رہے تھے۔ شیرن نے دونوں کو بانہوں میں لے کر چومنا شروع کر دیا۔ نٹالی بھی بہن بھائیوں سے لپٹ گئی۔ آہیں...... سسکیاں...... آنسو۔ آہستہ آہستہ خوف و ہراس نے پر سمیٹنے شروع کیے۔ اگرچہ خوب صورت گھر کا حلیہ بگڑ چکا تھا تاہم وہ خوش قسمت رہے کہ زندہ بچ گئے۔

شیرن کی آنکھیں شوہر کی آنکھوں سے ملیں۔ شیرن کی آنکھوں میں ہراس کی جگہ الزام نے لے لی تھی۔ "بین، تم نے ہمارے ساتھ کیا کر دیا ہے؟"

☆☆☆

"حالیہ میٹنگ کا مقصد......" یو ایس اٹارنی نارڈ ڈتزی نے کہا۔ وہ میز کی دوسری جانب بیٹھا تھا اور توجہ میل کیپسٹن کی جانب تھی۔ "تم اور تمہارے موکل کی موجودہ صورتِ حال ہے...... چارجز سنجیدہ نوعیت کے ہیں۔ تمہارے موکل اور اس کی فیملی کے بہترین مفاد کے لیے راستہ منتخب کرنا ہے۔"

کانفرنس روم میں بوتھ اور روبرٹ میز پر راب اور میل کے آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ وہاں ایک اسٹینوگرافر موجود تھی اور فریقین کے وکیل...... راب کی فیملی گھر پر تھی، جو حفاظتی نقطہ نظر سے ایف بی آئی کے حصار میں تھی۔

کچھ دیر دونوں وکلا کے درمیان دلائل کا تبادلہ ہوتا رہا...... پھر بوتھ نے مداخلت کی۔ "تمہارا موکل متعدد امور سے اگر بے خبر بھی تھا لیکن وہ یہ تسلیم کر چکا ہے کہ "پاز" اور "آرگوٹ" کو اسی نے متعارف کرایا تھا۔"

راب کسی قدر نروس دکھائی دیا۔ میل نے جوابی دلیل میں اس امر کو راب کی بے پروائی اور حماقت قرار دیا۔ بجائے اس کے کہ وہ شریک جرم تھا۔

ایجنٹ نے سر کھجایا۔ "جیسا کہ مسٹر جیمز نے وضاحت کی ہے کہ ہم مسٹر راب اور ان کی فیملی کو محفوظ راستہ دینا چاہتے ہیں...... بجائے اس کے کہ ہمیں دوسرا راستہ اپنانا پڑے۔"

"ریکو اسٹیٹس، بہت خاص پوزیشن ہے...... ملزم کو

اس کے بارے میں تمام حقائق کا علم ہونا چاہیے۔'' میل نے کہا۔ ''مزید یہ کہ ملزم کی رضامندی۔''

''مسٹر میل کیپٹن، شاید آپ بھول رہے ہیں کہ آپ کے کلائنٹ نے آئیون جو دراصل ایجنٹ ایسپوسیٹو تھا، کے ساتھ بھی اسی قسم کی میٹنگز کی تھیں...... جیسی ''پاز'' کے ساتھ کی تھیں......

''تم لوگوں نے میرے موکل کو پھنسانے کے لیے جال بچھایا تھا۔ اس کی اور اس کی فیملی کی جان کو خطرے میں ڈال دیا۔ یہ بذاتِ خود خلافِ قانون ہے۔ تم نے اسے ''پاز'' کا آدمی ظاہر کیا تھا۔ راب نے وہی بات کی جو وہ پاز کے آدمی سے کرتا۔''

بوتھ نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی اور روئز کو اشارہ کیا۔ روئز نے ایک فولڈر میں سے کیسٹ نکالی۔ ''مسٹر میل! تمہارے موکل نے گزشتہ آٹھ برس میں کولمبیا کے چھ وزٹ کیے۔ وہاں کس کے ساتھ کیا بات ہوئی...... وہ یہاں ٹیپ میں محفوظ ہے۔ کیا میں اسے پلے کروں یا پھر ہم اصل بات کی طرف واپس آئیں؟''

''میں سننا چاہوں گا۔'' میل کیپٹن نے جواب دیا۔

راب نے ایک ہاتھ اپنے دوست وکیل کے بازو پر رکھ دیا۔

میل نے کسمسا کر دوست کی طرف دیکھا۔

راب جانتا تھا کہ ایک دن یہ ہونا تھا۔ اگرچہ وہ ہمیشہ خود کو بہلاتا رہا کہ ایسا کبھی نہیں ہوگا مگر آج وہ دن آن پہنچا تھا۔ وہ بہت عرصے سے تیاری کر رہے تھے۔ انہوں نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی۔

راب جانتا تھا، وہ واقف تھا، آگاہ تھا۔ اسے لگا جیسے وہ اندر سے خالی ہو گیا ہے، بالکل کھوکھلا۔ ہاں وہ اس چیز کے لیے تیار نہیں تھا کہ اتنی شدید اذیت ہوگی...... جو اسے کاٹ کے رکھ دے گی۔

''کیا چاہتے ہو؟'' اس نے اجنبی آواز میں سوال کیا۔

''مسٹر راب، تم جانتے ہو۔'' بوتھ نے کہا۔ ''لوئیس کے خلاف تمہاری گواہی چاہیے۔ تمہارا دوست بھی ہماری ضرورت ہے...... پاز اور آرگوٹ کے بارے میں ہر بات جو تم بتا سکتے ہو۔ مسٹر نارڈوزی کیا چاہتے ہیں، وہ ان پر منحصر ہے۔''

نارڈوزی کے حوالے کا سیدھا مطلب تھا کہ راب کو زندگی کے علاوہ ہر چیز سے ہاتھ دھونے پڑتے۔ اس کے اثاثہ جات، گھر، اکاؤنٹ، گاڑیاں...... وہ اس کے خلاف جاتا تو اسے جیل میں ڈال دیا جاتا۔

''ہاں، اگر تمہارے لیے یہ سب کچھ پریشان کن ہے۔'' روئز نے سنگ دلی کے ساتھ کہا۔ ''ہم تمہیں چھوڑ دیتے ہیں۔ گھومو پھرو، کاروبار کرو۔ لیکن یہ دھیان میں رکھنا کہ رات جو کچھ ہوا، اس کے بعد تم کتنے دن زندہ رہ سکو گے؟''

راب نے کرسی کھسکائی۔ ''میں نے صرف گولڈ خریدا۔ کوئی چوری نہیں کی۔ کسی کو قتل نہیں کیا۔ میں نے صرف دو کاروباری افراد کو آپس میں ملایا۔ ہزاروں لوگ یہ کرتے ہیں۔''

''دیکھو۔'' میل نے بولنا شروع کیا۔ تاہم اس کی آواز میں پہلے جیسی مضبوطی نہیں تھی۔ ''میرا موکل ایک کاروباری ساکھ رکھتا ہے۔ اس نے کوئی جرم نہیں کیا...... چھوٹی موٹی باتیں، جیسے زائد کمیشن کا معاملہ ہے، ان پر بات اتنی آگے نہیں جا سکتی۔ تمہیں جو معلومات درکار ہیں، وہ ان سے لاعلم ہے...... پاز اور آرگوٹ نے جو کچھ کیا، وہ میرے موکل کی بے خبری میں کیا۔''

''ٹھیک ہے۔ تمہارے بجائے ہم تمہارے دوست ہیرالڈ سے معلوم کر لیتے ہیں۔'' ایجنٹ بوتھ نے منہ بنایا۔ ''تم اپنے حق میں بہتری کے خواہاں نہیں ہو تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔''

راب اسے گھورتا رہ گیا۔ کہنے کو کچھ نہیں بچا تھا۔ سب کچھ منہدم ہو گیا تھا۔ ملبا اس پر آن گرا تھا۔

''مسٹر بوتھ، تم نے میرا سب کچھ تباہ کر دیا۔ میری زندگی، میری فیملی...... سب کچھ......''

''ایف بی آئی ایجنٹ نے سینے پر ہاتھ باندھے اور کہا۔ ''میں قدرے بے تکلفی سے کہوں گا کہ کل رات جو کچھ ہوا، اس کے بعد تمہاری ترجیحات تبدیل ہو جانی چاہئیں۔ ابھی سب کچھ ختم نہیں ہوا۔''

☆☆☆

''دراصل ہم تمہارے تحفظ کی بات کر رہے ہیں۔'' روئز نے کہا۔

''میرا تحفظ......؟'' راب کے ذہن میں رات کا حملہ اور گولیوں کی تڑتڑاہٹ گونجنے لگی۔

''ہاں، اور تمہاری فیملی کا تحفظ۔''

''یہی وقت ہے کہ ہم چند حقائق واضح کر دیں۔'' دوسرا ایجنٹ بولا۔ ''اس وقت ایک خونی جنگ جاری ہے

مسٹر راب، یہ قبضے ، کنٹرول کی جنگ ہے۔ کولمبین ڈرگ کارٹیل کے دو دھڑے آپس میں ٹکرا گئے ہیں۔ ایک دھڑا یہاں ہے اور دوسرا ساؤ امریکا میں۔ تم نے آسکر مارکیڈو کا نام سنا ہے؟''

''ہاں، کس نے نہیں سنا۔'' راب نے جواب دیا۔

روئز نے ایک فوٹو آگے بڑھایا۔ راب نے تصویر دیکھی۔ تصویر آسکر مارکیڈو کی تھی۔

فوٹو دیکھ کر مقتول ججز اور خاندانوں کا تصور ذہن میں ابھرتا تھا۔

''خیال ہے کہ مارکیڈو امریکا یا میکسیکو میں روپوش ہے۔ کوئی نہیں جانتا۔ جن کے ساتھ تم کاروبار کررہے تھے، وہ آرگنائزیشن کا مالی بازو ہے۔ یہ بے رحم قاتل ہیں۔ یہ جن کے ہوتے ہیں، ان کی موت تک حفاظت کرتے ہیں۔ جن کے خلاف ہوتے ہیں۔ موت تک اِن کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ خواہ ان کو اپنی جان گنوانا پڑے۔ گزشتہ چند برسوں میں آرگنائزیشن کے کچھ اہم مہرے دغا دے گئے۔ تنظیم متاثر ہوئی۔ ''فیملی'' کا مثالی اتحاد دم توڑ گیا۔ دو دھڑے بنے اور تصادم کا آغاز ہوگیا۔ مسٹر راب، یہ عام جرائم پیشہ افراد نہیں ہیں۔ نہ ہی ان کے جرائم کا کوئی انت ہے۔ یہ تمہیں بہت جلد مچھر کی طرح مسل کے رکھ دیں گے۔ یہ ''فرید رنیدا'' ہے۔ یہ اصطلاح ''مارکیڈو برادرہڈ'' کو عیاں کرتی ہے۔ گزشتہ ماہ بینسن ہرسٹ میں پورے خاندان کا صفایا کردیا گیا تھا۔ وہ کام ''فرید رنیدا'' کا تھا۔ وہاں ایک چھ ماہ کا بچہ بے بی چیئر میں تھا۔ جس کے سر میں گولی ماری گئی تھی۔ کیا تم اور تمہارا خاندان اس کے لیے تیار ہے؟ کیا تم ساری عمر بھاگتے رہو گے؟ کیا کبھی چین کی نیند سو سکو گے؟ اگر کورٹ میں لڑنا ہے، بے شک لڑو...... تمہاری لڑائی شروع ہونے سے پہلے ختم ہوجائے گی۔''

راب کو متلی کا احساس ہوا۔ وہ اپنے ہاتھوں کی لرزش چھپانے کی کوشش کررہا تھا۔ وہ بلند پہاڑ سے گہرائی میں گر رہا تھا۔

''میں تمہارے مطلوبہ افراد کے خلاف گواہی دوں گا، تب بھی مارا جاؤں گا، خاندان سمیت؟''

''نہیں، تم خود کو اور بیوی بچوں کو بچا سکتے ہو۔'' میل کیپٹن نے ڈھیلی آواز میں کہا۔

بوتھ نے اثبات میں سر ہلا کر تائید کی۔ راب نے آنکھیں بند کرلیں۔

''میں تمہیں وکٹر اور لوئیس دوں گا۔'' اس نے آنکھیں کھولے بغیر کہا۔ دونوں ایجنٹوں اور یو ایس اٹارنی کے درمیان نظروں کا تبادلہ ہوا۔ تینوں مطمئن دکھائی دے رہے تھے۔ ''اور مارکیڈو سے میرا کوئی تعلق نہیں...''

''لیکن میری فیملی کے تحفظ کا کیا ہوگا؟'' راب نے جملہ مکمل کیا۔

نارڈوزی نے جواب دیا۔ ''بدلے میں تمہیں حفاظتی تحویل دی جائے گی۔ تم اور تمہاری فیملی ایک محفوظ مقام پر منتقل ہوجائیں گے۔ تم اپنے اثاثہ جات کی کچھ پرسنٹیج رکھ سکو گے۔ یعنی تمہارا رہن سہن پہلے جیسا تو نہیں ہوگا۔ تاہم اتنا برا بھی نہیں ہوگا۔ دس ماہ میں ٹرائل ختم ہوجائے گا۔ تب تک تم لوگ ایک جگہ رہو گے۔ اس کے بعد تم اپنی فیملی کے ساتھ غائب ہوجاؤ گے۔''

''غائب۔'' راب چونک اٹھا۔ ''تمہارا مطلب ہے کہ وٹنس پروٹیکشن پروگرام؟ وہ تو مجرموں اور گینگسٹرز کے لیے ہوتا ہے......''

''نہیں ..... اس پروگرام میں ہر قسم کے افراد ہوتے ہیں۔'' بوتھ نے تصحیح کی۔ ہاں ان میں ایک چیز مشترک ہوتی ہے۔ انتقامی کارروائی کا خوف۔ اگر تم نے رولز کی پابندی کی تو کوئی تمہیں یا تمہاری فیملی کو چھو نہیں سکے گا۔ حتیٰ کہ تم ملک میں اپنی پسند کا علاقہ بھی منتخب کرسکتے ہو۔''

راب سوچ رہا تھا کہ وہ بیوی بچوں کو کیسے قائل کرے گا؟

''یہی تمہارا بہترین چانس ہے۔ یہ گڑھا تم نے خود کھودا تھا۔ جب پہلی مرتبہ تم نے ان خونخوار لوگوں کے ساتھ ڈیل کی تھی۔'' روئز نے کہا۔

''کب؟'' راب نے کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ اس نے پھیکے چہرے کے ساتھ شکست تسلیم کرلی تھی۔

''ابھی، اسی وقت۔'' نارڈوزی نے کاغذات نکالے۔ راب نے شیٹ کی طرف دیکھا۔ ''یو ایس ڈپارٹمنٹ آف جسٹس فارم K - 5، کوآپریٹو وٹنس ایگریمنٹ۔''

نارڈوزی نے قلم نکالا۔ ''دستخط ہوتے ہی یہ قابلِ نفاذ ہوگا۔''

☆☆☆

سب افراد گھر میں تھے۔ ایملی اور جسٹن اسکول نہیں گئے تھے۔ نتالی اور شیرن کچن میں تھے۔ گہرے نیلے رنگ کی سیڈان کے ساتھ سیاہ رنگ کی جیپ آگے پیچھے ڈرائیوے میں داخل ہوئیں۔ پولیس اور ایف بی آئی نے

گھر کو گھیرا ہوا تھا۔ چھت پر بھی ایجنٹ موجود تھے۔ سیڈان میں سے ایک مرد اور عورت برآمد ہوئے۔ بعدازاں راب نے قدم باہر رکھا۔ راب گھر کے اندر پہنچا تو عورت اور مرد باہر چلے گئے۔ چند منٹ بعد فیملی کے تمام افراد ڈائننگ روم کی ٹیبل کے گرد بیٹھے۔ سب خاموش تھے۔ گھر میں ایسا تناؤ نٹالی نے پہلے کبھی نہیں محسوس کیا تھا۔

بنجامن راب نے ہمت کر کے کہانی کا آغاز کیا۔ اس دوران کئی مشکل موڑ آئے۔ سوالات، اعتراضات، احتجاج، آنسو، بیوی، بچوں کے چہرے دھواں دھواں تھے۔ جوں جوں کہانی آگے بڑھ رہی تھی حالات کی سنگینی کا احساس سوا ہوتا جارہا تھا۔ اچانک راب نے کرسی چھوڑ دی۔

''شیرن تم دیکھ نہیں رہی ہو۔'' وہ کھڑکی کے پاس چلا گیا۔ ''یہ اسٹاک ٹریڈ نہیں ہے۔ یہ کومبینز ہیں۔ بہت بُرے لوگ...... سفاک قاتل۔ وہ مجھے کورٹ تک بھی نہیں جانے دیں گے۔'' راب نے پردہ ہٹایا۔ ڈرائیوے میں دو ایجنٹ جیپ کے ساتھ کھڑے تھے۔ راب نے پردہ برابر کر دیا۔ ''شیرن، یہ فیڈرل ایجنٹ ہیں جو مجھے یہاں تک لائے ہیں۔ یہ لوگ ہماری حفاظت کے لیے ہیں۔'' راب کی آنکھوں میں پانی اتر آیا۔ آواز بھرا گئی۔ ''کیونکہ ڈرگ ڈیلرز میری جان کے دشمن ہیں...... انہیں میری زندگی چاہیے۔''

کمرے میں گہری خاموشی چھا گئی۔ شیرن کرسی میں پیچھے کی جانب گر کے خلا میں گھورنے لگی۔ نٹالی اپنے باپ کو تک رہی تھی۔ اچانک ہی وہ ایک مختلف آدمی کے روپ میں ڈھل گیا تھا۔

''ہم سب کو جانا پڑے گا...... مجرموں کے مانند؟'' شیرن باقاعدہ رو رہی تھی۔

''میں کہیں نہیں جاؤں گی۔'' ایملی سیڑھیوں کی طرف بھاگی۔

''میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا۔'' جسٹن نے کہا۔ ''وہ ہمارے گھر کی حفاظت نہیں کر سکتے؟''

''اب یہ گھر ہمارا نہیں ہے۔'' راب نے نظریں چرائیں۔

یہ ایک اور دھماکا تھا۔ شیرن کا منہ کھل گیا۔

''ٹرائل تک میں جیل میں رہوں گا۔ اس دوران تم لوگ محفوظ رہو گے۔ ٹرائل کے بعد میں تمہارے پاس آجاؤں گا۔''

شیرن کانپنے لگی۔ ''کہاں آجاؤ گے؟''

''شیرن، نہیں معلوم، مجھے نہیں پتا۔''

☆☆☆

نٹالی پہلی منزل پر دونوں بہن بھائی کو بہلا پھسلا رہی تھی۔ انہیں تسلی تشفی دے رہی تھی۔ بدقت تمام اس نے دونوں کو سلایا اور نیچے آگئی۔ وہ سیدھی اپنی خواب گاہ میں گئی اور سیل فون نکالا۔

''گریگ؟''

گریگ سے مڈبھیڑ بیتھ شالوم میں ہوئی تھی۔ اس وقت نٹالی فیملی کے ساتھ گھومنے نکلی تھی۔ گریگ کی فیملی یہاں نہیں تھی۔ وہ اس وقت کولمبیا میں میڈیکل اسکول کے آخری سال میں تھا۔ ایک سال سے دونوں لوئر ایسٹ سائڈ کے اپارٹمنٹ میں ساتھ ہی رہائش پذیر تھے۔

''نٹالی، گاڈ! کہاں ہو؟ پیغام چھوڑ کر تم نے پریشان کر دیا تھا...... سب ٹھیک ہے؟''

''نہیں۔'' نٹالی نے سیدھا جواب دیا۔ اس نے آنسو روکے ہوئے تھے۔ ''گریگ، کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے۔''

''تمہارے ڈیڈی؟ کیا ہوا؟ کیا میں کچھ کر سکتا ہوں؟''

''نہیں، یہ میڈیکل سے متعلق نہیں ہے۔ میں جلد تم کو بتادوں گی۔ وعدہ، میں کچھ اور جاننا چاہتی ہوں۔''

''کیا؟'' اس کی آواز میں واضح پریشانی جھلک رہی تھی۔

''گریگ...... تم مجھ سے پیار کرتے ہو؟''

دوسری جانب خاموشی تھی۔ نٹالی آگاہ تھی کہ یہ حیران کن سوال تھا۔ ''مجھے علم ہے کہ ہم اکثر یہ باتیں کرتے ہیں لیکن اس وقت اس کی اہمیت اور ہے، میں سننا چاہتی ہوں، گریگ......''

''بلاشبہ، میں پیار کرتا ہوں اور تم یہ بات جانتی ہو۔''

''ہاں، میں جانتی ہوں۔'' نٹالی نے کہا۔ ''میرا مطلب تھا...... کیا مطلب تھا۔ گریگ میں تم پر بھروسا کرتی ہوں۔ کیا نہیں کرتی؟ میرا مطلب ہر معاملے میں؟ گریگ......؟''

''نٹالی، کیا تم ٹھیک ہو؟''

''ہاں، ٹھیک ہوں۔ میں سننا چاہتی ہوں۔ شاید یہ عجیب سوال ہے۔''

''ہم دونوں کو ایک دوسرے پر بھروسا ہے۔ تم نے مجھے پریشان کر دیا ہے۔ کیا بات ہے؟ جو بھی ہے، مجھے بتا دو، شاید میں مدد کر سکوں۔''

''نہیں، تم نہیں کر سکتے۔ شکریہ۔ گریگ، میں سننا چاہتی تھی۔ اب سب ٹھیک ہے۔''

ثالی اپنا ذہن بنا چکی تھی۔

''گریگ، آئی لَو یو۔''

☆☆☆

ستمبر کے اواخر کی ٹھنڈی ہوا کے احساس سے عاری وہ لان کے کنارے منڈیر پر بیٹھی تھی۔ بوربن کا گلاس قریب رکھا تھا۔ وہ اپنے باپ کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ اسے کوئی شک نہیں تھا کہ ڈیڈ کے اندر کوئی چیز بدل گئی ہے...... ثالی نے ڈیڈ کی آمد کو بھی محسوس نہیں کیا۔ نہ رخ بدلا۔

راب، بیٹی کے قریب بیٹھ گیا۔

''ڈیڈ آپ کون ہو؟'' ثالی نے خود سے سوال کیا۔

''نیٹ...... اندر چلو۔''

''نہیں۔ ڈیڈی، یک دم...... اچانک...... میں نہیں جانتی۔ میں کوشش کر رہی ہوں کہ جان جاؤں کہ آپ کون ہو۔ آپ کی ذات کا کون سا حصہ...... سوری...... کون سا حصہ جھوٹ ہے؟ جس چیز نے ہمیں فیملی بنایا تھا۔ مضبوط بنایا تھا۔ آپ نے ہی اسے...... کیسے؟ ڈیڈی آپ کون ہو؟''

''نیٹ، تم اپنے ڈیڈی کو بھول گئیں؟''

''نہیں۔'' اس نے نفی میں سر ہلایا۔ ''میرے ڈیڈی ایمان دار تھے۔ مضبوط تھے۔ انہوں نے ہمیں بھی یہی سکھایا تھا۔ ڈیڈی، آپ جانتے ہو سچ کیا ہے۔ ہر بات آپ جانتے ہو۔ جھوٹ بھی آپ جانتے ہو۔''

راب نے آہستہ سے سر ہلایا۔ ''نیٹ، سب سے بڑا سچ یہ ہے کہ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔''

''ڈیڈی، مجھے ثالی کہو۔ آئندہ اسی نام سے پکارنا۔ وہ وقت ختم ہو گیا۔ آپ نے ختم کر دیا۔ اطراف میں دیکھیں، سب کس حال میں ہیں۔ میں جانتی ہوں، آپ کو درد ہوگا۔ کاش میں آپ کے ساتھ کھڑی ہو سکتی۔ میں خود نہیں جانتی کہ آئندہ میں آپ کو کس طرح دیکھ سکوں گی...... جیسے پہلے دیکھتی تھی۔''

''اس وقت ہمیں ایک دوسرے کی ضرورت ہے۔'' راب نے نرمی سے کہا۔

''میں اس پروگرام میں شامل نہیں ہو سکتی، میں نہیں جاؤں گی۔''

راب نے بیٹی کو دیکھا۔ راب کی آنکھوں میں خوف تھا۔

''تمہیں ساتھ آنا ہوگا۔ تمہاری زندگی خطرے میں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم ناراض ہو، لیکن......''

''نہیں۔'' وہ بولی۔ ''میں نہیں جاؤں گی۔ میری عمر بیس سال سے زیادہ ہے۔ مجھے اپنے فیصلے خود کرنے چاہئیں۔ میں اپنے کام اور گریگ کو نہیں چھوڑ سکتی......''

راب سکتہ زدہ سا ثالی کو تک رہا تھا۔ ''تم جانتی ہو کہ اگر تم نہیں گئیں تو بہت طویل عرصے تک ہم میں سے کسی کو دیکھ نہ پاؤ گی۔''

''میں جانتی ہوں اور یہ اتنا ہی دل شکن ہے، جتنا اس وقت آپ کو دیکھنا۔'' وہ بھیگی آنکھوں کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔

راب نے خاموشی سے ہاتھ آگے کیا۔ ثالی نے ہاتھ تھام لیا۔ راب کا ہاتھ سرد ہو رہا تھا۔ وہ اندر چلی گئی۔ راب دیکھتا رہا۔ ایک پل تھا گزر گیا...... اب قیمتِ غم دورے ناب نہیں۔

☆☆☆

دوسرے دن دوپہر یو ایس مارشل سروس کے دو عہدیدار وہاں پہنچے۔ ایک دراز اور بھاری بھر کم تھا۔ سر کے بالوں میں سیاہ و سفید کا امتزاج تھا۔ اس کا نام فل کیویٹی تھا۔ دوسری ایک پرکشش عورت تھی۔ عمر چالیس کے لگ بھگ تھی۔ اس کا نام مارگریٹ سیمور تھا۔ اسے سب نے ہی اچھی نظر سے دیکھا۔ اس کی خواہش پر سب اس کو میگی کہہ رہے تھے۔ دونوں وٹنس پروٹیکشن پروگرام کی نمائندگی کر رہے تھے۔

ابتدا میں ثالی سمجھی کہ وہ پروگرام کے متعلق معلومات فراہم کریں گے لیکن معلوم ہوا کہ روانگی کی تیاری ہے۔ ہر ایک کو ایک عدد سوٹ کیس پیک کرنے کی اجازت تھی۔ باقی اشیا چند ہفتے میں پہنچنی تھیں۔ مثلاً فرنیچر اور ذاتی اشیا...... شیرن کی حالت خراب تھی۔ وہ کچھ بھی چھوڑنے کے لیے آمادہ نہ تھی۔ وہ سب اس کی زندگی تھی...... زندگی کو کیسے پیچھے چھوڑا جا سکتا تھا۔ ہر شے سے یادیں وابستہ تھیں۔ فوٹو البم تک چھوڑنا بھاری لگ رہا تھا۔ ہر جانب سے یادوں کے دھڑکنے کی صدا آرہی تھی۔ وہ آشفتگی دل سے نڈھال تھی۔ ثالی نے ماں کو سنبھالا اور مدد کی۔

سب لیونگ روم میں بیٹھ گئے۔ فل کیویٹی نے اختصار کے ساتھ لائحہ عمل سمجھایا۔ جلد اس بات کا انکشاف ہو گیا کہ ثالی حفاظتی تحویل میں نہیں جا رہی۔ عمر کے باعث اسے مجبور نہیں کیا جا سکتا تھا۔ ایگریمنٹ پر راب کے دستخط کفیل یا اٹھارہ سال سے کم عمر کے فیملی ممبرز کے لیے تھے۔ میگی نے ثالی کو سمجھانے کی کوشش کی۔ تاہم اس نے جلد ہی

محسوس کرلیا کہ یہ لاحاصل ہے۔ طوعاً و کرہاً اس نے نثالی کو ضروری ہدایات دیں۔ خود کو نمایاں نہ کرے، رہائش گاہ بدلتی رہے، فون بل اور بجلی کے بل اپنے نام پر نہ رکھے...... وغیرہ وغیرہ۔

نثالی نے اثبات میں سر ہلایا۔

''کیا ہماری بنائی ہوئی ہر چیز پیچھے رہ جائے گی؟ کیا ہر چیز؟''

''نہیں۔'' نثالی نے ماں کا ہاتھ پکڑ کر دل کے مقام پر رکھ لیا۔ ''ہر چیز یہاں ہے۔ ہر نام کے ساتھ راب ہے۔ اسے کوئی ہم سے نہیں چھین سکتا۔''

فل کیویٹی نے نرمی سے راب کا بازو تھاما۔ شیرن آبدیدہ حالت میں نثالی سے گلے مل رہی تھی۔ شیرن نے نثالی کے آنسو پونچھے۔ ''مجھے نہیں معلوم، مجھے کیا کہنا چاہیے۔'' شیرن نے بلیزر میں سے خاکی رنگ کا چھوٹا سا باکس نکال کر نثالی کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ نثالی نے اسے کھولا، اندر سونے کی چین والا لاکٹ تھا۔ لاکٹ پر نصف سورج کا عکس تھا۔ سورج بھی سونے کا تھا۔ کناروں پر ہیرے جڑے تھے۔ سورج کی گولائی ٹھیک تھی۔ لیکن اس کی متوازی لکیر سیدھی نہیں تھی۔ یوں معلوم ہو رہا تھا، جیسے اسے توڑا گیا ہے اس وجہ سے سورج بھی نصف رہ گیا تھا۔

''نثالی اس کے اندر راز پنہاں ہیں۔'' شیرن مسکرائی۔ ''یہ ایک کہانی ہے۔ ایک دن میں تمہیں سناؤں گی۔ تم ایک دن دوسرا ٹکڑا لے کر سورج کو مکمل کر دینا۔''

نثالی نے آنسوؤں سے لڑتے ہوئے سر ہلایا۔

اچانک وہ مڑی اور ڈیڈی کی طرف دیکھا۔

''میں نے کچھ رقم تمہارے اکاؤنٹ میں منتقل کروا دی ہے۔ میل کیپٹن ہینڈل کرلے گا۔'' راب نے کہا۔

نثالی خاموش تھی۔

''میں جانتا ہوں، تم ٹھیک رہو گی۔'' راب نے اُسے بانہوں میں سمیٹ لیا۔ نثالی نے الگ ہونے کی کوشش نہیں کی۔ وہ چاہتی بھی نہیں تھی۔

''تم اب بھی میری بیٹی ہو...... یہ حقیقت تبدیل نہیں ہوسکتی...... خواہ تمہارے احساسات کچھ بھی ہوں۔''

''یس، ڈیڈی۔'' نثالی کی آنکھیں پھر بھیگ گئیں۔

الوداعی کلمات کا تبادلہ ہوا اور جدائی کا مرحلہ آن پہنچا۔ نثالی کی ہمت جواب دینے لگی۔ درونِ ذات ایک طوفان برپا تھا۔ اندرونی کشمکش نے اسے توڑ پھوڑ دیا۔ نیرنگیٔ غم پر مسکراؤں یا غم کو زیست کا عنوان بنالوں...... بے ربطی حالات کا حل کیا ہوگا۔

مارشل کی گاڑی نے رینگنا شروع کیا۔ نثالی دوڑ پڑی اور کھڑکی کے شیشے پر ہاتھ رکھ دیا۔ ''آئی لو یو۔''

''آئی لو یو۔'' شیرن کے چہرے پر حزنیہ تاثرات جم سے گئے۔ نثالی، گاڑی کو جاتے دیکھتی رہی۔ اس کا وجود برف کے مجسمے میں ڈھل گیا۔ آنچ تھی تو صرف بہتے ہوئے آنسوؤں میں، وہ جانتی تھی کہ اپنے پیاروں کو وہ آخری بار دیکھ رہی ہے۔ ''نہیں ہم ایک دوسرے سے دوبارہ ملیں گے، جلدی ملیں گے۔'' اس نے سرگوشی کی۔ ہر کوئی گاڑی میں سر گھما کر اسے دیکھ رہا تھا۔ دفعتاً اس کا دل زخمی پرندے کے مانند پھڑپھڑایا۔

''ڈیڈی!'' وہ چلّا اٹھی۔

اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ وہ ڈیڈی کو ایسے نہیں جانے دے گی۔ ان سے جو کچھ ہوا...... انہوں نے جو کچھ کیا، انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ میں ان سے اب بھی محبت کرتی ہوں...... وہ بھاگنے لگی۔

''ڈیڈی، رک جاؤ...... پلیز ڈیڈی......''

گاڑی رک گئی۔ رنگ دار شیشہ نیچے پھسل گیا۔ باپ بیٹی نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ راب کے چہرے پر افسردگی تھی، کرب تھا...... دونوں کچھ کہنا چاہتے تھے، دونوں لب بستہ تھے۔ ممکن ہے غم ہی زندگی بن جائے...... ممکن ہے قلبِ چارہ جو بھی نہ رہے...... بیس سال کم نہیں ہوتے۔ قربان اس اک لمحہ پر سارا جیون...... نثالی کے ہونٹ لرز کے رہ گئے۔ گاڑی روانہ ہوگئی۔

ڈیڈی سمجھ جائیں گے۔ وہ اسے دیکھ رہے تھے۔ نثالی نے دو انگلیاں اٹھا کر ہاتھ بلند کیا۔ ڈیڈی اکثر یہی اشارہ کرتے تھے۔

☆☆☆

پیچ شور روڈ پر گریگ نے کار گھر کے قریب سنگی ستونوں کے قریب روکی۔ یو ایس مارشل آفس کی گاڑی نے ڈرائیو وے کی راہ مسدود کر دی۔ نثالی کی فیملی کو گئے ہوئے تین دن گزر چکے تھے۔

مارشل آفس کی کار سے ایک ایجنٹ نے اتر کر دونوں کی شناخت کی۔ نثالی کو دیکھ کر اس نے دوستانہ انداز میں سر کو جنبش دی۔ نثالی، گریگ کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔ بند گھر سائیں سائیں کر رہا تھا۔ ''یہ ہمارا گھر ہے، گریگ...... کتنا پُراسرار لگ رہا ہے۔''

''میں سمجھ رہا ہوں۔'' گریگ نے اس کا ہاتھ دبایا۔

ثالی کو قطعی اندازہ نہیں تھا کہ اس کے گھر والے کہاں ہیں۔ اتنا یقین تھا کہ سب محفوظ ہیں۔ میگی نے بتایا تھا کہ وہ ثالی کے بارے میں باتیں کرتے اور سوچتے ہیں۔ پانچ چھ گاڑیوں والا گیراج بھی سنسان پڑا تھا۔ گھر کے بیرونی دروازے پر ایک نوٹس چسپاں تھا۔ جو گھر کی بندش کا اعلان کر رہا تھا...... ثالی اندر داخل ہو گئی۔ سامان بکسوں میں پیک تھا۔ بکسوں کی منزل نامعلوم تھی اور سامان کے مالکان بھی نامعلوم مقام پر تھے۔ وہ گریگ کے ہمراہ دوسری منزل پر آ گئی۔ وہ یہاں وہاں پھر رہی تھی۔ جذبات پھر بے قابو ہونے لگے، افسردگی چھانے لگی۔

''اب میری کوئی فیملی نہیں ہے۔''

''تم اکیلی نہیں ہو۔'' گریگ نے اسے شانوں سے پکڑا۔ ''میں ہوں تمہارے ساتھ۔ ہم شادی کر لیں گے۔''

ثالی نے اسے دیکھا۔

''میں سنجیدہ ہوں۔ چاہے ہم صرف دو ہی صحیح، کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم شادی کر لیں گے۔''

''میں تمہاری فیملی ہوں۔'' ثالی نے سوچا۔

☆☆☆

چودہ ماہ بعد......

''ہے، فرگو...... کم آن، بوائے۔'' وہ رُاں کی صبح تھی۔ فرگو کے ساتھ ثالی، ٹام کنس اسکوئر پارک میں جاگنگ کر رہی تھی۔ فرگو، پالتو کتے لیبراڈوڈل کا نام تھا۔ گزشتہ برس کی خوفناک یادیں دھندلانے لگی تھیں۔ تاہم انہیں بھلانا ممکن نہیں تھا۔ ثالی اب ثالی ہیرا تھی۔ گریگ کے ساتھ شادی کو آٹھ ماہ بیت گئے تھے۔ دونوں ایک عمارت کی ساتویں منزل پر مقیم تھے۔ گریگ نے میڈیکل پریکٹس شروع کر دی تھی۔ ثالی کا لیب میں آخری سال تھا۔ ثالی نے جاگنگ اور پیرا کی کا سلسلہ قائم رکھا تھا۔ وہ علی الصباح بدھ اور ہفتے کے دن کشتی رانی کرتی تھی۔

پروٹیکشن پروگرام کی نیوٹرل سائٹ کی مدد سے وہ خطوط، ای میلز اور فون کالز کے ذریعے فیملی سے رابطے میں تھی۔ ایملی اور جسٹن نئی جگہ پر نئی شناخت کے ساتھ نئے ماحول میں مدغم ہو گئے تھے۔ مسئلہ شیرن کا تھا...... ٹرائل کے خاتمے کے بعد سے ڈیڈی کے اور مام کے درمیان تناؤ برقرار تھا۔ ٹرائل سے چند ہفتے قبل آرگوٹ کی بک کیپر، جو سرکاری مرکزی گواہ تھی، کو دن دہاڑے قتل کر دیا گیا تھا۔ پاز کا کومبین اہم کردار پیٹر ملک سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ دوسرا ملزم لوئیس، ''اہم ترین گواہ'' کی عدم موجودگی کی وجہ سے بچ گیا۔ تمام تگ و دو کے بعد صرف راب کا دوست ہیر اللہ ہی قابو میں آیا جسے بیس سال کی سزا ہوئی۔

ثالی نے گھڑی دیکھی۔ آٹھ بج گئے تھے۔ ساڑھے نو بجے اسے لیب میں ہونا چاہیے تھا۔ ''چلو......'' اس نے فرگو کو اشارہ کیا۔

''اچھا کتا ہے۔'' ایک آواز آئی۔ آواز ایک جانب بینچ پر سے آئی تھی۔ ثالی چونک اٹھی۔ اس آدمی کی چھوٹی سی داڑھی تھی۔ اس نے کارڈرائے کی جیکٹ اور گالفنگ ہیٹ پہنا ہوا تھا۔ اخبار اس کی گود میں پڑا تھا۔ ثالی متعدد بار اسے پارک میں دیکھ چکی تھی۔

''ویسے میں جانتا نہیں ہوں کہ یہ کون سی نسل ہے؟'' اس نے مسکرا کر کتے کی جانب اشارہ کیا۔ آدمی کی داڑھی کے بالوں میں سفیدی جھلک رہی تھی۔ جس سے ثالی نے عمر کا اندازہ لگانے کی کوشش کی۔

''یہ لیبراڈوڈل ہے۔'' ثالی نے جواب دیا۔ ''یہ گولڈن لیب اور پوڈل کا کراس ہے۔''

''اوہ، معلوم نہیں...... بہرحال اچھا ہے۔'' وہ مسکرایا۔

ثالی بھی مسکرائی۔

''میں نے اکثر تمہیں یہاں دیکھا ہے۔'' وہ بولا۔ ''میرا نام بریٹو ہے۔ اس کے ساتھ میری دوستی ہو گئی ہے۔'' اس نے فرگو کی گردن پر ہاتھ پھیرا۔

''میں ثالی ہوں۔'' اس نے بے ساختہ جواب دیا۔ اسے یاد تھا کہ میگی نے کیا ہدایات دی تھیں۔ یہ ہدایت بھی شامل تھی کہ اپنا اصل نام کسی کو نہ بتانا۔ لیکن یہ آدمی ہر زاویے سے بے ضرر دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنا پورا نام ظاہر نہیں کیا تھا۔

''تم شاید فوگو کو پہلے سے جانتے ہو؟''

''نہیں، تمہارے ساتھ ہی دیکھا ہے۔''

''خوشی ہوئی مل کر۔'' ثالی نے شائستگی سے کہا۔

بریٹو نے احتراماً سر کو خم دیا۔ ثالی جانے کا ارادہ باندھ رہی تھی کہ بریٹو کے فقرے نے اس کے بدن میں سنسنی کی لہر دوڑا دی۔

''مس ثالی، تمہیں ذیابیطس ہے؟''

ثالی نے فرگو کے پٹے پر ہاتھ ڈالا۔ وہ بریٹو کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

''پلیز پریشان مت ہو'' وہ مسکرایا۔ ''میں نے جاگنگ کے دوران بارہا تمہیں ٹائم نوٹ کرتے اور کچھ

کھاتے دیکھا تھا۔ اتنی سی بات تھی۔ دراصل میری بیوی کو بھی یہ مرض تھا۔'' اس نے وضاحت کی۔

ثالی کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے۔ وہ اپنی بزدلی پر شرمندہ ہوگئی تھی۔

''وہ اب کیسی ہے؟'' ثالی نے اس کی جھلمل کرتی براؤن آنکھوں میں دیکھا۔

''شکریہ...... مگر وہ اب اس دنیا میں نہیں ہے۔''

''اوہ، میں معذرت خواہ ہوں۔'' ثالی نے کہا اور گھڑی دیکھی۔ ''مجھے اب چلنا چاہیے...... شاید دوبارہ ملاقات ہو۔''

''مجھے امید ہے۔'' معمر آدمی نے اپنی ٹوپی اتار دی۔

''اور فرگو تم سے بھی ملاقات ہوگی۔'' وہ مسکرایا۔

باہر نکلتے وقت ثالی نے خوامخواہ پلٹ کر دیکھا۔ وہ آدمی سر جھکائے اخبار پڑھنے میں مصروف تھا۔ اسے اپنی بزدلی پر غصہ آیا۔

☆☆☆

اس دن کے بعد ثالی کئی دن تک پارک نہیں گئی۔ شرمندگی اور غصے کا ملا جلا احساس تھا۔ واقعے کے بارے میں اس نے گریگ سے بھی ذکر نہیں کیا۔ لیکن دو روز بعد وہ اپارٹمنٹ کے بولٹ کی وجہ سے خوف زدہ ہوگئی۔ اس روز وہ لیب سے واپسی پر عجلت میں تھی۔ اس کے ایک ہاتھ میں کچن کی ضروریات کے سامان سے بھرا تھیلا تھا۔ فرگو ساتھ تھا۔ گریگ اسپتال میں تھا۔ سامان کا تھیلا سنبھالتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے چابی لاک میں ڈال کر گھمائی۔ چابی گھمانے سے دروازہ کھلنا چاہیے تھا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ ڈیڈ بولٹ نے دروازے کو پکڑا ہوا تھا۔ ثالی کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی۔ وہ کبھی ڈیڈ بولٹ استعمال نہیں کرتے تھے۔ عمارت میں گودام کے دروازے لگائے گئے تھے۔ ان کا اپنا میکانزم تھا۔ ڈیڈ بولٹ کھولنا دردِسر بن جاتا تھا۔ لیز اور فون گریگ کے نام پر تھا۔ ثالی نے سامان نیچے رکھا اور بولٹ کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔ دقت کے ساتھ وہ دروازہ کھولنے میں کامیاب ہوگئی۔

اندر قدم رکھتے ہی اس نے گریگ کو آواز دی۔ حالانکہ اس کے علم میں تھا کہ وہ وہاں نہیں ہے۔ فرگو بھی ساتھ ہی اندر گھس آیا۔ ثالی نے خوب اچھی طرح باریک بینی سے ہر چیز کا جائزہ لیا۔ اسے کوئی تبدیلی نظر نہیں آئی۔ ہر شے اپنی جگہ پر تھی۔ عجیب اسرار تھا۔ وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

تاہم وہ اس احساس کو ذہن سے جھٹکنے میں ناکام رہی کہ اپارٹمنٹ میں کوئی داخل ہوا تھا۔

☆☆☆

اگلے روز وہ ریسرچ یونٹ کے کیفے ٹیریا میں ٹینا کے ساتھ کافی پی رہی تھی۔ وہ دونوں اب بہترین دوست بلکہ بہنوں کی طرح محسوس کرنے لگی تھیں۔ درحقیقت ٹینا اگر ہیئر ڈائی میں کچھ زیادہ فرق کر دیتی تو دیکھنے والے انہیں جڑواں ہی سمجھتے۔

ٹینا، ثالی کو اپنے نئے پروجیکٹ کے بارے میں بتا رہی تھی۔ ثالی کا دھیان اس کی باتوں کی طرف تھا۔ معاً بلاارادہ ثالی کی توجہ کیفے ٹیریا میں دور ایک میز پر چلی گئی۔ وہ نگاہ ہٹاتے ہٹاتے رہ گئی۔ وہاں جو آدمی بیٹھا تھا، اس کے بال چھوٹے اور سخت تاروں کے مانند تھے۔ کانوں کے قریب سفیدی مائل تھے۔ مونچھیں سیاہ تھیں۔ نقوش ہسپانی باشندوں جیسے تھے۔ ثالی کو یوں لگا جیسے اس نے ہسپانی کو کہیں دیکھا ہے۔ تاہم وہ یاد نہ کر سکی۔ البتہ اسے یہ احساس ہوگیا تھا کہ وہ اسی کی جانب متوجہ تھا۔ ثالی کوشش کر رہی تھی کہ ٹینا کی باتیں غور سے سنے۔ لیکن اس کا دھیان گاہے گاہے اسی آدمی کی جانب جا رہا تھا۔ دو مرتبہ ٹینا کی نظریں چار ہوئیں۔ وہ بے چینی محسوس کر رہی تھی۔ ایک بار ثالی نے نظر اٹھائی تو وہ آدمی غائب تھا۔

''ہے، تم کہاں کھوئی ہوئی ہو؟'' ٹینا نے ثالی کے چہرے کے سامنے انگلیاں نچائیں۔

''آئی ایم سوری۔'' ثالی نے اطراف میں دیکھا اور دنگ رہ گئی۔ وہ آدمی پھر نظر آیا تھا اور سیدھا انہی کی جانب آرہا تھا۔ ''نہیں میں غلط دیکھ رہی ہوں۔'' اس نے سوچا۔ لیکن اس کا دل سوچ نہیں رہا تھا، دھڑک رہا تھا...... دھڑکن پسلیوں سے ٹکرا رہی تھی۔ آدمی کا رین کوٹ سامنے سے کھلا ہوا تھا۔ نہیں، یہاں پُرہجوم جگہ پر یہ ممکن نہیں ہے...... ثالی نے محسوس کیا کہ اس کے چہرے کی سرخی سفیدی سے بدل گئی ہے۔ وہ سر پر پہنچ گیا تھا۔ ثالی تقریباً کرسی سے اچھل پڑی۔

''تم پیکر کے لیے کام کرتی ہو؟'' اس نے سوال کیا۔

''وہاٹ؟''

''تم ثالی نہیں ہو؟'' وہ مسکرایا۔ ''میں ایک ماہ قبل تمہارے دفتر آیا تھا۔ میں تھرماجن کے لیے کام کرتا ہوں۔ تمہیں یاد ہوگا۔ میں نے تمہیں چند آلات فروخت کیے تھے۔''

''یاہ......'' وہ مسکرائی۔ ''میں ثالی ہوں'' وہ

پُرسکون ہوگئی۔ وہ چند باتیں کر کے رخصت ہوگیا۔ اس کے جانے کے بعد ٹینا نے تشویش کا اظہار کیا۔

''کیا بات ہے۔ تم کئی روز سے اَپ سیٹ ہو...... ابھی تم اس آدمی کو دیکھ کر گھبرا گئی تھیں؟''

''میں یقین سے نہیں کہہ سکتی۔ شاید میں خوف زدہ ہو گئی ہوں۔ شاید یہ ڈیڈی سے متعلق ہے......'' پھر نٹالی نے پارک والا واقعہ ٹینا کو سنایا۔ ''کبھی لگتا ہے، میں پاگل ہو رہی ہوں۔''

''ایسا کچھ نہیں ہے۔ تم نے اپنی فیملی کھو دی ہے۔ کوئی بھی تمہاری کیفیت کو سمجھ سکتا ہے۔'' ٹینا نے جواز پیش کیا۔

''نہیں، کوئی بات ہے۔ ہمارے اپارٹمنٹ میں بھی کوئی گھسا تھا۔ میں سمجھ نہیں سکی۔ جانوروں کی حس تیز ہوتی ہے...... فرگو نے اجنبی بُو محسوس کر لی تھی۔ اس کا رویّہ بدلا ہوا تھا۔'' نٹالی نے بولٹ والا واقعہ گوش گزار کیا۔

''دیکھو تم یہاں بہت وقت گزارتی ہو۔ تم زیادہ وقت گریگ کے ساتھ گزارو۔'' ٹینا نے کہا۔ ''کچھ عرصہ اپنے روزمرہ کے معمولات کو تبدیل کرو...... تم بہت بہتر محسوس کرو گی۔'' ٹینا نے مشورے دیے۔

''شاید تم ٹھیک کہہ رہی ہو، آج میں جلدی چلی جاؤں گی۔''

☆☆☆

نٹالی نے پہلے روز ہی ٹینا کے مشوروں پر عمل کیا۔ گریگ کے ساتھ جیک بلیک کی مووی بھی دیکھی اور دونوں نے کھل کر ہنسی مذاق کیا۔ جب وہ سوئی تو بہت پُرسکون اور آسودہ تھی۔

گہری نیند میں فون کی گھنٹی بہت بری لگی تھی۔ گریگ سمجھا کہ فون اسپتال سے ہے۔ نٹالی نے چمکتے نمبر دیکھے، وہ اسپتال کے نہیں تھے۔

''ہیلو۔'' اس نے خمار آلود آواز میں کہا اور وقت دیکھا۔

''نٹالی، میں ٹام ہارن ہوں۔ ٹینا کا والد۔''

''ہائے۔'' نٹالی نے حیرت سے کہا۔ اس کا خمار کم ہو گیا۔

اس وقت ٹینا کے فادر کا فون۔ آواز میں پریشانی جھلک رہی تھی۔

''نٹالی، کچھ بہت برا ہوگیا ہے......''

نٹالی اٹھ کر بیٹھ گئی اور ہراساں نظروں سے گریگ کو دیکھا۔

''وہاٹ؟''

''ٹینا کو کسی نے گولی ماردی ہے۔ وہ آپریشن روم میں ہے۔ ڈاکٹرز کو زیادہ امید نہیں ہے...... نٹالی......''

☆☆☆

وہ حتیٰ الامکان تیزی سے تیس منٹ میں جیکب میڈیکل سینٹر، برونکس پہنچے تھے۔ تمام راستے گریگ نے نٹالی کا ہاتھ دبائے رکھا۔ کیب ایمرجنسی پر رکی۔ دونوں بھاگتے ہوئے چوتھی منزل پر ٹراما سینٹر کے ایمرجنسی روم میں پہنچے۔ ٹام اور ایلن ہارن باہر بینچ پر بیٹھے تھے۔ دونوں کو دیکھ کر وہ کھڑے ہو گئے۔ اُن کے چہرے اترے ہوئے تھے۔

''وہ کیسی ہے؟'' نٹالی کی آواز لڑکھڑا گئی۔

''سرجری ہو رہی ہے۔ گولی سر کے پیچھے لگی ہے۔ وہ لیب سے نکل رہی تھی۔ سڑک پر تھی۔ خون بہت زیادہ بہہ گیا ہے لیکن وہ مزاحمت کر رہی ہے۔''

''کیسے؟ کس نے کیا؟''

''بظاہر لیب سے نکلنے کے بعد اُسے گولی ماری گئی۔ مورس ایونیو پر۔ پولیس یہاں آ کے گئی ہے۔'' ٹام نے بتایا۔ ''چند افراد نے ایک آدمی کو بھاگتے دیکھا تھا۔ پولیس کا خیال ہے کہ گینگ کا معاملہ ہے۔''

نٹالی سناٹے میں رہ گئی۔ ٹینا کا گینگ سے کیا تعلق؟

''لیب سے نکل کر اس نے ہمیں کال کی تھی...... بس وہی چند منٹ اسے ملے تھے۔ وہ غلط وقت پر غلط جگہ کھڑی تھی۔''

نٹالی کے انگ انگ میں سوئیاں چبھ رہی تھیں۔ پیٹ میں شدید اینٹھن ہو رہی تھی، لیب کے باہر...... اسٹریٹ پر...... مورس ایونیو۔ آہ، وہ ٹھیک ٹھیک سمجھ رہی تھی۔ وہ گولی نٹالی کے لیے تھی۔ نٹالی کا سر چکرانے لگا۔

''وہ کب سے اندر ہے؟'' گریگ نے سوال کیا۔

''دو گھنٹے ہو گئے۔ گن کا کیلبر چھوٹا تھا۔ حملہ عقب سے ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اب تک زندہ ہے۔''

''ٹینا اسٹرانگ ہے۔ وہ اس بحران سے نکل جائے گی۔'' نٹالی نے کہا۔

''میں ابھی آتا ہوں۔'' گریگ نے کہا۔

نٹالی پشت دیوار سے لگا کے فرش پر بیٹھ گئی۔ ٹینا کی جگہ اسے اسٹریٹ پر ہونا چاہیے تھا۔ ٹینا نے اسے جلدی گھر بھیج دیا اور بعد میں خود اسی طرف سے باہر نکلی...... اوہ گاڈ۔

''سرجری جاری ہے۔ انتظار کرنا پڑے گا۔''

گریگ نے اطلاع دی۔ بالآخر دو بجے رات، سرجن باہر آیا۔

''وہ زندہ ہے۔ یہ اچھی خبر ہے۔'' سرجن نے بتایا۔

''گولی دماغ میں نازک جگہ پر ہے...... سوجن بہت ہے۔ ...... زیادہ ورم کی وجہ سے ہم گولی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہیں کر سکتے۔ کافی نازک معاملہ ہے۔ وہ فائٹ کر رہی ہے...... ہم بھی پوری کوشش کر رہے ہیں؟ اس کے وائٹل سائن ٹھیک ہیں۔ اس وقت ہم نے اسے مصنوعی تنفس پر رکھا ہے۔''

''کتنا انتظار کرنا ہوگا؟'' گریگ نے استفسار کیا۔

''چوبیس گھنٹے یا اڑتالیس گھنٹے......''

''نٹالی، گریگ سے لپٹ گئی۔ ٹام کی بیوی سسکیاں لے رہی تھی...... نٹالی کے دل میں نیا خوف بیٹھ گیا تھا۔ وہ دیر سے نکلتی تھی۔ وہی لیپ بند کرتی تھی۔ وہ کیسے بتاتی کہ وہ گولی ٹینا کے لیے نہیں تھی۔ ٹینا کے والدین نے ٹھیک کہا تھا کہ ٹینا غلط وقت پر غلط جگہ کھڑی تھی۔

☆☆☆

ڈیڈی پہلے اس طرح کے نہیں تھے۔ ایملی کے نزدیک ڈیڈی کچھ عجیب سے ہوگئے تھے۔ ان کا رویّہ، ردِعمل...... حرکات وسکنات۔ پہلے وہ ہنس مکھ تھے، بھرپور انداز میں جینے والے۔ وہ ایملی کے اسپورٹس اور ہوم ورک میں بھی دلچسپی لیتے تھے۔ اب وہ کھوئے سے رہنے لگے تھے۔ ان کی شخصیت تقسیم ہوگئی تھی۔ اب انہیں کوئی بات بتائی جاتی تو ان کا ردِعمل پہلے جیسا نہیں ہوتا تھا۔ بعض اوقات لگتا ہے کہ انہوں نے کچھ سنا ہی نہیں۔ ایملی کو نٹالی یاد آتی تھی۔ کبھی وہ گہری سوچ میں ڈوب جاتے۔ ایک چیز باقی تھی...... وہ ایملی کے اسکواش میچز میں دلچسپی لیتے تھے۔

اس وقت بھی وہ اس کے ساتھ تھے۔ وہ کلب کا مقابلہ تھا۔ جہاں چند ماہر کھلاڑی بھی تھے۔ لیکن موسم بہار میں رینکنگ بڑھانے کے لیے اسے فائٹ کرنی تھی۔ وہ اسکول پارکنگ سے نکل کر مین روڈ پھر ہائی وے پر آگئے۔ ایملی اپنے حریف براڈ کے بارے میں بتا رہی تھی۔ آخر میں اس نے سوال کیا۔

''ڈیڈی آپ میچ دیکھیں گے نا؟''

''کیوں نہیں ٹائیگر۔'' راب نے جواب دیا۔ انہوں نے مختلف قسم کا لباس پہنا ہوا تھا۔ جیسے کہیں جانے کا ارادہ ہو۔ حالانکہ اب انہوں نے اِدھر اُدھر آنا جانا چھوڑ دیا تھا۔

''مجھے کچھ کام ہے۔ جلد آجاؤں گا۔''

''ڈیڈی، جلدی آئیے گا۔ دیکھیے گا میں اس براڈ کا کیا حشر کرتی ہوں۔''

''میں ضرور دیکھوں گا۔ اسے چھوڑنا مت، ٹائیگر۔''

راب گاڑی ہائی وے سے ہٹ کر بزنس پارک میں لے گیا جہاں نارتھ بے اسکواش کلب تھا۔ ایملی نے اپنا بیگ اٹھایا۔ ''اگلے مہینے سان فرانسسکو میں ریجنل مقابلے ہوں گے۔''

''اور ہم دونوں وہاں جائیں گے۔'' راب نے کہا۔

ایملی مسکرا کر بیگ سنبھالتی ہوئی اتر گئی۔

''کوئی مشورہ؟''

''اس کے بیک ہینڈ کو دبا کے رکھنا۔'' راب نے کہا۔

''اور یاد رکھنا کہ تم ایملی راب ہو...... ایملی راب۔''

☆☆☆

گیم اوپر نیچے ہوتا رہا۔ ایملی بمشکل براڈ کو ہرانے میں کامیاب ہوئی تھی۔ میچ مشکل تھا اور ایملی کی توجہ گیم پر مرکوز رہی...... اختتام پر اس کی نظر بالکونی پر گئی۔ اسے ڈیڈی کہیں نظر نہیں آئے۔

وہاٹ؟ انہوں نے میچ نہیں دیکھا۔ اسے تھوڑا سا غصہ آیا۔ پانچ بج رہے تھے۔ ایملی نے باہر نکال کر وارڈ کو ڈھونڈا۔ گاڑی کہیں نہیں تھی۔ وہ واپس اندر جا کر انتظار کرنے لگی۔ آدھ گھنٹے بعد اس کا پیمانہ لبریز ہوگیا۔

ایملی نے سیل فون نکال کر گھر کا نمبر ملایا۔

''ہم گھر پر نہیں ہیں۔'' آنسرنگ مشین نے جواب دیا۔

اس مرتبہ اضطراب نے انگڑائی لی۔ کسی کو گھر پر ہونا چاہیے تھا۔ کہاں چلے گئے سب...... چھ بج رہے تھے۔ اس نے پیغام ریکارڈ کرایا۔

''مام، میں اب تک کلب میں ہوں۔ ڈیڈی پتا نہیں کہاں ہیں۔''

☆☆☆

چوبیس گھنٹے گزر گئے تھے۔ ٹینا کی حالت جوں کی توں تھی۔ دوسرا دن بھی ایسے ہی گزر گیا۔ سرجنز گولی کے قریب نہیں پہنچ پا رہے تھے۔ زخم کے گرد سوجن غیر معمولی تھی۔ اسکین واضح تھے۔ تاہم ٹشوز ٹوٹ پھوٹ کا تعین نہیں ہو پا رہا تھا۔ سوجن کم ہونے کا انتظار کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ نٹالی کا بیشتر وقت ایلن اور ٹام کے ساتھ گزرتا تھا۔ پولیس دعویٰ کر رہی تھی کہ ایک آدمی دیکھا گیا ہے، جس نے سر پر سرخ پٹی باندھی ہوئی تھی۔ وہ سفید رنگ کی وین میں

سوار ہوا تھا۔ وین کا رخ موریس ایونیو کی طرف تھا۔ سرخ پٹی خون بہانے کا ''ٹریڈ مارک'' تھی۔

اس کی دوست کوما میں تھی اور پولیس گینگ کا سراغ لگا رہی تھی۔ وہ کیسے یقین کرتی؟ کیسے بتاتی؟ دوسری رات دو بجے ثنالی اور گریگ اپارٹمنٹ میں تھے۔ نیند کوسوں دور تھی۔ نیند کی جانب دھیان بھی نہیں تھا۔ خیالات کا محور ٹینا تھی۔ دونوں کاؤچ پر سکتے کی حالت میں بیٹھے تھے۔

یہ دن تو آنا تھا لیکن اس طرح...... ثنالی نے سر جھکا لیا۔ اس سے بہتر تھا کہ وہ ٹینا کے بجائے حسبِ معمول خود دیر سے نکلتی۔

''گریگ مجھے فل کیوبٹی کو بتانا چاہیے۔ وٹنس پروٹیکشن والوں کو علم ہونا چاہیے۔'' پھر کیا ہوگا...... ثنالی سمجھتی تھی کہ فوراً ہر چیز بدل جائے گی۔ انہیں بھی نئی شناخت کے ساتھ نئی زندگی کا آغاز کرنا پڑے گا۔ کسی اور علاقے میں۔ گریگ کو اپنی رہائش اور ملازمت بھی چھوڑنی پڑے گی۔

گریگ نے دماغ ٹھنڈا رکھنے کی کوشش کی۔ ''یہ ایک غیر معمولی اتفاق بھی ہوسکتا ہے۔ ممکن ہے پولیس کی لیڈ صحیح ہو۔''

''ہم دونوں جانتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے......'' ثنالی خود مری جارہی تھی۔ اس کی بہترین دوست موت اور زندگی کی کشمکش میں مبتلا تھی۔ گریگ نے اسے بانہوں میں لے لیا۔ میگی نے انتباہ کیا تھا کہ مارکیڈو بھولتے نہیں ہیں۔ وہ انتقام لیں گے اور یہ انتقام سے آگے کی چیز ہے۔ انشورنس۔ تاکہ آئندہ کوئی ''فرید رنیدا'' کے خلاف جانے کی جرأت نہ کرے۔

ثنالی اور گریگ نے ایک دو دن انتظار کا فیصلہ کیا۔

لیکن رات کسی وقت اس کی آنکھ کھل گئی۔ وہ لوگ جانتے ہیں۔ انہوں نے پولیس کو غلط راستے پر لگا دیا ہے۔ ثنالی کو غلط فہمی میں ڈالنے کے لیے۔ اس دوران وہ جلد ہی اس تک پہنچ جائیں گے۔ اس مرتبہ ثنالی راب ان کے سامنے ہوگی۔ ثنالی نے اپنی فیملی کے تحفظ کی دعا کی اور گلے میں لٹکتا گولڈن لاکٹ باہر نکالا۔ کیا راز ہے اس میں؟ کیا وہ کبھی اس کا دوسرا حصہ حاصل کرسکے گی؟

''مام میری آرزو ہے کہ آپ ابھی مجھے اس کا راز بتا دو۔'' اس نے دل ہی دل میں تمنا کی۔ وہ اٹھی اور دروازے کا ہیوی بولٹ لگا دیا۔

☆☆☆

''ثنالی۔'' ٹام اس کے قریب آیا۔ ''گھر جاؤ، تم بہت تھک چکی ہو۔ میں جانتا ہوں کہ تم رکنا چاہتی ہو لیکن بہتر ہے کہ نیند پوری کرلو۔''

ثنالی نے سر ہلایا۔ وہ سمجھ رہی تھی کہ ٹام صحیح کہہ رہا ہے۔ وہ دو دن میں چھ گھنٹے سوئی تھی۔ نہ وہ لیب گئی تھی۔ وہ آئی سی یو بینچ سے اٹھ گئی۔

''میں وعدہ کرتا ہوں۔'' وہ ایلیویٹر کی طرف جاتے ہوئے بولا۔ ''کوئی خبر آئی تو فوراً کال کروں گا۔''

ٹینا کو بیلیویو اسپتال کے ہیڈ ٹراما وارڈ میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ وہ علاقے کا بہترین اسپتال سمجھا جاتا تھا۔

ثنالی، لابی سے ہوکر فرسٹ اسٹریٹ پر نکل آئی۔ چھ بج رہے تھے۔ تاریکی کے آثار نمایاں ہو رہے تھے۔ کوئی کیب دکھائی نہ دی تو وہ بس کی طرف چلنے لگی...... عقبی نشست پر بیٹھ کر اس نے آنکھیں بند کرلیں۔ گریگ سولہ گھنٹے کی ڈیوٹی پر تھا۔ پہلی مرتبہ ثنالی کو اپارٹمنٹ میں رات اکیلے گزارنی تھی۔ وہ سفر کے دوران میں اونگھتی رہی۔ نویں اسٹریٹ پر اس نے بس چھوڑ دی۔ رہائش گاہ چند بلاک کے فاصلے پر تھی۔ سیکنڈ ایونیو پر تاریکی تھی۔ اسے اپارٹمنٹ پہنچنے کی جلدی تھی۔ تاہم اس کی چال میں تیزی نہیں تھی۔ دفعتاً اسے احساس ہوا کہ کوئی چیز معمول سے ہٹ کر ہے۔ اس نے خود سے کہا کہ مڑ کر مت دیکھو۔ عقب میں قدموں کی مدھم چاپ سنائی دے رہی تھی۔ میں وہمی ہوگئی ہوں۔ اس نے خود کو سمجھایا۔ یہ نیویارک کا ایسٹ ولیج ہے۔ یہاں عموماً گہما گہمی رہتی ہے۔ ایک دکان کی کھڑکی کے شیشے میں ثنالی نے اس کی جھلک دیکھی۔ سیاہ رنگ کی چرمی جیکٹ تھی۔ دونوں ہاتھ جیکٹ کی جیبوں میں تھے۔ سر پر ٹوپی نیچے کی جانب جھکی ہوئی تھی۔

نہیں۔ یہ وہم نہیں ہے۔ جیکٹ والا اس کے تعاقب میں تھا۔ دل کی دھڑکن ایک بار پھر اعتدال سے تجاوز کرنے لگی۔ خوف کی لہر رگ و پے میں سرایت کر گئی۔ ثنالی نے رفتار میں اضافہ کر دیا۔ اس کی پناہ گاہ چند بلاک کے فاصلے پر تھی۔ دھڑکن گویا پسلیوں کو مضروب کیے دے رہی تھی۔ وہ اس سڑک پر مڑی جو اپارٹمنٹ والی عمارت کی طرف جاتی تھی۔ ثنالی کو احساس ہوا کہ متعاقب چند قدم کے فاصلے پر ہے۔ وہ مارکیٹ قریب تھی، جہاں سے وہ گھر کے لیے شاپنگ کیا کرتی تھی۔ اس نے ارادہ تبدیل کیا اور تقریباً بھاگتی ہوئی مارکیٹ میں چلی گئی۔ ایک باسکٹ اٹھا کر مختلف ریکس کے درمیان چکراتی ہوئی وہ ایک جگہ رک گئی۔ اس دوران وہ دہی، دودھ اور بریڈ باسکٹ میں رکھ چکی تھی۔

دھڑکن اعتدال پر آ رہی تھی۔ اس نے کن انکھیوں سے کھڑکی میں جھانکا...... کوئی مشکوک آدمی نظر نہیں آیا۔ شکر ہے، وہ ادائیگی کے لیے بڑھی اور دفعتاً منجمد ہو کے رہ گئی۔ وہ سڑک کی دوسری جانب ایک کار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا، فون پر بات کر رہا تھا۔ نٹالی ادائیگی کر کے باہر نکل گئی۔ دونوں کی نظریں چار ہوئیں۔ گھر زیادہ دور نہیں تھا۔ نٹالی نے بے دھڑک دوڑ لگا دی۔ جیکٹ والا بھی پیچھے بھاگا۔ نٹالی کا دل پھر نارمل رفتار بھول کر بے قابو ہو گیا۔ جسم کا ریشہ ریشہ لرز رہا تھا۔ چند گز کی بات تھی۔ پلیز گاڈ...... پلیز...... وہ ہر شے سے بے نیاز انتہائی رفتار سے بھاگ رہی تھی۔ بھاگتے بھاگتے اس نے بیگ میں سے چابی نکالی اور گودام نما عمارت کے گیٹ میں ڈال کر گھمائی۔ پہلی کوشش میں ہی گیٹ کھل گیا۔ تھینک گاڈ۔ اندر گھس کر اس نے گیٹ کا پٹ کھینچا۔ گیٹ خودکار انداز میں لاک ہو گیا۔ تھینک گاڈ...... وہ لابی کی دیوار سے لگی ہانپ رہی تھی۔ پشت پر شرٹ پسینے سے تر تھی۔ گہری گہری سانسیں لے کر وہ ایلیویٹر کی طرف بھاگی۔ اچانک اسے خیال آیا کہ وہ کرے گی کیا۔ فیملی اس کی تھی نہیں۔ گریگ فوراً نہیں پہنچ پاتا۔ پولیس؟ پولیس سے وہ کیا کہے گی۔ اس کی دوست اس کی وجہ سے کوما میں تھی۔ اسے حقیقت پہلے پولیس کو بتانی چاہیے تھی۔ اب بہت دیر ہو گئی تھی۔ بہت دیر......

نٹالی نے ایلیویٹر میں قدم رکھا اور سات نمبر دبایا......

فی الحال اسے اپنے اپارٹمنٹ کی ضرورت تھی۔ ساتویں منزل پر ایلیویٹر کے در وا ہو گئے۔ دو...... دو آدمی سامنے کھڑے تھے۔ نٹالی کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔ اس نے چیخنا چاہا، کوئی آواز نہیں نکلی، اس کی آنکھیں ڈبڈبانے لگیں۔ دماغ ماؤف تھا۔ واپس بھاگنے کا راستہ نہیں تھا۔ کس نے بھیجا ہے ان کو......؟

معاً ایک آدمی نے قدم بڑھایا۔ ''مس راب؟''

بدحواسی اور ڈبڈباتی آنکھوں نے نظر کو دھندلا دیا تھا۔

''مس نٹالی راب؟'' اس نے نرمی سے نٹالی کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ وہ سسک پڑی۔ وہ پہچان گئی تھی۔ فل کیوبٹی...... نام لینے والا فل کیوبٹی تھا...... وٹنس سیکیورٹی ایجنٹ۔

نٹالی واقعتاً اس کے سینے سے جا لگی۔ خوف و ہراس نے اسے مفلوج کر دیا تھا۔

''سب ٹھیک ہے، نٹالی...... سب ٹھیک ہے۔'' اس نے نٹالی کا سر سہلایا۔

نٹالی دھیرے سے الگ ہو گئی۔ ''میں...... میں سمجھی تھی کہ میرا تعاقب ہو رہا ہے۔''

''میں معذرت خواہ ہوں۔'' وہ بولا۔ ''وہ یقیناً میرا آدمی ہو گا۔''

''تم لوگ یہاں کیوں آئے؟'' وہ خود کو سنبھال رہی تھی۔

''یہ جیمز نارڈوزی ہے۔'' کیوبٹی نے دوسرے آدمی کا تعارف کرایا۔

''ہاں۔ ایک بار مقدمے کی کارروائی کے دوران میں نے دیکھا تھا۔''

نارڈوزی مسکرایا۔

''چند سوالات کرنے تھے۔ اگر ہم اندر بیٹھ جائیں؟'' ایجنٹ نے کہا۔

''کیوں نہیں۔'' نٹالی اپارٹمنٹ کی طرف بڑھی...... فرگو کو خاموش کرا کے، سامان اس نے کچن میں رکھ دیا۔

''ہاں، پوچھو...... میں جانتی ہوں کیا معاملہ ہے۔''

کیوبٹی کی آنکھوں میں عجیب تاثر ابھرا۔ اس کے سوال نے نٹالی کا سر چکرا دیا۔

''آخری بار تم نے اپنے ڈیڈی کو کب دیکھا یا سنا تھا؟''

''ڈیڈی؟'' نٹالی نے پلکیں جھپکائیں۔ ظاہر ہے آخری بار ٹرائل کے موقع پر۔ کیوں؟ کیا بات ہے؟''

کیوبٹی نے نارڈوزی کی طرف دیکھا اور کھنکھار کے گلا صاف کیا۔

''نٹالی ہم تمہیں کچھ دکھانا چاہتے ہیں۔'' اس نے رین کوٹ سے ایک لفافہ نکالا۔ کیوبٹی کی آواز میں کوئی ایسی بات تھی کہ نٹالی سنسنی محسوس کیے بغیر نہ رہ سکی۔

'یہ بہت خفیہ ہے اور ناقابلِ برداشت بھی۔ مجبوراً تمہیں دکھا رہے ہیں۔ حوصلہ رکھو۔''

نٹالی کا دل ڈوب سا گیا۔ اس جملے کا جو بھی مطلب تھا، بہت بُرا تھا۔ ''مجھے نروس مت کرو۔'' وہ بولی۔

''میں سمجھ رہا ہوں۔'' اس نے لفافے میں سے تصاویر نکالیں۔ تصاویر کرائم سین سے متعلق تھیں۔ نٹالی نے آنکھیں بند کر لیں۔ کیا ڈیڈی کو...... وہ آگے نہ سوچ سکی۔ اس نے کانپتے ہوئے آنکھیں کھولیں۔ نہیں وہ کسی عورت کی تصاویر تھیں۔ لیکن...... نٹالی کی آنکھیں از خود دوبارہ بند ہو

گئیں۔ یہ درندگی اور سفاکی کا عکس تھا۔ حیوانیت اور بربریت...... نٹالی کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ وہ بمشکل تصاویر دیکھ پائی۔ عورت کو کرسی کے ساتھ باندھا گیا تھا۔ بدن پر زیر جامے کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ چند تصاویر میں پوری باڈی نظر آرہی تھی اور بعض میں کلوزاپس۔ چہرہ اور بدن خونی زخموں سے آلودہ تھا۔ کہیں سوجن تھی...... کہیں نیل پڑ گئے تھے۔ تشدد کے بعد اسے گولیاں ماری گئی تھیں۔ لاش کے بالائی نسوانی حصوں کو جلایا گیا تھا۔

نٹالی نے چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپالیا۔

''آئی ایم سوری۔'' کیوبٹی کی آواز آئی۔

''یہ...... یہ کسی انسان کا کام نہیں ہے۔'' نٹالی کے معدے سے رطوب اوپر چڑھی اور حلق کڑوا کرگئی۔

''اسے ہلاک نہیں کیا گیا۔ زندہ رکھا گیا ہے...... زیادہ سے زیادہ دیر تک...... تاکہ وہ کچھ بول سکے۔ گولیاں توخوامخواہ ماری گئیں۔ یہ بھیانک تشدد تھا۔''

''میں سمجھی تھی کہ تم ٹینا کی وجہ سے آئے ہو۔''

''مجھے افسوس ہے اور ہم جانتے ہیں کہ وہ تمہارے مغالطے میں نشانہ بن گئی۔ میں ایک بار پھر اظہار افسوس کرتا ہوں۔'' ایجنٹ نے آخری فوٹو نکال کر سامنے رکھا۔ یہ کلوز اَپ تھا۔ ایسے زاویے سے لیا گیا تھا کہ زخمی چہرے کو پہچانا جاسکے۔ نٹالی نظر پھیرتے ہوئے رک گئی۔

''اوہ گاڈ۔ تم مجھے یہ کیوں دکھا رہے ہو۔ ڈیڈی کا ان تصویروں سے کیا تعلق ہے؟'' وہ تقریباً چیخ اٹھی۔

''شاید تعلق ہے...... غور سے دیکھو۔''

کانپتی انگلیوں سے نٹالی نے تصویر اٹھالی۔ وہ اسے پلک جھپکائے بغیر گھور رہی تھی۔ نٹالی کے چہرے کا سارا خون کسی نے نچوڑ لیا۔ اس کے کھلے منہ سے کوئی لفظ برآمد نہیں ہوا۔ البتہ اس کی سانس رک گئی تھی...... وہ مارگریٹ عرف میگی کی تصویر تھی۔

☆☆☆

نٹالی سکتے کی کیفیت میں بیٹھی تھی۔ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ میگی ایک اچھی اور خوش مزاج عورت تھی۔ راب فیملی نے پہلی ملاقات میں ہی اسے پسند کیا تھا۔

''کس نے کیا؟ کیوں کیا؟''

''فی الحال ہم اندھیرے میں ہیں۔'' فل کیوبٹی نے جواب دیا۔ وہ اٹھا اور ایک گلاس میں پانی لاکر نٹالی کو دیا۔

''یہ واردات گزشتہ ہفتے، جمعرات کے دن ہوئی تھی۔ شکاگو کے باہر ایک گودام میں۔ ہمیں صرف اتنا معلوم ہے کہ ایجنٹ مارگریٹ، کیس کے سلسلے میں وہاں کسی سے ملنے گئی تھی۔''

پانی پیتے ہوئے بھی نٹالی کے ہاتھ لرز رہے تھے۔

''اس کی موت مقصد نہیں تھا۔ معلومات کے لیے اس پر تشدد کیا گیا۔''

''میں نہیں سمجھی۔''

''شاید تمہارے ڈیڈی کے بارے میں معلومات۔'' نارڈوزی نے کہا۔

معاً تمام صورتِ حال نٹالی پر واضح ہوگئی۔

''لیکن یہ مجھے کیوں دکھایا گیا؟''

''نٹالی، وہ جو بھی تھا...... اس نے کوئی نشان نہیں چھوڑا۔ البتہ مارگریٹ کی کار کے ڈیش بورڈ پر یہ چپکا ہوا تھا۔'' ایجنٹ نے ایک اور لفافہ نکالا۔ لفافے میں پلاسٹک کے اندر ایک کاغذ تھا۔ کاغذ سادہ تھا۔ نٹالی کی آنکھوں میں الجھن تھی۔ ''اس پر لکھ کر مٹایا گیا ہے۔ غور کرو۔''

نٹالی نے غور سے دیکھا۔ مٹے مٹے حروف نظر آئے۔

''الٹراوائلٹ روشنی میں تم پڑھ لوگی۔'' کیوبٹی نے دوسرا کاغذ دکھایا۔

M-I-D-A-S

''میڈاس؟'' نٹالی نے ناسمجھی سے کیوبٹی کی طرف دیکھا۔

''میڈاس، کوڈ نیم ہے۔ یہ نام تمہاری فیملی کو دیا گیا تھا۔''

نٹالی کو لگا جیسے کسی نے اس کے پیٹ میں گھونسا مارا ہو اور اس کے پھیپھڑے آکسیجن سے محروم ہوگئے ہوں۔

پہلے لیب کے باہر ٹینا، پھر اس کی فیملی کیس ایجنٹ مارگریٹ، اور اب وہ اس کے ڈیڈی کا اتا پتا معلوم کررہے تھے۔

''کیوبٹی ہو کیا رہا ہے؟ میری فیملی خطرے میں ہے۔ کیا تم نے ان کو خبردار کردیا ہے؟ کیا تم نے ڈیڈی سے بات کی ہے؟''

''اسی لیے ہم یہاں پر ہیں۔'' کیوبٹی نے نٹالی کی آنکھوں میں دیکھا۔ ''نٹالی تمہارے ڈیڈی لاپتا ہیں۔''

''لاپتا؟'' یکے بعد دیگرے صدمات نٹالی کے اعصاب کو توڑ رہے تھے۔ ''کب سے لاپتا ہیں؟''

''ایک ہفتے سے...... تمہیں یقین ہے کہ انہوں نے تم سے رابطے کی کوشش نہیں کی؟''

''میں اُن کے بارے میں قطعی لاعلم ہوں۔ کیا میری

ماں اور بہن بھائی محفوظ ہیں؟''

''ہاں۔''

''اور ڈیڈی؟''

''سچ یہ ہے کہ ہم نہیں جانتے۔ ہم ایک گارڈ تمہیں دے دیتے ہیں۔ امکان ہے کہ تمہارے ڈیڈی زندہ ہوں اور تم سے رابطہ کریں۔ تمہیں بھی ٹارگٹ بنایا جاسکتا ہے۔''

''وہ تو مجھے بنایا گیا تھا۔'' ثنالی وقفہ لے کر بولی۔ ''تم نے کہا تھا کہ ٹینا کے بارے میں تمہیں علم تھا؟''

کیویٹی نے جواب دینے کے بجائے نارڈوزی کی طرف دیکھا۔ ثنالی کھڑی ہوگئی۔ وہ ان دونوں کو گھور رہی تھی۔ ''تم لوگوں کو خبر تھی اور تم نے مجھ سے رابطہ کرنے کی زحمت نہیں کی؟''

''ثنالی، ہم تمہاری تکلیف سمجھ رہے ہیں، لیکن پولیس......''

ثنالی نے تیزی سے تخمینہ لگایا۔ ٹینا، تین دن، مارگریٹ...... ایک ہفتہ، ڈیڈی ایک ہفتہ...... انہوں نے مجھے ہوشیار کیوں نہیں کیا؟

''مجھے اپنی فیملی سے بات کرنی ہے۔'' اس نے کیویٹی کو مخاطب کیا۔

''سوری، ثنالی وہ حفاظتی تحویل میں ہیں۔''

''حفاظتی تحویل؟ تو پھر میرے ڈیڈی کہاں ہیں؟''

''ثنالی۔'' کیویٹی نے دفاعی انداز اختیار کیا۔ ''تمہارے ڈیڈی سے بدلہ لینے کے لیے مارکیڈو مافیا کچھ بھی کرسکتی ہے۔ ممکن ہے وہ یہ کام کر چکے ہوں۔ پروٹیکشن پروگرام کے اندر نقب لگ چکی ہے۔ جب تک ہمیں پتا نہ چلے کہ یہ ہوا کیسے...... تب تک ہم تمہاری فیملی کے تحفظ پر سمجھوتا نہیں کرسکتے۔''

''مطلب، وہ لوگ قیدی ہیں؟ اور میں بھی؟''

''دیکھو ہم نہیں جانتے کہ مارگریٹ نے قاتل یا قاتلوں کو کیا بتایا ہے یا کچھ نہیں بتایا۔ دوسرے ہم ان کی اصل شناخت سے بھی بے خبر ہیں۔ قیاس غالب ہے کہ وہ ڈرگ ڈیلرز کے آدمی تھے۔ مارگریٹ کے پاس راب فیملی کے علاوہ اور بھی کیس تھے۔''

ثنالی، ایجنٹ کو دیکھتے ہوئے تمام صورتِ حال کا تجزیہ کررہی تھی۔ اس کا ذہن کہہ رہا تھا کہ کیویٹی نے تمام باتیں ظاہر نہیں کی ہیں۔ وہ جھوٹ بول رہا تھا۔ کوئی بات چھپا رہا تھا۔

''مجھے اپنی فیملی سے بات کرنی ہے۔'' ثنالی بضد تھی۔

''اگر میرے ڈیڈی زندہ نہیں ہیں تو یہ جاننا میرا حق ہے۔''

''میں یہ حق تسلیم کرتا ہوں۔ ثنالی ہم پر بھروسا کرو۔''

☆☆☆

ثنالی کے لیے جو حفاظتی نمائندہ منتخب کیا گیا، وہ ایف بی آئی ایجنٹ روبز تھا۔ ثنالی بہتر محسوس کررہی تھی۔ تاہم اسے نیند نہیں آرہی تھی۔ ذہن میں فیملی کے خیالات گردش کررہے تھے۔ کیویٹی نے ڈیڈی کے بارے میں جو بتایا تھا، ذہن اسے قبول نہیں کررہا تھا۔ ڈیڈی نے کیا کیا، ٹھیک تھا یا غلط تھا۔ لیکن وہ ان کو چھوڑ کر نہیں جاسکتے تھے...... اس کا حلق بری طرح خشک ہورہا تھا۔ ہاتھ اور پیروں کی انگلیوں میں سوئیاں سی چبھ رہی تھیں۔ ثنالی نے ایکوا' چیک نکال کر بلڈ ریڈنگ چیک کی۔ 315۔ اوہ گاڈ...... خاصی خراب صورتِ حال تھی۔ کچن میں جاکر اس نے فریج میں سے مطلوبہ اشیا برآمد کیں اور سرنج کے ذریعے، کیفیت کے مطابق شاٹ لیا۔ ایک ہفتے سے اس نے جاگنگ کی تھی اور نہ کشتی رانی۔

''کم آن، ثنالی...... تمہیں اپنا خیال خود رکھنا ہوگا، ہر معاملے میں کاندھے تلاش کرنا چھوڑ دو۔'' اس نے فرگو کو قریب کر کے آہستہ سے کہا۔ وہ دم ہلا رہا تھا جیسے ثنالی کی بات سمجھ گیا ہو۔

ثنالی نے کمپیوٹر سنبھالا۔ اسے امید تو نہیں تھی، تاہم کوشش کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں تھا۔ یاہو پر جاکر اس نے شیرن کی ای میل آئی ڈی چیک کی۔ یوگا گرل 1123، اسے براہِ راست آگے نہیں بڑھنا تھا۔ بلکہ سیکیورٹی پروگرام کی کلیئرنگ ویب سے ہوکر گزرنا تھا۔ اسی لیے پیغام ٹائپ کرتے وقت اس نے اشاروں کنایوں سے کام لیا۔

مام...... دوستو.... میں تم لوگوں کی طرف سے پریشان ہوں۔ مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ میرا پیغام تم لوگوں تک پہنچ سکے گا۔ میں جانتی ہوں کہ ڈیڈی لاپتا ہیں۔ میں خوف زدہ ہوں کہ کوئی خراب بات ہوگئی ہے۔

میں کچھ بتانا چاہتی ہوں کہ یہاں کیا ہوا۔ لیکن میرے لیے اہم بات یہ ہے کہ کسی طرح میں تم لوگوں کی آواز سن سکوں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم حفاظتی تحویل میں ہو۔ اگر تمہیں یہ پیغام مل جائے تو مجھے اوکے کی کال کردو۔ میں تم سب سے اور ڈیڈی سے محبت کرتی ہوں اور ڈیڈی کے لیے دعا کرتی ہوں۔ میرا دل تمہارے ساتھ ہے۔ کسی طرح مجھ سے رابطہ کرو۔ N۔

آدھی رات کے بعد دو بجے گریگ نے اسے کچی نیند سے بیدار کیا۔ ''میں ٹینا کے پاس رک گیا تھا۔'' اس نے ثنالی کا ہاتھ دبایا۔ ''وہ گولی کے گرد سے دباؤ ہٹانے اور مردہ ٹشوز کو نکالنے کے لیے خاص طریقۂ کار پر عمل کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔''

''ٹینا ٹھیک ہے؟'' ثنالی اٹھ کے بیٹھ گئی۔

''وہ لڑ رہی ہے۔'' گریگ نے کہا۔

ثنالی نے کچھ دیر بعد اسے مارگریٹ کے بارے میں بتایا۔

''گریگ اگر وہ مجھے پکڑ لیتے تو......''

''اس طرح مت سوچو۔'' گریگ نے اسے سینے سے لگا لیا۔

''اور ڈیڈی بھی لاپتا ہیں۔ اگر اُن کو......''

''وہ ٹھیک رہیں گے۔'' گریگ نے ثنالی کو اطمینان دلایا۔

''تم روئز سے مل لیے؟''

''ہاں، بے فکر ہو کے سو جاؤ۔''

☆☆☆

فون کی گھنٹی پر ثنالی کی آنکھ کھلی۔ روشنی اور وقت دیکھ کر وہ حیران رہ گئی۔ گیارہ بج رہے تھے۔ فون نے پھر آواز دی۔

''ہیلو؟''

''ثنالی، ہنی......؟''

ثنالی نے جھٹکا محسوس کیا۔ ''مام، آپ ہیں؟''

''ہاں، میں ہوں۔ تم کیسی ہو؟ ہم لوگ ٹھیک ہیں۔''

''اوہ گاڈ، میں بہت پریشان تھی...... سیکیورٹی پروگرام کے اہلکار بتا رہے تھے کہ وہ لاپتا ہیں؟''

''ہاں، ہمیں معلوم ہے لیکن کسی کو نہیں پتا وہ کہاں ہیں...... 8 دن ہو گئے۔'' ثنالی نے کیویٹی اور مارگریٹ کے بارے میں بتایا۔ ''مام بہت برا ہوا۔ آپ لوگ بہت خیال رکھنا اپنا۔''

''ہنی، ہم ٹھیک ہیں۔ چوبیس گھنٹے ہماری خصوصی حفاظت کا انتظام ہے۔ مجھے تمہارے ڈیڈی اور تمہاری فکر رہتی ہے۔''

''مام، ٹینا کو کسی نے گولی ماردی ہے۔''

''اوہ لارڈ...... کیا مطلب؟''

''وہ آئی سی یو میں ہے......''

''تم زیادہ باہر مت جاؤ۔ ان لوگوں کو حفاظت کرنے دو۔''

''مام، ایسا ہی ہے۔''

''ہنی، میں زیادہ دیر بات نہیں کر سکتی۔ اپنا خیال رکھنا۔''

''لیکن مام......'' کسی مرد کی آواز آئی اور لائن کٹ گئی۔

''مام...... مم......''

کال غیر متوقع بھی تھی اور اطمینان بخش بھی۔ تاہم کوئی چیز ثنالی کے ذہن میں چبھ رہی تھی۔ چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ مام نے کوئی اشارہ دیا ہے۔ ثنالی کو کیویٹی پر پہلے بھی شک تھا۔ کال غیر متوقع تھی۔ ماما کو بھی تمام باتوں کا علم تھا۔ صرف ٹینا کے بارے میں وہ لاعلم تھیں۔ دورانِ گفتگو ماما نے کوئی عجیب بات نہیں کی تھی...... دفعتاً ثنالی کے ذہن نے نکتہ پکڑ لیا۔ کیویٹی کے مطابق مارگریٹ کا قتل شکاگو کے باہر ایک ہفتہ قبل جمعرات کو ہوا تھا۔ ماما نے واضح طور پر آٹھ دن کہا تھا۔ وہ لفظ جمعہ استعمال نہیں کر سکتی تھیں۔ کیونکہ ان کے ساتھ ایف بی آئی کا آدمی موجود تھا۔ مطلب جمعرات کے دن ڈیڈی پروگرام میں تھے۔

ڈیڈی جمعہ سے لاپتا تھے تو قاتل مارگریٹ سے کیا معلوم کر سکتا تھا؟

☆☆☆

''کیا میرے ڈیڈی زندہ ہیں؟'' ثنالی جاوٹس بلڈنگ، فیڈرل پلازا کے دفتر میں درانہ وار گھستی چلی گئی تھی۔ وہ براہِ راست سیکیورٹی پروگرام ایجنٹ کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

وہاں دو آدمی اور تھے۔ ایک نارڈوزی اور دوسرا دراز قامت بوتھ۔

''ثنالی، درحقیقت ہم لاعلم ہیں۔''

''ایسا نہیں ہے۔ گزشتہ ہفتے ہمارے دروازے کا بولٹ کسی نے استعمال کیا تھا۔ اس کے بعد ہی یہ واقعات شروع ہوئے۔ کوئی شک نہیں رہا کہ کوئی ہمارے اپارٹمنٹ میں آیا تھا۔ کیا میرا فون ٹیپ ہوتا رہا ہے؟''

''ثنالی، ہمارے محفوظ ترین وٹنس پروگرام میں نقب لگی ہے۔ ہمارا ایک قیمتی ایجنٹ مارا گیا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ سب کچھ بنجامن راب کیس سے تعلق رکھتا ہے۔''

''لیکن میرے ڈیڈی جمعے کے روز غائب ہوئے تھے۔ مارگریٹ کا مرڈر جمعرات کو ہوا تھا۔ اسی لیے میں پوچھ رہی ہوں۔ کیا ڈیڈی زندہ ہیں؟''

''مس راب......'' نارڈوزی دخل انداز ہوا۔

''ہیریرا۔'' نٹالی نے تیزی سے کہا۔ ''تم ہی نے کہا تھا کہ میں اپنے نام کے ساتھ ہیریرا کا لفظ استعمال کروں۔''

''مس ہیریرا۔'' لائر کھڑا ہوگیا۔ ''تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ''سیکیورٹی پروگرام'' کے لیے اس وقت ساڑھے چار ہزار افراد کام کررہے ہیں۔ ان میں بیشتر بہت خاص ہیں اور......''

''میرے سوال کا جواب کوئی نہیں دے رہا؟''

''مس ہیریرا۔'' بوتھ کھڑا ہوگیا۔ ''بات یہ ہے کہ تمہارے ڈیڈی نے چند ہفتے قبل تمہارے بھائی جسٹن کے نام پر ایک سیل فون خریدا تھا۔''

نٹالی نے فرطِ حیرت سے اثبات میں سر ہلایا۔

''فون کو استعمال نہیں کیا گیا۔ گزشتہ جمعرات کو اس فون سے کال کی گئی اور اگلے روز تمہارے ڈیڈی، ایملی کے میچ کے دوران غائب ہوگئے۔ وہ کال شکاگو سے گئی تھی۔''

نٹالی کو امید کی کرن نظر آئی۔ تاہم وہ خاموش رہی۔

''جس نمبر پر کال کی گئی تھی، وہ مارگریٹ کا خفیہ نمبر تھا۔''

''میں نہیں سمجھی۔'' نٹالی نے پلکیں جھپکائیں۔ کیا وہ یہ بتانا چاہ رہے ہیں کہ اس کے ڈیڈی بقید حیات ہیں۔

''نٹالی تمہارے ڈیڈی کے حلیے کا ایک آدمی بدھ کی رات منی پولس کے لیے جہاز میں سوار ہوا۔ ٹکٹ پر اس آدمی کا نام جان اسکینر لکھا ہوا تھا۔ کاغذات کے مطابق وہ ایک انشورنس بروکر تھا، جس کا تعلق کرین بری، نیوجرسی سے تھا۔ اس نے ڈرائیونگ لائسنس چوری ہونے کی رپورٹ درج کرائی تھی۔ رپورٹ دو سال پرانی تھی۔ منی پولس ائرپورٹ کے اطراف میں بجٹ آفس کے قریب جان اسیکنز نے گاڑی کرائے پر حاصل کی اور دو دن بعد واپس کر دی۔ ریکارڈ اور تفتیش کے مطابق گاڑی نے آٹھ سو بیس میل کا سفر طے کیا۔''

''اوکے......'' نٹالی اپنے احساسات سمجھنے سے قاصر تھی۔

''منی پولس سے شکاگو اور پھر واپس منی پولس پہنچا جائے تو یہ فاصلہ بنتا ہے...... آٹھ سو بیس میل۔''

نٹالی کئی سیکنڈ تک بوتھ نامی ایجنٹ کو تکتی رہی۔ رگوں میں دوڑتے لہو میں مسرت کا عنصر شامل ہوا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ ڈیڈی زندہ ہیں لیکن یہ مسرت لمحاتی تھی۔ کمرے میں چھائے ہو پتھریلے سکوت نے مسرت کے لمحوں کو نازک کانچ کے مانند کرچی کرچی کردیا۔

''کار کا جی پی ایس سسٹم، شوم برگ کے بروانڈ سٹریل پارک کی نشاندہی کررہا تھا۔''

''اوکے......'' نٹالی کی نبض نے اپنی رفتار بڑھادی۔

کیویٹی نے ایک فوٹو آگے بڑھایا۔ ''یہ پارک کے اندر گودام کی تصویر ہے جسے تم پہلے بھی دیکھ چکی ہو اور جہاں مارگریٹ کو بے رحمی سے قتل کیا گیا۔''

نٹالی کی تیز دوڑتی ہوئی نبض ایک لمحے کے لیے یکایک تھم گئی۔ دفعتاً اس پر انکشاف ہوا کہ وہ لوگ کیا سوچ رہے ہیں...... کیا خود نٹالی نے ماں کی بات کا غلط مطلب لیا تھا؟

''نہیں۔'' اس نے پُرزور انداز میں نفی میں سر ہلایا۔

''تم جانتی ہو کہ وہ ایک دن پہلے غائب ہوئے۔ ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ وہ ایجنٹ مارگریٹ سے ملنے گئے تھے۔''

''نہیں۔'' اس کی آواز لرز اٹھی۔ ''وہ ایک دن بعد لاپتا ہوئے تھے۔''

''لائسنس دو سال قبل چوری ہوا تھا۔ اسی نام سے کریڈٹ کارڈز ایشو ہوئے تھے۔ تم سمجھ گئی ہوگی کہ منصوبہ بندی بہت پہلے سے ہورہی تھی۔''

''یہ پاگل پن ہے۔'' وہ کھڑی ہوگئی۔ اس کے ڈیڈی کے بارے میں جاننے کے لیے مافیا نے مارگریٹ کو نہیں مارا تھا۔ ایجنٹ بوتھ کی سنائی ہوئی کہانی بتارہی تھی کہ خود اس کے ڈیڈی نے اپنے ہی کیس ایجنٹ کا مرڈر کیا تھا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟

''تمہارا سوال تھا کہ وہ زندہ ہیں یا......'' کیویٹی نے کہا۔ ''اصل معاملہ بہت گہرا ہے۔ تمہارے سوال کے پیچھے ایک اور بہت بڑا سوال چھپا ہے۔''

''نہیں۔'' نٹالی کی آواز بلند ہوگئی۔ ''تم لوگ غلط کہہ رہے ہو۔ ڈیڈی قاتل، یہ ناممکن ہے۔'' نٹالی کے تصور میں مارگریٹ کی خونچکاں تصاویر گھومنے لگیں۔ ''ملنے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ قاتل ہیں اور محرک؟''

''نٹالی، وہ مارگریٹ سے ملنے گئے تھے...... انہوں نے تمہاری فیملی کو چھوڑ دیا۔ ہم اتنا جانتے ہیں۔''

''سب جھوٹ ہے۔ شروع سے اب تک، سب تم لوگوں نے کیا۔ تم نے ان کو مار دیا۔ ان کی فیملی کو ختم کردیا۔''

ثالی کے سر میں دھماکے ہو رہے تھے۔ حقائق اس نے سن لیے تھے۔ حقائق کے ثبوت میز پر پڑے تھے۔ ''وہ کیوں ایسا کر سکتے ہیں؟ کس وجہ کے تحت...... وہ کیوں اسے ختم کریں گے جو اُن کے بہبود کے لیے کام کر رہی تھی؟''

''مارگریٹ کو کوئی ایسی اطلاع ملی ہو...... کوئی کور، آپ، تمہارے ڈیڈی نہیں چاہتے ہوں کہ مارگریٹ کسی کو بتائے۔''

''اوہ گاڈ، تم سینئر آفیسر ہو۔ ایسی بات ہوتی تو فائل میں ہوتی، ڈیڈی تک کیسے پہنچی۔ ملنے کا مطلب یہ نہیں کہ انہوں نے اسے مار دیا۔ ہوسکتا ہے مارگریٹ نے فون کیا ہو۔ نہیں...... نہیں...... نہیں۔ آہ اور اپارٹمنٹ...... وہاں، مسٹر کیویٹی تم آئے تھے۔ کیوں؟ تم نے مجھے استعمال کیا۔ تمہارا خیال تھا کہ ڈیڈی مجھ سے رابطہ کریں گے......''

ایجنٹ کیویٹی معذرت کیے بغیر ثالی کو دیکھتا رہا۔ ''تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ کتنا کچھ داؤ پر لگا ہے؟''

''پھر بتا دو۔'' وہ دوبارہ کھڑی ہوگئی۔ ''بتا دو، اس کیس میں کتنا داؤ پر لگا ہے۔ شاید ڈیڈی زندہ نہ ہوں اور میری عزیز ترین دوست دماغ میں گولی لیے اسپتال میں پڑی ہے۔ یہ میرا داؤ ہے۔ تمہارا کیا لگا ہے۔'' ثالی نے بیگ اٹھا کر دروازے کا رخ کیا۔ ''انہوں نے تمہارے لیے گواہی دی تھی۔ حفاظت تمہاری ذمے داری تھی۔ اب حفاظت کرو۔ لگتا ہے ان کی زندگی کا تمہیں بہت یقین ہے...... ٹھیک ہے تلاش کرو، ورنہ میں کروں گی۔ میرا وعدہ ہے۔''

☆☆☆

علی الصباح عمارتوں کی چھت سے سورج کی کرنیں دریا کے پانی سے کھیل رہی تھیں۔ ثالی کوسٹ لائن کے ساتھ کشتی رانی میں منہمک تھی۔ سردی ہو یا برسات۔ وہ اپنا غصہ اور شکوک وشبہات دریا کی نذر کر رہی تھی۔ جاگنگ اور کشتی رانی، ٹائپ اے ذیابیطس سے لڑنے کے لیے حکمتِ عملی میں شامل تھیں۔ لیکن آج وہ ذہنی سکون کے لیے کر رہی تھی۔

اسے ان پر اعتبار نہیں تھا۔ ان کو یہ بھی علم نہیں تھا کہ ڈیڈی زندہ ہیں یا نہیں۔ وہ ان کے ساتھ پلی بڑھی تھی۔ ان سے جو کچھ ہوا۔ لیکن انہوں نے ہمیشہ اس کا خیال رکھا تھا۔ علالت ہو، یا پڑھائی۔ وہ اس کے پاس آتے تھے۔ انہوں نے ثالی کو زندگی سے لڑنا سکھایا تھا۔

ایجنٹ کسی اور چیز کو بچا رہے تھے۔ انہوں نے ڈیڈی تک پہنچنے کے لیے ثالی کو استعمال کیا...... داؤ پر کیا لگا ہے؟ کس کا لگا ہے؟ وہ ایک میل دور چٹانوں تک چلی گئی۔ وہ واپس پلٹی تو لہروں کے خلاف تھی۔

ماما بھی کچھ نہ کچھ جانتی ہیں۔ شاید وہ میرے بڑے ہونے کا انتظار کر رہی تھیں۔ کچھ ہے جو اب تک مجھے نہیں معلوم۔ کیا ہوسکتا ہے؟ پیٹر جے شارپ بوٹ ہاؤس، آٹھ میں سے ایک تھا، جہاں اس کی کشتی لگتی تھی۔ چند سو میٹر کا فاصلہ تھا۔ ثالی نے اسٹروک بڑھائے اور رفتار میں اضافہ کیا۔

پرانا سوال ایک بار پھر ذہن میں ابھرا۔ ''کون ہو؟ ڈیڈی آخر تم کون ہو؟''

☆☆☆

وہ ساحلی پٹی کی اونچی چٹانوں میں کار کی چھت پر کھڑا تھا۔ دوربین آنکھوں سے لگی تھی۔ وہ دریا میں لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔ وہ بارہا یہاں آیا تھا۔ ہر مرتبہ لڑکی دھندلی صبح میں ٹھیک سات بجے پہنچ جاتی تھی۔ بدھ اور ہفتہ۔ بارش ہو یا دھوپ۔

تم مصیبت میں پڑ سکتی ہو۔ دریا کا موڈ بدل گیا تو تمہارے لیے برا ہوگا...... بہرحال تم مضبوط ہو۔ نگراں نے سوچا۔ وہ ہر مرتبہ دور نکل جاتی تھی اور واپسی پر چیمپئن کی طرح دریا سے لڑتی تھی۔ نگراں کو یہ اچھا لگتا تھا۔

وہ جانتی ہے۔ دوسروں سے زیادہ جانتی ہے کہ دریا بعض اوقات خطرہ بن جاتا ہے۔

☆☆☆

گریگ نے اپنی شفٹ بدلنے کا وعدہ کیا تھا۔ ثالی کو رات گھر پر تنہا نہیں گزارنی چاہیے تھی۔ ثالی اپنے مقالے پر کام کر رہی تھی۔ گھڑی دیکھ کر اس نے کمپیوٹر بند کیا۔ سونے سے قبل پھر سوالات نے یلغار شروع کر دی۔ سوال تھے۔ جواب ندارد۔ اس کی بے قراری بڑھنے لگی۔ اس نے گریبان سے سنہری لاکٹ نکالا۔ اسے الٹ پلٹ کر دیکھا۔ پھر وہ ٹی وی کے قریب چلی گئی جو ایک کیبنٹ پر رکھا تھا۔ کیبنٹ انہوں نے ماضی میں آئرلینڈ سے خریدا تھا۔ ثالی نے کبھی اس کی درازوں میں جھانکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

زیریں حصے میں چار درازیں تھیں۔ دو دائیں، دو بائیں جانب۔ اس نے ایک ایک کر کے درازیں کھولیں۔ چھان پھٹک کی۔ کوئی قابلِ ذکر چیز نظر نہیں آئی۔ چوتھی دراز باقی تھی۔ ثالی نے اس کا ہینڈل کھینچا۔ دراز تھوڑی سی کھل کر اٹک گئی۔ ثالی ارادہ ترک کرنے والی تھی پھر اس نے سوچا اس کارِ لاحاصل میں اسے کیوں بخشا جائے۔ اس نے پھر کوشش کی۔ تیسری مرتبہ اس نے زور سے جھٹکا دیا۔ دراز

اچانک پوری باہر آگئی۔ اس میں میگزین بھرے تھے واپس فٹ کرنا چاہا تھا تو حیران رہ گئی۔ اندر عقب میں ایک اور چھوٹی دراز موجود تھی۔ گویا یہ خفیہ خانہ تھا۔ چہرے کی سرخی میں اضافہ ہوگیا۔ اس نے دراز ایک طرف رکھی اور اندر ہاتھ ڈال کر خانہ باہر نکال لیا۔ یہ ڈبا نما تھا۔ وہ اسے لے کر میز پر آگئی۔ ڈبے کے اندر فوٹو تھے۔ وہ الجھن میں تھی کہ انہیں اس طرح رکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ 1960ء کے اواخر کا ایک فوٹو شیرن کا تھا۔ چند سرٹیفکیٹ تھے۔ نتالی نے یہ چیزیں پہلے نہیں دیکھی تھیں۔ ڈیڈی کا فوٹو بھی تھا۔ نتالی نے محسوس کیا کہ وہ ڈیڈی کے ماضی کے بارے میں زیادہ کچھ نہیں جانتی...... وہ دھند میں لپٹا ہوا تھا۔ چند خطوط تھے جو روز نے شیرن کو لکھے تھے۔ روز نے بظاہر شیرن کو بہن کہہ کر مخاطب کیا تھا۔ تاہم خطوط کی تحاریر پر پُر اسرار اور اشارتی نوعیت کی تھیں۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ان کو دستی ترسیل کے ذریعے پہنچایا گیا ہو۔ روز کون تھی؟ ماما نے تو کبھی اپنی بہن کا ذکر نہیں کیا۔ تاہم روز بہت حسین تھی۔ بعض تصاویر کو وہ نہیں پہچان سکی۔ اگر روز بہن تھی۔ ماما نے کبھی خالہ کا ذکر نہیں کیا۔ ڈیڈی نے بھی ایسا کوئی رشتہ افشا نہیں کیا تھا؟ روز کا تعلق اسپین سے تھا۔ روز کون تھی؟ نتالی کی آنکھوں میں مسرت کے آنسو جھلک آئے۔ یادوں اور خیالات کے دریچے کھل گئے۔ تصاویر نے دل کو چھولیا تھا۔ اسے علم ہی نہیں تھا۔ فیملی یہاں روپوش تھی...... کیسی عجیب بات تھی۔ ایک گروپ فوٹو تھا...... راب، اس کے ماں باپ...... ممکن ہے ڈیڈی، مارگریٹ سے ملنے گئے ہوں لیکن وہ مرڈر جیسے بھیانک جرم کے مرتکب نہیں ہوسکتے۔ یہ کسی اور کا کام ہے۔ وہ فوٹو دیکھ رہی تھی اور پُریقین تھی کہ ڈیڈی قاتل نہیں ہوسکتے۔ نتالی نے تمام فوٹو اور کاغذات ایک لفافے میں ڈالے۔ ایک تصویر باہر گر پڑی۔ یہ قدرے دھندلی اور چھوٹے سائز کی تھی۔ پرانی کوڈک فلم تھی۔ ڈیڈی کی عمر اس میں اٹھارہ سال سے کم نظر آرہی تھی۔ ان کا ایک ہاتھ اپنے ساتھ کھڑے شخص کے شانے پر تھا۔ نتالی اسے پہچاننے سے قاصر رہی۔ تاہم وہ ڈیڈی سے عمر میں بڑا لگ رہا تھا۔ ان دونوں کی ملتی ہوئی شکلوں کو جھٹلانے میں وہ ناکام رہی۔ دونوں ایک بڑے سے چوبی دروازے کے آگے کھڑے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ دیوہیکل دروازہ کسی جاگیر کے اندر جانے کا راستہ ہے...... پس منظر میں پہاڑ نظر آرہے تھے۔ دروازے کی بلندی پر قوس بنی ہوئی تھی جس پر کارمینیس، 1967ء لکھا تھا۔ کارمینیس؟...... شاید اسپین میں ہے؟ وہاں گیٹ کا نام بھی لکھا تھا۔ تاہم اسے پڑھنا مشکل تھا۔ نتالی نے آنکھیں سکیڑ کر کوشش کی...... پھر ناکام ہوکر میز کی دراز کھولی۔ چند سیکنڈ بعد اسے میگنفائنگ گلاس مل گیا۔

وہ گلاس کی مدد سے بغور نام پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس کی سانس رک رہی تھی یا نظر دھوکا دے رہی تھی۔ اس کے بدن کا ریشہ ریشہ ٹوٹنے لگا۔ ڈیڈی کی جوانی کی تصویر۔ جنہوں نے اسے محبت سے پالا تھا اور وہ بھی ان کو نہیں جان سکی۔ کبھی جانا ہی نہیں...... وہ کیا کرسکتے تھے اور کیا کرچکے ہیں...... وہ یقین کرنے کے لیے تیار نہیں تھی...... گیٹ پر کیا لکھا تھا؟ وہاں لکھا تھا۔ مارکیڈو۔

☆☆☆

اسٹیئرنگ وہیل کے پیچھے بیٹھا ہوا شخص تاریکی میں بھی علاقے کے خدوخال کی تبدیلی سے آشنا تھا۔ انڈیانا اور اوہائیو پیچھے رہ گئے تھے۔ انٹراسٹیٹ پینسلوینیا کی وادیوں میں بل کھا رہی تھی۔ رخ مشرق کی طرف تھا۔ چند گھنٹے کی بات تھی۔

ڈرائیور نے ریڈیو آن کیا۔ اسے خود بھی یاد نہیں رہا تھا کہ وہ کتنے گھنٹوں سے ڈرائیو کر رہا تھا۔ بنجامن راب کی آنکھوں میں جلن ہو رہی تھی۔ گزشتہ برس سے اس کا نام جیلر تھا۔ یا پھر لائسنس کے مطابق جان اسکنر...... کیا فرق پڑتا ہے؟ یہ محض نام تھے۔ اس نے کونسا واپس جانا ہے۔ کاروبار کے دوران میں وہ ہمیشہ دعویٰ کرتا تھا۔ ”قبل از وقت تیاری“ اس کا بہترین فن تھا اور وہ اس کے لیے کافی عرصے سے تیاری کرتا رہا تھا۔ اس نے ریئر ویو میں خود کو دیکھا۔ بیس برس کی آنکھوں کی نرماہٹ کی جگہ وحشت تھی۔ اسے یقین نہیں تھا کہ وہ اب بھی مسکرا سکے گا۔ یہ سب ماضی تھا۔ اس کی سابقہ زندگی۔ وہ جو کچھ کر آیا تھا...... وہ اسے کبھی نہیں سمجھ سکیں گے۔ وہ باکمال منصوبہ ساز تھا۔ اس کی ذات کا بدنما حصہ ہمیشہ پوشیدہ رہا تھا۔ یہی بدنما زہرناک حصہ اسے آگے بڑھا رہا تھا۔ اس کے بغیر وہ ادھورا تھا جو درد وہ ان سب کو دے آیا تھا، وہ خود بھی اس اذیت کو محسوس کر رہا تھا۔ لیکن اسے ماضی کو دفن کرنا ہوگا۔ بیس برس بھلانے پڑیں گے۔ لیکن شاید وقت لگے۔

اسے نتالی اور اس کی باتیں یاد آرہی تھیں۔ وہ خود کو مکمل طور پر تنہا اور الگ تھلگ محسوس کر رہا تھا۔ وہ سب اسے بری طرح یاد آرہے تھے۔ لیکن وہ مجبور تھا۔ اسے وہ کرنا تھا، چاہے بیس برس اور گزر جاتے...... شاید ایک دن وہ سمجھ جائیں۔ اس کو معاف کردیں۔ فیملی اسے غلط سمجھتی رہی۔ وہ

کوئی اور تھا۔ ایک بات جھوٹ نہیں تھی جو کچھ ہو رہا تھا، وہ ''فیملی'' کے لیے تھا اور جو وہ کرنے جا رہا تھا، اس کا تعلق بھی فیملی سے تھا۔

لہو دھو دیتا ہے لہو کو، اسے خیال آیا۔ یہ عقیدہ تھا، کوڈ تھا، قانون تھا...... اسی کے تحت ''فیملی'' چلتی تھی۔ اس نے وہ کام کرنا ہی تھا۔ بیس برس بعد وہ وقت آ گیا تھا۔ قانون اور عقیدے کے مطابق وہ خود کو روک نہیں سکتا تھا۔ کسی قیمت پر بھی نہیں۔

یہ شکار کی تلاش کا آغاز تھا...... اب لہو کو بہنا تھا۔ یہ ''فیملی'' سے متعلق تھا۔

☆☆☆

اگلے روز کام کے دوران میں ثنالی کا ذہن یکسو نہیں تھا۔ سوالات ہتھوڑے کے مانند دماغ کو کوٹ رہے تھے۔ ٹیلی اسکوپ میں جھانکتی تو گیٹ دکھائی دیتا جس پر مارکیڈو لکھا تھا۔ وہ جان گئی تھی، اس کی زندگی ایک سراب تھا، دھوکا تھا، جھوٹ تھا...... رنگ، رس، نور، نغمہ...... سب ایک رنگین خواب تھا۔ چند روز کا بندھن بھی ہوتا ہے۔ یہاں پوری زندگی...... اور رشتہ بھی کیسا؟ باپ بیٹی کا۔ ادراک و یقین، وہم و گماں سب فانی۔

ثنالی نے انٹرنیٹ پر کارمینیس کو تلاش کیا۔ وہ جگہ اسپین میں نہیں کولمبیا میں تھی۔ کولمبیا، مارکیڈو کا گھر۔ ایک لمحے میں ثنالی کی دنیا بدل گئی۔ زمین بدلی، آسمان بدل گیا۔ سود و زیاں بدلا۔ کفر و ایماں بدل گیا۔ یقین گیا، اعتبار گیا۔ سرمایۂ زیست بھی ساتھ گیا۔

''فائٹ کرو۔'' ڈیڈی لڑنا سکھاتے تھے۔ اس لمحے کے لیے؟ ان حالات کے لیے؟ ماضی تو ماضی ہوتا ہے۔ یہ کیسا ماضی ہے؟ جو لمحۂ موجود میں سب کچھ لوٹ کے لے گیا۔ فیملی گئی، دوست گئے، افراد مارے گئے...... ایک جھوٹ کی حفاظت کی خاطر۔

ثنالی کو خیال آیا کہ ماں کچھ جانتی ہے۔ وہ ثنالی کو بتانا چاہتی ہے۔ کیا؟ تصاویر میں وہ حسین عورت کون تھی۔ اروز کون تھی۔

☆☆☆

گزشتہ شب، گریگ واپس آیا تو ثنالی کا چہرہ دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ کوئی بات خرابی کی ہے۔ ''کیا بات ہے، ثنالی؟''

ثنالی نے اسے فوٹو پکڑا دیا۔ وہ حیرت سے دیکھتا رہا...... پھر بولا۔ ''کوئی وجہ ہو سکتی ہے۔''

''وجہ، کیسی وجہ...... انہوں نے جھوٹ بولا۔ ہم نے ساری زندگی جھوٹ کے سائے میں گزار دی۔ وہ کیا چھپاتے رہے؟ وہ ان خوفناک لوگوں کے ساتھ کیا کرتے رہے۔ آئی ایم سوری۔ میں نہیں چھپا سکتی۔ مجھے معلوم کرنا ہوگا۔''

''کیا معلوم کرنا ہوگا؟'' وہ بیٹھ گیا۔ ''ڈیڈی وہ نہیں تھے جو تم سمجھتی رہیں...... اب یہ ہماری زندگی ہے۔ ان کی نہیں۔ میں نہیں جانتا انہوں نے کیا کیا اور تم کیا کرنے جا رہی ہو لیکن یہ کھیل لیب کے اندر نہیں ہوگا۔ وہ خطرناک لوگ ہیں اور لیب سے باہر ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہارے ساتھ وہ ہو جو ٹینا کے ساتھ ہوا۔''

ثنالی بات سمجھ گئی۔ کیا کرے گی...... کہاں جائے گی...... کس پر بھروسا کرے گی؟ لیکن تصویر نے دنیا بدل دی تھی۔ اسے اپنی خلش ختم کرنی تھی۔ گیٹ پر مارکیڈو کا مطلب، یہ صرف اس کے باپ سے متعلق نہیں تھا بلکہ وہ بھی جڑی ہوئی تھی۔ ہر دن، ہر لمس، ہر لمحہ، ہر یاد...... بیس سال سے زائد کا مضبوط بندھن۔ فیملی۔

سیکیورٹی پروگرام کے عہدیدار ثنالی کو فیملی سے کبھی نہیں ملنے دیں گے۔ گریگ کی بات بھی ٹھیک تھی۔ لیب میں بیٹھ کر کچھ نہیں کیا جا سکتا لیکن ثنالی کے پاس ایک آئیڈیا تھا۔

☆☆☆

''ثنالی...... ہزاروں الفاظ تھے جو شیرن میل کرنا چاہتی تھی۔ ''پہلے میں یہ کہوں گی کہ میں تمہیں کتنا پیار کرتی ہوں اور کتنا مس کرتی ہوں۔ میں اداس ہوں کہ تم خطرات میں ہو۔ کچھ باتیں تمہیں بتانی تھیں۔ شاید وقت خود بتا دے...... ماضی تو ماضی ہے۔ تم اب ایک مختلف عورت ہو...... تمہارے ڈیڈی پتا نہیں زندہ ہیں یا نہیں۔ لیکن مجھے اتنا یقین ہے کہ میں اب ان کو کبھی نہیں دیکھ سکوں گی۔ تم ان کے بارے میں بہت زیادہ سختی سے فیصلہ مت کرنا۔ انہوں نے ہمیشہ تم سے محبت کی ہے۔ سب سے کی ہے۔ انہوں نے کوشش کی تھی کہ تم لوگ محفوظ رہو۔ راز کو راز رکھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ انکشاف روح میں سوراخ کر دیتا ہے۔ زیادہ بہتر ہوتا ہے کہ بھلا دیا جائے۔ میں تمہیں سب کچھ بتاؤں گی۔ لاکٹ کے بارے میں بھی۔ تمہارے ڈیڈی کے بارے میں بھی۔ ہم کہاں رہ رہے ہیں، وہ بھی بتا دوں گی۔ چاہے کچھ ہو۔ ثنالی آ جاؤ۔ ہم بہت یاد کرتے ہیں۔ ہمیں ساتھ رہنا چاہیے۔ میں رولز پر لعنت بھیجتی ہوں۔ ہنی، ہمارے پاس آ جاؤ۔ تمہیں ضرورت ہے کہ تمام سچ تمہارے سامنے آ جائے۔ شیرن۔''

اسے محسوس ہوا کہ وہ صحیح معنوں میں پہلی مرتبہ ماں کا رول ادا کررہی ہے؟ اس نے کئی بار تحریر کو پڑھا۔ پھر انگلی ''سینڈ'' کے آئی کون کی طرف بڑھائی۔ ہچکچائی اور سوچ میں پڑگئی۔

''اپنی زندگی جیو۔'' اس نے جیسے بیٹی سے کہا۔ اس نے سیکڑوں مرتبہ یہ پیغام لکھا تھا۔

''اپنی زندگی جیو۔ امید باقی ہے۔'' اس نے ڈیلیٹ کو پریس کیا اور پیغام غائب ہوگیا۔ وہ اسکرین کو گھورتی رہی۔ آنسو صاف کیے اور سر میز پر رکھ دیا۔

''OK، آئی لو یو، روز۔''

☆☆☆

یہ کبھی بھی پوری طرح واضح نہ ہوسکا کہ راب کے بارے میں خبر ایف بی آئی تک کس نے پہنچائی۔ ایف بی آئی نے بھی کبھی انفارمر کا ذکر نہیں کیا۔ حتیٰ کہ ٹرائل کے دوران بھی یہ نام راز ہی رہا۔ مقدمے کی کارروائی پبلک ریکارڈ کا حصہ ہوتی ہے۔ نثالی نے ریکارڈ پڑھنے کی ضرورت کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ لیکن اب صورتِ حال بدل گئی تھی۔ لہٰذا نثالی قواعد کے مطابق حرکت پذیر ہوگئی۔ چند روز بعد اس کے سیل فون پر ایلس کا پیغام موصول ہوا۔ ایلس، راب کے دوست میل کیپٹن کی سیکریٹری تھی۔

''مسٹر کیپٹن نے مجھے ہدایت کی ہے کہ آپ سے معلوم کروں کہ آپ کی ضرورت کیا ہے؟''......

''بتانا، ڈیڈی کے کیس کے بارے میں بات کرنی ہے۔''

وقت طے کرکے بعد ازاں، نثالی پہلی فرصت میں بلند گلاس ٹاور میں پہنچ گئی۔ جہاں وکیل کا آفس تھا۔ سیکریٹری نے اسے ایک بڑے سے کمرے تک پہنچا دیا۔ ''سمجھو کہ تم اپنے گھر پر ہو...... کسی چیز کی ضرورت ہو تو کال کرنا۔ مسٹر کیپٹن کانفرنس میں ہیں۔ امید ہے جلد آجائیں گے۔'' وہ دروازہ بند کرکے چلی گئی۔

نثالی کچھ دیر کے لیے چرمی نشست میں دھنس گئی۔ اس سے رہا نہ گیا اور وہ اٹھ کر کمرے کا جائزہ لینے لگی۔ شلیف میں موجود کتابوں سے اسے کوئی سروکار نہیں تھا۔ نہ وہ انہیں سمجھ پاتی۔ وہ دعا کررہی تھی کہ کوئی کام کا فولڈر ہاتھ آجائے۔ بیشتر فولڈرز کیبنٹ میں تھے۔ سب سے پہلے اس نے کیپٹن کی وسیع میز کا جائزہ لیا۔ جہاں چھ سات فولڈرز پڑے تھے۔ چند سائڈ ٹیبل پر تھے...... نثالی کو اپنا مطلوبہ فولڈر میز پر ہی مل گیا جس پر ہیرالڈ اور راب کے نام لکھے تھے۔ فون پر نثالی نے سیکریٹری سے کیس کا بہانہ کیا تھا۔

کیپٹن نے غالباً اسی خیال کے تحت پہلے ہی مذکورہ فولڈر نکال لیا تھا۔ ورنہ نثالی کے لیے اسے تلاش کرنا دشوار ہو جاتا۔

نثالی نے تیزی سے ورق گردانی شروع کی۔ پراسیکیوٹر نے راب کے خلاف ہر چیز کھول کر بیان کردی تھی۔ دفاعی وکیل (کیپٹن) نے بھرپور کوشش کی تھی لیکن خود موکل کی جانب سے کوئی تعاون نہ ملنے پر کیس میں رہی سہی جان بھی ختم ہوگئی تھی۔

''وکیل: تم جن معاملات میں ملوث رہے، ان کے بارے میں جھوٹ بولتے رہے، مسٹر راب؟''

راب: یس۔

وکیل: گرفتاری کے وقت تم نے ایف بی آئی اور جسٹس ڈپارٹمنٹ سے جھوٹ بولا۔ اپنے ملازمین اور فیملی سے بھی جھوٹ بولا؟''

راب: نہیں۔

وکیل: کیا کہنا چاہتے ہو؟

راب: کچھ نہیں۔

☆☆☆

نثالی کا سینہ جلنے لگا۔ اس نے ورق پلٹے۔ وہ گواہ کا نام دیکھنا چاہتی تھی۔ جہاں اسمتھ لکھا تھا۔ نہیں معلوم کہ نام اصل تھا یا فرضی۔ اسمتھ کا بیان تھا کہ وہ بیچم ٹریڈنگ کے لیے کام کرتا ہے۔ یہ اسی اسٹریٹ کا نام تھا، جہاں راب فیملی رہتی تھی۔ بیچم ٹریڈنگ، راب کمپنی تھی۔ آگے نارڈوزی، اسمتھ سے سوال جواب کررہا تھا۔

نارڈوزی: مسٹر اسمتھ، بیچم میں تم کیا کام کرتے تھے؟

گواہ: اکاؤنٹنگ، کیش کا لین دین۔ ٹریڈنگ کنٹریکٹ۔

نارڈوزی: تم ''پاز'' کے ساتھ بھی لین دین کرتے تھے؟

گواہ: یس۔ (نثالی سمجھ گئی اسمتھ کون ہے)

نارڈوزی: اور آرگوٹ کی رسیدیں؟

گواہ: یس۔ اور ادائیگی بھی۔

نارڈوزی: کسی وقت تم نے آرگوٹ کی رسیدوں پر شکوک کا اظہار کیا؟

گواہ: یس سر۔ میں نے مسٹر راب کو بھی آگاہ کیا تھا لیکن انہوں نے اہمیت نہیں دی۔

نارڈوزی: مطلب زائد کمیشن کو؟

گواہ: یس سر، اور عام اشیا آف شور بھیجی جارہی

تھیں۔

نارڈوزی: آف شور؟

گواہ: کے مین، ٹرینی ڈاڈ، میکسیکو......لیکن میں آگاہ تھا کہ وہ کہاں جارہی ہیں۔ میں نے مسٹر راب کو بتایا...... متعدد بار۔ لیکن انہوں نے ہر بار کوئی نہ کوئی بہانہ کر کے مجھے ٹال دیا۔ میں جانتا تھا کہ کن لوگوں سے ڈیلنگ ہورہی ہے اور پیسا کہاں سے آرہا ہے۔ میں اکاؤنٹنٹ ہوں لیکن احمق نہیں۔

نارڈوزی: پھر تم نے کیا کیا؟

گواہ: میں نے ایف بی آئی سے رابطہ کیا۔

☆☆☆

وہ ایک بھاری بھرکم آدمی تھا۔ آفس بلڈنگ سے نکلتے ہی اسٹریٹ نمبر 33 پر نٹالی نے اسے جالیا۔

''ہاورڈ؟''

ہاورڈ کرٹز مین چونک اٹھا۔ اس نے راب کے ساتھ بیس سال کام کیا تھا۔ اسے تلاش کرنا دشوار نہ تھا۔ نٹالی اسے بچپن سے دیکھتی آئی تھی۔ نٹالی نے بیٹسی سے معلوم کرلیا تھا کہ ہاورڈ ایک ٹوائے کمپنی میں ملازم ہے۔

''نٹالی۔'' وہ نروس دکھائی دیا۔ ''کیسی ہو تم؟''

''یہ پوچھنے کی بات ہے......کیسا ہونا چاہیے؟''

''میں سمجھا نہیں۔''

''تم نے ڈیڈی کے خلاف جو گواہی دی ہے، وہ میں پڑھ چکی ہوں۔''

''نٹالی، ایک سال گزر گیا۔'' اس نے سر کھجایا۔

''میں جانتی تھی کہ گواہی دینے والے تم ہو گے۔''

''مجھے ایف بی آئی نے گھیرا تھا۔''

''تم ہماری فیملی کے مانند تھے۔ تمہیں دکھ نہیں ہوا۔''

''میرے پاس چوائس نہیں تھی۔ وہ کسی اور کو استعمال کرلیتے۔''

نٹالی نے محسوس کیا کہ وہ گھبرایا ہوا ہے۔

''آئی ایم سوری...... تمہیں وہ نہیں پڑھنا چاہیے تھا......اور دیکھو میری اپنی لائف ہے، مجھے......''

''اور ہماری لائف کہاں گئی؟''

''تمہیں یہاں نہیں آنا چاہیے تھا، انہوں نے غلط کیا تھا۔ میں مجبور تھا مجھے جانے دو۔ مجھے اکیلا چھوڑ دو، پلیز۔''

☆☆☆

سیکیورٹی پروگرام کا ایجنٹ اپنی جگہ پر تھا۔ نٹالی کشتی رانی میں مصروف تھی۔ اس مرتبہ وہاں ایک بوٹ بھی نظر آرہی تھی۔ نٹالی نے ایسا راستہ اپنایا کہ بوٹ سے فاصلے پر رہے۔ ٹانگیں مخصوص جگہ پر جما کر اس نے چپو چلانے شروع کیے۔ ساتھ ہی وہ ہاورڈ کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ وہ اتنا پریشان کیوں تھا۔ نٹالی کو یقین تھا کہ وہ کچھ چھپا رہا تھا۔ کسی نے اس پر دباؤ ڈالا تھا کہ وہ ایف بی آئی کے پاس جائے۔ سیکیورٹی پروگرام والے بھی پوری طرح نہیں کھل رہے تھے۔

آج ہوا اور بہاؤ میں تیزی تھی۔ وہ ایک میل کے بعد گھومی تو اچانک بوٹ پر نظر پڑی۔ جو اسی کی طرف آرہی تھی۔ بوٹ پر کوئی نظر نہیں آرہا تھا۔ ''ہے، اٹھو......سو رہے ہو کیا؟'' وہ چیخی۔ بوٹ کئی ٹن وزنی تھی۔ رفتار بھی تیز تھی۔ نٹالی نے رخ بدل کر برونکس شور کی طرف چپو چلائے۔ مڑ کر دیکھا تو بوٹ بھی رخ بدل چکی تھی۔ اوہ، نو...... وہ جاگ رہے ہیں۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ شروع ہو گئی۔ درمیان میں سو گز کا فاصلہ تھا۔ ان کے ارادے واضح تھے۔ بوٹ سیدھی کشتی پر چڑھائی کررہی تھی۔ نٹالی کا گارڈ روئز بوٹ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا۔ دہشت نے نٹالی کو مفلوج کردیا۔ بوٹ نے نٹالی کی فائبر گلاس سے بنی چھوٹی سی کشتی کے پرخچے اُڑا دینے تھے۔ بوٹ اتنے قریب آگئی تھی کہ نٹالی نے کیبن میں موجود دو آدمیوں کو دیکھ لیا۔ ایک نٹالی کو گھور رہا تھا۔ نٹالی کی امیدوں نے دم توڑ دیا۔ چند سیکنڈ کی دیر تھی۔ وہ سانس روکے پھٹی پھٹی آنکھوں سے بوٹ کو دیکھ رہی تھی۔ پانچ سیکنڈ...... چار......تین......آخری لمحات میں کشتی پر چھائے ہوئے بوٹ کے مہیب جثے نے ذرا زاویہ بدلا تھا۔ تند لہر بلند ہوئی اور نٹالی کی چیخ نکل گئی۔ خوفناک آوازیں سنائی دیں۔ اس کا ایک چپو بھی ٹوٹ گیا۔ بوٹ قریب سے گزری اور گھومی۔

''اوہ گاڈ......'' اگلی ساعت میں وہ پانی کے اندر تھی۔

پانی سرد اور دھندلا تھا۔ اسے لگا جیسے وہ کنکریٹ سے ٹکرائی ہو۔ دریا کا یخ پانی پھیپھڑوں میں گیا۔ اس نے اوپر جانے کے لیے ہاتھ پاؤں مارے۔ رخ بوٹ کی طرف تھا۔ معاً اسے احساس ہوا کہ بوٹ والے تو قاتل ہیں۔ وہ اس جانب نہیں ابھر سکتی تھی۔ جسم کے ہر خلیے میں دہشت سما گئی تھی۔ سیزر کک کے ذریعے اس نے انڈر واٹر تیرنا شروع کیا۔ وہ زندگی کے لیے لڑ رہی تھی۔ اسے سمت کا اندازہ نہیں تھا۔ پھیپھڑوں کی بچی کچھی آکسیجن ختم ہونے لگی۔ پھیپھڑوں میں آگ لگی ہوئی تھی۔ نٹالی نے اوپر کا رخ کیا۔ سطح آب پر آتے ہی اسے کچھ سجھائی نہ دیا۔ اعصاب اور دماغ غیر

متوازن تھے۔ اس نے گہرے گہرے سانس لیے۔ کھانسی بھی آرہی تھی۔

اس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ لانچ بوٹ نظر میں آگئی۔ وہ اس کی الٹی ہوئی کشتی کے گرد چکر لگا رہی تھی۔ کشتی کے دو ٹکڑے ہوگئے تھے۔ نٹالی حیران تھی کہ بوٹ وہاں کیوں گردش کررہی ہے۔ معاً اس کی نظر کالی چوٹی والے پر پڑی۔ وہ بغور اسے تک رہا تھا۔ نٹالی نے فوراً ڈبکی لگادی۔ اتفاق سے وہ برونکس شور کے قریب ابھری تھی۔ وہ اندر ہی اندر اندازے سے برونکس کی ساحلی پٹی کی طرف تیر رہی تھی۔ اس کے پھیپھڑے ہوا سے بھرے تھے...... ساحل تک پہنچنے میں اسے زیادہ دشواری نہیں ہوئی۔ اس نے صرف سر باہر نکالا اور بوٹ کی جانب دیکھا۔ بوٹ پوری رفتار سے مخالف سمت میں جارہی تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ غائب ہوگئی۔ اس نے ریت پر الٹی کی اور لیٹ کر ہانپنے لگی۔ دماغ نے کام کرنا شروع کیا۔ اگرچہ جسم ٹھٹھرا جارہا تھا۔ آخری لمحات میں بوٹ نے معمولی ساز او یہ کیوں تبدیل کیا؟ اور وہ واپس کیوں چلے گئے؟ بصورت دیگر اس کی موت یقینی تھی۔ سامنے کی بات تھی۔ وہ نٹالی کو واضح وارننگ دے گئے تھے۔ شاید یہ پہلی اور آخری وارننگ تھی۔

☆☆☆

گریگ نے مرہم پٹی کرکے اسے گھر میں محدود کردیا۔ پولیس کے مطابق بوٹ ایک روز قبل سٹی آئی لینڈ سے چوری ہوئی تھی۔ جو بعد میں ایسٹ ریور پر خالی ملی تھی۔ سیاہ چوٹی والے کی نگاہ اس کے ذہن میں نقش تھی۔ نظروں کا پیغام واضح تھا۔ اوکے تم جیتیں...... فی الحال......

اگر وہ اس تک پہنچ سکتے ہیں تو فیملی تک بلکہ کہیں بھی پہنچ سکتے ہیں۔ سیکیورٹی پروگرام کے مقابلے میں ان کا پلہ اب تک بھاری تھا۔ سیکیورٹی پروگرام کی رہی سہی ساکھ بھی بوٹ والے واقعے کے بعد بے معنی ہوگئی تھی۔

ڈاکٹروں نے ویلیم بھی دی تھی۔ اس لیے وہ شام تک بیدار ہوئی۔ اس واقعے نے اسے سر سے پیر تک ہلا کے رکھ دیا تھا بظاہر وہ بہتر حالت میں تھی۔ ایک سال میں جو خطوط، ای میلز وغیرہ اسے ملی تھیں۔ ان کو وہ اکارڈین کے ڈبے میں بھرتی رہی تھی۔ نٹالی نے انہیں کسی خاص خیال کے تحت محفوظ نہیں کیا تھا لیکن اب اسے خیال آرہا تھا کہ کیا ان پیغامات، کارڈز، ای میلز وغیرہ میں کوئی کام کا نکتہ دریافت کیا جاسکتا ہے، پہلے اس نے کبھی اس طرح نہیں سوچا تھا۔

کچھ دیر بعد اس نے اپنی مہم کا آغاز کیا۔ جسٹن اپنی بوٹ کے بارے میں لکھتا تھا۔ مام اکثر سرما اور برسات کے بارے میں لکھتی تھیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ وہ لوگ شمالی کیلی فورنیا میں ہوں۔ یا شمال مغربی ساحل پر۔ اگر وہ صحیح رخ پر سوچ رہی ہے پھر بھی یہ بہت بڑا علاقہ تھا۔

اسے ان کے نئے نام بھی نہیں معلوم تھے...... ایک سال بعد مندرجات میں تبدیلی آنا شروع ہوئی تھی۔ مارگریٹ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ نئی سہولتیں فراہم کرے گی۔ جسٹن نے نئے دوست بنالیے تھے۔

ایملی، ڈیڈی اور اسکواش میں الجھی ہوئی تھی۔ مام گارڈن کلب میں مصروف ہوگئی تھیں۔ پھر جسٹن نے دوست کے ساتھ مل کر تہ خانے میں میوزک اسٹوڈیو بنالیا تھا۔ ایملی نے بوائے فرینڈز بنالیے تھے۔ پھر نٹالی اس پیغام پر پہنچی جہاں مام نے پہلی بار ایملی کو تنہا کنسرٹ پر جانے کی اجازت دی تھی۔

''3EB۔'' ایملی نے بینڈ کا نام رکھا تھا اور کچھ باتیں لکھی تھیں۔ ترجمہ کی ضرورت نہیں تھی۔ تھرڈ آئی بلائنڈ۔ نٹالی نے مسکراتے ہوئے دوبارہ پڑھا۔ اچانک اس کی مسکراہٹ معدوم ہوگئی۔ تھرڈ آئی بلائنڈ۔ نٹالی اٹھ کر کمپیوٹر پر آئی اور ''بینڈ'' کا نام گوگل کیا۔

چند سیکنڈ میں میوزیکل بینڈ کی ویب سائٹ اسکرین پر آگئی۔ نٹالی نے سائٹ پر 'نیوز' کے لنک کو کلک کیا جس پر ایک اور لنک ''ریسنٹ سمر ٹور'' کے نام سے سامنے آیا۔ جون، دو، تین اور چودہ کو بینڈ نے لاس اینجلس میں پرفارم کیا تھا۔ جون، 6۔ سان فرانسسکو...... نو اور دس کو سیئٹل، واشنگٹن، گروپ لیمو پر بائی روڈ نکلا تھا اور لیمو پر واپس آیا۔ وہ بوٹ بھی استعمال کرسکتے تھے۔ نٹالی نے حاصل کردہ معلومات کی روشنی میں معما حل کیا۔ انہیں سان فرانسسکو یا پھر سیئٹل میں ہونا چاہیے تھا۔ لیکن وہ اتنا علاقہ مزید محدود کیسے کرے؟ ان شہروں میں لاکھوں لوگ آباد تھے۔ بھوسے میں سوئی تلاش کرنے والی بات تھی۔ معاً اسے اپنے نئے گارڈ اولیوا کا خیال آیا۔ جس نے کہا تھا۔ آئندہ جہاں تم جاؤ گی میں بھی جاؤں گا۔ شاپنگ کے لیے، جاگنگ کے لیے، دریا پر...... ہر جگہ۔ دوسرے گریگ اسے کہیں نہیں جانے دے گا۔ اس نے کھڑکی میں سے دیکھا۔ نیچے سڑک پر اولیوا کی گاڑی کھڑی تھی۔ اولیوا سے جان چھڑانا ناگزیر تھا...... کسی بھی طرح۔

نٹالی، فرگو کے پاس آئی۔ وہ اپنی تھوتھنی اس کے گھٹنے سے رگڑنے لگا۔ ''سوری بے بی۔'' نٹالی نے اس کے کانوں

کو سہلایا۔ ''گریگ مجھ پر ناراض ہوگا لیکن مجھے چند روز کے لیے جانا پڑے گا۔''

نٹالی کے پاس جتنی بھی خط و کتابت تھی، ان میں فیملی نے اپنے نام جسٹن، ایملی اور شیرن استعمال کیے تھے لیکن وہ کہاں کس نام سے رہ رہے تھے، نٹالی نہیں جانتی تھی۔ گویا بھوسے میں جو سوئی تھی، وہ اس کی جسامت اور شکل سے بھی ناواقف تھی۔

☆☆☆

پینسلوینیا ایونیو پر ایف بی آئی کے ہیڈکوارٹر میں فل کیوبٹی بارہا آیا تھا لیکن فلور نمبر 10 وہاں کبھی نہیں۔ اس نے ایلیویٹر سے باہر قدم رکھا۔ اس کا باس اور ایف بی آئی کا رابطہ افسر ہمراہ تھے۔ رات کے دس بجے تھے۔

بلاوا اور وقت دونوں کیوبٹی کے لیے پریشان کن تھے۔ دروازے پر سیکیورٹی گارڈز کے اٹھتے قدم، ایف بی آئی افسر کے سر کی جنبش پر تھم گئے۔ تینوں نے ہال میں آگے بڑھنا شروع کیا۔ متعدد جگہ ورک اسٹیشن نصب تھے...... شیشے کے دفاتر بنے ہوئے تھے۔ کارنر آفس کا در کھلا ہوا تھا۔ کیوبٹی نے ٹائی درست کی۔ دروازے کی تحریر پڑھی۔ ڈپٹی ڈائریکٹر، نارکوٹکس اینڈ آرگنائزڈ کرائم۔

میز کی ٹاپ شیشے کی تھی۔ عقب میں ٹیڈ کمنگ فون پر بات کر رہا تھا۔ اس کی ٹائی ڈھیلی تھی اور تاثرات ناخوشگوار تھے۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے تینوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ کیوبٹی اور اس کا باس کمنگ کے بالمقابل بیٹھ گئے۔ دفتر کافی بڑا تھا۔ کاؤچ پر کوئی پہلے سے بیٹھا تھا۔ ایف بی آئی کے آدمی نے دروازہ بند کر دیا۔

کاؤچ پر موجود شخص کا نام ہال روش تھا۔ وہ امریکی اسسٹنٹ اٹارنی جنرل تھا۔ کیوبٹی کے باس کال وہائٹ نے کیوبٹی کا تعارف ہال روش سے کرایا۔

''آل رائٹ، دوستو۔'' ڈپٹی ڈائریکٹر فون بند کر کے چرمی نشست میں دھنس گیا۔ اس نے ایک لفافے میں سے فوٹو نکال کر میز پر پھیلا دیے۔ وہ مارگریٹ پر تشدد اور اس کے قتل کی تصاویر تھیں۔

''کال، مجھے یقین ہے کہ تم تصاویر پہچانتے ہو...... یہ بھی جانتے ہو کہ وہ کس کس کے لیے کام کرتی تھی؟''

کال وہائٹ نے گلا صاف کیا اور کیوبٹی کی جانب دیکھا۔ ''فل......'' کیوبٹی کو یاد کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ ہاں وہ اتنا جانتا تھا کہ اگلے چند منٹ میں وہ جو کچھ کہے گا وہ اس کے کیریئر کے لیے فیصلہ کن بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

''فرینک جیفریلی، کارکی شیاڈو، رامن کو کیٹو روڈ پٹی ڈائریکٹر نے آنکھیں بند کر کے بدمزدگی سے سر ہلایا۔ کیوبٹی نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔ سانس روک کر خارج کی۔ ''بیچلر نمبر ون۔'' اس نے کوڈ نیم استعمال کیا۔ کوڈ سے ہر کوئی واقف تھا۔ اصل نام لینے سے درجہ حرارت بڑھنے کا خدشہ تھا، کشادہ کمرے میں خاموشی تھی۔ ہر ایک کیوبٹی کو دیکھ رہا تھا۔ ڈپٹی ڈائریکٹر نے کمنگ اور پھر اسسٹنٹ اٹارنی کی طرف دیکھا۔ ''بیچلر نمبر ون...... کیوٹ...... بیچلر نمبر ون کا کیس بھی مارگریٹ کے پاس تھا۔ ''بیچلر نمبر ون'' یو ایس کسٹڈی پروگرام کا سب سے اہم انفارمر تھا جس نے مارکیڈو فیملی کے ان گنت کارندوں کو ٹھکانے لگوایا تھا۔ یہ سلسلہ برسوں سے جاری تھا۔ بیچلر نمبر ون، گرین زون میں تھا۔

اگر مارگریٹ کو قتل کرنے والے نے بیچلر نمبر ون کے بارے میں معلومات اگلوالی تھیں تو دونوں کا تصادم لازم تھا۔ قاتل بظاہر راب تھا۔ جو خود بھی گرین زون سے غائب تھا۔

''ہمیں نہیں معلوم۔'' اٹارنی جنرل نے کہا۔ ''لیکن ہم خطرہ مول نہیں لے سکتے۔''

''ہاں، ہم یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ قاتل نے مارگریٹ سے کیا معلوم کیا ہے؟'' کال وہائٹ نے مجبوراً کہا۔

''گڈ۔'' سیکیورٹی پروگرام کے ہیڈ نے سر ہلایا۔ ''یہاں ہم تینوں کو فیصلہ کرنا ہے کہ پروگرام کو مزید نقصان پہنچنے سے قبل دونوں کو ''بلیو زون'' میں بھیج دیا جائے۔ کوئی اعتراض؟''

سب خاموش رہے۔

☆☆☆

یو ایس مارشل، فریڈی اولیوا کو سیکیورٹی پروگرام سے وابستگی کو چھ سال ہو چکے تھے۔ اسے ایف بی آئی کے ساتھ کام کرنا پسند تھا۔ بے بی سٹنگ، گارڈ یا اس قسم کی ڈیوٹیاں اسے مجبوراً کرنا پڑتی تھیں۔ دریا والے واقعے کے بعد اسے حسینہ کے سرہانے بیٹھنے کی ڈیوٹی ملی تھی۔ کوئی اور زیرِ تربیت بھی یہ کام کر سکتا تھا۔ چوکیداری۔ بہر حال راب کے ہاتھ آتے ہی یہ معاملہ ختم ہو جانا تھا جس کے بعد اولیوا واپس اپنی ریگولر جاب پر آ جاتا۔ اسے یقین تھا کہ جلد ہی راب کوئی غلطی کرے گا اور پکڑا جائے گا۔

''اولیوا۔'' اس کے ائرپیس میں آواز آئی۔ ''بے بی نیچے آ رہی ہے۔'' بے بی تیئس سالہ حسینہ تھی جس کے ساتھ

ایک کتا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ بے بی کے ساتھ بوبی بھی ہے۔'' سارا دن گاڑی میں بیٹھنا کچھ آسان نہ تھا۔ اس کی بوریت بڑھتی جارہی تھی۔ جسم اکڑ جاتا تھا۔ ہاتھ پیر ہلانے کا موقع کم ہی ملتا تھا۔ اس نے انگڑائی لے کر بدن کھولا۔

وہ سیدھی اولیوا کی جانب آئی۔ ''چلیں۔'' نٹالی نے چست جین، بنیان اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔

''چلیے، کیا کر سکتے ہیں۔'' اگر بائیولوجی ٹیچر ایسی ہوتی ہے تو وہ اپنا شعبہ بدل کر زیادہ وقت لیب میں گزارتا۔

اولیوا نے فرگو کی جانب اشارہ کیا۔ جو قریب ہی کھمبے کے گرد گھوم رہا تھا ''ہاں، بس ایک منٹ۔'' وہ مسکرائی۔ فرگو نے کوئی اسپاٹ منتخب کرلیا تھا۔ اولیوا کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے ایک ٹانگ اٹھا کر دھار ماری۔

''یہ مجھے کیوں دیکھ رہا ہے؟'' اولیوا نے منہ بنایا۔

''شاید شرما رہا ہے۔'' نٹالی نے مسکرا کر جواب دیا۔

''ہائے، قربان جاؤں...... میں منہ اُدھر کر لیتا ہوں۔'' وہ گاڑی سے نکل آیا۔ فرگو فارغ ہوا تو نٹالی ایک طرف چل پڑی۔ کچھ دور جاکر وہ مارکیٹ کے سامنے رکی۔

''اعتراض نہ ہو تو ٹوتھ پیسٹ خرید لاؤں؟'' نٹالی نے شرارتی نظروں سے اسے دیکھا۔

''پانچ منٹ، تم جانتی ہو۔''

''اوکے۔''

اولیوا ہٹ کر ایک گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوگیا۔ اپنا ریوالور چیک کیا اور مارکیٹ کو تکنے لگا۔ شفٹ تبدیل ہونے میں بیس منٹ رہ گئے تھے۔ پھر وہ بارہ گھنٹے کے لیے فارغ تھا۔

اس کی توجہ ان بچوں کی طرف مبذول ہوگئی جو فٹ بال کھیلتے ہوئے دھیرے دھیرے اسی کی طرف آرہے تھے۔ ایک بچہ خاصا اناڑی تھا۔ اولیوا کو بے چیسٹر کے اپنے پرانے دن یاد آگئے۔ وہ اپنے اسکول کی ٹیم میں تھا۔ اس کی ڈربلنگ خاصی متاثر کن تھی۔ اس نے ایک نظر مارکیٹ پر ڈالی۔ بے بی ہر برانڈ چیک کررہی ہے؟ پانچ منٹ گزر گئے تھے۔ وہ اسے زیادہ تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ چند دن کے لیے ہی سہی۔ اس کے ساتھ بات کرنا، اسے دیکھنا...... بہت خوب تھا۔ اس نے پھر بچوں کی طرف دیکھا۔ دس منٹ ختم ہونے سے پہلے اسے بے چینی شروع ہوگئی۔ محض ایک ٹیوب خریدنے کے لیے...... اتنا وقت...... کچھ گڑبڑ ہے؟ وہ گاڑی سے ہٹ گیا اور ریڈیو میں کہا۔ ''فنچ، میں مارکیٹ میں جارہا ہوں۔ مجھے کچھ اچھا نہیں لگ رہا۔''

وہ جیسے ہی مارکیٹ میں گھسا، نظر فرگو پر پڑی۔ جو ایک طرف اطمینان سے بیٹھا تھا۔ اولیوا نے سکون کا سانس لیا۔ وہ قریب ہی ہوگی، اس نے سوچا۔ پھر اس کی نظر فرگو کے کالر میں پھنسے اخبار پر پڑی۔ اس نے اخبار نکال کر کھولنا شروع کیا۔ اس کا تمام جسم جیسے یک دم پلپلا ہوگیا۔ اخبار پر ایک جگہ لکھا تھا۔

''ڈیئر اولیوا، فرگو واپسی پر ایک بار پھر پیشاب کرے گا۔ خیال رکھنا۔ گریگ کی واپسی چھ بجے کے قریب ہوگی۔'' اولیوا نے اخبار کا گولا بنا کر اچھالا اور کاؤنٹر کی طرف دوڑا۔ پھر پہلی منزل پر گیا۔ واپس نیچے آیا۔ وہ دیوانوں کے مانند یہاں وہاں بھاگ رہا تھا۔ بعدازاں وہ عقبی راہ سے گلی میں نکل آیا۔ گلی خالی پڑی تھی۔ ایک بچہ کریٹ اور بکس اوپر تلے جما رہا تھا۔

''وہ کہاں غائب ہوگئی؟''

آئی پیڈ کا پیس کان سے نکال کر بچے نے سوال کیا۔

''کون کہاں گئی؟''

وہ اب کیا وضاحت پیش کرے گا۔ کوئی اس لڑکی کو مارنے کی کوشش کررہا تھا، اس کے باپ نے ایک ساتھی ایجنٹ کو قتل کردیا تھا اور اب وہ خود غائب تھی۔ اس نے ہتھیلی دیوار پر ماری۔

''ڈیئر بے بی، مجھے کس جرم میں پھنسا گئی ہو؟''

☆☆☆

بفیلو سے پرے آرچرڈ پارک، نیو یارک میں درختوں کی قطار کے ساتھ وہ گھر اسٹریٹ کے درمیان میں تھا۔ لوئیس نے اپنی سیاہ رنگ کی کار ایک مناسب جگہ پر روک دی۔ اس نے دوربین اٹھائی، جس میں نائٹ ویژن لینز لگے تھے۔ اس گھر کے قریب سڑک کے دوسری جانب ایک فورڈ کھڑی تھی۔ اندر دو افراد کی شبیہ نظر آرہی تھی۔ ایک اسٹیئرنگ وہیل پر شاید اونگھ رہا تھا۔ دوسرا سگریٹ نوشی میں مصروف تھا۔ لوئیس نے پورے بلاک کا ایکسرے کیا۔ سڑک پر کوئی گاڑی نہیں تھی۔ اگر کوئی گاڑی خالی کھڑی ہوتی...... وین، بس...... کچھ بھی، پھر بھی لوئیس اس امکان کو نظرانداز نہیں کرسکتا تھا کہ کتنے ایجنٹ گاڑیوں کی آڑ میں چھپے ہیں۔ بعدازاں اس نے چھتوں کا جائزہ لیا۔

ایک لانڈری ٹرک پڑوس میں آکر رکا۔ ڈلیوری مین نے کپڑوں کا بنڈل نکالا اور جاکر بیل بجائی۔ ایک بار ٹھیک ہے۔ اگر یہ ٹرک دوسری بار ظاہر ہوا تو مشکوک ہوگا۔ شکاگو

کے مانند، جہاں پُرکشش فیڈرل ایجنٹ اس کے ہاتھوں ماری گئی تھی۔ وہ بہت سخت جان تھی۔ لوئیس نے اپنی مہارت اور ظلم کی انتہا کر دی۔ بالآخر وہ مطلب کی معلومات حاصل کرنے میں کامیاب رہا تھا۔ اسی کے بل پر وہ یہاں تک پہنچ پایا تھا۔

ٹرک ڈیلیوری دے کر جا چکا تھا۔ کچھ دیر بعد اس کے مطلوبہ گھر کے گیراج کا دروازہ کھلا۔ ایک درمیانی عمر کی عورت نمودار ہوئی۔ اس نے کُتّے کی رسی پکڑی ہوئی تھی۔ وہ کوڑا گاربیج بن میں ڈال رہی تھی۔ فورڈ میں سے ایک آدمی اترا اور سڑک کراس کر کے عورت کے پاس چلا گیا۔ کچھ دیر بات کر کے وہ واپس آ گیا۔ خوش شکل عورت اندرونی سمت میں غائب ہو گئی۔ دونوں آدمی دشواری پیدا کر سکتے تھے۔ تاہم لوئیس دو چار مسلح افراد سے پہلے بھی نمٹتا آیا تھا۔ فرید رنیدا۔

یہی لکھا تھا تقدیر میں۔ فیصلہ پہلے ہی ہو چکا تھا۔ اب اسے انتظار اور موقع تلاش کرنا تھا۔ اخبار میں لپٹا سگ نو ملی میٹر ساتھ رکھا تھا۔ عجلت نہیں۔ اگلی بار وہ یہ کام کر دے گا۔

☆☆☆

ٹیکسی نے نتالی کو مل ویلی، کیلی فورنیا پر اتار دیا۔ نتالی نے عمارت کے گلاس ڈور پر نمبر چیک کیا اور ٹیکسی والے کو رخصت کر دیا۔ اولیوا کو نجا دینے کے بعد وہ سیدھی ائرپورٹ پہنچی تھی......

کیلی فورنیا میں اس نے قصداً کار ہائر نہیں کی تھی۔ نتالی نے نام پڑھا۔ گولڈن گیٹ اسکواش۔ یہ چوتھی لوکیشن تھی۔ کل اس نے پالو آلٹو اور سان جوز پر قسمت آزمائی تھی۔ پرسوں بے برج اور برکلے کے اسپورٹس سینٹر کو ٹرائی کیا تھا۔ یہاں گولڈن گیٹ کے علاوہ ابھی تین کلب اور دیکھنے تھے۔ اس کے بعد سلسلہ اختتام پذیر نہیں ہوتا۔ وہ امید و بیم کی کیفیت میں تھی۔

گریگ کے لیے اس نے جو نوٹ چھوڑا تھا، اس میں دلی معذرت اور محبت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی مجبوری بتائی تھی۔ اسے توقع تھی کہ گریگ تکلیف تو محسوس کرے گا۔ تاہم اس کی بات سمجھ جائے گا۔ وہ اسے بالکل ہی اندھیرے میں رکھنے کی متحمل نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ اس کا شوہر تھا۔ دوست تھا۔ دنیا میں سب سے زیادہ وہ اسی پر بھروسا کرتی تھی۔

نتالی نے اسکواش کلب میں قدم رکھا۔ اسکواش کی مخصوص چھوٹی گیند کے دیواروں سے ٹکرانے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ وہاں متعدد گلاس کورٹس تھے۔ بیشتر کھلاڑی کورٹس میں تھے۔ اسکواش شرٹ میں ملبوس سرخ بالوں والا ایک آدمی فرنٹ ڈیسک کے پیچھے موجود تھا۔

''معاف کریں، مجھے کسی کی تلاش ہے...... آپ مدد کریں گے؟''

''ضرور، فرمائیے؟''

نتالی نے اسے ایملی کا فوٹو دکھایا اور اس کے بارے میں بتایا۔

''معذرت خواہ ہوں۔ میں نے کبھی اس کھلاڑی کو نہیں دیکھا۔ کم از کم اس کلب میں یا آس پاس۔ تم برکلے کو چیک کرو۔''

''میں کر چکی ہوں۔'' نتالی نے مایوسی سے کہا۔ ''بہت شکریہ۔'' نتالی نے فوٹو واپس بیگ میں رکھ لیا اگر اس کا خیال صحیح بھی ہے تو وہ کتنے کلب دیکھے گی۔ اسے اپنی حماقت کا احساس ہوا۔ وہ سائنٹسٹ تھی، سراغ رساں نہیں۔

موٹیل واپس آتے آتے اس نے ارادہ بدل دیا اور کیب ڈرائیور سے ائرپورٹ چلنے کے لیے کہا۔

☆☆☆

فل کیویٹی صبح سات بجے کی شٹل سے واپس نیویارک پہنچا۔ اس کی منزل لوئر مین ہٹن میں ایف بی آئی ہیڈ کوارٹر تھی۔ ایک فعال اور قریبی ساتھی کی ہلاکت کافی نہیں تھی۔ اس سے بڑھ کر اس کے سبجیکٹ (راب) پر کیس ایجنٹ کے قتل کا الزام تھا قیامت در قیامت۔ تمام تر وٹنس سیکیورٹی پروگرام کا سب سے قیمتی مہرہ جس کی دی ہوئی اطلاعات نے اَن گنت مجرموں کو کیفر کردار کو پہنچایا تھا۔ وہ منشیات کی ذیل میں حکومت کا اہم ترین انفارمر تھا۔ وہ بھی زد میں تھا۔ کیویٹی کو خود اپنا کیریئر ڈولتا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ کڑی سے کڑی ملانے سے قاصر تھا۔ لازم نہیں تھا کہ راب پکڑا جاتا۔ بیچلر نمبر ون (کوڈ)، اسے قابو کرنا...... یہ سوچ اِک خواب کے مانند تھی۔ اس کے خیال میں بیچلر نمبر ون کو بلیو زون میں بھیجنا بھی غلط فیصلہ تھا۔

یہ سب بھی ناکافی تھا کہ ناقابلِ یقین طور پر نتالی غائب ہو گئی۔ یہ انہونی تھی۔

نارڈوزی اور اسپیشل ایجنٹ بوتھ چوتھی منزل پر کانفرنس روم میں منتظر تھے۔

''یہ زیادہ بہتر ہے۔'' پراسیکیوٹر برہم تھا۔ کیویٹی نے بریف کیس سے تین عدد فولڈر برآمد کیے۔ ''مجھ پر بھروسا رکھو۔'' اس نے رپورٹس سامنے رکھیں۔ وہ ڈپٹی ڈائریکٹر کا سامنا کرنے کے لیے تیار تھا۔ رپورٹس کی پیشانی پر لکھا تھا۔

''نا قابلِ رسائی'' ایک رپورٹ مارگریٹ سے متعلق تھی۔ دوسری بنجامن راب۔ تیسری نثالی کے بارے میں تھی، دریا کے حادثے سے متعلق...... چند ایک جزئیات شامل نہیں تھیں۔

''نثالی کا کیا مذاق ہے؟'' بوتھ نے کافی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

''غائب، گون۔''

''گون؟ میں سمجھا تھا، اس کی ہمہ وقت کڑی نگرانی ہورہی ہے۔''

''اس نے دو دن پہلے سان فرانسسکو کی فلائٹ پکڑی تھی۔ وہ اسمارٹ ہے۔ اس نے کار ہائر نہیں کی۔ ہمارے بندے ٹیکسیاں چھانتے پھر رہے ہیں۔''

''ہونہہ...... کیویٹی، تمہارے نیلے دائرے میں ہجوم بڑھتا جارہا ہے۔''

کیویٹی مسکرا کر رہ گیا۔

''بہترین اندازہ کیا ہے؟'' نارڈوزی نے سوال کیا۔

''وہ کیوں بھاگی اور سان فرانسسکو کیوں گئی؟ کیا اس لیے کہ کسی نے اسے ٹارگٹ کرنے کی کوشش کی تھی؟''

''ہم محض قیاس کرسکتے ہیں کہ راب کا اس کے ساتھ رابطہ ہے۔ اس نے کوئی کال بھی نہیں کی۔ صرف ایک میسج پیغام چھوڑا ہے۔ امکان ہے کہ وہ فیملی سے ملنے کی کوشش کرے۔'' کیویٹی نے فیڈرل ایجنٹ بوتھ کو دیکھا۔ ''تم کسی کو وہاں روانہ کرو۔''

بوتھ نے گہری سانس لی۔ ''خوب، پچھلے معمے حل ہوئے نہیں...... اب ہم لڑکی کے پیچھے بھاگنا شروع کر دیں۔ یہ نام نہاد سیکیورٹی پروگرام بند کرنے پر غور کرو۔ اس کی جگہ ڈپارٹمنٹ آف چلڈرن اینڈ فیملی بہتر رہے گا۔''

''مجھے واقعی تشویش ہے۔'' کیویٹی نے کہا۔

نارڈوزی نے اکتاہٹ سے کہا۔ ''کیویٹی، وہ کیا بات ہے جو تم نہیں بتا رہے ہو؟ ہم یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟ مجھے مقدمے سے کیوں گھسیٹا گیا؟ اور سیکیورٹی پروگرام بھی مشکوک ہوگیا، ایسا پہلی بار ہوا ہے......؟''

''مارگریٹ کیس ایجنٹ تھی۔''

بوتھ کھڑا ہوگیا۔ ''ہمیں علم ہے کہ وہ کس کس کی کیس ایجنٹ تھی۔ نمبر ون اور نمبر ٹو کی بھی۔''

''نہیں، تمہیں سب کا نہیں پتا۔'' اس نے بریف کیس میں سے ضمنی رپورٹ نکالی۔ ''بیچلر نمبر ون کی بیوی کی پروٹیکشن بھی اُس کے پاس تھی۔''

''یہ تو ایک ہی بات ہوئی۔'' بوتھ نے کہا۔

کیویٹی نے شانے اچکائے۔

بوتھ نے نارڈوزی کو دیکھا۔ ''کیویٹی، پروٹیکشن پروگرام اگر سینما گھر ہے تو سمجھ لو کہ ہاؤس فل ہوگیا ہے۔''

☆☆☆

نثالی کی تگ و دو جاری تھی۔ کل وہ پورٹ لینڈ اور آج سیٹل میں تھی۔ وہ آگاہ تھی کہ امکانات معدوم ہوتے جارہے ہیں۔ سیٹل کلب، ریڈ منڈ، کرک لینڈ اور واشنگٹن یونیورسٹی ہر جگہ ناکامی نے اس کا استقبال کیا۔ وہ موہوم امید کے سہارے آگے بڑھ رہی تھی۔ پرو اسکواش اِن بیلی وڈ کے بعد گلی بند تھی جس کے بعد اسے واپس گھر جانا پڑتا۔ کلب میں ایک پاکستانی پروفیشنل اسکواش پلیئر کی بڑی شہرت تھی۔

اس نے گہری سانس لی اور کلب کے اندر داخل ہوگئی۔ فرنٹ ڈیسک کے عقب میں خاتون کو اس نے تصویر دکھائی۔ جواب سننے اور تصویر واپس لینے کے لیے وہ ذہنی طور پر تیار تھی۔ اس کے بعد اس نے کیویٹی اور گریگ کو کال کر کے معافی طلب کرنی تھی اور واپسی کا راستہ پکڑنا تھا۔

خاتون تصویر دیکھ کر مسکرائی۔ ''ایملی۔ یہ ہماری بہترین کھلاڑیوں میں سے ایک ہے۔''

☆☆☆

نثالی جدید طرز کے خوب صورت گھر کو دیکھ رہی تھی۔ پتا اور فون نمبر اس نے اسکواش کلب سے حاصل کیا تھا۔ سینے میں دل کی جگہ کوئی ساز سر بکھیر رہا تھا...... دوسری طرف خوف اور توہمات نے بھی گھیرا ہوا تھا۔ کہیں سیکیورٹی پروگرام کے ایجنٹ آس پاس اس کی تاک میں تو نہیں ہیں۔ کہیں وہ ملاقات سے پہلے ہی زیرِدام نہ آجائے۔ کیا کرنا چاہیے؟ وہ فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی۔

بالآخر ہمت کر کے اس نے فون نکالا اور لرزاں انگلیوں سے نمبر ملایا۔

ایملی نے فون اٹھایا۔ ''ہیلو؟...... ہیلو؟''

''ایم۔ بے بی...... تم لوگوں کا تھرڈ آئی بلائنڈ کا ٹور پسند آیا۔''

خاموشی...... ''نثالی؟''

''اور کون ہوسکتا ہے، بے بی...... میری جان۔''

اچانک ایملی نے شور مچا ڈالا۔ ''وہ نثالی ہے، نثالی ہے......'' وہ غالباً بھاگتی ہوئی سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔ ''مام، جسٹن...... نثالی کا فون ہے۔ مجھے یقین نہیں آرہا۔ میں پاگل ہوجاؤں گی۔ نمبر کہاں سے ملا؟''

ثالی ہنس پڑی۔ ''کلب سے۔''

پس منظر سے مزید آوازیں ابھریں...... ''تم کہاں ہو؟''

جواب دینے کے لیے ثالی کو قوت استعمال کرنا پڑی۔ ''باہر، گھر کے سامنے!''

☆☆☆

اسے سامنے دروازے پر نہیں جانا چاہیے۔ وہ آڑ میں کھڑی ہو گئی۔ ہو سکتا ہے وہ ڈیڈی کے لیے نگرانی کر رہے ہوں۔ بہر حال ان کی موجودگی لازم تھی۔ تھوڑی دیر بعد ایملی کی آواز آئی۔ ''ثالی، دروازے سے دور رہو......'' وہ اسے بتا رہی تھی کہ اندر جانے کے لیے اس نے کیا کرنا ہے۔ فون آن رکھتے ہوئے وہ ایملی کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے رک رک کر عقبی سمت میں چلی گئی...... ایملی کی رہنمائی میں وہ بچتی بچاتی بالآخر گھر میں داخل ہو گئی۔

''اوہ مام۔'' اس کا رُواں رُواں خوشی سے جھوم رہا تھا۔ وہ ماں سے لپٹ گئی۔ بھائی بہن نے دونوں کے گرد گھیرا ڈال دیا۔ ان کی آوازیں، باتیں...... ثالی کو لگا کہ وہ یہ آوازیں پہلی بار سن رہی ہے۔ ماں سے جیسے سیکڑوں برس بعد مل رہی ہے۔ سب لیونگ روم میں آ کر مدھم آواز میں اپنی اپنی کہانی سنا رہے تھے...... ڈیڈی کی زندگی کا یقین ماں کو بھی نہیں تھا۔ ثالی کی طرح اس معاملے میں وہ بھی لاعلم تھیں۔

شیرن کا خیال تھا کہ ثالی نے وہاں آ کر خطرہ مول لیا تھا۔ تاہم ان کی مسرت بھی دیدنی تھی۔ ثالی نے ڈیڈی کا مارکیڈو والا مخصوص فوٹو دکھایا۔ ''ماما، اس تصویر نے ہر چیز، ہر شے بدل کر رکھ دی ہے۔'' ماں نے بازو پر ہاتھ رکھ کر ثالی کو روکا۔ ان کا اشارہ واضح تھا کہ اس موضوع پر علیحدگی میں بات کریں گے۔ وہ اٹھ کر کچن میں چلی گئیں۔ چند منٹ بعد ثالی بھی کچن میں آ گئی۔

''ہنی، تمہیں جانا پڑے گا۔ کل میں تمہیں فون کر کے بتاؤں گی کہ شہر میں ہم کہاں ملیں گے۔ مجھے تم کو کچھ باتیں بتانی ہیں۔ اس دوران میں کیو یٹی کو فون کر کے بتا دوں گی کہ ثالی ہمارے پاس پہنچ گئی ہے۔ میں اس سے درخواست کروں گی کہ وہ تمہیں چند روز یہاں رہنے دے۔''

ثالی جانے پر آمادہ نہیں تھی۔ لیکن شیرن نے اُسے قائل کر لیا۔

☆☆☆

اگلی صبح ثالی اپنے ہوٹل سے دیر سے اُٹھی تھی، مام نے 9 بجے فون کر کے اسے دوپہر میں ارنی ریسٹورنٹ میں بلایا تھا۔ ریسٹورنٹ، مارکیٹ جیسی جگہ پر تھا جہاں ہما وقت گہما گہمی رہتی تھی۔

چند منٹ بعد ہی ثالی نے کولمبیا والا ڈیڈی کی نوجوانی کا فوٹو نکال کر میز پر رکھ دیا۔ شیرن نے فوٹو اٹھایا۔ ثالی دنگ رہ گئی۔ شیرن کے تاثرات نارمل تھے۔ حیرانگی کا کوئی عنصر نہیں تھا۔ البتہ ہلکی سی معذرت ضرور تھی۔ ''تمہیں یہ مل گیا۔'' وہ مسکرائی۔

''آپ فوٹو کے بارے میں جانتی تھیں؟'' الٹا ثالی کو حیرانگی کا سامنا تھا۔ ''یہ اسپین نہیں، کولمبیا ہے۔'' وہ کچھ تلخ ہو گئی۔

''میں جانتی ہوں تصویر کیا کہہ رہی ہے۔ یہ میں نے ہی تمہارے لیے چھوڑی تھی۔''

ثالی دنگ رہ گئی۔

''میرا یقین کرو۔ میں نے سیکڑوں مرتبہ تمہیں لکھا...... تمہیں بتانا چاہا۔ لیکن میں Send کا بٹن نہ دبا سکی۔ مجھے لگا کہ بتانے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔''

ثالی نے فوٹو اٹھا کر سامنے کر دیا۔ ''یہ میرے باپ کی تصویر ہے۔ ڈیڈی کولمبیا میں مارکیڈو کے گیٹ کے نیچے کیا کر رہے ہیں...... ڈیڈی کون ہیں؟ ماما، ڈیڈی کون ہیں؟''

پتا نہیں کہاں سے ہوا کا جھونکا آیا؟ میز پر پلاسٹک کا گلاس لڑھکا۔ ثالی اضطراری طور پر ہاتھ بڑھا کر جھکی...... اس نے کوئی آواز نہیں سنی۔ بعد میں بھی اس نے ہزاروں بار وہ لمحہ یاد کرنے کی کوشش کی لیکن یاد کرنے میں ناکام رہی کہ کوئی آواز آئی تھی۔ بس دفعتاً تیز، شعلہ صفت چبھن اس کے کندھے میں ترازو ہوئی۔ دھکا سا لگا تھا۔ وہ تقریباً کرسی سے گر ہی چلی تھی۔ وہ صرف اتنا سمجھ سکی کہ کوئی ہولناک واقعہ ظہور پذیر ہوا ہے۔ جیکٹ پر نظر پڑی۔ کندھے کے قریب شانے پر اس میں سوراخ نظر آ رہا تھا۔ کوئی درد نہیں۔ کوئی گھبراہٹ نہیں۔ وہ سمجھ نہ سکی۔ سوراخ سے لہو پھوٹ پڑا۔ ایک سیکنڈ بعد اسے ادراک ہوا۔

''اوہ نو، گاڈ...... مام شاید مجھے گولی لگی ہے۔'' وہ بولی۔ چہرے پر ہراس نظر آیا۔

شیرن کرسی میں سیدھی بیٹھی تھی۔ لیکن اس نے ثالی کی کیفیت پر ردِعمل پیش نہیں کیا۔ اس کی عینک گر گئی تھی۔ سر سامنے کی جانب جھکا ہوا تھا۔ نگاہ سینے کی جانب ساکت اور

پتھرائی ہوئی تھی۔ نیلے سویٹر پر ایک دھبا نمودار ہو رہا تھا۔

''مام!''

وقت جیسے تھم گیا۔ نثالی نے شانے کے سوراخ، پھر ماں کے سویٹر پر پھیلتے سرخ دائرے کو دیکھا۔ گولی نثالی کے شانے سے صاف گزر کر شیرن کے سینے میں اتر گئی تھی۔ نثالی عالمِ وحشت میں یہ منظر دیکھ رہی تھی۔

''او نو...... مام...... او گاڈ......!!''

دوسرے فائر کی آواز بھی سنائی نہیں دی۔ کوئی عورت چیخی۔ گولی پتا نہیں کسی چیز سے ٹکرا کر غلط زاویے پر گئی۔ دھماکا ہوا اور ایک شراب کی بوتل ریزہ ریزہ ہو گئی۔ نثالی اچھل کر ماں پر گری۔ دونوں زمین بوس ہو گئیں۔ نثالی نے ماں کے بے جان جسم کو نیچے چھپایا ہوا تھا اور چیخ چیخ کے آوازیں دے رہی تھی...... ہر جانب افراتفری پھیل گئی۔

بھاگو...... نکلو...... چھپ جاؤ کی ہاہاکار میں کراکری، میزیں اور کرسیاں الٹ پلٹ گئیں۔ بچے رو رہے تھے۔ ہنگامہ سا ہنگامہ تھا۔

نثالی سسک رہی تھی۔ مردہ ماں کے چہرے سے بال ہٹا رہی تھی۔ ''ڈیئر گاڈ......''

☆☆☆

پولیس اور ایمبولینس پہنچ رہی تھیں۔ ایک خاتون ایمرجنسی میڈیکل ٹیکنیشن نرمی کے ساتھ شیرن کی باڈی، نثالی کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کر رہی تھی۔ نثالی آمادہ نہیں تھی۔ اگر وہ ماں کو چھوڑ دیتی تو سانحہ حقیقت بن جاتا......

جبکہ وہ حقیقت بن چکا تھا۔ پولیس، کراؤڈ کو پیچھے ہٹا رہی تھی۔ نثالی اپنی تکلیف سے بے نیاز تھی۔ بمشکل اسے قابو کیا گیا۔ دو ٹیکنیشن اس کے شانے کی دیکھ بھال کر رہے تھے۔ شیرن کی باڈی کو اسٹریچر پر منتقل کر دیا گیا۔ سائرن کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ نثالی کو بھی اسٹریچر پر لٹایا گیا۔ اس کا سویٹر بھی خون میں بھیگ گیا تھا اور چہرہ آنسوؤں میں......

آہ یہ ٹی وی شو نہیں ہے...... حقیقت ہے۔

ڈوبتے ذہن میں، معاً شعلہ سا لپکا۔ ایک اہم چیز رہ گئی تھی۔ ''وہ میرا فوٹو گر گیا ہے...... پلیز، وہ میرے ڈیڈی کا فوٹو ہے......''

نثالی کی آہ و زاری نے چند سیکنڈ خرید لیے۔ وینڈی نامی نرس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ قدم بڑھا کر جھکی اور کوئی چیز اٹھا کر نثالی کے ہاتھ پر رکھ دی۔

''شکریہ۔'' نثالی کمزور آواز میں بولی۔

ڈیڈی وہاں کیوں تھے؟ جواب کون دے گا۔ ماں کو معلوم تھا...... لیکن ماں؟''

☆☆☆

نثالی واپس آ گئی تھی۔ دایاں بازو گلے میں پٹی کے ساتھ لٹکا ہوا تھا۔ دو یو ایس مارشل اس کے ہمراہ تھے۔ گولی، ہڈی چھوئے بغیر صاف گزر گئی تھی۔ ایک ہفتہ مزید اس کو ہاتھ لٹکا کر رکھنا تھا۔ دنیا بھر کی ولیم اور مارفین اس کے درد و اذیت کا مداوا نہیں کر سکتی تھیں۔ نہ کوئی شے حافظے سے اس منظر، بھیانک منظر کو مٹا سکتی تھی۔

کیا ہوتا اگر وہ وہاں نہ جاتی؟ کیا ہوتا اگر وہ گریگ کی بات مان جاتی؟ کیا ہوتا اگر وہ دریا میں بوٹ کی وارننگ کو نظرانداز نہ کرتی؟ کیا ہوتا اگر وہ گھر پر سامنے کے دروازے سے جاتی۔ کیا وہ اسے ملاقات کرنے دیتے؟ اور......اور...... کیا ہوتا...... اگر وہ گلاس سنبھالنے کے لیے نہ جھکتی؟ کیا ہے؟ کیوں ہے؟ ہست و بود، کون جانے؟

جسٹن اور ایملی، آنٹی کے ساتھ لانگ آئی لینڈ میں تھے۔ تدفین جمعرات کو تھی۔ پھر، اس کے بعد، کیا معلوم؟ شاید یہی انجام تھا۔ ناقابلِ تلافی نقصان ہو چکا تھا۔

مارکیٹ کے مخالف ہوٹل کی چھت سے اسنا ئپر رائفل ملی تھی اور ایک خوفناک پیغام۔ پلاسٹک بیگ میں کٹی ہوئی زبان۔ کُتّے کی کٹی ہوئی زبان۔ اس مرتبہ مارکیڈو کا پیغام نمایاں اور سفاکی کا مظہر تھا۔ ''زبان کھولنے والوں کا ہم یہ حال کرتے ہیں۔''

نثالی نے آنکھیں بند کر لیں۔ ''ڈیڈی کیا کر دیا تم نے؟ کہاں ہو تم؟ کون ہو تم؟'' جیٹ وے پر دونوں ایجنٹ وہیل چیئر کے ساتھ تھے۔ گریگ ہال کے اختتام پر کھڑا تھا۔ ''نثالی......ی......''

وہ لڑکھڑا کے اٹھی اور موم کے مانند اس کے بازوؤں میں پگھل گئی۔

''انہوں نے ہمارے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ وہ ہم سے کیا چاہتے ہیں؟''

''میں نہیں جانتا لیکن وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ ایسا کچھ نہیں ہونے دوں گا۔'' اس کی آواز میں عجیب تاثر تھا، عزم تھا، جبڑے بھنچے ہوئے تھے۔

''ڈیڈی کی وجہ سے...... اور پتا بھی نہیں وہ زندہ ہیں یا......'' اس نے سسکی لی۔ ''شاید وہ اب نہیں ہیں۔''

☆☆☆

تدفین والے دن کی سوگواری حد سے سوا تھی۔ ماں کا تابوت قبر میں اتارا جا رہا تھا اور باپ غائب تھا۔ نثالی دل

ہی دل میں پکار رہی تھی۔ دیکھو ڈیڈی تم نے کیا کر دیا۔ آؤ دیکھو، تم آئے کیوں نہیں؟ اٹھارہ ماہ...... صرف اٹھارہ ماہ میں کیا سے کیا ہو گیا۔ ماما میں نہیں روؤں گی۔ میں ہار نہیں مانوں گی۔ میں قاتل کو تلاش کروں گی۔ میں اُن درندوں کو...... ماما...... آئی لو یو...... آپ کو کبھی بھول نہیں سکتی۔ ایک سیکنڈ کے لیے بھی نہیں، گڈ بائے۔

☆☆☆

دو ہفتے گزر گئے تھے۔ نثالی کا زخم دھیرے دھیرے مندمل ہو گیا تھا۔ تاہم وہ لیب جانے کے موڈ میں نہیں تھی۔ وہ غصے میں تھی۔ اس کے اندر کے زخم بھرے نہیں تھے۔ ایک ڈیڑھ سال میں فیملی تباہ ہو گئی تھی۔ ماں دنیا سے چلی گئی تھی۔ باپ لاپتا تھا۔ حقائق بدل گئے تھے۔ ہر سچ جھوٹ میں تبدیل ہو گیا تھا۔

ذہنی اور جسمانی طور پر وہ بہتر ہونے لگی تو سب سے پہلے ٹینا سے ملنے گئی۔ ٹینا، ابھی بھی کوما کی گہری حالت میں تھی۔ کوما طویل المدت شکل اختیار کر گیا تھا۔ وہ مصنوعی تنفس کے ساتھ منسلک تھی...... امید کی کرن ڈوب ڈوب کے جھلملا رہی تھی۔ دماغ کے کام کرنے کی صلاحیت میں خفیف سا اضافہ ہوا تھا۔ آنکھوں کے پپوٹے بھی کبھی مرتعش ہو جاتے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات اس کے بدن میں بھی خفیف سی تحریک نظر آتی۔ لیکن ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ امکانات ففٹی ففٹی ہیں۔ اس بات میں بھی شک تھا کہ صحت یاب ہونے پر کیا وہ پوری طرح نارمل زندگی گزار سکے گی۔ دوسری طرف ایک اچھی اور حیرت انگیز خبر تھی کہ کلر پکڑا گیا تھا اور وہ ایک گینگسٹر تھا۔ پولیس کی رائے ٹھیک نکلی تھی۔ نثالی کا اس واقعے سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ گولی چلانے والا ایک سترہ سالہ لڑکا تھا۔ اس رات نشانہ بننے والا کوئی بھی ہو سکتا تھا۔ گینگ کا نام رینی گیڈ تھا۔ لڑکا تحویل میں تھا۔ تفصیلات پولیس نے پوشیدہ رکھی تھیں۔ اس انکشاف نے نثالی کے ذہن سے بوجھ کا بڑا حصہ کم کر دیا۔

وہ روز لیب میں ہوتی اور ٹینا کو بھی دیکھنے جاتی۔ وہاں بیٹھتی اور یک طرفہ باتیں کرتی رہتی۔ دھیرے دھیرے اس کی سوچ کا رخ بدل رہا تھا۔ کیا کیویٹی بھی ٹھیک سوچ رہا ہے کہ ڈیڈی نے مارگریٹ کو ختم کیا تھا اور ڈیڈی زندہ ہیں جس وقت نثالی کو معلومات ملنے والی تھیں، عین اس وقت ماما کو ناردیا گیا۔

ہر کوئی کہہ رہا ہے کہ ماضی کو بھول جاؤں مگر کیسے؟ ایف بی آئی، ڈیڈی کی طرف کیوں متوجہ ہوئی۔ اس کا سبب ہاورڈ تھا۔ ہاں ایک آدمی ہے، جو کچھ نہ کچھ جانتا ہے۔ ہاورڈ۔

☆☆☆

''نثالی تمہیں یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔'' ہاورڈ نے کہا۔

''ہاورڈ یہ بہت اہم ہے، پلیز......''

ہاورڈ نے گلے کے ساتھ پٹی میں لٹکا ہوا اس کا بازو دیکھا اور اسکرین ڈور کھول دیا۔ وہ نثالی کو لیونگ روم میں لے آیا۔

''میں نے پہلے بھی تمہیں بتایا تھا کہ یہ ہم دونوں کے لیے اچھا نہیں ہے۔ میں ایک منٹ دے رہا ہوں۔ اس کے بعد تم گیراج کے راستے باہر چلی جانا۔''

''ہاورڈ میں جانتی ہوں کہ تم جانتے ہو، اصل واقعہ کیا ہے؟''

آواز سن کے ہاورڈ کی بیوی بھی آ گئی۔ اس کی نظر بھی نثالی کے دائیں ہاتھ پر گئی۔ ''ہمیں تمہاری ماں کے بارے میں سن کر صدمہ پہنچا تھا۔ وہ اچھی خاتون تھیں۔'' ہاورڈ کی بیوی نے کہا۔ ''لیکن نثالی وہ لوگ بہت بُرے ہیں...... خونخوار درندے ہیں۔''

''ہاورڈ۔'' نثالی نے کہنا شروع کیا۔ ''تم لوگ جانتے ہو اور میں بھی کہ وہ بہت بُرے ہیں۔ پھر چھپنے کا فائدہ...... کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ تمہیں بھول جائیں گے...... نہیں میری ماں مر چکی ہے۔ باپ کے لیے میرے پاس کوئی آئیڈیا نہیں ہے۔ ہاورڈ کہانی ختم نہیں ہوئی ہے۔'' نثالی نے تصویر کا ایک فریم اٹھایا جس میں ہاورڈ، بیوی بچوں کے ساتھ موجود تھا۔ خوش و خرم فیملی۔

''یہ تمہاری فیملی ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ تم آزاد ہو؟''

''میری طرف دیکھو۔'' نثالی نے پٹی میں جھولتا اپنا دایاں بازو آگے کیا۔ ''تم جانتے ہو...... کسی نے دباؤ ڈالا تھا، میرے ڈیڈی کے خلاف؟ کیا تمہیں معاوضہ بھی دیا گیا تھا؟ پلیز...... تم نے کیا کیا، مجھے کوئی سروکار نہیں۔ میں صرف ڈیڈی کے بارے میں جاننا چاہتی ہوں۔''

ہاورڈ کے بھاری چہرے کے تاثرات بجھتی شمع کے مانند لرز رہے تھے۔

''نثالی تمہیں نہیں پتا کہ تم کس دلدل میں قدم رکھ رہی ہو، تم شادی شدہ ہو، اپنی نئی زندگی کا آغاز کرو۔''

''ہاورڈ، تم نہیں سمجھ رہے۔ تم جن کو بچانے کی کوشش کر رہے ہو۔ انہوں نے مجھے بھی ہلاک کرنے کی کوشش کی

تھی۔''

''میں کس کو بچا رہا ہوں......'' اس نے بیوی کی طرف دیکھا اور آنکھیں بند کرلیں۔

''تم سے ملنے کے بعد ہی ہارلن ریور پر مجھ پر حملہ ہوا تھا۔ وہ ایک وارننگ تھی۔ تم سے ملنے کے بعد ہی کیوں؟ کیا کوئی ہم کو دیکھ رہا تھا؟ کیا کوئی جانتا تھا کہ میں تم سے کیا چاہتی ہوں...... معاملات ڈیڈی کی ذات کے گرد گھوم رہے ہیں۔ میں انہیں جو سمجھتی تھی۔ ڈیڈی وہ نہیں ہیں۔ تاما بتانے جارہی تھیں، لیکن...... تم...... پلیز تم مت چھپاؤ، کیوں کررہے ہوایسا؟''

''تم نہیں سمجھ سکوگی۔ یہ پازا ایکسپورٹ یا سنہری عام اشیا کے متعلق نہیں ہے۔ ہم نے ہمیشہ گولڈ ہی فروخت کیا تھا۔ تمہارے ڈیڈی گولڈ فروخت کرتے تھے۔''

''وہاٹ؟'' ثنالی کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ ''وکیل کیپٹن کے کیس فولڈر میں تو تم اور ڈیڈی ٹرائل کے دوران میں کچھ اور ہی کہہ رہے تھے؟''

ہاورڈ نے چشمہ اتار دیا...... تاثرات ناقابلِ فہم تھے۔ ''کیا تم یقین کرلوگی؟''

''کیوں نہیں......'' ثنالی نے اسے گھورتے ہوئے سرگوشی کی۔ وہ کیا کہنے جارہا ہے۔

''میرے گمان میں نہ تھا کہ بعدازاں خونریزی شروع ہوجائے گی اور شیرن...... میں تصور نہیں کرسکتا تھا کہ شیرن کو زندگی ہارنی پڑے گی...... خدا مجھے معاف کرے۔''

''آخر سچ کیا ہے؟ کوئی تو مجھے سچ بتادے۔ تم کیوں معافی مانگ رہے ہو؟ کیا کردیا تھا تم نے؟ گواہی دی تھی نہ ڈیڈی کے خلاف...... کس نے تمہیں مجبور کیا تھا؟'' وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔

''سچ...... اکاؤنٹنٹ کھوکھلے انداز میں مسکرایا۔ ''سچ وہ نہیں ہے جو تم سمجھ رہی ہو۔''

''میں کچھ نہیں سمجھ رہی۔ تم بتادو۔''

''میں راب کے ساتھ وفادار تھا۔ تمہارے ڈیڈی کے لیے کچھ بھی کرسکتا تھا اور میں نے کیا۔''

''وہاٹ؟ یہ کیسی وفاداری تھی۔ تم نے اُن کے خلاف گواہی دی اور شاید دولت کی خاطر۔ کس نے پیسے دیے تھے؟'' ثنالی برہم ہوگئی۔

''کس نے دی تھی رشوت؟'' وہ چیخ اٹھی۔

''بین راب!''

کوئی بھینسا پوری رفتار سے ثنالی سے آکر ٹکرایا۔ ایک دنیا فنا ہوگئی۔ دوسری دنیا کے آغاز کے لیے۔ کائنات درہم برہم ہوگئی۔ کائنات صغیر...... ثنالی کے اندر کی کائنات...... ستارے ٹکرا گئے۔ سورج تاریک ہوگیا۔ چاند پیلا پڑ گیا۔ دھوکا ہے کرشمۂ حیات...... وہم ہے وجودِ کائنات......

''وہاٹ؟'' ثنالی کو لگا کہ اس کی آواز کنویں سے نہیں، پاتال سے آئی ہے۔

''بین راب نے ہدایت دی تھی کہ میں ایف بی آئی کے پاس جاؤں۔ ثنالی اس کام کے انہوں نے مجھے بہت پیسے دیے تھے۔'' وہ رورہا تھا۔

☆☆☆

وہ لانگ آئی لینڈ زیل روڈ کی ایک کار میں سفر کررہی تھی۔ وجود ہزاروں ٹکڑوں میں تقسیم ہوچکا تھا۔ ہاورڈ کے الفاظ دہکتے انگارے تھے جنہوں نے اس کے پورے وجود کو بھسم کردیا تھا۔ کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟ انہوں نے خود کو اور فیملی کو تباہ کردیا۔ عزت کا جنازہ نکال دیا۔ کاروبار تباہ۔ مستقبل تباہ۔ کن کا؟ جن سے وہ محبت کرتے تھے...... یہ عقدۂ لاینحل تھا۔ وہ کیسے حل کرے۔ ڈیڈی کون تھے؟ یہ سوال اپنا قد بڑھا کر اب آسمان کو چھو رہا تھا...... دماغ ہانڈی کی طرح پک رہا تھا۔ ہر شے تہ و بالا ہوگئی تھی...... پھر لاشعور نے اپنا کام کیا۔ شعور نے لاشعور کی جگہ لے لی۔ لاشعور جواب دے رہا تھا...... یادداشت کی گہرائی میں۔ جب وہ بچی تھی۔ لاشعور نے اسے یاد دلایا۔ وہ اس کی ماما کی آواز تھی۔ برہم اور فیصلہ کن۔ ڈیڈی اور مام کسی بات پر شور کررہے تھے، کوئی تکرار تھی...... ثنالی کی آنکھ بھی ان آوازوں سے کھلی تھی۔ وہ بستر سے نکل کر بالائی منزل کی سیڑھیوں پر آگئی۔ ماں باپ بلند آواز میں جھگڑ رہے تھے۔ ثنالی نے ڈیڈی کو کبھی اس انداز میں شور کرتے نہیں دیکھا تھا۔

''تم اس معاملے سے دور رہو۔'' وہ چیخ رہے تھے۔ ''تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔''

''پھر کس کا ہے۔ بتادو۔ آج فیصلہ کرلو۔ وہ نہیں، ہم تمہاری فیملی ہیں۔ تمہیں ابھی فیصلہ کرنا ہوگا'' ماں کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

ثنالی خوف سے کانپ رہی تھی۔ وہ کون تھا؟ اس کے ڈیڈی تو ایک خوش مزاج، نرم رُو، محبت کرنے والے انسان تھے۔ وہ کس بات پر لڑ رہے تھے۔ وہ مشتعل تھے اور انہوں نے فیصلہ کردیا۔ انہوں نے ماما کو تھپڑ مار کر فیصلہ سنادیا...... ثنالی نے منہ پر ہاتھ رکھ کر خود کو چیخنے سے روکا۔

☆☆☆

وہ اسٹیشن پر ٹرین سے اتری اور سڑک پر آگئی۔

وہ تنویمی کیفیت میں چل رہی تھی۔ ڈیڈی کیا چاہتے تھے، اچانک اس کی سمجھ میں آگیا تھا۔ فیصلہ تو انہوں نے ماما کو تھپڑ مار کر اسی وقت سنا دیا تھا۔ اتنے طویل عرصے بعد مارکیڈوز کے ساتھ ڈیلنگ کو انہوں نے ظاہر کر دیا تھا۔ اپنے دوست کو جیل پہنچا دیا تھا۔ محبت کرنے والی فیملی کو بدحال کر دیا تھا۔ یہ سب ایک پلان تھا لیکن کیوں؟ وہ بھی اتنے عرصے بعد...... کیا سیکیورٹی پروگرام کے ایجنٹ یہ سب کچھ جانتے تھے؟ کیا وہ ڈیڈی کی اصلیت سے واقف تھے۔ مارگریٹ کا جو حال کیا گیا تھا کیا ڈیڈی یہ کر سکتے تھے؟ کیا مارکیڈوز شروع سے مارگریٹ کی تاک میں تھے؟ نتالی کا دماغ سوالات کا ایسا جنگل بن گیا تھا جس کے تمام اشجار ایک دوسرے میں الجھ گئے تھے۔ ڈیڈی کو اپنی زندگی برباد کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ وہ پروٹیکشن تو نہیں تھی۔ ورنہ وہ سیکیورٹی پروگرام سے باہر کیوں نکلتے؟ نتالی نے سوچنا بند کر دیا۔ اس کا دماغ سن ہو گیا تھا۔

سیل فون کی گھنٹی بجی۔ نتالی نے دیکھا، گریگ کی کال تھی۔ اس نے جواب نہیں دیا اور چلتی رہی۔ ڈیڈی مارگریٹ سے کیا معلوم کرنا چاہتے تھے؟ اگر ڈیڈی نے مارگریٹ پر وحشیانہ ظلم کیا تو یقیناً ان کے اندر ایک خونخوار درندہ چھپا بیٹھا ہے۔ کیا اب شک کی گنجائش ہے کہ کولمبیا کے بدنام زمانہ ڈرگ ڈیلرز میں سے ایک مارکیڈو فیملی سے ڈیڈی کا کوئی تعلق نہیں ہے؟

☆☆☆

”کہاں چلی گئی تھیں؟ میں فون کرتا رہا۔“ گریگ نے سوال کیا۔ نتالی نیم مردہ انداز میں صوفے پر ڈھیر ہو گئی۔

”نتالی؟“

”ڈیڈی نے یہ ڈراما خود رچایا تھا...... خود جیل گئے تھے۔ انہوں نے ہاورڈ کو کوارٹر ملین ڈالر دیے تھے کہ وہ ایف بی آئی تک اطلاع پہنچا دے۔ ایف بی آئی نے کچھ نہیں کیا۔ سب کچھ منصوبہ بندی کے ساتھ ڈیڈی نے خود کیا۔“

گریگ اٹھ کے بیٹھ گیا۔ ”تم ہوش میں ہو؟“

”یہی سچ ہے۔“ نتالی نے ہاورڈ کے بارے میں بتایا۔

”پھر اب کیوں؟ یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہتا تو کیا مضائقہ تھا؟“

”ہاں، اس کا جواب میرے پاس نہیں ہے۔ بہرحال ڈیڈی کی فیملی ہم نہیں مارکیڈوز تھے...... کوئی بھی جیل نہیں گیا۔ وکٹر اور نہ لوئیس...... جن کے خلاف ڈیڈی نے گواہی دی تھی اور جن کی گورنمنٹ کو ضرورت تھی۔ کتنی عجیب بات ہے۔ پھر وہ خود بھی غائب ہو گئے۔ صرف اُن کا دوست ہیرالڈ پھنس گیا۔ ڈیڈی ہی میرے سب کچھ تھے۔ مجھے ان سے محبت تھی۔ گریگ، میرا دماغ کام نہیں کر رہا۔“

”تم پھر اس بھنور میں ڈوب رہی ہو۔ تم خوش قسمت تھیں کہ تمہاری زندگی بچ گئی۔ یہ لوگ حیوان ہیں۔ تم کیوں بار بار اس چکر میں الجھ جاتی ہو۔“ گریگ نے سمجھایا۔

”میں خوش قسمت نہیں ہوں۔“ وہ چلاّ پڑی۔ ”میں جاننا چاہتی ہوں...... تم نہیں سمجھ رہے، میری ماں کچھ بتانا چاہتی تھی۔“

☆☆☆

لانڈری ٹرک پھر وہیں تھا۔ اس مرتبہ لوئیس ٹرک میں سے برآمد ہوا۔ آٹھ بج رہے تھے۔ فورڈ اپنی جگہ کھڑی تھی۔ ٹرک اس مرتبہ سڑک کے دوسری جانب فورڈ کے قریب تھا۔ ٹرک کا نوجوان ڈرائیور سر میں گولی کھانے کے بعد لوئیس کے ہاتھوں قید حیات سے آزاد ہو چکا تھا۔ لوئیس نے ایک ہاتھ میں لانڈری بیگ اٹھایا اور محتاط انداز میں فورڈ سے قریب تر ہو گیا۔ کونگاسک نوئل میٹر ہاتھ میں آگیا۔ پہلی گولی سگریٹ نوش ایجنٹ کی زندگی کا چراغ گل کر گئی۔ سگریٹ جل رہی تھی۔ گولی نہیں، شیشہ ٹوٹنے کی آواز نے دوسرے ایجنٹ کو الرٹ کیا۔ اس نے بیک وقت ریڈیو کی طرف اور دوسرا ہاتھ جیکٹ میں ریوالور نکالنے کے لیے بڑھایا۔ لوئیس نے دو فائر کیے اور گولیاں دوسرے ایجنٹ کے سینے میں روپوش ہو گئیں۔ لوئیس نے دروازہ کھولا اور تیسری گولی پیشانی پر چپکا کر زندگی کے ہر امکان کو ختم کر دیا۔ اس نے اطراف میں دیکھا۔ سڑک صاف تھی۔ لانڈری ٹرک نے منظر چھپایا ہوا تھا۔ گن اس نے پیچھے پتلون میں اُڑس لی اور بڑھ کر اپنے مطلوبہ گھر کا رخ کیا۔ سیڑھیاں چڑھ کر اس نے گھنٹی بجائی۔ ونڈو بلائنڈ میں جھری پیدا ہوئی۔ بھورے بالوں والی عورت کی جھلک نظر آئی۔ لوئیس کی گن کپڑوں کے بیگ کے نیچے تھی۔

”برابر والا گھر ہے۔“ عورت نے بائیں جانب اشارہ کیا۔ لوئیس نے دانت نکال کر بیگ دکھایا۔ انداز یہی تھا کہ وہ کچھ نہیں سمجھا۔ بعد ازاں فرنٹ ڈور میں جھری نمودار

ہوئی۔ سرکاری گارڈ نے دروازہ کھولے بغیر کچھ کہنا چاہا۔ لوئیس نے بلاتامل کاندھے کا زوردار دھکا مارا۔ اندرونی چین ٹوٹ گئی۔ دروازہ کھلا۔ بھورے بالوں والی ایجنٹ چیخ مارکر زمین بوس ہوئی۔ وہ اپنی گن ٹٹول رہی تھی۔ جب لوئیس نے دو گولیاں اس کے سفید بلاؤز میں اتار دیں۔

''سوری۔'' وہ بڑبڑایا اور دروازہ بند کردیا۔ ایک کتا کچن سے جھپٹا۔ لوئیس کی چلائی ہوئی گولی اس کی گردن میں پیوست ہوگئی۔ لوئیس جانتا تھا کہ اسے سرعت سے کام نمٹانا ہے۔ وہ لاعلم تھا کہ گھر میں کتنے ایجنٹ ہیں۔ دوسرے باہر کار میں کوئی آنے جانے والا لاشیں دریافت کرسکتا تھا۔

لیونگ روم سنسان تھا۔ لوئیس نے فون ہک پر سے ہٹا دیا۔

''پام۔'' ایک اور عورت کی آواز آئی۔ ''تم نے انہیں بتا دیا کہ پڑوس میں جائیں؟'' آواز کچن سے آئی تھی۔ لوئیس آواز کی سمت بڑھا۔ اسے وہی عورت نظر آئی جو چند روز قبل کوڑا کرکٹ پھینکنے باہر نکلی تھی اور ایک ایجنٹ نے اس سے بات کی تھی۔

لوئیس کو دیکھ کر اس کے ہاتھ سے چائے کا کپ گر کر ٹوٹ گیا۔ اس کے بال تقریباً سفید تھے۔

''وہ کہاں ہے؟ سنیورا؟''

عورت نے عالمِ حیرت میں پلکیں جھپکائیں۔ وہ صورتِ حال کو سمجھنے سے قاصر نظر آرہی تھی۔ ''ڈوبی؟ کیا تم نے ڈوبی کے ساتھ؟'' اس نے ڈوبی کو پکارا۔

''ماما، میرے ساتھ ڈراما مت کرو۔ ورنہ تمہیں بھی ڈوبی کے پاس پہنچا دوں گا۔''

''ایجنٹ برن مائر کہاں ہے؟'' عورت نے لوئیس کی وحشت ناک آنکھوں اور ہاتھ میں موجود گن کی طرف دیکھا۔ لوئیس نے آگے بڑھ کر گن کی نال اس کے گال پر رکھ دی۔ ''کوئی مدد کے لیے نہیں آئے گا۔ جلدی بتاؤ، وہ کہاں ہے؟ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔'' وہ غرایا۔

عورت کی آنکھوں میں بے بسی اور خوف تھا۔ یہ تاثر لوئیس درجنوں مرتبہ دیکھ چکا تھا۔ عورت کے تصور میں تھا کہ وہ کیا جواب دے گی اور اس کے ساتھ ہی اس کی زندگی کا خاتمہ ہوجائے گا۔ ''کون کہاں ہے؟ کیا چاہتے ہو؟''

''بتا دو گی تو زندہ رہو گی۔ جلدی کرو۔ شوہر کہاں ہے؟''

''میرا شوہر؟ وہ یہاں نہیں ہے۔ میں قسم کھاتی ہوں...... میں نہیں جانتی وہ کہاں ہے۔''

لوئیس نے مغلظات بکتے ہوئے اسے دھمکانا شروع کیا۔

''میں قسم کھاتی ہوں۔ وہ چند ہفتے پہلے یہاں سے چلا گیا تھا۔''

''کہاں؟'' لوئیس نے اس کے بال جکڑ کر گن کی نال آنکھ پر رکھ دی۔

وہ فریاد کررہی تھی۔ مچل رہی تھی۔ ''پلیز، یقین کرو...... ایجنٹ یہاں کیوں ہیں...... یہ بھی مجھے نہیں معلوم۔ پلیز میں قسم کھاتی ہوں۔'' وہ سسکیاں لے رہی تھی۔

''اوکے لیڈی۔'' اس نے عورت کا کمزور ہاتھ پکڑ کے جلتے ہوئے برنر کے قریب کردیا۔ عورت دہشت کے عالم میں آہ و زاری کررہی تھی۔ اس نے ناکام مزاحمت شروع کردی۔ پُتلیاں حلقوں سے ابل پڑیں......

''کچھ یاد آیا؟'' اس نے آخری بار پوچھا۔

☆☆☆

چند بلاک دور جانے کے بعد لوئیس نے ٹرک پہاڑی کے دامن میں روکا اور اس کے ڈرائیونگ کیبن سے باہر آگیا۔ کسی نے تعاقب نہیں کیا تھا...... وہاں واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کی پارکنگ تھی۔ اس نے کپڑے بدلے، اسٹیئرنگ اور ڈور ہینڈل کو صاف کیا...... ضروری صفائی کرنے کے بعد وہ تاریکی میں ایک جانب چل دیا۔

کچھ دور چلنے کے بعد وہ ایک کار کے پاس پہنچا۔ یہ کرائے کی ٹویوٹا تھی۔ وہ کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

''کیا رہا؟'' ڈرائیور نے سوال کیا۔ ''یہاں سے نکل چکا ہے لیکن نیویارک میں ہے۔''

''نیویارک؟'' ڈرائیور نے حیرت کا اظہار کیا۔

''اس کی بیوی نے مرنے سے پہلے یہی بتایا تھا۔''

''کوئی بات نہیں۔ میں جانتا ہوں، وہ کہاں ملے گا۔'' ڈرائیور نے گاڑی گھمائی۔

☆☆☆

گریگ چاہتا تھا کہ وہ اپنے معمولات تبدیل کرے۔ وہ کئی ہفتے بعد فرگو کے ساتھ جاگنگ کے لیے پارک میں آئی تھی۔ تقریباً دو بلاک پر ہی اس کا سانس پھول گیا۔ نٹالی نے فرگو کی رسی چھوڑ دی اور خود گھاس پر بیٹھ گئی۔

کچھ فاصلے پر اس کے سامنے سیاہ چرمی جیکٹ اور دھوپ کا چشمہ لگائے ایک آدمی بیٹھا تھا۔ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ نٹالی نے فرگو کی تلاش میں اطراف میں نظر دوڑائی۔ پھر اس آدمی کی طرف دیکھا اور کھڑی ہوگئی۔ اس کے اٹھتے ہی ایک آواز

آئی۔''ثالی!''

ثالی تیزی سے گھومی...... کشیدہ ہوتے اعصاب پُرسکون ہو گئے۔اس آدمی نے چشمہ اتار دیا تھا۔آواز اسی نے دی تھی۔ثالی نے پہچان لیا۔وہ بریٹو تھا۔اس مرتبہ اس نے ٹوپی کی جگہ چشمہ لیا ہوا تھا۔

''تم ڈر گئیں شاید۔''اس کی چھوٹی سی داڑھی اپنی جگہ پر تھی۔وہ مسکرایا۔وہی گالف کیپ اس کی گود میں رکھی تھی۔''تم کئی ہفتے بعد آئی ہو؟''اس کا لہجہ اور آواز ہمیشہ کی طرح نرم اور شستہ تھی۔

''وہ میری ایک عزیز دوست حادثے کا شکار ہو گئی تھی۔زیادہ تر میں اس کے پاس ہوتی تھی۔''

''اوہ، آئی ایم سوری۔''اس نے اظہارِ افسوس کیا۔''اگر تم خیال نہ کرو تو کچھ دیر بیٹھ جاؤ۔میں اپنے پرانے دوست سے مل لوں۔''اس کا اشارہ فرگو کی جانب تھا۔

''شیور۔''ثالی ریلیکس ہو گئی تھی۔عام طور پر وہ دونوں گھر کی، فیملی یا لیب کے بارے میں بات کرتے تھے۔لیکن آج......ثالی کو لگا جیسے وہ اس کا منتظر تھا۔احتراماً وہ فاصلہ برقرار رکھ کر بیٹھا تھا۔

''اب کیسی ہے تمہاری دوست؟''

''امید ہے، بہتر ہو جائے......حالت بہت اچھی نہیں ہے۔''

''اوہ......امید ہے وہ ٹھیک ہو جائے گی۔تمہاری ماں کے بارے میں سن کے دلی افسوس ہوا تھا۔''اس نے سادگی اور سچائی سے کہا۔ثالی کو کرنٹ لگا۔وہ جانے کا بہانہ ڈھونڈ رہی تھی۔یوں محسوس ہوا جیسے اس نے کوئی اور بات سنی ہے۔اسے کیونکر علم ہوا۔کئی ہفتوں بعد ملاقات ہوئی تھی۔وہ اس کی ماں کے نام سے ناواقف تھا۔اگر اخبار میں بھی ڈیتھ نوٹس پڑھا ہوگا......تو اسے کیا معلوم کہ شیرن کون تھی۔

''آپ کیسے جانتے ہیں؟''

تب معمر آدمی نے ایک اور حیران کن حرکت کی۔اس نے سر کے اشارے سے ایک آدمی کو سگنل دیا۔وہ آدمی ملازم یا باڈی گارڈ کے مانند بینچ سے ذرا ہٹ کے کھڑا تھا۔اشارہ پا کر وہ مؤدبانہ انداز میں دور ہٹ کے دوسری بینچ پر بیٹھ گیا۔ثالی نے سنسنی محسوس کی۔یہ کیا ہو رہا ہے؟تاہم کچھ ٹھیک نہیں ہے۔اس نے قریب آتے ہوئے فرگو کی رسی پکڑی۔وہ اٹھنے کے لیے تیار تھی۔اس نے گیٹ کی طرف دیکھا۔شاید کوئی پولیس والا نظر آجائے۔

''کون ہو تم؟''اس نے محتاط انداز میں سوال کیا۔

''پلیز۔''آدمی نے ہاتھ بڑھا کر ہتھیلی اس کے بازو پر رکھ دی۔''رک جاؤ۔''

''کون ہو تم؟''ثالی نے پھر سوال دہرایا۔اس کے لہجے میں شبہات کی آمیزش تھی۔

''ڈرو مت۔''اس کی آواز میں گداز تھا۔نیلی آنکھوں کی روشنی بڑھ گئی تھی لیکن اس نے جو کہا......وہ الفاظ کی آری تھی جس نے ثالی کی ہڈیوں تک کو کاٹ کے رکھ دیا۔

''ثالی، میں آسکر مارکیڈو ہوں۔''

☆☆☆

ثالی کے بدن کا ہر خلیہ جم کے رہ گیا۔

آسکر مارکیڈو کی شناخت، ڈرگ ڈیلر اور سفاک، بے رحم قاتل کی تھی جس نے ثالی کی آنکھوں کے سامنے اس کی ماں کا خون کیا تھا اور غالباً ڈیڈی کو بھی ختم کر دیا تھا۔وہ کیا کرے؟اس کے ذہن نے کام کرنا چھوڑ دیا۔وہ پلک جھپکائے بغیر برف جیسی نیلی آنکھوں کو دیکھ رہی تھی۔دہشت میں ڈوبی چیخ حلق میں گھٹ کے رہ گئی۔آسکر کا آدمی زیادہ دور نہیں تھا۔

''ثالی، پلیز......تمہیں مجھ سے گھبرانے، ڈرنے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔یہ میرا وعدہ ہے۔آسکر مارکیڈو کا وعدہ۔برعکس اس کے خوف مجھے ہے......تمہاری جانب سے۔''

ثالی بے قابو ہوئی جا رہی تھی۔سینے میں آگ لگی تھی۔یہ آدمی قابلِ گردن زدنی ہے۔اس کی ماں کا قاتل۔اس کے آدمیوں نے اس پر دریا میں حملہ کیا تھا۔ڈرگ کارٹل۔فریڈر نیدا......ہر خرابی اور بربادی کی ذمے دار......

''تمہارے ڈیڈی......''

''کیا ہوا ڈیڈی کو؟وہ مر گئے......تم نے اُن کو......''

''نہیں۔وہ زندہ ہیں۔درحقیقت وہ میری تلاش میں ہیں۔مجھے ختم کرنا چاہتے ہیں۔''

''وہاٹ؟میں یقین نہیں کر سکتی۔''وہ مشتعل ہو گئی۔''تم جھوٹ بول رہے ہو۔''ثالی نے دونوں مٹھیاں بھینچ لیں۔باکسر کے مانند۔کسی چیز نے اسے روک لیا۔وہ معمر آدمی کا سکون اور اطمینان تھا۔وہ اسی طرح بیٹھا رہا۔ثالی کے اشتعال پر اس نے کسی قسم کا ردِعمل پیش نہیں کیا۔

اچانک ثالی کے احساسات میں صرف غیر یقینی اور غصہ رہ گیا۔

''کیا مطلب؟وہ تم کو تلاش کر رہے ہیں؟''

''ہاں اسی لیے انہوں نے منصوبہ بنایا۔گرفتاری کا

ڈراما کیا...... اور گورنمنٹ سیکیورٹی پروگرام میں چلے گئے۔ ثنالی، مجھے یقین ہے کہ تم یہ سب جان چکی ہو۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟''

ثنالی کی نظر اس کی نگاہ سے بندھ کے رہ گئی۔ خاموشی...... ''ہاں میں جانتی ہوں۔ لیکن اس کا مطلب کیا ہے؟''

''ہاں، مطلب...... وہ سیکیورٹی پروگرام میں تحفظ کے لیے نہیں گئے تھے۔ وہ اس پروگرام کو بریک کرنے گئے تھے۔''

ثنالی کو آسکر کی باتوں میں سچائی محسوس ہونے لگی۔ اگرچہ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا اور وہ سمجھنے کی کوشش کررہی تھی۔

''تم یہ سب مجھے کیوں بتا رہے ہو؟ اور میں ہر بات پر کیسے یقین کرلوں؟''

''مجھے یقین ہے کہ تم یقین کرلوگی۔ سچائی کی اپنی زبان ہوتی ہے۔ تم زیادہ دیر اندھیرے میں نہیں رہ سکتیں۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ مارگریٹ ہم دونوں کی کیس ایجنٹ تھی۔ منشیات کے دھندوں میں ملوث افراد کی اطلاع فراہم کرنے والوں کو یہاں رکھا جاتا ہے...... وہ قید نہیں ہوتے...... تم جانتی ہو اس پروگرام کی نوعیت کو۔ جو تمہارے والد نے ٹرائل میں جانے سے پہلے تمہیں بتائی ہوگی۔''

آسکر نے ثنالی کے بازو کو چھوا۔ اس مرتبہ ثنالی نے کوئی حرکت نہیں کی۔

''ثنالی، میں نے بیس برس سیکیورٹی پروگرام میں گزارے ہیں۔''

ثنالی اُسے دیکھتی رہی گئی۔ یہ درندہ، جس کے نام کا مطلب تھا۔ ''تشدد اور موت۔'' جس کے لیے ڈیڈی ٹرائل میں گئے۔

''نہیں۔'' ثنالی نے ہاتھ کھینچا۔ ''تم مارکیڈو ہو۔ ایف بی آئی کے مطابق تم ڈیڈی کو مارنا چاہتے تھے......''

''ثنالی، ایف بی آئی نے بہت کچھ کہا ہوگا۔ ان باتوں کا مقصد صرف مجھے کور فراہم کرنا تھا۔ بیس برس سے میں مارکیڈو ڈرگ کارٹل سے دور ہوں۔ ہاں میں ان کے خلاف اطلاعات فراہم کرتا رہا ہوں۔ میری اطلاعات سے تمہارے ڈیڈی کا کوئی تعلق نہیں۔ ڈرگ ڈیلنگ میں کوئی ایک گروپ یا کوئی ایک ملک ملوث نہیں ہے۔ مارگریٹ میری شناخت اور محل وقوع سے واقف تھی۔ تمہارے ڈیڈی کا آدمی اسی لیے مارگریٹ سے ملا تھا کہ مجھے تلاش کرکے ختم کردیا جائے۔ میں یہ ثابت کرسکتا ہوں، ثنالی راب۔''

اوہ گاڈ...... وہ سب کچھ جانتا ہے، میں اسے کیونکر جھٹلاؤں...... وہ کہہ رہا تھا۔ ڈیڈی کا آدمی، یعنی ڈیڈی مارگریٹ سے نہیں ملے تھے۔ اس کے تاثرات...... اس کی آنکھیں۔ ثنالی نے اس کے چہرے کو بغور دیکھا۔ گول ٹھوڑی، رخساروں کی ہڈیاں، آنکھوں میں مقصد اور شفاف نیلا رنگ...... اگر داڑھی ہٹا کر عمر کم کردی جائے۔

''اوہ میرے خدا...... میں اسے جانتی ہوں۔'' وہ دنگ رہ گئی۔

''میں تمہیں پہچان گئی۔ میں نے تم دونوں کا فوٹو دیکھا ہے۔ کارمینس میں گیٹ کے نیچے؟'' اس کے چہرے پر روشنی پھیل گئی۔

''کون ہو تم؟ تم سب کیسے جانتے ہو؟ میرے ڈیڈی کو بھی؟''

معمر آدمی نے سر جھکا کر اوپر کیا۔ وہ خاموش تھا۔

''ثنالی، بنجامن راب میرا بھائی ہے۔''

☆☆☆

ثنالی گرتے گرتے بچی۔ اس نے بینچ کا سہارا لے لیا۔

''سگا بھائی؟''

''نہیں...... لیکن روز اور شیرن سگی بہنیں تھیں۔''

تمام شکوک اور خوف تحلیل ہوگیا۔ سچ سامنے آگیا تھا۔ وہ حقیقت بیان کررہا تھا۔ وہ روز کو بھی جانتا تھا۔

''کیوں...... اب کیوں؟ اتنے برس بعد؟''

''ایک ضعیف آدمی کا انتقال ہوگیا ہے...... کولمبیا میں اسی جگہ پر، کارمینس...... تم جانتی ہو۔ ثنالی، وہ ضعیف آدمی میرا باپ اور تمہارا دادا تھا۔''

''نہیں، میرے دادا کا انتقال برسوں پہلے اسپین میں ہوا تھا۔'' اس نے نفی میں سر ہلایا۔

''نہیں، تمہارے والد کے والد اب تک بقیدِ حیات تھے۔'' آسکر مارکیڈو نے کہا۔ ''اور گزشتہ بیس برسوں میں وہ میرے محافظ بھی تھے۔ مارکیڈوز کے دو دھڑے ہو گئے تھے...... اور اب مزید ٹوٹ پھوٹ شروع ہوگئی ہے۔ کولمبیا میں خون خرابا شروع ہوگیا ہے اور یہاں بھی۔ لیکن یہاں مارکیڈوز کا وجود قریب الختم ہے......''

ثنالی نے الجھن سے آنکھیں جھپکائیں۔ ''محافظ؟''

''میں بتاؤں گا...... تمہیں بہت سی باتوں سے لاعلم رکھا گیا ہے۔ تمہارے دادا کے رخصت ہوتے ہی سب کچھ بدل گیا۔ جو لوگ مجھے ختم کرنا چاہتے تھے، وہ تمہارے دادا کی وجہ سے رکے ہوئے تھے۔ عہدِ قدیم کی وجہ سے، قسم، قانون، اٹوٹ بندھن۔ اب عہد ٹوٹ چکا ہے۔''

''کیسا عہد؟''

''فرید رنیدا...... یہ لفظ تم نے سنا ہے؟''

ثنالی نے اثبات میں سر ہلایا۔

''مجھے علم ہے کہ یہ لفظ تمہارے لیے خوف و دہشت کی علامت کے سوا کچھ نہیں۔ ہمارے لیے یہ عزت، وقار اور غیرت کا مسئلہ ہے۔ جس کے لیے کچھ بھی کیا جاسکتا ہے۔ جیسے بعض ممالک میں غیرت کے نام پر خودکشی اور قتل کیے جاتے ہیں...... اس لفظ کا مطلب ہے برادری (فیملی)...... برادری کا ہر فرد برادر ہے جو برادری کے قاعدے قوانین اور اصولوں سے انحراف نہیں کرسکتا۔ کولمبیا میں ایک ڈرگ بیرن یا کارٹل نہیں ہے۔ ہماری ''فیملی'' مارکیڈو کہلاتی ہے...... میں کہہ رہا تھا کہ یہ عہد بہت سخت اور مضبوط ہوتا ہے۔ کوئی باپ اپنی بیٹی سے جتنی محبت کرتا ہے...... یہ اس سے بھی زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ فرید رنیدا۔''

نہیں، ناقابلِ یقین...... ثنالی ششدر رہ گئی۔

''تمہارے ڈیڈی، برسوں سے فرید رنیدا کے لیے کام کررہے تھے۔ یہ ان کی جاب تھی، ڈیوٹی۔ لیکن انہیں ایک حساب چکانا تھا۔ اسکور برابر کرنا تھا۔ وہ ان کے لیے اتنا اہم تھا کہ انہوں نے سارا آرام تج دیا۔ اپنا گھر بار قربان کردیا۔ تمہیں بھی، ایملی اور جسٹن کو بھی چھوڑ دیا۔ بیس سال گزرنے کے بعد بھی۔ میں سمجھتا ہوں۔ یہ خون سے متعلق ہے...... محبت سے زیادہ طاقتور۔ ثنالی، تمہارے ڈیڈی کو میرا خون چاہیے، یہ محبت سے بڑھ کر ہے۔ نشانہ میں ہوں۔ وہ میری تلاش میں ہے۔ اس کے لیے وہ کچھ بھی کرے گا۔ ہر حد کراس کرے گا؟ کیونکہ میں نے بیٹی کی محبت میں ''فرید رنیدا کے اصول توڑ دیے تھے۔ میرا یقین محبت ہے۔ محبت سے بڑھ کر کچھ نہیں۔''

''مطلب، ڈیڈی زندہ ہیں۔'' ثنالی کی آواز ہر تاثر سے عاری تھی۔ یہ محض ایک سوال تھا۔

''بلاشبہ...... اور ممکن ہے کہ وہ آس پاس کہیں موجود ہوں۔''

ثنالی نے اضطراری طور پر اطراف میں دیکھا۔ اگر وہ زندہ ہیں تو انہوں نے رابطہ کیوں نہیں کیا۔ ماما کے جانے کے بعد بھی نہیں؟ خود اس کے زخمی ہونے کے بعد بھی نہیں۔ ایملی اور جسٹن کو ان کی ضرورت ہے۔ اگر یہ حقیقت ہے تو تسلیم کرنے کے لیے بہت بڑی ہے، بہت تلخ ہے، بہت سنگین ہے۔

''تم جھوٹ بول رہے ہو۔'' وہ اچانک کھڑی ہوگئی۔ ''ان کے خلاف مجھے استعمال کررہے ہو۔ ماما کو تم لوگوں نے مارا...... مجھے زخمی کیا۔ فریدرنیدا کی کہانی بھی مضحکہ خیز ہے۔''

''تم جانتی ہو کہ یہ سچ ہے۔ تم نے فوٹو دیکھا تھا۔'' مارکیڈو کے اعتماد اور اطمینان میں کوئی خلل نہیں پڑا۔ ''شیرن کو مارنے کا میں تصور نہیں کرسکتا۔ کس نے مارا؟ تمہیں پتا چل جائے گا۔''

کشمکش نثالی کے اعصاب توڑ رہی تھی۔ آسکر کا چہرہ اور آنکھیں، سچائی کی عکاس تھیں......اس کی معلومات اور وہ فوٹو۔

''یہ کافی نہیں ہے۔'' وہ تھکی ہوئی آواز میں بولی۔ ''میں اپنے ڈیڈی کو جانتی ہوں۔ تم نے کہا تھا کہ تم ثابت کرسکتے ہو......کیسے؟''

''میں جانتا تھا۔ بات یہاں تک پہنچے گی۔'' آسکر مارکیڈو نے شکن آلود جیکٹ سے ٹشو میں لپٹی کوئی چیز نکالی اور نثالی کے ہاتھ پر رکھ دی۔ نثالی کا دل زور سے دھڑکا۔ اس نے ٹشو ہٹانا شروع کیا۔ جو شے اندر سے برآمد ہوئی، اس نے نثالی کی دنیا ایک بار پھر زیروزبر کردی۔ وہ جانتی تھی کہ آسکر سچ بول رہا ہے۔ وہ ہر بات سے واقف ہے...... وہ اس کو گھورتی چلی گئی۔ آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے۔

اس کی ہتھیلی پر سونے سے بنا سورج کا دوسرا نصف حصہ رکھا تھا۔

☆☆☆

اس کا وجود زلزلے کی زد میں تھا۔ وجود تقسیم ہوگیا تھا۔ اس نے گلے سے چین اتاری اور دونوں حصوں کو جوڑا۔ سورج اس طرح ٹوٹا تھا کہ چند دندانے ٹک...... ٹک...... کی آواز کے ساتھ ایک دوسرے میں بیٹھ گئے۔ سورج مکمل ہوگیا۔

آسکر نے نثالی کا ہاتھ پکڑ لیا۔ نثالی نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔ وہ ایسی باتیں بتا رہا تھا، جو نثالی نے پہلے نہیں سنی تھیں۔

''تمہارے ڈیڈی اس وقت بچے تھے۔ وہ اسپین سے نہیں کولمبیا سے آئے تھے، ہمارا ملک کولمبیا۔ روز کا تعلق ارجنٹائن سے تھا۔''

''کیا مطلب؟'' نثالی چکرا گئی۔

''وہ میری بیوی تھی۔ رِاب اس کے ساتھ شادی کرنا چاہتا تھا۔ روز مجھے پسند کرتی تھی۔ وہ خوامخواہ میرا دشمن ہو گیا۔ لیکن تمہارے دادا کی زندگی میں وہ کچھ نہیں کرسکتا تھا۔ بعدازاں ذیابیطس کے مرض نے روز کی جان لے لی۔ اگر وہ حمل سے نہ ہوتی تو بچ جاتی...... وِٹنس پروگرام میں ایجنٹ نے میری شادی بھی کرادی تھی۔''

''تم......تم نے ابھی بیٹی کا ذکر کیا تھا؟''

''ہاں روز نے بیٹی کو جنم دیا تھا۔''

''وہ کہاں ہے؟''

''وہ تمہارے دادا کی وجہ سے محفوظ ہے۔''

''کہاں؟''

''سب بتاؤں گا...... میں روز کی محبت کو زندہ رکھنا چاہتا تھا۔ میں ''فریدرنیدا'' سے منحرف ہوگیا۔ میں سمجھ گیا تھا......خون سے خون کو نہیں دھویا جاسکتا۔ ہماری محبت آج بھی زندہ ہے اور مجھے اسے زندہ رکھنا ہے۔''

نثالی گنگ تھی۔ اس کا دماغ کام نہیں کررہا تھا۔ شیرن کے الفاظ یاد آئے...... جب تم سورج کو مکمل کرلوگی تو بہت سارے راز کھل جائیں گے......شیرن بہت کچھ جانتی تھی۔

''تمہاری ماں نے مجھے سورج کا نصف حصہ دیا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ ایک دن میں تمہیں سچ سے آگاہ کروں گا۔ میں کروں گا، بین رِاب نہیں۔''

''میں کیسے یقین کروں؟ میں بیس سال سے دیکھ رہی ہوں کہ ڈیڈی، ماما سے کتنی محبت کرتے تھے۔ وہ ان کو کیسے مار سکتے ہیں؟'' نثالی نے کھوئے کھوئے انداز میں لاکٹ کو دیکھا۔ ''تم کیوں مجھے بتا رہے ہو؟ تم کیوں میرے سامنے آئے ہو؟ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟''

''میری مدد کرو...... رِاب کو تلاش کرنے میں۔''

''کیوں؟ تاکہ تم اُن کو ماردو...... جو کچھ بھی ہوا، لیکن وہ اب بھی میرے باپ ہیں۔ تمہاری ہر بات سچ لگتی ہے۔ لیکن اگر یہ سب سچ ہے تو پھر میری تمام زندگی کی حیثیت ایک جھوٹ کے سوا کچھ نہیں۔''

''جھوٹ نہیں...... یہ تمہاری حفاظت کا......''

''نہیں، میری زندگی جھوٹ بن کر رہ جائے گی۔''

آسکر نے دھیرے سے لاکٹ اس کے ہاتھ سے اٹھا کر اس کے گلے میں ڈال دیا۔ ''اب تم مکمل ہو۔ یہی تمہارا سچ ہے جس کی تمہیں تلاش تھی...... تم پر منحصر ہے کہ کس دروازے سے گزرتی ہو؟ سچائی کے یا جھوٹ والے دروازے سے؟''

☆☆☆

کرائم سین پر فلیش لائٹس چمک رہی تھیں۔ پولیس اور ایف بی آئی موجود تھیں۔ کیوبٹی شناخت دکھا کر کھلے

دروازے سے اندر چلا گیا۔ پہلی لاش ایجنٹ پامیلا کی تھی۔ وہ چند سیکنڈ رکا، پھر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ دوسری لاش وہاں سے ہٹالی گئی تھی۔ تاہم وہاں تشدد کی علامات موجود تھیں۔ ایجنٹ بوتھ بھی وہیں تھا۔ اس نے دس پندرہ تصاویر کیویٹی کو تھمادیں۔

کیویٹی کا کلیجا منہ کو آ گیا۔ سروس میں اسے چھبیس سال ہو گئے تھے۔ ایسے حالات سے اس کا واسطہ نہیں پڑا تھا۔ اس دوران اس نے سیکیورٹی پروگرام کا کوئی گواہ نہیں کھویا تھا۔ سیکیورٹی پروگرام کے جس گواہ کو بھی نئی شناخت دی گئی، وہ کبھی افشا نہیں ہوئی تھی۔ سیکیورٹی پروگرام کو پہلے کوئی توڑ نہیں سکا تھا۔

فوٹو وہ دیکھ رہا تھا۔ رپورٹ وہ پڑھ چکا تھا۔ مارنے سے پہلے مقتولہ کو بھی میگی کی طرح تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ ایک ہاتھ کی صرف ہتھیلی تھی، باقی ہاتھ غائب تھا۔ دونوں ہتھیلیوں کو برنر پر ہڈیوں تک کو جھلسا دیا گیا تھا۔

”کم از کم ایک کلیو تو مل گیا ہے۔“ بوتھ نے سنجیدگی سے کہا۔ میگی کو مارنے والے نے میگی سے یہاں کا پتا معلوم کیا تھا۔“

کیویٹی کے لیے مقتولہ کا شوہر ایک اثاثہ تھا۔ جسے بیس سال پہلے کیویٹی نے نئی شناخت دی تھی۔ اور اسے قائل کیا تھا کہ وہ شادی کرلے۔ مقتولہ کی دردناک موت کیویٹی کے دل پر بھاری بوجھ تھی۔ وہ غریب تو اپنے شوہر کی حقیقت سے بھی ناواقف تھی۔ اس نے فوٹو واپس کردیے۔

بعدازاں انہوں نے واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ پر ڈیلیوری ٹرک اور اطراف کا جائزہ لیا۔ فارنسک والے اور فوٹو گرافر اپنا کام کررہے تھے۔ ٹرک میں کپڑوں کے نیچے سے ڈرائیور کی لاش ملی تھی۔ سڑک پر دونوں ایجنٹوں کو ملا کر مقتولین کی تعداد پانچ ہوگئی تھی (کتا شامل نہیں تھا)

”یہ کس کا انداز ہے؟ کون ہو سکتا ہے؟“ بوتھ کی پیشانی پر لکیریں تھیں۔ دونوں نے جواب نہیں دیا۔ دونوں جانتے تھے۔ مارکیڈوز۔ کیویٹی سوچ رہا تھا کہ راب نہیں ہو سکتا۔ اگر ہے تو یہ اس کا طریقہ کار نہیں ہو سکتا۔ پھر نئی سوچ ابھری۔ اگلا نشانہ کون ہے؟ اس نے فوٹو واپس کیے۔ ”کوئی نئی چیز سامنے آئے تو کال کرنا۔“

”کہاں کے ارادے ہیں؟“ بوتھ نے سوال کیا۔

”بلیوزون۔“

☆☆☆

تین بج رہے تھے۔ نٹالی سونے کی ناکام کوشش کررہی تھی۔ ڈیڈی، مارکیڈو فیملی کا حصہ تھے بلکہ اُن کی اصل فیملی وہی تھی۔ پیدائش سے لے کر اب تک۔ فرید رنیدا۔ یہ سب انہوں نے محبت کرنے والوں سے چھپا کے رکھا، جن سے وہ خود بھی محبت کرتے تھے۔ پتا نہیں کرتے تھے یا نہیں...... اب اپنے بھائی سے بدلہ لینے کے لیے وہ آزاد تھے۔ آسکر کے مطابق دادا کے جانے کے بعد آخری رکاوٹ بھی ختم ہوگئی تھی۔ یہ کیسا سچ تھا جس نے سب کو مشکل میں ڈال دیا تھا۔ کتنی جانیں ضائع ہوگئی تھیں یا ہونے والی تھیں...... ہر یاد گھونسے کے مانند اس کے پیٹ میں لگ رہی تھی۔ ڈیڈی انہیں چھوڑ کر وٹنس پروگرام میں آسکر کے لیے گئے تھے۔ مارگریٹ نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ وہ مارکیڈوز کو اچھی طرح جانتی ہے۔ وہی دونوں کی کیس ایجنٹ تھی۔ آسکر کی کہانی جتنی بھی اذیت ناک سہی، اسے جھٹلایا نہیں جا سکتا تھا۔ سچ آسکر کی آنکھوں میں تھا۔ زباں پہ...... چہرے پر لکھا تھا، وہ نٹالی سے زیادہ جانتا تھا۔ ماں کو بھی یہی بتانا تھا۔ جب وہ بچی تھی تو ڈیڈی اسی بات پر ماما سے لڑ رہے تھے۔

وہ کیا کرے؟ تمام حقائق کیویٹی کے سامنے رکھ دے۔ لیکن کیوں؟ وہ لوگ کب اس سے سچ بولتے رہے تھے۔ وہ تو مارکیڈو کی حقیقت سے واقف تھے اور بیس سال سے اسے تحفظ فراہم کررہے تھے...... درحقیقت وہ ڈیڈی کے پیچھے پڑے تھے...... کیونکہ ڈیڈی نے سیکیورٹی پروگرام اڑا کے رکھ دیا تھا۔

اسے یاد آیا کہ جب اس نے سیکیورٹی پروگرام میں جانے سے انکار کیا تھا تو ڈیڈی کتنے پزل ہوئے تھے، ان کا وجود جیسے سکڑ گیا تھا۔ تھکے ہوئے ذہن نے نٹالی کو جانے کب سلا دیا۔

☆☆☆

ایک روز کے وقفے سے وہ لیب میں پہنچ گئی۔ مصروف رہنا بہتر تھا۔ ورنہ وہ جلد ہی پاگل ہوجاتی۔ بار بار اس کا ذہن بھٹک جاتا۔ کبھی خیال آتا کہ کام چھوڑ کر واپس گھر چلی جائے...... سیل فون نے اسے کشمکش سے نجات دلائی۔

”ہیلو، نیٹ۔“

الفاظ گولی کی طرح اس کی سماعت سے ٹکرائے تھے۔

”ڈیڈی......؟“ اس کا دماغ سن ہوگیا۔ کھڑے رہنا دوبھر ہوگیا۔ وہ بیٹھ گئی۔ ”وہ کہہ رہے ہیں آپ نے مارگریٹ اور رام کو......“ وہ رو پڑی۔

''بے بی میں جانتا ہوں...... سب جھوٹ ہے۔ ڈیڈی پر بھروسا کرو۔ سب مارکیڈو کا کیا دھرا ہے۔ تمہاری آواز سن کر میں بہت خوش ہوں۔ میں تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔''

''ڈیڈی آپ واپس سکیورٹی پروگرام میں آجائیں۔''

''نیٹ، وہ مجھے مار دیں گے۔ وہ میرے اوپر قتل کا الزام لگا رہے ہیں۔ میں نے ان کی ایجنٹ پر تشدد نہیں کیا۔ نہ اُسے قتل کیا۔ اور میں تمہاری ماں کو کیسے مار سکتا ہوں...... کسی کو مت بتانا، میں نے رابطہ کیا تھا۔ ڈیڈی سے وعدہ کرو۔ کسی کا اعتبار نہ کرو۔ میں جلد ملوں گا آئی لو یو۔'' رابطہ منقطع ہوگیا۔ نثالی نے نمبر محفوظ کرلیا۔

نثالی کے حلق میں کانٹے پڑ گئے تھے۔ اس نے بدقت تمام آسکر کا نام زبان پر لانے سے خود کو روکا تھا۔

☆☆☆

''نثالی۔'' کیویٹی کی آواز تھی۔ ''کیا میں اندر آسکتا ہوں؟''

نثالی خاموشی سے ایک طرف ہوگئی۔ کیویٹی نے اس کے ہاتھ کے بارے میں دریافت کیا۔ رسمی باتیں کیں...... پھر بتایا کہ وہ بفیلو سے آرہا ہے۔ نثالی خاموش رہی۔

''وہاں ایک عورت کا قتل ہوگیا ہے۔''

نثالی خاموش تھی۔ کیویٹی ابھی تک کھڑا تھا۔

''پلیز سن لو۔''

''اس بار تصویر نہیں لائے؟'' نثالی نے لب کشا کیے۔

''اس کی عمر پچاس سال تھی۔ اس پر خوفناک تشدد کیا گیا تھا۔''

''مجھے افسوس ہوا...... اسے بھی ڈیڈی نے مارا ہے...... یہ بتانے آئے ہو؟''

''اس کی حفاظت پر مامور دو ڈپٹی مارشل اور ایک راہ گیر بھی قتل ہوا ہے۔'' کیویٹی نے نثالی کے طنز کو نظرانداز کر دیا۔

اس مرتبہ نثالی ردِعمل نہ چھپا سکی۔ جسم لرز اٹھا۔

''ایک ایجنٹ گھر کے اندر تھی اسے بھی قتل کر دیا گیا۔''

ایک ساتھ پانچ قتل۔ نثالی کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ یہ کیا ہے...... کب تک ہوتا رہے گا۔ کون کر رہا ہے؟

''نثالی، پلیز...... صرف اتنا بتا دو کہ آخری بار ڈیڈی سے رابطہ کب ہوا تھا؟''

''کس کا؟''

کیویٹی نے ٹھنڈی سانس بھری۔ ''تم کچھ بھی سوچو۔ تمہارے ڈیڈی کو کسی کی تلاش ہے...... وہ جو بھی، اب اس کی حفاظت سے کسی کو دلچسپی نہیں ہے۔ تم مزید خون خرابا روک سکتی ہو۔'' اس نے گویا التجا کی۔

''یعنی تم لوگ جانتے تھے کہ ڈیڈی زندہ ہیں اور یہ بھی جانتے تھے کہ انہیں کس کی تلاش ہے؟'' اس کی آواز میں گہرا طنز اور شکوہ تھا۔

کیویٹی نے تسلیم کیا کہ اس نے کہیں جھوٹ بولا تھا۔ اس اعتراف کے بعد وہ کچھ دیر مزید تعاون حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہا لیکن ناکام رہا۔ پھر اس نے ایک لفافہ نکالا۔

''ایک اور تصویر؟'' نثالی نے پھر طنز کیا۔

تصویر دیکھ کر اس کے دل کی دھڑکن بڑھ گئی۔ وہ آسکر تھا۔

''یہ چہرہ دیکھا ہے کہیں؟''

''نہیں۔'' اس نے تصویر واپس کردی۔

اس مرتبہ کیویٹی کی آنکھوں میں شکوہ تھا۔ اس نے

ثالی کا چہرہ پڑھ لیا تھا۔ کیویٹی نے رومال میں لپٹی ہوئی کوئی چیز نکالی۔

''کاش اس کی ضرورت نہ پڑے...... میں نے شروع میں کہا تھا نہ کہ اس مرتبہ صرف تمہاری حفاظت مطلوب ہے۔'' اس نے رومال کھولا اور گن اس کے حوالے کردی اور سیفٹی کیچ کے بارے میں بتایا۔

ثالی اُسے جاتا دیکھ رہی تھی۔ وہ دروازے کے قریب پہنچ گیا۔

''وہ کون تھی؟ بفیلو میں...... جسے تشدد کر کے مارا گیا؟''

جواب میں کیویٹی نے پھر آسکر کا فوٹو نکالا۔ اس تصویر میں ایک عورت اور ایک کتا نظر آرہا تھا...... ثالی سناٹے میں رہ گئی۔

کیویٹی نے شانے اچکائے۔ تصویر واپس رکھی اور کہا۔ ''کسی کی بیوی تھی۔''

☆☆☆

یہ اچھا ہوا کہ گریگ مورگن اسٹینلے سینٹر کی ملازمت پر آمادہ ہوگیا۔ سینٹر، شہر کا بہترین پیڈیاٹرک آرتھوپیڈک پروگرام تھا۔ ثالی مطمئن تھی کہ وہ اب نیویارک میں ہی رہے گا۔ تنخواہ بھی ٹھیک ٹھاک تھی اور چالیس ہزار ڈالر کا بونس۔ آفس بھی خوب صورت تھا۔

جمعے کی رات ثالی نے اسے چنیدہ دوستوں کے ساتھ ڈنر دیا۔

اگلی صبح انہوں نے دوست کی ویگن میں گریگ کا پرانا ضروری سامان بکسوں میں بھر کر نئے دفتر میں پہنچایا اور اسے سجانے میں مصروف ہوگئے۔ دفتر کے دروازے پر ''ڈاکٹر گریگ ہریرا'' لکھا تھا۔ بک شیلف میں ہسپانوی کتابیں بھی تھیں۔ ''ان کی کیا ضرورت تھی؟'' ثالی نے منہ بنایا۔

''رعب پڑتا ہے، جان۔'' گریگ نے آنکھ دبائی۔

''اور یہ کس لیے؟'' ثالی نے گیبرئل گارسیا مارکیز کی کتاب ''تنہائی کے سو سال'' اٹھائی۔ اس نے ورق گردانی کے لیے کھولی تو کتاب ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گئی۔

''میکسیکو سے لائے ہو گے؟'' اس نے جھک کر کتاب اٹھائی تو کتاب کے کور کا اندرونی فلیپ کھل گیا جس پر ایک نام لکھا تھا۔

''ثالی کا جسم برف میں ڈوب گیا...... یا جہاز کریش ہوگیا...... اس نے نام پڑھا۔ ''گریگور یوکنسر جا مارکیڈو۔

اس نے نیچے پڑھا۔ نیشنل اسکول، کارمینس 1989۔ ثالی نے گریگ کی طرف دیکھا۔ گریگ کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا۔ ثالی کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔ وہ لڑکھڑا کے پیچھے ہٹی۔ اس نے دوبارہ پڑھا۔ پھر گریگ کے چہرے کے تاثرات دیکھے۔ شک کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ اچانک اسے اپنے سامنے ایک اجنبی نظر آیا۔ کون تھا؟ وہ گریگ نہیں تھا۔ ثالی نے کتاب نیچے پھینکی اور دروازے کی طرف بھاگی۔ آہ...... یہ بھی ایک منصوبہ تھا۔ وہ چار سال سے گریگ کے ساتھ تھی۔

''سنو، پلیز...... میری بات سنو۔'' گریگ نے اسے روکنا چاہا۔

''میرے پیچھے مت آنا۔'' وہ ہال میں نکل گئی۔ اس نے ایلیویٹر کے بٹن پر ہتھیلی جما دی۔ گریگ آواز دیتا ہوا آرہا تھا۔ ''پلیز رک جاؤ۔'' ثالی نے وحشت کے عالم میں سیڑھیوں کی طرف دیکھا۔ معاً ایلیویٹر کے در وا ہونے لگے۔ وہ خالی تھا۔ ثالی نے اندر گھس کر دروازہ بند کرنے کے لیے سبز بٹن پر ہاتھ مارا۔ گریگ قریب تھا...... اس نے بازوؤں سے بند ہوتے در روکنے کی کوشش کی لیکن اسے معمولی تاخیر ہوگئی تھی۔ ثالی نے لابی کا بٹن پش کیا اور دونوں ہاتھ منہ پر رکھ لیے...... ہر بُن مو سے پسینا پھوٹ پڑا۔ لابی میں پہنچتے ہی اس نے دوڑ لگا دی۔ دوست کی وین عقبی سمت میں 168 اسٹریٹ پر کھڑی تھی۔ ثالی براڈوے کی طرف بھاگ رہی تھی۔ اس کے دماغ میں ایک ہی بات تھی کہ براڈوے کے ہجوم میں گھس جائے۔ وہ کیب کو بھی دیکھ رہی تھی، معاً اسے سب وے دکھائی دیا۔ میٹرو کارڈ اس کے والٹ میں تھا۔ وہ سب وے کی سیڑھیاں اتر گئی۔

جب تک اس کی ٹرین آ نہیں گئی، دل ڈھول کے مانند بجتا رہا۔ دھڑکنوں کا آہنگ اس وقت گھٹنا شروع ہوا جب ٹرین کے دروازے بند ہوئے اور اس نے رفتار پکڑی۔

☆☆☆

فل کیویٹی، ویسٹ 49 اسٹریٹ کے لفی نامی بار میں بیٹھا تھا۔

''اکیلے اکیلے۔'' ایک آواز آئی۔

کیویٹی نے گردن پھیری۔ ''نہیں براڈ اور جولی کا انتظار کر رہا ہوں۔''

بوتھ نے برابر کے اسٹول سے اخبار ہٹایا اور بیٹھ گیا۔

''اداس لگ رہے ہو؟''

''کیا پیوگے؟'' کیویٹی نے بیئر کی طرف توجہ دی۔
''بعد میں پیوں گا۔ پہلے یہ دیکھو۔'' بوتھ نے ایک لفافہ نکالا۔
کیویٹی کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔
''کس نے گدگدی کی؟'' بوتھ نے اظہارِ حیرت کیا۔
''یار، جب بھی نٹالی راب سے ملتا ہوں۔ اسے تصویریں دکھاتا ہوں۔ آخری بار ملا تو بھنا گئی تھی۔''
''خوب...... یہ دیکھو۔''
کیویٹی نے شیٹ پڑھی، اوپر لکھا تھا۔ ''کرمنل ایویڈنس''...... (سیئٹل آفس، ایف بی آئی...... پائک مارکیٹ ہومسائڈ، شیرن راب۔
''کرائم سین پر فیلڈ آفیسر کے ساتھ ہماری ٹیم بھی پہنچی تھی۔'' بوتھ نے سمجھایا۔ ''وہ ٹیم پہلے ہی، اتفاق سے بہت قریب تھی۔ انچارج نیا اور جوشیلا تھا۔ سمجھ دار بھی۔ جس ہوٹل سے فائرنگ ہوئی تھی۔ اس نے اُدھر دوڑنے کے بجائے کیمرے کی مدد سے بھاگنے والی گاڑیوں کے نمبر نوٹ کر لیے...... ان میں سب سے آگے کرائسلر بیرن تھی۔ اس کا نمبر مشی گن کا تھا۔ EV67490...... احتیاطاً ہم نے پچھلی دو گاڑیوں کو بھی ٹارگٹ کیا۔''
''اسمارٹ۔'' کیویٹی نے فوٹو دیکھے۔
''وہ کرائے کی گاڑی تھی۔ دو دن پہلے ہائر کی گئی تھی۔ حملے کے اگلے روز ساکرامینٹو ائرپورٹ کے قریب واپس کر دی گئی۔''
کیویٹی نے بے صبری سے اسے دیکھا۔ تمہارے لیے بیئر کا آرڈر دوں یا نام بتا رہے ہو؟''
''اسکینر...... جان اسکینر۔ رپورٹ میں جزئیات بھی ہیں لیکن تفصیل کی ضرورت نہیں۔''
کیویٹی کی آنکھیں چوڑی ہوگئیں۔
''اسکینر کا لائسنس ہی راب تک پہنچنے کے لیے کافی رہا......''
''مطلب ہم خچر تھے جو کچھ ہو رہا تھا، اس کے پیچھے مارکیڈو نہیں بلکہ راب کا ہاتھ تھا۔ کتے نے اپنی بیوی کو بھی نہیں بخشا۔ ہم راب کو کتر سمجھنے کی خوفناک غلطی کرتے رہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر منکس کی سوچ اسی رخ پر ہے۔ اور وہ پہلے ہی دونوں کو بلیو زون میں بھیجنے کا فیصلہ کر چکا ہے...... کسی بھی قیمت پر۔ سیکیورٹی پروگرام میں مزید گڑبڑ اس کی برداشت سے باہر ہے۔
''راب اور مارکیڈو ایک دوسرے کے مقابل ہیں...... مجبوری ہے۔ دونوں کو بلیو زون میں لے جانا ہوگا۔''
بوتھ نے شانے اچکائے۔
کیویٹی سر ہلا کر کھڑا ہوگیا۔ اس کا دھیان نٹالی کی طرف چلا گیا۔ اسے علم تھا کہ نٹالی نے اسے صحیح بات نہیں بتائی تھی۔ نٹالی کے تحفظ کے لیے اب وہ دگنا متفکر تھا۔

☆☆☆

دنیا اندھیر ہوگئی تھی۔ بچا کیا تھا۔ ایک گریگ کا سہارا تھا جس نے اسے سمیٹا ہوا تھا۔ گریگ نے اسے خوفناک احساسِ تنہائی سے محفوظ رکھا تھا اور اب...... وہ بہت بلندی سے گری تھی۔ تنہائی کی اتھاہ گہرائی میں۔ وہ کہاں جائے۔ پولیس؟ کیویٹی؟ انہیں سب کچھ کھول کے بتا دے...... ہر بات، وہ ٹکڑوں میں تقسیم ہوگئی تھی۔ لگتا تھا، ہر ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ وہ چل کیسے رہی تھی۔ وہ ہار گئی تھی۔ شکستِ فاش۔ فون مرتعش ہوا۔ گریگ کال کر رہا تھا۔ وہ پندرہ بیس مرتبہ کوشش کر چکا تھا۔ متواتر کوشش کر رہا تھا۔ پیغام دے رہا تھا...... نٹالی، پلیز اٹھا لو...... پلیز......
اس مرتبہ نٹالی نے فون اٹھا لیا۔ جسم کے ہر ریشے میں دکھن تھی۔
''نٹالی۔'' وہ چلایا۔ ''پلیز مجھے وضاحت کا موقع دو۔''
''وضاحت کے لیے کیا بچا ہے۔ میں تو پہلے ہی نیم مردہ تھی۔ تم نے میرے ساتھ کیا کر دیا؟''
''میں تسلیم کرتا ہوں۔ میں جھوٹا نہیں ہوں۔ چار سال پہلے مجھے تم سے متعارف کرایا گیا تھا۔ تمہاری دیکھ بھال کے لیے۔ میں قسم کھاتا ہوں۔ ہاں میرا نام کنسرجا ہے۔ آئی ایم سوری۔ نٹالی میں ابتدا میں ہی تمہاری محبت میں گرفتار ہوگیا تھا۔ یہ سب سے بڑا سچ ہے۔ میں اپنی زندگی کی قسم کھاتا ہوں۔''
''تم کس کے لیے کام کرتے ہو؟''
''کسی کے لیے نہیں۔ میں صرف تمہارا شوہر ہوں۔''
''نہیں، نہیں۔ تم ڈیوٹی پر تھے۔ تمہاری ڈیوٹی ختم ہو گئی۔''
''پلیز مجھے بتاؤ تم کہاں ہو؟'' اس کی آواز میں مایوسی اور درد تھا۔ ''میں تم سے محبت کرتا ہوں......
''گریگ چلے جاؤ...... جاؤ۔''
''نہیں، میں نہیں جاؤں گا۔''

☆☆☆

دروازہ کھلتے ہی آنٹی ایبی کی آنکھوں میں حیرت اُمڈ

آئی۔

''ثانی، اوہ مائی گاڈ۔ تم یہاں؟'' ثانی کی خالہ کو سمجھنے میں ایک سیکنڈ لگا کہ کوئی خراب بات ہے۔ ''کیا ہوا، بے بی؟''

''آنٹی، میں چندروز یہاں رہ لوں؟''

''ہاں کیوں نہیں...... یہ پوچھنے کی بات ہے۔ ایملی، جسٹن، دیکھو کون آیا ہے۔'' تھوڑی دیر کے اندر گھر میں ہڑبونگ مچ گئی۔

''تم میرے کمرے میں سو جانا۔'' ایملی نے جوش کے ساتھ کہا۔

''تم جِل کا کمرا بھی استعمال کرسکتی ہو۔'' آنٹی نے کہا۔

''کوئی مائنڈ تو......''

''میری جگہ تمہاری ماں ہوتی تو وہ بھی اسی طرح پیش آتی میرے ساتھ۔'' ثانی نے اثبات میں سر ہلایا۔

''انکل جارج کہاں ہیں؟''

''وہ سات بجے تک آئیں گے۔''

ایملی کی اسکواش جاری تھی۔ اس کی نئی ٹیم کا نام ''فرینڈز'' تھا۔ رینکنگ میں ٹیم تیسرے نمبر پر تھی۔ آنٹی ایبی کے بچے جِل اور میٹ ہیولٹ ہائی اسکول میں تھے۔ انکل ڈیوڈ آئے تو ایبی کے ساتھ کچن میں ہاتھ بٹانے لگے تاکہ ثانی، ایمی اور جسٹن کے ساتھ وقت گزار سکے۔ آنٹی سے شوہر کی بات مخفی رکھنا اچھا نہ تھا۔ تاہم اس نے اصل بات نہیں بتائی۔ اسی طرح ڈیڈی کی زندگی کی اطلاع بھی اس نے بہن بھائی کو دے دی۔ اس اطلاع پر وہ ہیجان کا شکار ہوگئے تھے اور جاننا چاہتے تھے کہ وہ کہاں پر ہیں۔ ثانی نے لاعلمی کا اظہار کیا اور یہ سچ بھی تھا۔ اس نے اتنا ہی بتایا کہ وہ ٹھیک ہیں۔

☆☆☆

(سیون الیون)

اگلی صبح ہیولٹ کے 11-7 اسٹور میں جاکر اس نے پے فون میں ضروری تبدیلیاں کیں جس کے بعد کوئی سیل فون اسے ٹریس نہیں کرسکتا تھا۔ رات وہ بہت کچھ سوچتی رہی تھی۔ اس نے اس طویل اور خونی کہانی کو انجام تک پہنچانا تھا۔ ڈیڈی، کیویٹی، مارکیڈو اور گریگ سب دغا باز تھے۔ سب نے کسی نہ کسی شکل میں اسے دھوکا دیا تھا اور ان میں سے ہی کوئی ایک تھا، جس پر اسے آخری بار بھروسا کرنا تھا۔ یہ ایک دشوار اور خطرناک فیصلہ تھا...... اس نے نمبر پنچ کیے۔ رابطہ ہونے پر وہ بولی۔ ''اوکے، میں تیار ہوں۔ کیا پوچھنا ہے؟''

''نیٹ، میں خوش ہوں کہ تم نے ایک اچھا فیصلہ کیا ہے۔''

ملاقات کے لیے ثانی نے ایک پبلک پلیس کا نام لیا۔ جہاں تنہائی کا کوئی امکان نہیں تھا۔ اس نے رابطہ ختم کردیا۔ کوئی ہمیشہ زندہ نہیں رہتا۔ آسکر مارکیڈو کی بیوی، شیرن، مارگریٹ...... یہ اور دیگر زندہ ہوتے اگر وہ سیکیورٹی پروگرام میں جانے سے انکار نہ کرتی؟ کون جانے؟ اس نے بیگ کی تہ میں کیویٹی کی دی ہوئی گن کے اوپر میک اَپ کیس رکھ دیا۔

☆☆☆

اس کال کے تھوڑی دیر بعد لوئیس کے فون کی گھنٹی بجی۔ وہ بروک لین میں تھا۔ کرائے کے ایک سال خوردہ اپارٹمنٹ میں۔ فون اٹھانے کے چکر میں ہاتھ سے ٹکرا کے اس کے بیوی بچوں کی تصویر نیچے گرگئی۔ بڑبڑاتے ہوئے اس نے فون اٹینڈ کیا۔ اس کال کا وہ سارا دن انتظار کرتا رہا تھا۔

''تیار ہوجاؤ۔'' دوسری طرف سے آواز آئی۔ ''آج رات تمہاری ضرورت ہے۔''

''میں تیار ہوں۔'' وہ فوٹو اٹھا کر بیوی بچوں کی تصاویر دیکھنے لگا۔

''لوئیس تم نے ہر کام اچھا کیا ہے۔ میں تمہاری وفاداری سے خوش ہوں۔ آج کا کام بھی اچھی طرح کرنا۔ اس کے بعد تم اپنے گھر بیوی بچوں کے پاس جانے کے لیے آزاد ہو۔'' رابطہ منقطع ہوگیا۔ لوئیس کو بھی گھر جانے کی بے قراری تھی۔ اس نے اپنے سب سے چھوٹے لڑکے کو صرف ایک بار دیکھا تھا۔

☆☆☆

ثانی پرامینا ڈو، بروک لین میں تھی۔ اس کے عقب میں ایسٹ ریور کے دوسری جانب مین ہٹن کی بلندیاں تھیں۔ اتوار کا دن تھا۔ رش زیادہ ہی تھا۔ کراؤڈ ہی اس کے لیے حفاظتی دیوار تھا۔ بروک لین برج، کیبلز کے سہارے اس کے سر پر تھا۔ اس نے اطراف کا جائزہ لیا۔ وہاں پولیس کے دو اہلکار بھی موجود تھے۔

پھر اچانک ہی وہ نظروں میں آگیا۔ فاصلہ زیادہ نہیں تھا۔ دونوں کی نگاہیں چار ہوئیں۔ اس کے ہونٹوں پر وہی بیس سال جیسی مسکراہٹ تھی۔ تاہم ثانی نے مسکراہٹ میں غیر یقینی کا مدھم تاثر دیکھ لیا۔ ثانی کے اعصاب تناؤ کی آخری

حد پر تھے۔

”ہیلو نیٹ۔“

گوگو کی شدید کیفیت پر قابو پا کر وہ بولی۔ ”ڈیڈی، تم کون ہو؟“

”کیا مطلب، نیٹ۔ میں تمہارا ڈیڈی ہوں۔“

نٹالی نے نفی میں سر ہلایا۔ ”مجھے یقین نہیں...... شاید آپ تھے۔“

راب مسکرایا اور نٹالی کو ماضی کی چند باتیں یاد دلائیں......

”آپ کا اصلی نام کیا ہے۔ ہماری فیملی کا سچ کیا ہے؟ روزا کون تھی؟ وہ اسپین سے نہیں آئی تھی؟“

”کس نے تم سے باتیں کی ہیں؟ کس نے تم سے جھوٹ بولا ہے؟“ راب نے ہاتھ بڑھایا۔ نٹالی پیچھے ہٹ گئی۔

”میں جانتی ہوں، ڈیڈی۔ آپ عرصے سے مارکیڈوز کے لیے کام کرتے رہے ہیں۔“

”تم میری بیٹی ہو۔ اس کے علاوہ سب جھوٹ ہے۔“ وہ بولا۔

نٹالی کا خون کھول اٹھا۔ اس نے بیگ میں ہاتھ ڈالا۔ ”میں بتاتی ہوں جھوٹ کیا ہوتا ہے۔“ اس نے کولمبیا کا فوٹو نکالا، جس میں راب، بھائی کے ساتھ کھڑا تھا۔ ”یہ، یہ جھوٹ ہے...... جھوٹ ایسا ہوتا ہے۔ آپ کی ساری زندگی جھوٹ ہے۔ بیس سال سے آپ جھوٹ بولتے رہے۔ کیا کہوں؟ میں آپ کو گالی بھی نہیں دے سکتی۔ لیکن آپ انسان نہیں ہیں۔“

راب کے تاثرات میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ اس نے فوٹو پر نظر ڈالی اور مسکرایا۔ یہ مختلف مسکراہٹ تھی۔ ”کہاں سے ملا یہ؟“

”لعنت ہے...... ہم سب آپ پر ساری زندگی بھروسا کرتے رہے۔ خود اپنے آپ سے زیادہ......“

”میں نے پوچھا...... کہاں سے ملا یہ؟“

نٹالی کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ ”کیا فرق پڑتا ہے اس بات سے۔ یہ تو آپ بتائیں گے۔ بولیں سب جھوٹ تھا۔ بتا دیں آپ کیا کرتے رہے۔ آپ کون ہیں؟ ہم کون تھے؟“ نٹالی کی آواز بلند ہو گئی۔ جس پر چند افراد متوجہ ہوئے۔ راب نے قدم بڑھایا۔ نٹالی پیچھے ہٹ گئی۔

”وہ تمہارا بھائی ہے۔ میں تمہارے باپ کے بارے میں بھی جانتی ہوں۔ میں جانتی ہوں کہ پروگرام میں جانے کا ڈراما تم نے خود رچایا تھا...... اس کا مقصد بھی جانتی ہوں۔“ وہ آپ سے تم پر آ گئی۔ ”تم نے مارگریٹ کو قتل کیا۔ تم نے اپنی ہی بیوی کو قتل کر دیا...... بفیلو میں اس عورت کو قتل کر دیا۔ تم آدمی ہو یا خونی جانور؟“

راب نے کافی دیر بعد پلکیں جھپکائیں۔ اس نے سرد نگاہ سے اسے دیکھا۔ نظروں میں فولاد کی سختی تھی۔ کوئی تاثر نہیں تھا۔ یک دم گویا شخصیت بدل گئی۔ وہاں کوئی اور کھڑا تھا۔ وہ بنجامن راب نہیں تھا۔

”وہ کہاں ہے۔ سوئٹ ہارٹ۔“ اس کی آواز کھردری ہو گئی۔ ”مجھے معلوم ہے کہ تم اس سے ملی ہو۔ اسی نے تمہارا ذہن آلودہ کیا ہے۔“ راب کی آنکھوں میں بے حد چبھن تھی۔ نٹالی کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔ اس کا خیال گن کی طرف گیا۔ اسے احساس تھا کہ اب اسے نکل جانا چاہیے۔ وہ پیچھے ہٹتی گئی۔ ہجوم میں اس کا رخ پولیس کی طرف تھا۔ راب جگہ بناتا ہوا چند قدم آگے آیا پھر رک گیا۔

”صرف تم ہی واحد ذریعہ نہیں ہو۔“ عقب سے اس کی آواز آئی۔ وہ اب نٹالی کو دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ نٹالی کے قدم تیزی سے اٹھ رہے تھے۔ ایک اسٹور کی ونڈو پر ہاتھ رکھ کر اس نے گہرے گہرے سانس لیے۔ دفعتاً شیشے میں اس کی نظر عکس پر گئی۔ لاکٹ گلے سے نکل کر سینے پر آ گیا تھا۔ اس کے ذہن میں جھماکا ہوا۔ ڈیڈی مکمل لاکٹ دیکھ کر سمجھ گئے ہوں۔ کہ آسکر سے اس کی ملاقات ہو چکی ہے۔

☆☆☆

گریگ ان گنت بار کوشش کر چکا تھا۔ کتنے ہی پیغام چھوڑے تھے۔ بمشکل ایک بار تھوڑی سی بات ہو سکی تھی۔ اس نے مایوس ہو کر فون ایک طرف اچھال دیا۔ رات میں کچھ دیر کے لیے وہ کچی پکی نیند لے سکا تھا۔ امید کرتا رہا، دعا کرتا رہا، ہر آہٹ پر اسی کا گمان ہوتا...... کیا وہ دوبارہ اس پر اعتبار کرے گی۔ نٹالی کی بدگمانی درست تھی لیکن وہ اس بات سے لاعلم تھی کہ گریگ درحقیقت اسے دل و جان سے چاہتا تھا اور یہ اس کی ڈیوٹی نہیں تھی۔

وہ کیا بتاتا۔ محبت پر اس کا اختیار نہیں تھا۔ وہ اچھا ڈاکٹر، اچھا شوہر اور بہترین دوست تھا جس چیز نے ہزاروں بار اس کا دل دھڑکایا تھا وہ غیر متوقع طور پر عیاں ہو گئی تھی۔

لیکن ”فیملی“ بلڈ لائن...... وہ اسے دفن نہیں کر سکتے تھے۔ وہ بھی دو ٹکڑوں میں بٹ گیا۔ یہ بھی فیملی اور وہ بھی فیملی۔ تاہم اسے اپنی محبت کی طاقت پر بھروسا تھا۔ اسے

اپنی بلڈ لائن سے نفرت محسوس ہونے لگی۔ وہ شرمندہ تھا۔ لیکن اصل فیملی کے بغیر وہ ایک آوارہ، لاوارث، سڑک چھاپ لڑکا ہوتا...... بلڈ لائن کا قرض وہ کب تک اتارے گا۔ یہ سودا اب اسے مہنگا لگ رہا تھا۔ اسے علم تھا کہ نٹالی خطرے میں ہے اور وہ بے بس کروٹیں بدل رہا تھا۔

اچانک سیل فون گنگنایا۔ وہ اچھل پڑا۔ ''نٹالی......؟'' لیکن آواز سن کر اس کے دل کی دھڑکن رک گئی۔

''بچے، آج تمہاری ضرورت ہے۔ لیب پہنچو۔''

☆☆☆

ایک ہی مقام تھا، جہاں وہ جاسکتی تھی۔ اس نے بورو ہال سے ٹرین نمبر 5 پکڑی۔ وہ سیدھی برونکس تک گئی۔ 180 اسٹریٹ اسٹیشن پر اس نے ٹرین چھوڑ دی۔ اتوار کی وجہ سے پبلک شاپنگ کے لیے نکلی ہوئی تھی۔ وہ موریس ایونیو پر تھی۔ اسے سرخ اینٹوں سے بنی تین منزلہ عمارت نظر آرہی تھی۔ دروازے کی پیشانی پر پیکرز لیب لکھا تھا۔ وہاں وہ محفوظ تھی۔ محدود وقت کے لیے ہی سہی۔ اس نے چابی لاک میں گھمائی اور الارم کوڈ پنچ کیا۔ دروازہ کھول کر وہ اندر آئی اور اسے بند کر دیا۔ خوب اطمینان کرنے کے بعد وہ دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی ہوگئی۔

معاً اسے ڈیڈی کا آخری جملہ یاد آیا۔ ''صرف تم ہی واحد ذریعہ نہیں ہو۔'' اس کا دل کٹ کے رہ گیا۔ خیال ایملی اور جسٹن کی طرف گیا۔ کیا انہیں معلوم ہے کہ وہ دونوں آنٹی ابھی کے گھر پر ہیں۔ وہ بدحواس ہوگئی...... نٹالی نے سیل فون نکالا۔ کیوبٹی کا نمبر تلاش کر کے اس نے بے چینی سے رابطہ کیا۔ کون جانے وہ کہاں ہے۔ دھڑکن بڑھنے لگی۔ تیسری گھنٹی بجی اور کیوبٹی کی آوز آئی۔ تھینک گاڈ۔

''میں...... نٹالی ہوں۔'' وہ تقریباً چیخ اٹھی۔

''کیا ہوا؟ کیا مسئلہ ہے؟''

''میں نے ڈیڈی کو دیکھا ہے۔ میں جانتی ہوں، وہ کیا کر چکے ہیں۔ صورتِ حال بہت گمبھیر ہے۔ میں مارکیڈو کو بھی جانتی ہوں۔ اسے بھی دیکھا اور ڈیڈی میری تلاش میں ہیں۔ کیونکہ انہیں علم ہوگیا ہے کہ میں جانتی ہوں...... وہ کہاں ہے؟''

''کون کہاں ہے؟ خود کو سنبھالو۔''

''مارکیڈو...... میں جانتی ہوں۔''

''او کے تم کہاں ہو؟''

''میں لیب میں ہوں۔ محفوظ ہوں۔''

''وہیں رہو۔ کسی صورت باہر مت نکلنا۔ میں نیوجرسی میں ہوں۔ ایف بی آئی سے رابطہ کرتا ہوں۔ ایف بی آئی کے علاوہ کسی کے لیے دروازہ مت کھولنا۔ میں بھی یہاں سے نکلتا ہوں۔''

نٹالی نے ہامی بھری، ایملی اور جسٹن کے بارے میں بتایا کہ وہ بھی خطرے میں ہیں۔

''میں سنبھال لوں گا۔''

کیوبٹی سے بات کر کے اس نے فوراً آنٹی کا نمبر ملایا۔ ''ہم گھر پر نہیں ہیں۔'' وائس ریکارڈنگ میں جواب ملا۔ پھر اس نے ایملی اور جسٹن کا نمبر ملایا...... رابطہ نہیں۔ اس کی بوکھلاہٹ بڑھ گئی۔ ہراس کے عالم میں اس نے پیغام دیا۔ ''ایمی تم اور جسٹن کسی محفوظ جگہ پر چلے جاؤ۔ پڑوس میں...... دوست کے گھر۔ آنٹی کے گھر سے نکل جاؤ۔ مجھ پر بھروسا کرو۔ جلدی کرو۔ وضاحت بعد میں...... پولیس بھی پہنچ رہی ہے۔''

اس نے پھر آنٹی کا نمبر ملایا، لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

بعدازاں اس نے بیگ میں سے گن نکالی۔ کیا وہ ڈیڈی کے خلاف اسے استعمال کر سکے گی؟ اسی وقت ڈور بزر بولنے لگا۔

''تھینک یو گاڈ۔'' وہ تیزی سے اٹھی۔ گن کاؤنٹر پر رکھ دی اور ہال وے میں بھاگ کر فرنٹ ڈور پر آئی۔

''کون ہے وہاں؟'' اس نے سوال کیا۔

''ایجنٹ بوتھ، ایف بی آئی۔'' جواب آیا۔

نٹالی استقبالیہ ڈیسک کے پیچھے گئی اور وڈیو مانیٹر کو دیکھا۔ بلیک اینڈ وہائٹ اسکرین پر بوتھ نظر آرہا تھا۔ اس کے پیچھے بیس بال کیپ میں دوسرا ایجنٹ تھا جس نے شناختی بیج بلند کیا ہوا تھا۔

نٹالی نے بھاگ کر دروازہ کھول دیا۔ سبز بتی جل اٹھی اور اسی وقت سیل فون بھی بجنے لگا۔ وہ دونوں اندر آگئے۔ بوتھ کی آنکھیں غیر فطری انداز میں بجھی ہوئی تھی۔ نٹالی کو احساس ہوا کہ آنکھیں زندگی کی روشنی سے محروم ہیں۔ اس کے سینے پر دو سرخ دھبے تھے۔ وہ زمیں بوس ہوگیا۔ پیچھے والے آدمی نے کارڈ ایک طرف اچھال دیا۔ نٹالی کی آنکھیں دہشت سے پھیل گئیں۔ وہ بجتے ہوئے فون کی طرف متوجہ ہوئی۔

''نیٹ، فون رکھ دو۔'' راب نمودار ہوا۔ وہ مانیٹر کی زد سے باہر تھا پھر اس نے دوسرے ایجنٹ کی لاش کو دھکیلا...... وہ بوتھ کے قریب گرا۔

☆☆☆

حلق سے نکلنے والی چیخ بے ساختہ تھی۔ ثنالی نے دونوں لاشوں کو دیکھا اور باپ پر نظر ڈالی۔
''تم یہاں رکو۔'' راب نے ٹوپی والے کو اشارہ کیا اور ہال وے میں قدم رکھا۔ اس نے دروازہ بند کیا لیکن لاک نہیں لگایا۔
''نیٹ بتاؤ، وہ کہاں ہے؟'' اس کی آواز میں سے نرمی اور محبت معدوم ہو چکی تھی۔ ثنالی الٹے قدموں چل رہی تھی۔ یہ صدمہ، فکر و نظر کے تمام زاویے توڑ گیا تھا۔ اس کی حالت پہلے ہی بوسیدہ تھی۔ دو دن اس نے ہیومولن (انسولین) بھی نہیں لی تھی۔ وہ بار بار پلکیں جھپکا رہی تھی۔ اس کے اندازے اور تجربے کے مطابق گلوکوز کی سطح 400 کے آس پاس تھی۔ دل گویا بڑھ کر دگنے سائز کا ہو گیا تھا۔ اس کو چند بلاک کے فاصلے پر میڈیکل سینٹر میں ہونا چاہیے تھا۔ ہیومولن اس کے بیگ میں نہیں تھی۔ اس نے لیب میں آتے ہی چیک کیا تھا۔ ریڈنگ 435 سے اوپر گئی تو وہ کوما میں جا سکتی تھی...... وہ ارادے کے بل پر کھڑی تھی۔ معاً ثنالی نے محسوس کیا کہ وہ کاؤنٹر کے قریب ہے جہاں گن رکھی تھی۔
وہ لیب کے دوسرے حصے میں جانا چاہ رہی تھی۔ جہاں وہ تجربات کرتی تھی۔ وہاں لاک ہونے کے بعد وہ کسی کو کال کر سکتی تھی۔ اچانک وہ رخ بدل کر بھاگی اور تجربہ گاہ میں گھس گئی۔ دروازہ بند کر کے اس نے خود کو دروازے پر گرا دیا۔ بچی کھچی تمام توانائی اس نے دروازہ لاک کرنے پر لگا دی لیکن راب کے مقابلے میں ظاہر ہے یہ ناکافی تھی۔
''نو، ڈیڈی......نو۔''
دروازہ چھوڑ کر، جو اس کے ہاتھ میں آیا اس نے پھینک کر مارا۔ بیکرز، وائلز، جارز......''
''میں تمہاری بیٹی ہوں۔'' وہ چلائی۔ سینے میں ایک حشر برپا تھا۔ حلق میں کانٹے اگ رہے تھے۔ وہ ایک بازو سامنے کیے بڑھتا رہا۔ ثنالی نے ٹوٹے ہوئے بیکر سے اس پر وار کیا۔ لیکن راب نے بہ آسانی اس کی کلائی پکڑ کر مروڑی۔ ثنالی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ بیکر کا ٹکڑا نیچے گر گیا۔
''میری ماں کو کیوں مارا؟ وہ محبت کرتی تھی۔ ہم سب محبت کرتے تھے۔ ڈیڈی، کیوں؟'' اس کی آواز بھٹکنے لگی۔ اس نے ہتھیار کی تلاش میں اِدھر اُدھر دیکھا۔ کاؤنٹر پر گن پڑی تھی۔ لیکن وہ ہال وے میں تھی۔ راب کے ایک ہاتھ میں اس کی گن تھی۔ دوسرے ہاتھ سے اس نے ثنالی کی گردن دبوچ کر پیچھے دھکیلا۔ آکسیجن کے لیے پھیپھڑوں نے زور لگایا۔ منہ ماہیٔ بے آب کے مانند کھل گیا۔

''ڈیڈی...... ی......'' اس کی آنکھیں حیرت اور تکلیف سے پھٹ گئیں۔
دفعتاً راب نے گردن چھوڑی اور گولڈ چین پر ہاتھ مارا۔ لاکٹ باہر آ گیا۔ ''بتاؤ، وہ کہاں ہے؟''
''میں یہاں ہوں۔ تمہارے قریب۔'' عقب سے آواز آئی۔

☆☆☆

لوئیس، حسبِ ہدایت ہال کے باہر ٹھہرا ہوا تھا۔ اس نے اپنا کام صفائی سے کیا تھا۔ لڑکی کا تعاقب کامیاب رہا۔ علاوہ ازیں دو ایجنٹ بھی اس کے ہاتھوں مارے گئے۔ بس اب صرف ایک کام رہ گیا تھا۔ جو ذرا ٹیڑھا تھا۔ لیکن اس کے بعد وہ واپس اپنی بیوی بچوں کے پاس جانے کے لیے آزاد تھا۔ راب اندر کیا کر رہا ہے؟ اس نے سگریٹ سلگاتے ہوئے سوچا۔ گھڑی پر نظر ڈالی اور گہرا کش لیا۔ وہ آخری کام کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ ''فریدرنیدا'' کے نام پر وہ ہر امتحان میں پورا اترا تھا۔ اس کے خیالات اپنے بچوں کی طرف چلے گئے۔ وہ بچوں کو فٹ بال اور بیس بال میں کوچ کر سکتا تھا۔ اسے بچے پسند تھے۔ اس کے پاس کافی رقم جمع ہو گئی تھی۔ ممکن ہے کہ وہ ان سب کو کولمبیا سے یہیں پر لے آئے۔ اس نے سگریٹ کو بوٹ کے نیچے مسلا اور دروازے کے پٹ پر ہاتھ رکھ کر اندر جھانکا۔ اس کے اندازے سے زیادہ تاخیر ہو گئی تھی۔ اسی وقت اس کی پشت سے کوئی چیز ٹکرائی۔ گھونسا تھا یا کچھ اور...... شناخت میں الجھے بغیر وہ گھٹنوں کے بل پر گرا۔ اس نے اذیت کی لہر کے ساتھ ہاتھ پیچھے کیا...... واپسی پر ہاتھ لہو میں تر تھا۔ ایک اور گھونسا؟ وہ منہ کے بل گرا..... نہیں، یہ گھونسا نہیں تھا۔ منہ سے خون رسنے لگا۔ نظر دھندلا گئی۔ اس نے گردن موڑی۔ مختصر داڑھی والا آدمی، جس کے سر پر ٹوپی تھی، وہاں کھڑا تھا۔ کھانسی آئی، اس نے خون کی الٹی کی۔ اس سے زیادہ کون جانتا تھا کہ دو وار کتنے ہلاکت خیز تھے اور وہ موت کی شاہراہ پر چل پڑا تھا۔ سینے میں جیسے بلیڈ چل رہے اور حلق میں خون کے غرغرے۔ یہی طریقہ تھا، ٹھیک انداز تھا۔
بس خواب، بیس بال، بیوی، بچے، ''فیملی''......
''فریدرنیدا'' سب جھوٹ تھا۔ سچ سرخ رنگ کا تھا جو منہ سے نکل رہا تھا۔ داڑھی والا نیچے بیٹھ گیا اور اسپینش زبان میں بولا۔ ''گھر جانے کا وقت ہے۔'' گن کی نال اس نے لوئیس کی کھوپڑی پر رکھ دی، ٹریگر دبا اور لوئیس ہر قسم کے احساس سے بیگانہ ہو گیا۔

''امیگو، تمہاری ڈیوٹی ختم۔''

☆☆☆

''بنجامن۔'' آواز میں سکون تھا۔ ''یہاں۔''

نٹالی نے دیکھا کہ ڈیڈی کے چہرے کی ہر لکیر گہری ہوگئی تھی۔ راب نے نٹالی کی آنکھوں میں دیکھ لیا تھا، پیچھے کون کھڑا ہے۔

مارکیڈو نے قدم بڑھائے۔ ''برادر، گن رکھ کر گھوم جاؤ۔''

نٹالی کے باپ نے ایسا ہی کیا۔ نٹالی بھی تجربہ گاہ سے باہر آگئی۔ ایک پیچ در پیچ غیر معمولی کہانی کا کلائمکس آن پہنچا تھا فریدرنیدا۔ دو بھائی رُوبرو تھے۔ ریسرچ لیب، میدانِ کارزار تھی۔ کیمیکل کی جگہ خون بہہ رہا تھا۔ عقیدہ یہی تھا۔ خون سے خون دھلتا ہے۔ بیس برس بعد دونوں آمنے سامنے تھے۔

''میری تلاش تھی، بین۔'' آسکر مارکیڈو مسکرایا۔ ''لو میں آگیا۔'' اس نے گن عام سے انداز میں پکڑی ہوئی تھی۔

''کیا ارادہ ہے؟'' راب نے سوال کیا۔

''ماروں گا نہیں۔'' آسکر نے جواب دیا۔ ''ہاں، باہر والا اور تمہارے دیگر آدمی مارے جاچکے ہیں۔ بہت خون بہہ گیا۔ کیا خیال ہے۔ اب اور نہیں۔ شیرن اور میری بیوی روزیالنڈا... کیوں، جھوٹ نہیں ہے نا؟''

''پھر کیا چاہتے ہو؟'' راب نے بھائی کو تولا۔

''کیا چاہتا ہوں؟'' مارکیڈو نے نٹالی کو دیکھا۔ ''میں چاہتا ہوں کہ نٹالی سچ سن لے۔ جو شیرن نہ سنا سکی۔ بس ہم تین ہیں۔ نٹالی سے تم نے کیا چھپایا خود اسے بتادو۔'' وہ ایک قدم آگے آگیا۔ اس کی نگاہ برمے کے مانند دماغ میں گھسی جارہی تھی۔

راب کی پُتلیاں حلقوں میں گردش کررہی تھیں۔ اس کی کیفیت پنجرے میں بند درندے کے مانند تھی۔ اس نے آہستگی سے نٹالی کی جانب حرکت کی۔ نٹالی اس کی بےقراری اور بےبسی کو دیکھ رہی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ وہ نٹالی کو یرغمال بنانے کی کوشش کرے گا۔ وہ خود بھی کچھ دور ہٹ گئی۔

''ہتھیار کے سائے میں کیا سچ بولا جاسکتا ہے۔ لاکٹ بھی تم نے مکمل کیا۔ گن بھی تمہارے پاس اور سچ بھی تم جانتے ہو۔'' راب نے کہا۔

پھر جو حرکت مارکیڈو نے کی، نٹالی کو لگا جیسے بجلی کا ننگا تار اس کی جلد سے چھو گیا ہو...... مارکیڈو نے گن قریبی اسٹول پر رکھ دی تھی وہ خالی ہاتھ کھڑا تھا۔

''بین، اب صرف سچ باقی ہے۔ نٹالی کو بتاؤ، کیا تم خوف زدہ تھے سچ بتانے سے؟''

نٹالی کو ادراک ہوگیا کہ اب اس کا زندہ بچ نکلنا محال ہے۔ خون میں بڑھتا ہوا گلوکوز کا عنصر اثر پذیری میں شدت اختیار کررہا تھا اور مارکیڈو نے گن چھوڑ کر ٹھیک نہیں کیا تھا۔ تاہم وہ مارکیڈو کے اطمینان پر انگشت بدنداں تھی۔

''ڈیڈی! سچ کہاں چھپا ہے؟'' وہ بولی۔ ''بتا دیں۔''

راب نے کوئی جواب نہیں دیا۔

مارکیڈو مسکرایا۔ ''بین، بتادو گے تو کیا فرق پڑے گا۔ کچھ بھی نہیں۔ شیرن تو ہے نہیں اور نہ تم شیرن کے پیچھے تھے۔'' مارکیڈو کی آنکھوں میں سکون اور اعتماد کے سوا کچھ نہ تھا۔ ''یا میں جھوٹ بول رہا ہوں...... تم شیرن کو ہی نشانہ بنا رہے تھے؟...... یہی وقت ہے، سچ اس کو بتادو...... یہ اس کا حق ہے۔''

وہاں مرگ آسا سناٹا چھا گیا۔

مارکیڈو کی معنی خیز نگاہ نے نٹالی کو مسحور کردیا۔ اُسے ساعت کا دھوکا معلوم ہوا...... وہ اپنے باپ کی طرف مڑی۔

''مجھے......؟'' اس کی زبان لڑکھڑا گئی۔

''تم نے مجھے مارنے کی کوشش کی تھی؟ کیوں؟ کیوں؟''

نٹالی کی نظروں کے سامنے دھند بڑھ گئی۔ اس کے تصور میں وہ منظر ابھرا جب وہ شیرن کے ساتھ ارنی نامی اوپن ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے۔ ہوا کے ہلکے جھونکے نے پلاسٹک کا گلاس لڑھکا دیا...... وہ بےساختہ گلاس پکڑنے کے لیے جھکی تھی اور گولی اس کے شانے میں سے گزر کر شیرن کی زندگی کا دیا بجھا گئی...... اگر وہ نہیں جھکتی....؟

راب نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کا ہاتھ عقب میں گیا۔ واپس آیا تو اس میں گن تھی۔ مارکیڈو سابقہ حالت میں کھڑا تھا۔ اس نے دفاع کے لیے رتی بھر کوشش نہیں کی۔

نٹالی چیخی۔ ''نو۔'' اور فائر ہوا۔ ''گولی مارکیڈو کی دائیں ران میں گھس گئی۔ اس کے دونوں گھٹنے مڑے...... تاہم وہ گھٹنوں کے بل کھڑا رہا۔ چہرے پر اذیت و پریشانی کا نام ونشان تک نہ تھا۔'' بین، بتادو۔ کیونکہ تم بتاؤ گے تو درد ہوگا...... گولی کیا کرسکتی ہے...... تمہیں تو درد پہنچانا تھا...... خون بھی اور درد بھی...... سر میں گولی مارنے سے درد کہاں ہوتا ہے...... درد جذبات اور احساسات و محبت کو پارہ پارہ

کرنے سے ہوتا ہے۔ خون سے خون کو دھوؤ گے؟ یہ تم ٹھہر کے کرو گے۔ میں غلط کہہ رہا ہوں؟ لیکن یہ عقیدہ باطل تھا۔ ورنہ لوئیس کے فوراً بعد تمہاری باری یقینی تھی، میرے ہاتھوں...... یہی وقت ہے، جلدی کرو۔ بتاؤ۔'' مارکیڈو نے ثنالی کو دیکھا، اس کی آنکھوں میں نرمی اور یقین کے ساتھ ثنالی نے محبت کی جھلک دیکھی۔ وہ خود بے سوز وصدا، لب بستہ کھڑی تھی۔ آنکھوں سے موجِ خون رواں تھی۔

''بتاؤ، لاکٹ کے بارے میں بھی بتاؤ۔ اس کا راز بھی بتاؤ۔'' مارکیڈو، ثنالی کو دیکھ کر یوں مسکرایا جیسے وہ اس کی بیٹی ہے۔ ''ثنالی تمہاری ماں چاہتی تھی کہ لاکٹ تم تک پہنچے۔'' وہ متواتر ثنالی کو دیکھ رہا تھا۔ ''شیرن نہیں...... تمہاری ماں چاہتی تھی۔''

وہ جاں بلب ہوگئی۔ انکشاف در انکشاف۔ رگِ جاں میں شگاف پڑ گیا۔ یوں لگا کہ وہ بارود کے ڈھیر پر کھڑی ہے......

''بین بتادو...... جب درد دیتے ہو، تشدد کرتے ہو تو کیسے کرتے ہو......''

فائر ہوا، گولی مارکیڈو کے شانے میں بیٹھ گئی۔ وہ پیچھے کی جانب جھول گیا اور ایک ہاتھ فرش پر ٹکا دیا۔

ثنالی کی چیخ دلخراش تھی۔ ''نو، ڈیڈی...... نو۔''

اس نے اپنا سویٹر اتار کر مارکیڈو کے کندھے پر لپیٹ دیا۔ شیرن، ماں، لاکٹ، اس کے اپنے دماغ میں دھماکے ہورہے تھے۔

''کیا کہہ رہے ہو تم؟''

''ہاں، وہ بہت خوب صورت تھی۔ اسے ذیابیطس ہو گیا تھا اور میں مقدمے میں پھنس کر جیل جارہا تھا۔ میں بچی کو ٹھیک طرح کیونکر پالتا۔ میرے پاس کوئی چوائس نہیں تھی۔''

ثنالی کو یاد آیا کہ پارک میں مارکیڈو نے بتایا تھا کہ اس کی بیوی کا انتقال ذیابیطس کی وجہ سے ہوا تھا۔ وہ نرمی سے ثنالی کو دیکھ رہا تھا۔ ''بین! میں بچی کو ماں کے بغیر کیسے چھوڑ دیتا۔ میں جانتا تھا کہ بچی کم از کم کہاں بہترین انداز میں پل بڑھ سکتی ہے...... محفوظ رہ سکتی ہے۔ تمہارے ساتھ اپنی خالہ کے گھر......''

تیسرا فائر...... مارکیڈو پہلو دبا کر زمین بوس ہوگیا۔

ثنالی کے ذہن میں بجلی کڑکی۔ راز، راز نہ رہا۔ کہنے سننے کو کچھ نہ رہا۔ وہ اپنے حقیقی باپ کو دھیرے دھیرے مرتا دیکھ رہی تھی۔ شیرن بھی اس کی ماں نہیں تھی۔ ثنالی کے دماغ کا ہر خلیہ ساکت ہوگیا تھا۔ وہ جان گئی کہ روز اس کی حقیقی ماں تھی۔

''میں نے سوچا تھا کہ میں نے تمہارے لیے صحیح فیصلہ کیا تھا۔'' مارکیڈو نے ثنالی سے کہا۔

''ہاں، لیکن اس وقت...... جب تک تم نے ''فیملی'' کے اصول نہیں توڑے تھے۔'' راب نے کہا۔

''میری بیٹی...'' فرید رنیدا سے زیادہ قیمتی ہے۔ خون سے خون کو نہیں دھویا جاسکتا۔ میں مطمئن ہوں برادر میں نے تم سے کبھی غداری نہیں کی۔''

راب نے چوتھے فائر کے لیے نشانہ لیا۔ ''نہیں۔'' ثنالی دیوانہ وار جھپٹی...... راب نے اسے ایک طرف دھکا دیا۔ وہ لیب کاؤنٹر کے قریب ٹرے سے ٹکرا کر گری۔ ٹرے میں موجود ٹیوبس فرش پر بکھر گئیں۔ دفعتاً اسے احساس ہوا کہ وہ جہاں گری تھی۔ وہیں ذرا اوپر کاؤنٹر پر اس کی گن رکھی تھی۔

''بین، دیکھو اُسے...... تم نے سب کچھ کھو دیا۔ تمہارا دل فقیر کے کشکول کے مانند ہے۔ جسے فرید رنیدا یا نام نہاد ''فیملی'' نہیں بھر سکتی...... خالی دل کے ساتھ کہاں جاؤ گے؟''

''میں تو واپس جاؤں گا۔'' راب نے اس کی پیشانی کا نشانہ لیا۔ ''لیکن تم کہاں جاؤ گے؟ کہیں بھی نہیں...... جہنم میں۔''

''نہیں مسٹر بین راب۔'' ثنالی کو اپنی ہی آواز اجنبی لگی۔ اس نے مضبوطی سے دونوں ہاتھوں میں گن پکڑی ہوئی تھی۔ گن کا رخ راب کی جانب تھا۔

☆☆☆

ثنالی نے یہ فقرہ بول بھی دیا اور گن بھی تان لی۔ لیکن وہ اپنے اگلے قدم سے بے خبر تھی۔ راب نے بھائی کی جانب سے توجہ ہٹالی۔ ویسے بھی مارکیڈو حرکت نہیں کرسکتا تھا۔

''نیٹ، تم مجھے شوٹ کرو گی؟''

''مت کہو مجھے نیٹ۔''

''ثنالی، یہاں سے چلی جاؤ۔ کرنے دو اسے جو وہ کرنا چاہتا ہے۔'' مارکیڈو نے ثنالی سے کہا۔

''نہیں۔'' وہ راب کو گھورتی رہی۔ وہ اب تک اتنے صدمے اٹھا چکی تھی۔ اتنی تکلیف سہہ چکی تھی کہ بے حس ہوگئی تھی۔ اس وقت وہ نگاہ کے سامنے چھائی دھند سے لڑ رہی تھی۔

''اسے نیچے رکھ دو۔'' راب نے کہا۔ ''وہ صحیح کہہ رہا

ہے۔ تم یہاں سے چلی جاؤ...... میں تمہیں تکلیف پہنچانا نہیں چاہتا۔'' اس کا گن والا ہاتھ جھک گیا تھا۔

''اوہ، تم پہلے ہی اتنے زخم دے چکے ہو کہ دنیا بھر کا مرہم بھی ان کی تکلیف کم نہیں کر سکتا۔''

راب نے وقفہ لیا۔ وہ گہری نگاہ سے نتالی کی کیفیات پڑھ رہا تھا۔ پھر ایک پُراسرار مسکراہٹ کے ساتھ اس کا گن والا ہاتھ دوبارہ اٹھنا شروع ہوا۔ دھیرے دھیرے۔ ''تم مجھے مارو گی؟ جس نے تمہیں بیس برس تک محبت سے پالا...... تم یہ کیسے کر سکتی ہو؟'' راب کی مسکراہٹ نے نتالی کو لرزا دیا۔

''ڈیڈ!'' وہ بولی۔ آنسو آنکھوں سے رواں تھے۔ ''مجھے مجبور مت کرو۔''

''گو۔'' مارکیڈو نے کہا۔ اس کے آس پاس فرش پر خون پھیلتا جا رہا تھا۔ ''گو...... شوٹ۔ اگر تم یہ کر سکتی ہو...... شوٹ۔''

''ہم دونوں جانتے ہیں کہ میں کسی وقت بھی اسے ختم کر سکتا ہوں۔ مار دو مجھے...... شوٹ بے بی۔ یہی وقت...... کیا تم ایسا کر سکتی ہو؟'' راب نے گن کا رخ نتالی کی طرف کر لیا۔

نتالی کو ہاتھ میں گن برف کا ٹکڑا معلوم ہو رہی تھی اور انگلیاں بھی منجمد تھیں۔ ''ٹریگر دباؤ...... دباؤ۔'' اس کے اندر کوئی چیخ رہا تھا۔ ''دباؤ...... وہ تمہارا باپ نہیں ہے۔ وہ ایک جانور ہے۔'' نتالی نے سینے کا نشانہ لیا اور آنکھیں بند کر لیں۔ کیوبیٹی کی ہدایات کو یاد کیا۔ اس کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ اسے یقین نہیں تھا کہ گولی کس طرف جائے گی...... دھماکا ہوا۔ ٹریگر دبا کر اس نے آنکھیں کھول دیں۔ رنگ فق تھا۔ راب کے تاثرات بدل گئے تھے۔ وہ لڑکھڑایا۔ اس کا ایک ہاتھ جیکٹ کی جیب میں تھا۔ راب نے ہاتھ باہر نکالا تو وہ خون میں تر تھا۔ وہ غیر یقینی نظروں سے نتالی کو گھور رہا تھا۔ شکر ہے کہ گولی ہوا میں نہیں گئی تھی۔ راب کے اندر پوشیدہ حیوان باہر آ گیا تھا۔ ڈراما، جھوٹ، محبت...... بیس سال سب تحلیل ہو گئے تھے۔

راب نے گن کا رخ مارکیڈو کی کھوپڑی کی طرف کر دیا۔

''نہیں۔'' نتالی چلّائی اور ٹریگر دبایا۔ راب گھوم گیا۔ گولی اس مرتبہ اس کے دائیں بازو میں لگی تھی۔ اس نے ایک ہاتھ سے بازو دبایا، گن چھوٹ کر فرش پر گر گئی۔ راب نے خونی نظر سے نتالی کو دیکھا اور گری ہوئی گن کی طرف گیا۔

''پلیز...... رک جاؤ۔'' نتالی رو رہی تھی۔ گن دونوں ہاتھوں میں تھی۔ ہاتھ کانپ رہے تھے۔ وہ راب کے قریب چلی گئی اور ہینڈ گن سے اس کے سینے کا نشانہ لیا۔

''جو کرنا ہے کرو...... اپنے باپ کو مار دو۔''

''تم میرے باپ نہیں ہو۔'' اس نے دھندلی نظر سے باپ کی شبیہ کو دیکھا۔

راب ہانپتے ہوئے جھکا اور گن پکڑ لی۔

''نہیں۔ رک جاؤ۔''

راب نے نیچے بیٹھے بیٹھے گن کا رخ نتالی کی طرف کیا۔

نتالی کا سر گھوم رہا تھا۔ نگاہ کے سامنے دھند کے بادل تھے۔ اسے محسوس ہوا کہ وہ ٹریگر تک نہیں دبا سکتی۔ اس کی ٹانگیں بھی لرز رہی تھیں۔ فائر کرنے کی کوشش ناکام ہو گئی۔ اعصاب ساتھ چھوڑ رہے تھے۔ وہ گرنے ہی والی تھی کہ دھماکا ہوا۔ نتالی کے بجائے راب آگے کی جانب گرا۔ اس کے سینے سے خون کی پھوار نکلی۔ گن پھر گر گئی...... وہ خود بھی گرا...... کبھی نہ اٹھنے کے لیے۔

نتالی نے آنکھیں سکیڑ کر دروازے کی جانب دیکھا۔ وہاں سفید رنگ کا بھوت کھڑا تھا...... گریگ۔

''میں نے کہا تھا نہ کہ میں تمہیں کبھی نقصان نہیں پہنچنے دوں گا۔ تم ہمیشہ مجھ پر بھروسا کر سکتی ہو۔'' گریگ نے کہا۔

نتالی کا پورا وجود لرز رہا تھا۔ اس نے گن چھوڑ کر کاؤنٹر کا سہارا لیا۔

آخری آواز مارکیڈو کی تھی جو نتالی نے سنی۔ وہ گریگ سے کہہ رہا تھا۔ ''اسے دوائی دو...... جلدی کرو۔''

گریگ، نتالی کی طرف بھاگا۔

نتالی کے منہ سے سرگوشی کی شکل میں دو الفاظ نکلے۔ ''میڈیکل سینٹر۔'' پھر وہ گریگ کی بانہوں میں بے ہوش ہو گئی۔

☆☆☆

پولیس منٹوں میں لیب تک پہنچ گئی تھی۔ ایمرجنسی میڈیکل سروس کی گاڑیاں پیچھے آ رہی تھیں...... لیب ''وارزون'' کا منظر پیش کر رہی تھی، خون، لاشیں، زخمی...... پٹرول کارز کی روشنیاں اور سائرن سے فضا گونج رہی تھی۔

نتالی، گریگ کی بانہوں میں تھی۔ اسے نیا حوصلہ اور توانائی مل گئی تھی۔ تاہم انسولین کی ضرورت پیش از پیش تھی۔ اس نے گریگ کو صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ اس نے ایمرجنسی میڈیکل ٹیم کے سامنے تعارف پیش کیا اور اولین

کارروائی کی ہدایت کی۔۔۔۔۔ٹیم کا ایک حصہ مارکیڈو کو سنبھال رہا تھا۔ ایسے حالات ثنالی کے گمان سے ملین میل کے فاصلے پر تھے۔ لہٰذا وہ شاک کی حالت میں تھی۔ تاہم ضروری انسولین ملنے کے بعد اس نے سنبھلنا شروع کیا۔۔۔۔۔ اس نے پولیس کو بتایا کہ وہ صرف سیکیورٹی پروگرام کے ایجنٹ کیوبٹی سے بات کرے گی۔

راب مر چکا تھا۔ مارکیڈو زندہ تھا۔ اگرچہ اس کی سانس کی ڈوری نازک دھاگے کے مانند تھی۔ ثنالی کا ایک ہاتھ اپنے حقیقی باپ کے رخسار پر تھا۔ وہ متواتر اسے حوصلہ دے رہی تھی۔ شاید بیٹی کی زندگی اور محبت تھی کہ وہ کسی نہ کسی طرح موت سے لڑ رہا تھا۔ وہ نیم بے ہوشی کے عالم میں کچھ بڑبڑا رہا تھا۔ ثنالی نے محسوس کیا کہ اب بھی کچھ رہ گیا ہے جو وہ اسے بتانا چاہ رہا ہے۔ ثنالی نے اس کا ہاتھ دبایا۔ ''پلیز، کچھ نہ بولیں۔۔۔۔۔ آپ کو کچھ نہیں ہوگا۔''

کچھ دیر بعد کیوبٹی بھی خونی منظرنامے پر طلوع ہوا۔ ثنالی اسے دیکھتے ہی اٹھ کے اس کے ساتھ لپٹ گئی۔

''و۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔ مائی ڈیڈی۔'' وہ ہچکیاں لے رہی تھی۔ ''اس نے مارکیڈو کی طرف اشارہ کیا۔ ڈیڈی۔۔۔۔۔نہیں راب۔۔۔۔۔ ب۔۔۔۔۔ باہر والے آدمی۔۔۔۔۔ کے ساتھ آئے تھے۔ انہوں نے دونوں ایجنٹ مار دیے تھے۔ میں سمجھی۔ میں۔۔۔۔۔مم۔۔۔۔۔ مجھے ڈیڈی۔۔۔۔۔ نہیں راب کو مارنا پڑا۔ اسے بچاؤ۔ وہ میرا۔۔۔۔۔ باپ ہے۔۔۔۔۔ میں سب۔۔۔۔۔''

''چپ ہو جاؤ۔ میں جانتا ہوں۔ یہ باتیں بعد میں ہوں جائیں گی۔ وقت کم ہے۔'' اس نے ثنالی کو خود سے علیحدہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ تاہم وہ سسکیاں لیتی ہوئی خود ہی الگ ہوگئی۔

ایمرجنسی کے عملے نے مارکیڈو کے اسٹریچر کو گھیرا ہوا تھا۔

''کہاں لے جا رہے ہو؟'' ثنالی کی آواز رندھ گئی۔

کیوبٹی نے اسے شانوں سے پکڑ لیا۔ ''ثنالی، آئی ایم سوری۔۔۔۔۔ یہ تم نہیں سمجھ سکتیں۔ دعا کرو کہ وہ بچ جائیں۔''

''ہاں وہ زندہ رہیں گے۔ میرے لیے زندہ رہیں گے۔''

وہیل اسٹریچر کے پہیے گھومے۔ عملہ ایمبولینس اور پھر اسپتال میں جانے سے پہلے جو کچھ کرسکتا تھا، وہ کر رہے تھے۔

''نہیں!'' وہ چیخی اور بھاگ کر باپ کا ہاتھ پکڑ لیا۔

''میں نے ٹھیک کیا تھا۔'' وہ کمزور آواز میں بولا۔

''ہاں۔'' ثنالی نے ہاتھ دبایا۔

وہ مسکرایا۔

ثنالی کوریڈور میں ساتھ چل رہی تھی۔

''وہ تم سے محبت کرتا ہے۔ گریگ کو میں نے بھیجا تھا، تمہاری حفاظت کے لیے۔۔۔۔۔''

''میں سمجھ گئی۔''

''میری جیب میں کچھ ہے، اسے نکال لو۔''

ثنالی کا ہاتھ مارکیڈو کی جیکٹ کی جیب میں گیا۔ واپس آیا تو اس میں ایک لاکٹ تھا۔

''یہ تم سے باتیں کرے گا۔ تمہیں کچھ بتائے گا۔'' اس نے کہا۔

''ثنالی نے اس وقت تک اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا۔ جب تک اسے ایمبولینس میں منتقل نہیں کر دیا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ وہ اسے پروگرام میں واپس لے جا رہے تھے۔ وہ دوبارہ نہیں مل سکے گی۔

''گڈ بائے۔'' وہ روتے روتے مسکرائی۔ ''ڈیڈی۔۔۔۔۔''

کیوبٹی نے ثنالی کے شانے پر ہاتھ رکھا۔

''ان کے ساتھ کیا ہوگا؟'' ثنالی نے سوال کیا۔

''کون؟ کس کی بات کر رہی ہو؟'' وہ دھیمے سے مسکرایا۔

ثنالی خاموش رہی۔ پھر اس نے لاکٹ والی مٹھی کھولی۔ وہ پالش کی ہوئی چاندی کا ایک پرانا لاکٹ تھا۔ ''یہ تم سے باتیں کرے گا۔'' ایک سرگوشی ثنالی کی سماعت میں ابھری۔ ثنالی نے اسے کھولا اور پلکیں جھپکنا بھول گئی۔ وہی تصویر۔ سبز مقناطیسی آنکھیں، حسین چہرہ، ریشمی زلفیں۔ ثنالی آئینہ دیکھ رہی تھی۔ وہ اس کی ماں کی تصویر تھی۔ خشک آنکھوں سے دو آنسو کہیں سے نکل آئے۔ وہ مسکرائی۔ تصویر کے نیچے نام کھدا ہوا تھا۔ روز پائلر۔ ایک منٹ بعد اس کے گلے میں دو لاکٹ نظر آ رہے تھے۔

''تھینک یو، ماما۔''

☆☆☆

پوری طرح سنبھلنے میں ثنالی کو کئی روز لگے۔ میڈیکل کیئر کے ساتھ پولیس اور ایف بی آئی کے ساتھ میٹنگز بھی چلتی رہیں۔

یہ کیسا انجام تھا۔ ناقابلِ فراموش۔ راب کا آخر میں وہ فقرہ بھی صحیح تھا۔ ''تم گزشتہ بیس برسوں کو کیونکر مٹا سکو گی؟''

وہ گریگ کے ساتھ رٹز میں کافی پی رہی تھی۔

''آئندہ کوئی چیز خفیہ نہیں ہوگی، میرا وعدہ، پکا وعدہ۔''

''گریگ، ڈیڈی کہہ رہے تھے کہ تم مجھ سے بہت محبت کرتے ہو؟''

''بہت زیادہ!'' گریگ نے کہا۔

''سچ؟''

''ہاں۔اور تم؟''

''کم۔''

''کتنا کم؟''

''بہت کم!''

''سچ کہہ رہی ہو؟''

''ہاں۔''

''کتنا سچ؟''

''بہت، بہت...... تھوڑا سا۔'' دونوں ایک ساتھ مسکرائے۔

☆☆☆

ٹینا نے بھی زندگی اور موت کی جنگ جیت لی تھی۔ تاہم بستر پر تھی اور جواب دینے کے قابل نہیں تھی۔ کبھی کبھی ہاتھ اور آنکھوں کی مدد سے اشارے کر دیتی تھی۔ نٹالی روز پابندی سے ملاقات کے لیے جاتی تھی۔ نینا اسے آنکھیں کھول کر دیکھتی اور نٹالی یک طرفہ باتیں شروع ...... کر دیتی۔ایک روز نٹالی نے محسوس کیا کہ ٹینا کچھ کہنے کی کوشش کر رہی ہے۔نٹالی نے اپنا کان اس کے لرزتے ہونٹوں پر رکھ دیا۔

''اوہ مائی گاڈ!'' وہ خوشی سے اچھل پڑی۔ ٹینا نے ایک تکنیکی لفظ بولا تھا، جو اس کی ریسرچ سے متعلق تھا۔ نٹالی باہر بھاگی۔''میں گریگ اور تمہاری ماں کو فون کر کے آتی ہوں۔وہ بھی لاؤں گی جو تم نے بولا ہے۔کو یو۔''

☆☆☆

''تم بتاتی کیوں نہیں ہو؟'' گریگ نے اصرار کیا۔ وہ پھر رٹز میں بیٹھے تھے۔

''کیا بتاؤں؟''

''وہی...... کتنا زیادہ پیار کرتی ہو؟''

''بتایا تو تھا۔''

''ٹھیک سے بتاؤ۔''

نٹالی نے مسکرا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔''قریب آؤ، ٹھیک سے بتاتی ہوں۔''

''یہ ہوئی نہ بات۔'' گریگ نے چہرہ آگے کیا۔

''بن پیے نشہ رہتا ہے...... محبت نہیں عشق کا پوچھ۔''

''ہائیں۔'' گریگ کا منہ کھل گیا۔''کب سے؟''

''کیا، کب سے؟''

''تم ریسرچ کر رہی ہو یا شاعری...... پھر کہنا۔''

''کیا کہا تھا میں نے؟'' وہ انجان نظر آئی۔

گریگ کا قہقہہ بلند ہوا۔

''پاگل ہو رہے ہو۔'' نٹالی نے اُس کے منہ پر ہاتھ رکھا۔

''پاگل؟ میں تو درماندگیٔ خرد کی آخری حد پر ہوں......''

''بس معاف کرو۔'' نٹالی نے ہاتھ جوڑ دیے۔

''ڈاکٹر ٹھیک ہو۔کیٹس کی ٹانگ مت توڑو۔اور ایک بات بتاؤ۔'' نٹالی نے ہنسی دبائی۔

''پوچھیے جناب؟''

''گریگ کیا میں بلیو زون میں کبھی پازون کے باہر ڈیڈی سے مل سکوں گی؟''

''یہ ایک کرشمہ تھا کہ وہ بچ گئے۔'' گریگ نے کہا۔

''کون جانے کبھی ملاقات کا کرشمہ بھی ظہور پذیر ہو جائے۔''

☆☆☆

یہی سچائی تھی کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ منسلک تھی اور یہ رشتہ کبھی نہیں ٹوٹ سکتا تھا...... میموریل سروس، اختتامی دعائیہ دور میں داخل ہو رہی تھی۔ربی نے حاضرین سے کھڑے ہونے کی درخواست کی۔

''اس قبرستان میں جو لوگ دفن ہیں۔انہیں ہماری دعاؤں کی ضرورت ہے۔ان کے رشتے دار اور چاہنے والے یہاں موجود ہیں۔آپ لوگ اب بھی ان کے ساتھ ہیں...... دعا کیجیے'' ربی نے بولنا شروع کیا اور حاضرین فقرے دہراتے رہے۔

''خود کو آزاد محسوس کریں اور اپنے چاہنے والوں کا نام لیں۔''

دوسری قطار میں کوئی کھڑا ہوا۔''روتھ برنسٹن۔'' اس نے کہا۔ ایک اور آواز آئی۔''ایلن مارکس۔'' ایک اور ''آرتھر لیوین...... عقب میں کوئی کھڑا ہوا۔''کترینہ ڈیوڈ''...... کچھ دیر بعد خاموشی چھا گئی۔ربی نے انتظار کیا۔ حاضرین کو دیکھا۔

اسے کوئی غرض نہیں تھی۔ماضی میں کیا ہوا۔اس کی رگوں میں کس کا خون دوڑ رہا ہے...... سچی محبت ناقابلِ تسخیر تھی۔

نٹالی، ایملی اور جسٹن کا ہاتھ پکڑ کر کھڑی ہو گئی۔

''شیرن راب۔'' اس نے بلند آواز میں کہا۔''ہماری ماں۔''

ہاں یہ بھی ایک سچ تھا۔

نابکار مجرم

امجد رئیس

دہشت گردی اور قتل کی واردات کا ابہام دو مختلف اداروں کا تصادم......

ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانے میں ہی عافیت و آشتی چھپی ہوتی ہے... لیکن عجلت پسند اور سہل پرست اکثر اس عافیت کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھتے... بنا سوچے سمجھے وہ کر گزرتے ہیں جس کا انجام صرف ناکامی کی صورت میں نکلتا ہے... منفی طرزِ عمل اختیار کرنے والے یہ بھول جاتے ہیں کہ ان کے راستے میں کوئی بھول بھی آسکتی ہے... جو بھٹکا سکتی ہے... اپنی طرف سے انہوں نے بہترین منصوبہ سازی کی تھی... واردات کا ہر پہلو مکمل اور کامیاب تر تھا... نہ جانے کہاں بھول ہوئی... جو پکڑ کی زد سے بچ نہ سکی... تجسس اور تھرل سے بھرپور ناول کی شاندار تلخیص...

جرم کے تعاقب میں جان لڑا دینے والے سراغ رسانوں کی ناقابلِ فراموش کارکردگی......

کال آدھی رات کے بعد آئی تھی۔ ہیری بوش، تاریک لیونگ روم میں بیدار تھا۔ کال، اس کے سپروائزر کی جانب سے تھی۔ ہومی سائڈ اسپیشل میں یہ ہیری بوش کی نئی جاب تھی اور شاید اس روز اس کی ضرورت آن پڑی تھی۔

''ہیری، تم جاگ رہے ہو؟''

''جی ہاں۔''

''کون پیانو بجا رہا ہے؟''

''نیویارک میں ''جاز اسٹینڈرڈ'' لائیو پروگرام ہے...... فرینک مورگن پرفارم کر رہا ہے۔''

''فرینک اِز گڈ...... لیکن مجبوری ہے۔ فرینک سے تمہیں دور کرنا بُرا لگ رہا ہے۔''

بوش نے ریموٹ کی مدد سے موسیقی تمام کر دی۔ ''کیا مسئلہ ہے لیوٹیننٹ؟''

''تم اور اگنا سیو پہنچو، ہالی ووڈ کو ضرورت ہے۔ مرڈر کیس ہے۔''

''کہاں؟''

''مُلّ ہالینڈ، ڈیم دیکھا ہے؟''

''ہاں، ایک مرتبہ گزرا ہوں وہاں سے۔'' ہیری نے جواب دیا اور چھوٹی سی


F.B.I

نوٹ بک پر تاریخ اور لوکیشن لکھی۔ ”کچھ اور؟“

”کچھ زیادہ نہیں...... کوئی اس آدمی کو وہاں لایا اور کھوپڑا اڑا دیا...... دو گولیاں سر میں۔“

ہیری نے اگلا سوال کرنے سے پہلے لکھ لیا۔ ”مقتول کون ہے؟“

”ڈویژن کوشش کر رہا ہے۔ ممکن ہے جب تم پہنچو...... اس وقت تک شناخت ہو جائے۔“ لیو نے جواب دیتے ہوئے لوکیشن کے بارے میں مزید تفصیل بتائی اور کہا۔ ”ہیری کال کرنی پڑے تو میری نیند کی پروا مت کرنا۔“

”اوکے، میں اپنے پارٹنر کو فون کر کے نکلتا ہوں۔“

اس نے فون بند کر دیا وار اپنے پارٹنر اگنا سیو فیرا س کا نمبر ملایا۔ ہیری کا نیا پارٹنر اگنا سیو، ہیری سے بیس برس جونیئر تھا۔ ثقافتی پس منظر بھی جدا تھا، ہیری جانتا تھا کہ پارٹنر کے ساتھ ہم آہنگی میں وقت لگے گا۔

اگنا سیو فون کی وجہ سے بیدار ہوا اور جلد ہی الرٹ ہو گیا۔ وہ پُرجوش معلوم ہو رہا تھا۔ یہ مثبت علامت تھی۔ مشکل یہ تھی کہ اسے ڈائمنڈ بار سے آنا تھا۔ یہ سفر ایک گھنٹے کا تھا۔ ہیری کو معلوم تھا کہ وہ پہلے سے جائے واردات پر پہنچ جائے گا...... اس نے ضروری معلومات فراہم کر کے فون بند کر دیا۔

ہاتھ کوٹ کی آستینوں میں ڈالتے وقت اس نے آئینے پر نظر ڈالی۔ چھپن برس کی عمر میں وہ فٹ نظر آ رہا تھا جبکہ اس کے ساتھ کے دوسرے سراغ رساں درمیان سے گول ہو چکے تھے۔ اس نے تیاری میں زیادہ وقت نہیں لیا۔ آخری شے گن تھی۔ ہولسٹر دائیں کولھے پر تھا۔ ہیری نے بائیں ہاتھ سے کمبر الٹرا کیری نکالا۔ تیزی سے چیک کیا اور انگلیوں پر نچا کر بائیں ہاتھ سے ہی ہولسٹر میں فٹ کر دیا...... ہیری بوش تیار تھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر نکل گیا۔

لیوٹیننٹ کو کیس کے بارے میں خاص علم نہیں تھا۔ البتہ وہ اتنا ضرور جانتا تھا کہ ہیری کا گھر کرائم سین سے قریب ہے۔ ہیری نے ”کوہینگا“ اور بارہم کے بعد فری وے ایک سو ایک پکڑا اور سیدھا ہالی ووڈ ڈرائیو کے پڑوس میں جا پہنچا۔ وہاں ذخیرۂ آب کی پہاڑیوں پر قیمتی بنگلے موجود تھے۔ تا ہوڈ رائیو پر وہ پہاڑیوں میں مزید اندر گیا اور مُل ہالینڈ کی مشرقی حد پر نکل آیا۔ یہاں دو نشان بنے تھے۔ ”نو پارکنگ“ دوسرا ”اوور لُک کلوزڈ، ایٹ ڈارک۔“ تاہم دن ہو یا رات، ان نشانات کو نظر انداز کرنا روز کا معمول تھا۔ وہ جائے واردات پر پہنچ چکا تھا۔ وہاں پہلے ہی کئی گاڑیاں موجود تھیں۔ فارنسک وین، تفتیشی اہلکار، پولیس کارز (نشان زدہ اور غیر نشان زدہ دونوں) زرد ٹیپ نے کرائم سین کو گھیرا ہوا تھا۔ ہیری نے گاڑی روکی اور اتر گیا۔ زرد ٹیپ کے حلقے میں ایک پورشے کیریرا کھڑی تھی۔ پورشے کا سامنے والا ہڈ کھلا ہوا تھا۔ گاڑی کے گرد ٹیپ کا ایک اور حلقہ تھا۔ ہیری نے اندازہ لگایا کہ پورشے مقتول کی ملکیت ہوگی۔

ایک پٹرول آفیسر نے اس کا نام اور بیج نمبر دیکھا جس کے بعد ہیری جھک کر زرد ٹیپ کے حلقے میں چلا گیا۔ وہ کرائم سین کی طرف بڑھ رہا تھا جہاں پورٹیبل روشنیوں کے درمیان مقتول کی باڈی دکھائی دے رہی تھی اور متعلقہ اہلکار اپنا کام کر رہے تھے۔ ایک ٹیکنیشن وڈیو کیمرے کے ساتھ موجود تھا۔

”ہیری، یہاں......“ ایک آواز آئی۔ ہیری نے گردن گھمائی۔ ڈیٹکٹیو جیری ایڈگر غیر نشان زدہ کروزر کے پاس کھڑا تھا۔ ہیری نے رخ اس کی جانب کر لیا۔ کسی وقت ہالی ووڈ ڈویژن میں وہ ہیری کا پارٹنر ہوا کرتا تھا۔ اس وقت ہیری ہومی سائڈ ٹیم کا لیڈر تھا۔ تصویر پلٹ گئی تھی...... اب ایڈگر لیڈر تھا۔

”میں انتظار کر رہا تھا...... لیکن تم؟“

”ہاں میں۔“

”تم کیس پر تنہا کام کرو گے؟“

”نہیں، میرا پارٹنر پہنچ رہا ہے۔“ ہیری نے جواباً کہا۔

”اوہ، نیا پارٹنر...... گزشتہ برس، ایکو پارک کیس کے بعد......“

”ہاں...... یہاں کیا صورتِ حال ہے؟“ ہیری نے قطع کلامی کی۔ وہ ایکو پارک کے حوالے سے ایڈگر یا کسی اور سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس کی خواہش تھی کہ توجہ موجودہ کیس پر مرکوز رہے۔ ہومی سائڈ اسپیشل میں ٹرانسفر کے بعد یہ اس کا پہلا کیس تھا اور وہ بخوبی آگاہ تھا کہ بہت سی نگاہیں اس کی کارکردگی پر ہیں۔ مزید یہ کہ ان میں کچھ اس کی ناکامی کے آرزومند بھی ہیں۔

وہ کروزر کے ٹرنک کی طرف متوجہ ہو گیا جس پر مقتول کی اشیا بیگس میں رکھی تھیں۔ ہر آئٹم الگ منی بیگ میں تھا۔ والٹ، کی رِنگ (نام کے ٹیگ کے ساتھ)، کرنسی کی گڈی اور ایک بلیک بیری سیل فون...... فون ابھی تک آن

تھا۔ سبز بتی فلیش کر رہی تھی لیکن مالک کال کرنے یا وصولیابی کے لیے اس دنیا سے گزر چکا تھا۔

ہیری نے منی بیگ اٹھایا جس میں شناختی ٹیگ محفوظ تھا...... ٹیگ کو روشنی کی طرف کر کے جائزہ لیا۔ اس پر ایک آدمی کی چھوٹی سی تصویر تھی۔ سیاہ آنکھیں، سیاہ بال...... وہ کیمرے کی جانب دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ وہ سینٹ اگا تھا کلینک فار وومین کا کارڈ تھا۔ نام کی جگہ ڈاکٹر اسٹینلے کینٹ لکھا تھا۔ ہیری نے نوٹ کیا کہ کارڈ بطور ''کی'' کے طور پر بھی استعمال کیا جاسکتا تھا...... ''سوائپ کی''۔ اس قسم کی ''سوائپ کی'' مخصوص دروازے کھولنے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔

''لاش کب دریافت ہوئی تھی؟'' ہیری نے سوال کیا۔

''دس گھنٹے گزر گئے ہیں۔'' جواب ملا۔ ''مجھے بتایا گیا کہ وہاں میڈونا کا مکان ہے، یا تھا۔'' ایڈگر نے سو گز کے فاصلے پر بلند مینشن کی طرف اشارہ کیا۔ ''پٹرول کار گیارہ بجے کے قریب گھوم کر آئی، اس وقت گیارہ بج رہے تھے، جب پورشے پر نظر پڑی۔ اس قسم کی پورشے کا انجن عقب میں ہوتا ہے...... سامنے کی طرف ہڈ کھلا ہوا تھا۔ پٹرول کار کے آفیسر باہر آئے۔ پورشے سے کچھ فاصلے پر انہوں نے باڈی دریافت کی۔ لاش کا چہرہ زمین کی طرف تھا...... پیچھے سے سر میں دو گولیاں ماری گئی تھیں۔ سیدھا سادہ مرڈر ہے۔''

''یہ اسٹینلے کینٹ ہے؟'' ہیری نے ٹیگ چٹکی میں پکڑا۔

''ٹیگ اور والٹ کے مطابق یہی ظاہر ہوتا ہے۔ عمر بیالیس سال۔ رہائش، ایرو ڈرائیو کے کونے پر۔''

ہیری سر ہلاتے ہوئے تفصیلات نوٹ کر رہا تھا۔

''ہم نے لائسنس پلیٹ نمبر کی معلومات کمپیوٹر سے لی ہیں۔ گاڑی K اینڈ K میڈیکل کے نام پر رجسٹرڈ ہے۔''

''کبیدہ خاطر ہونے کی ضرورت نہیں ہے، اگر تم یہ کیس میری جگہ لے لو۔'' ایڈگر نے کہا۔ ''ویسے بھی میری تین پارٹنرز کی ٹیم مکمل نہیں ہے...... ایک کورٹ میں الجھا ہوا ہے، دوسرا کوئین آف اینجلز کیس میں اٹکا ہوا ہے۔''

ہیری بوش کے علم میں تھا کہ ہالی ووڈ میں ہومی سائڈ اسکواڈ، روایتی دو پارٹنرز کی جگہ لے چکا ہے۔ اس نے باڈی کے اطراف افراد کی طرف اشارہ کیا۔

''ہاں، یہ سادہ شوٹنگ کیس ہے...... مختلف معاملہ ہے۔ تم یہ کیس لو گے تو مجھے خوشی ہوگی۔''

''گڈ۔'' ہیری نے کہا۔ ''کسی نے کار کو دیکھا ہے؟''

''نہیں، تمہارا انتظار ہو رہا تھا۔''

''کوئی مقتول کے گھر پہنچا ہے؟'' ہیری نے سوال کیا۔

''ابھی تک نہیں۔ پہلے ہم کرائم سین سے فارغ ہونا چاہتے تھے۔''

ہیری کو اندازہ تھا کہ ایڈگر، ہیری کو وہاں دیکھ کر چونکا تھا۔ وہ آر ایچ ڈی کے آدمی کا انتظار کر رہا تھا۔ یہ بات عیاں تھی کہ وہ کیس ''روبری ہومی سائڈ ڈپارٹمنٹ'' کے سپرد کرنا چاہتا تھا اسی لیے اب تک وہاں کوئی خاص پیش رفت نہیں ہوئی تھی۔ جہاں یہ بات پریشان کن تھی وہیں باعثِ طمانیت بھی تھی کہ ہیری اور اس کے نئے پارٹنر کے لیے کیس پر کام کرنے کے لیے تمام چیزیں تقریباً فریش تھیں۔ کیسز کے معاملے میں ڈپارٹمنٹ بدمعاملگی کی پرانی تاریخ کا حامل تھا۔ لاس اینجلس پولیس ڈپارٹمنٹ (LAPD) کے جغرافیائی اعتبار سے سترہ ڈویژن تھے۔ ہر ایک کا اپنا اسٹیشن، ڈیٹکٹیو بیورو یو اور ہومی سائڈ اسکواڈ تھا۔ طولانی کیسز میں ڈویژنل اسکواڈز پہلی ترجیح تھی۔ سیاسی، سلیبریٹی یا میڈیا سے متعلق کیس کی گیند ہومی سائڈ اسپیشل کے کورٹ میں آتی تھی، اس کا تعلق RHD سے نہیں تھا۔ ایسے کیس عموماً دشوار اور صبر آزما ثابت ہوتے تھے۔

اس نے لاش کے قریب افراد کی گنتی کی۔ کُل پانچ اہلکار تھے۔

''ہاں، تو کرائم سین پر سب سے پہلے تم نے قدموں کے نشان تلاش کیے ہوں گے۔'' وہ آواز کو ہموار نہ رکھ سکا۔

''ہیری۔'' ایڈگر کی آواز بھی کھنچ گئی۔ ''کرسمس قریب ہے، یہاں سیکڑوں لوگوں کا آنا جانا ہوتا رہتا ہے...... قدموں کو تلاش کرنا بے معنی تھا۔ مزید یہ کہ یہ پروفیشنل شوٹ ہے۔ گن، کار اور شوز...... قاتل صفائی سے کام کر کے بہت پہلے صاف نکل گئے۔''

ہیری بوش نے سر ہلایا۔ وہ بحث میں نہیں پڑنا چاہتا تھا۔

''ٹھیک ہے، میں دیکھتا ہوں۔'' ہیری نے کہا۔

کچھ دیر بعد ایڈگر رخصت ہوگیا۔ ہیری نے پورشے کا رخ کیا۔ اس کے خیال میں ایڈگر نے آر ایچ ڈی سے کسی کو نہیں بلایا ہوگا بلکہ یہ حرکت آر ایچ ڈی میں سے کسی نے کی تھی...... اس نے دستانے چڑھائے اور ڈرائیونگ سائڈ کا

دروازہ کھولا۔ اس نے اندر نظر دوڑائی۔ پسنجر سیٹ پر ایک بریف کیس پڑا تھا۔ بریف کیس لاک نہیں تھا۔ ہیری نے اسے کھول کر دیکھا۔ چند فائلیں، ایک کیلکولیٹر، چند پیڈ، پین اور کاغذات۔ ہیری نے اسے بند کر کے وہیں رہنے دیا۔

بعدازاں ہیری نے گلوباکس کھولا۔ پہلے جو ٹیگ اور کلپ اس نے دیکھا تھا ویسے ہی چند اور کلپ وہاں رکھے تھے۔ ہیری نے باری باری ان کا جائزہ لیا۔ ہر ایک بیج مختلف مقامی اسپتالوں نے جاری کیا تھا۔ سب پر وہی تصویر تھی اور نام...... اسٹینلے کینٹ۔ ہیری نے بیجز کے پیچھے دیکھا...... بیشتر پر ہاتھ سے کچھ لکھا ہوا تھا۔ وہ کافی دیر تک ان الفاظ کو دیکھتا رہا۔ زیادہ تر کا اختتام ایل اور آر پر ہوا تھا۔ ہیری کے اندازے کے مطابق یہ لاک کمبی نیشن تھے۔

اس نے پھر گلوباکس میں ہاتھ ڈالا...... مزید کی کارڈ اور بیج نکل آئے۔ اسے قدرے حیرت کا سامنا تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ مقتول کے قبضے میں لاس اینجلس کے ہر اسپتال کے 'کی کارڈ' اور سیکیورٹی کمبی نیشن موجود تھے۔ پہلا خیال اسے یہ آیا کہ اسٹینلے کینٹ اسپتالوں میں کسی ہیرا پھیری میں ملوث تھا۔ اس نے ہر چیز واپس گلوباکس میں رکھ کر اسے بند کر دیا۔ پھر سیٹوں کے نیچے ناکام تلاشی لی اور گاڑی سے اتر کر کھلے ہوئے ٹرنک کی طرف آ گیا۔ ٹرنک زیادہ بڑا نہیں تھا اور خالی پڑا تھا۔ ہیری نے فلیش لائٹ میں غور سے دیکھا۔ ٹرنک کی تہ پر قالین تھا جس کے چار کونوں پر ایک جیسے نشان تھے۔ نشان ظاہر کر رہے تھے کہ وہاں کوئی چار ٹانگوں یا پہیوں والی چوکور وزنی شے موجود رہی تھی۔ کوئی باکس بھی ہو سکتا تھا۔ جسے دورانِ واردات نکال لیا گیا۔

''ڈیٹکٹیو؟''

ہیری نے مڑ کر پٹرول مین کو دیکھا۔ ''کیا بات ہے؟''

''وہاں ایف بی آئی کی ایجنٹ آئی ہے۔ وہ اندر آنا چاہتی ہے؟''

''وہ کہاں ہے؟'' ہیری نے سوال کیا اور اس کی رہنمائی میں چل پڑا۔ وہ زرد ٹیپ کے دوسری طرف اپنی گاڑی کے کھلے دروازے کے ساتھ کھڑی تھی۔ وہ تنہا تھی۔ چہرہ مسکراہٹ سے عاری تھا۔ اسے پہچان کر ہیری کا سینہ جل اٹھا۔

''ہیلو ہیری۔'' اس نے ہیری کو دیکھ لیا تھا۔

''ہیلو راشیل۔'' وہ بولا۔

☆☆☆

ہیری کو ٹھیک طرح یاد نہیں تھا کہ وہ کتنے عرصے بعد ایف بی آئی اسپیشل ایجنٹ راشیل والنگ کو دیکھ رہا تھا۔ ایک وقت تھا، جب کوئی دن راشیل کے خیال کے بغیر نہیں گزرتا تھا۔ اس کے گمان میں بھی نہ تھا کہ رات کے اس پہر مرڈر سین پر وہ دوبارہ آمنے سامنے ہوں گے...... اس نے جین پر آکسفورڈ شرٹ اور گہرے نیلے رنگ کا بلیزر زیب تن کیا ہوا تھا۔ اس کا حسن اب بھی متاثر کن تھا۔ لگتا تھا کہ ہیری کی طرح اسے بھی کال کر کے اٹھایا گیا تھا۔ اگرچہ ہیری ہوش کال کے وقت بیدار حالت میں تھا۔ راشیل کا سپاٹ چہرہ بتا رہا تھا کہ ہیری کے ساتھ آخری تلخی اسے یاد ہے۔

دونوں آخری بار ایکو پارک پر ملے تھے۔ وہ ایف بی آئی کے کسی خفیہ ٹیکٹیکل انٹیلی جنس کی نمائندہ تھی۔ اس نے کبھی نہیں بتایا کہ یہ کیا چیز ہے، نہ ہیری نے جستجو کی کہ ایف بی آئی کا مذکورہ یونٹ کام کیا کرتا ہے؟ ایکو پارک کیس میں ملاقاتیں، کیس سے پہلے کے رومانس کا حاصل تھیں۔

اس وقت وہ مقصد سے آئی تھی اور ہیری بھی محسوس کر رہا تھا کہ وہ معلوم کرے گا کہ ایف بی آئی کا مذکورہ یونٹ کس مقصد کے لیے ہے۔

''کیا میں کرائم سین دیکھ سکتی ہوں؟''

''کیوں نہیں، آجاؤ......'' ہیری نے زرد ٹیپ کو اوپر کیا اور مثبت جواب دیا۔ وہ اندر آکر رک گئی۔ یہ اشارہ تھا کہ وہ ہیری کی رہنمائی کا حق تسلیم کرتی ہے۔ وہ راشیل کو لے کر آگے بڑھا۔

''میرا خیال ہے کہ میں تمہاری مدد کر سکتی ہوں۔'' اس نے کہا۔ ''اگر میں باڈی دیکھ لوں تو امکان ہے کہ رسمی شناخت بتا سکوں گی۔'' اس نے اپنے ہاتھ میں موجود فائل دکھائی۔

''اس طرف آؤ۔'' ہیری نے کہا۔ موبائل یونٹ کی فلورسینٹ روشنی میں لاش نارنجی مٹی پر پڑی تھی۔ پہاڑی کا کنارہ محض پانچ فٹ دور تھا۔ نیچے ذخیرۂ آب، جس کے پرے شہر کی روشنیاں تاریکی میں لاکھوں جگنوؤں کے مانند جھلملا رہی تھیں۔

میڈیکل ایگزامنر نے لاش کو سیدھا کر دیا تھا۔ چہرہ زخمی ہو گیا تھا۔ لیکن ٹیگس پر جو فوٹو ہیری نے دیکھے تھے، وہ پہچان سکتا تھا کہ لاش اسٹینلے کینٹ ہی کی تھی۔ کھلی ہوئی شرٹ میں سے اس کا بالوں سے بے نیاز سینہ نظر آ رہا تھا۔ ایگزامنر نے آلۂ جراحی کے ذریعے ایک جگہ کٹ لگایا ہوا تھا۔ مقصد

جگر تک پہنچتا تھا۔ جگر کی حدت سے تعین کیا جاسکتا تھا کہ قتل کس وقت ہوا۔

"ایوننگ ہیری۔" ایگزامنر جو فیلٹن نے کہا۔

"نہیں بلکہ صبح بخیر زیادہ درست ہے...... میرے خیال میں تمہارا نیا پارٹنر اگنا سیو ہے؟" جو فیلٹن نے راشیل کی طرف دیکھا۔

"ہاں، میں اسی کے ساتھ ہوں۔ یہ اسپیشل ایجنٹ راشیل وانگ ہے...... ایف بی آئی......" ہیری نے کہا۔

جو فیلٹن نے مشکوک نظروں سے ہیری کو دیکھا۔

راشیل نے آگے بڑھ کر پوزیشن بنائی اور فائل سے آٹھ بائی دس کی رنگین تصویر نکالی۔ یہ چہرے کا کلوز اَپ تھا۔ اس نے احتیاط سے تصویر اور لاش کے چہرے کا موازنہ کیا۔

"اسٹینلے کینٹ۔" وہ بڑبڑائی۔

ہیری سر ہلا کر لاش کے دوسری جانب چلا گیا۔

"ڈاکٹر جو، اب تک کہاں پہنچے ہو؟" اس نے سوال کیا۔

"کوئی مقتول کو یہاں لایا تھا یا خود آیا تھا اور مقتول بعد میں۔ وجہ کچھ بھی ہوسکتی ہے۔ بہرحال مقتول کو گھٹنوں کے بل بٹھایا گیا۔" جو نے مقتول کی پتلون کے گھٹنوں کی طرف اشارہ کیا۔ "پھر کسی نے اس کے سر میں پیچھے سے دو گولیاں ماریں...... وہ نیچے گرا اور چہرہ زخمی ہوگیا۔ تاہم وہ گرنے سے پہلے ہی مرچکا تھا۔ گولیاں سر میں ہی ہیں۔ غالباً اعشاریہ بائیس کی ہوں گی۔"

"موت کا وقت؟"

"لیور ٹمپریچر کے مطابق، آٹھ بجے کے لگ بھگ۔" جو نے جواب دیا۔

ہیری کے لیے یہ جواب غیر متوقع تھا۔ آٹھ بجے تاریکی چھا جاتی تھی اور لوگ گھروں میں ہوتے تھے۔ وہ جگہ ایسی تھی کہ دھماکوں کے ساتھ بازگشت کی گونج لازم تھی۔ لیکن کسی نے پولیس کو کال نہیں کی اور لاش بھی پٹرول کار نے دریافت کی...... تقریباً تین گھنٹے بعد۔

"میں جانتا ہوں، تم کیا سوچ رہے ہو۔" جو نے کہا۔ "دھماکوں کی آواز...... ممکنہ طور پر وضاحت کی جاسکتی ہے۔ دوستو...... اسے ذرا پلٹو......" جو نے مدد طلب کی۔

ہیری کھڑا ہوتے ہوئے ذرا سا ہٹ گیا۔ باڈی کو واپس پلٹ دیا گیا۔ ہیری اور راشیل کی نگاہیں چار ہوئیں۔ پھر دونوں کی نظریں لاش کے سر میں گولیوں کے زخم پر رک گئیں۔ سیاہ بال خون آلود تھے۔ عقب سے سفید قمیص پر خاکی اسپرے کے چھینٹے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے طویل کیریئر میں اَن گنت کرائم سین دیکھے تھے۔ اس وقت سفید شرٹ پر جو چھینٹے وہ دیکھ رہا تھا، وہ خون کے نہیں تھے۔

"یہ خون نہیں ہے؟"

"ہاں، یہ خون نہیں ہے۔" جو نے کہا۔ "یہ پرانا کوکا کولا سیرپ ہے...... بوتل کے پیندے میں بچا ہوا کولا۔"

ہیری کے کچھ کہنے سے پیشتر راشیل بول پڑی۔ "یہ سائلنسر کی شکل ہے۔ پلاسٹک کی ایک لیٹر بوتل کا منہ گن کی نالی میں پھنسا کر یا ٹیپ لگا کر فائر کرنے سے آواز دب جاتی ہے۔ کیونکہ آواز کی لہروں کو کھلی فضا میں پھیلنے کا موقع نہیں ملتا...... بوتل کا بچا ہوا مشروب بھی ٹارگٹ کی طرف جاتا ہے۔"

جو نے ہیری کی طرف دیکھ کر اثبات میں سر ہلایا۔

"ایک اور چیز قابلِ توجہ ہے۔" جو نے مقتول کے ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری نے جھک کر دیکھا۔ ہاتھوں کی درمیانی انگلی میں سرخ رنگت کے رنگ تھے...... پلاسٹک کے رِنگ۔

"یہ کیا ہے؟" ہیری بوش نے سوال کیا۔

"فی الحال یقین سے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔" جو نے جواب دیا۔

"میں بتاتی ہوں۔" راشیل نے پیشکش کی۔ "یہ ٹی ایل ڈی رِنگ کہلاتے ہیں...... تھرمل لومی نیسنٹ ڈوسی میٹری۔ یہ وارننگ ڈیوائس ہے، جو قبل از وقت خطرے کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ رِنگ ریڈی ایشن کی موجودگی کو محسوس کرکے وارن کرتا ہے کہ آپ ریڈی ایشن کی زد میں ہیں۔"

وہ ہیری سے مخاطب تھی۔ اس کے انکشاف نے کچھ دیر کے لیے وہاں سکوت طاری کردیا۔

"ایک اور بات بتاؤں۔" وہ بولی۔ "اگر رِنگ اس طرح پہنا جائے کہ اس کا سفید حصہ اندر کی جانب ہو...... جیسے مقتول کی انگلیوں میں ہے...... یعنی ٹی ایل ڈی اسکرین اندر کی جانب ہے۔ اس کا صاف مطلب ہے کہ رِنگ پہننے والا ریڈیو ایکٹو مواد کو ہینڈل کرتا رہا ہے۔"

"اوکے، سب لوگ پیچھے ہٹ جائیں۔" ہیری نے کہا۔

راشیل کے علاوہ سب نے فاصلہ اختیار کرلیا۔

"رک جاؤ، خطرے کی بات نہیں ہے۔" راشیل نے ہاتھ اٹھایا۔ تاہم کوئی سابقہ پوزیشن پر واپس نہیں آیا۔

"اگر تابکاری کا خطرہ موجود ہوتا تو ٹی ایل ڈی رِنگ

کا اسکرین سیاہ ہو جاتا۔ یہ قبل از وقت وارننگ کی علامت ہے۔'' راشیل نے اطمینان دلایا۔ ''اس کے علاوہ یہ دیکھو۔'' اس نے اپنی جیکٹ کو ایک طرف ہٹایا۔ اس کی بیلٹ کے ساتھ پیجر نما ایک چھوٹا سا باکس منسلک تھا۔ ''یہ تابکاری کو مانیٹر کرتا ہے۔'' راشیل نے وہاں موجود افراد کی معلومات میں اضافہ کیا۔ ''خطرے کی صورت میں یہ سائرن کی طرح بجنے لگتا اور بھاگنے والوں میں، میں سب سے آگے ہوتی...... اوکے، گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے...... کول ڈاؤن۔''

ہیری، راشیل کے قریب آیا اور اس کا ہاتھ کہنی کے قریب سے پکڑا۔ ''یہاں سے ہٹو، ایک منٹ بات کرنی ہے۔''

وہ بدمزہ ہو گیا تھا۔ ماحول راشیل کی سمت شفٹ ہو رہا تھا۔ بالفاظ دیگر ایف بی آئی کی طرف۔ ہیری، کرائم سین پر اپنا کنٹرول کھونا نہیں چاہتا ہے۔

''راشیل، تم یہاں کیا کر رہی ہو...... کیا معاملہ ہے؟''

''تمہاری طرح، میں نے بھی رات میں کال وصول کی تھی۔''

''یہ جواب تسلی بخش نہیں ہے۔''

''میں یقین دلاتی ہوں کہ میں یہاں تمہاری مدد کے لیے آئی ہوں۔''

''ایسا ہے تو مجھے تفصیل بتاؤ...... یہ بھی بتاؤ کہ تمہیں بھیجا کس نے ہے؟''

راشیل نے دائیں بائیں دیکھا پھر ہیری پر نظر ڈالی اور زرد ٹیپ کی دوسری جانب اشارہ کیا۔ ''وہاں چلیں؟''

وہ زرد ٹیپ کے دائرے سے باہر آ گئے۔

''دیکھو، جو میں بتا رہی ہوں۔ یہ ایک کانفی ڈینشل میٹر ہے۔ اسٹینلے کینٹ کا نام پہلے سے لسٹ پر تھا۔ جب تم یا تمہارے لوگوں نے اس کا نام کمپیوٹر میں نیشنل کرائم انڈیکس کے لیے ڈالا تو واشنگٹن ڈی سی میں سرخ جھنڈی لہرانے لگی اور ایف بی آئی کے ٹیکٹیکل انٹیلی جنس نے مجھے کال کی۔

''وہاٹ؟ کیا وہ دہشت گرد ہے؟''

''نہیں، میڈیکل سے تعلق رکھتا ہے۔ فزیشن...... اور ایک ایسا شہری جو قانون کا احترام کرتا ہے۔''

''پھر ایف بی آئی، رات میں یہاں کیا کر رہی ہے...... تابکاری کے رِنگ...... کیا کہانی ہے...... اور اس کا نام کون سی لسٹ پر تھا؟''

راشیل نے ہیری کے سوالات نظرانداز کر دیے۔

''ہیری، مجھے یہ بتاؤ کہ کوئی اس کے گھر گیا یا اس کی بیوی سے ملا؟''

''ابھی نہیں۔ ہمارا پلان تھا کہ پہلے کرائم سین......''

''فوراً نکلو۔'' راشیل نے کہا۔ ''سوالات راستے میں کر لینا۔''

''گاڑی میں چلاؤں گا۔'' اس نے راشیل کی فورڈ مستانگ کی طرف اشارہ کیا...... ''ایک منٹ رکو۔'' وہ ایڈگر کی کروزر کی طرف چلا گیا۔ جہاں مقتول کی اشیا پلاسٹک کے منی بیگز میں کروزر کے ٹرنک پر رکھی تھیں۔ ہیری نے وہاں مستعد سارجنٹ سے کہا۔ ''سنو، میں مقتول کے گھر جا رہا ہوں۔ میرا پارٹنر اگنا سیو پہنچنے والا ہے...... ہم دونوں میں سے کسی کے آنے تک حالات پر نظر رکھنا۔''

سارجنٹ نے سر ہلایا۔ ہیری نے سیل فون نکال کر اگنا سیو کا نمبر ملایا۔ وہ بیس منٹ کے فاصلے پر تھا۔ ہیری نے اسے مختصر ہدایات دیں۔ فون بند کیا اور چلتے چلتے آنکھ بچا کر ٹرنک پر رکھی مختلف اشیا میں سے ''کی رِنگ'' اٹھا کر کوٹ کی جیب میں رکھ لیا۔ وہ مستانگ تک پہنچا تو راشیل پسنجر سیٹ پر تھی۔

ہیری نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔ ''کون تھا؟ پریذیڈنٹ سے بات کر رہی تھیں؟''

''میرا پارٹنر تھا۔ میں نے اسے کہا ہے کہ وہیں گھر پر ملے۔''

ہیری نے انجن اسٹارٹ کرتے ہی سوالات شروع کر دیے۔ ''اگر وہ دہشت گرد نہیں تھا تو کس قسم کی لسٹ پر اس کا نام تھا؟''

''بحیثیت میڈیکل فیزسیٹ وہ تابکاری مواد تک براہِ راست رسائی رکھتا تھا۔'' راشیل نے کہا۔

راشیل کا جواب سن کر ہیری کے ذہن میں ان تمام اسپتالوں کے نام ابھرے جن کے ٹیگس اس نے پورشے کے گلو بکس میں دیکھے تھے۔

''یہ مواد کہاں تھا...... اسپتالوں میں؟''

''ہاں، ایسا ہی تھا۔ کیونکہ بنیادی طور پر یہ مخصوص تابکاری مواد کینسر کے علاج میں استعمال ہوتا ہے۔''

ہیری نے سر ہلایا۔ ''راشیل میں کیا مس کر رہا ہوں؟ مجھے سمجھاؤ۔''

''اسٹینلے کینٹ رسائی رکھتا تھا لیکن دوسرے لوگ بھی دلچسپی رکھنے کے باوجود تابکاری مواد سے دور تھے اور ان کی دلچسپی کی وجہ کینسر کا علاج نہیں تھا۔''

''دہشت گرد؟''

''بالکل ٹھیک۔'' راشیل نے کہا۔

''کیا اسٹینلے آزادانہ نقل وحرکت کرتا رہا۔ اسپتالوں میں سیکیورٹی سسٹم تو ہوگا یا نہیں؟''

''حفاظتی نظام کے باوجود رخنے رہ جاتے ہیں۔ خصوصاً ایسے لوگوں کے لیے جن پر اعتماد کیا جاتا ہے، ایسے افراد اندر کے آدمی ہوتے ہیں، جیسے اسٹینلے کینٹ۔''

ہیری سوچ رہا تھا کہ یقیناً اسٹینلے شک سے بالاتر تھا کہ اس نے کارڈز کے پیچھے کمبی نیشن تک لکھ رکھے تھے۔

''میں سمجھ رہا ہوں۔'' ہیری نے کہا۔

''سیکیورٹی مضبوط ہو یا کمزور...... تم رسائی کے لیے کیا کرتے؟''

''ظاہر ہے، ایسے شخص کو تلاش کرتا جو ایسے نظام کو خوب جانتا ہے۔'' ہیری نے موڑ کاٹتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔''

''یعنی تم کہنا چاہ رہی ہو کہ......''

''نہیں، ابھی نہیں...... ابھی میں کچھ نہیں کہنا چاہتی۔''

''کیا تم اسٹینلے کینٹ کو جانتی تھیں؟'' ہیری نے اچانک ایک مختلف سوال کرتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔ اندھیرے کا تیر تھا۔ ہیری ردِعمل دیکھنا چاہتا تھا۔ اس کے سوال پر راشیل نے مدھم حیرت کا اظہار کیا اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔ ہیری آگاہ تھا کہ جواب میں اسے جھوٹ سننا پڑے گا۔

''نہیں، میں کبھی اس سے نہیں ملی۔''

ہیری نے گاڑی روک دی۔ ''گھر آگیا۔''

گھر کے اندر اور باہر تاریکی کا راج تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے وہاں کوئی رہائش پذیر نہیں ہے۔

''کیا کر رہے ہو؟ یہ اس کا گھر نہیں ہے۔ وہ دوسرے بلاک......'' اچانک اس نے ہونٹ سی لیے۔ تاہم تاخیر ہو چکی تھی۔ ہیری چند لمحے اسے گھورتا رہا، پھر بولا۔ ''تم میرے ساتھ صاف گوئی کا مظاہرہ کروگی یا گاڑی سے اترو گی؟''

''دیکھو ہیری، میں نے بتایا تھا کہ کچھ معاملات......''

''پلیز راشیل، اتر جاؤ...... میں خود سنبھال لوں گا۔''

''تمہیں سمجھنا چاہیے۔'' راشیل نے پھر کوشش کی۔

''دس اِز ہومی سائڈ۔ مائی ہومی سائڈ۔''

''میں ایک فون کروں گی اور تمہیں اس کیس کی تفتیش سے ہٹا دیا جائے گا۔'' راشیل نے پینترا بدلا۔

''خوب...... شاید تم ہیری بوش سے پہلی مرتبہ مل رہی ہو۔ فوراً کال کرو، مجھے ابھی...... آج رات، میرے ہی کیس پر سے ہٹاؤ گی۔ ڈو اِٹ ناؤ۔'' ہیری نے جھک کر ہاتھ بڑھایا اور راشیل کی سائڈ کا ڈور کھول دیا۔

راشیل نے ہاتھ بلند کر کے پسپائی اختیار کی۔ ''آل رائٹ۔'' اس نے کہا۔ ''کیا جاننا چاہتے ہو؟''

''سچ، پورا سچ!''

☆☆☆

''تم اس کو جانتی تھیں۔ تم نے جھوٹ بولا تھا۔ کیا وہ دہشت گرد ہے؟''

''میں نے کہا تھا، نہیں۔ وہ فزیسٹ ہے۔ قانون پسند شہری ہے لیکن وہ واچ لسٹ پر تھا۔ کیونکہ اگر تابکار مادہ غلط ہاتھوں میں جاتا ہے تو عوام کے خلاف استعمال ہوسکتا ہے۔''

''کیا مطلب ہے؟ وہ کیسے؟''

''مختلف طریقے ہیں۔ انفرادی..... اور اجتماعی دونوں۔ پچھلی مرتبہ تھینکس گیونگ ڈے پر ایک روسی لندن میں پولونیم کے ذریعے ہلاک کیا گیا تھا۔ وہ ایک انفرادی ٹارگٹ تھا۔ وہ ایک معمولی نشانہ...... غالباً پولونیم کا ٹیسٹ۔ (تابکار عنصر) کینٹ کی رسائی جس مواد تک رہی تھی، وہ بڑے پیمانے پر تباہی مچا سکتا ہے۔ مثلاً کوئی ''مال'' یا سب وے یا اور کوئی پرہجوم جگہ۔ یہ اس بات پر منحصر ہے کہ تابکار مادے کی کتنی مقدار استعمال کی جاتی ہے اور اسے ڈلیور کرنے والا ڈیوائس کس قسم کا ہے۔''

''ڈلیوری ڈیوائس؟ مطلب ڈرٹی بم/بومب؟''

''ہاں، بومب کی شکل ممکن ہے...... نوعیت مختلف ہو سکتی ہے۔''

''تمہیں کیسے معلوم ہے کہ وہ یہاں نہیں رہتا؟''

راشیل نے انگلیوں سے اپنی پیشانی مسلی...... جیسے ہیری کے سوالات نے سر درد پیدا کر دیا ہو۔ ''کیونکہ میں پہلے بھی اس کے گھر آ چکی ہوں۔ یہ گزشتہ برس کے اواخر کی بات ہے۔ اس وقت میرا پارٹنر بھی ہمراہ تھا۔ ہم نے اسے اور اس کی بیوی کو اس پیشے سے منسلک خطرات سے آگاہ کیا تھا۔ ہمیں یہ ہدایت ہوم لینڈ سیکیورٹی ڈپارٹمنٹ کی جانب سے ملی تھی، او کے؟''

''او کے۔ لیکن یہ ایف بی آئی کے پُراسرار ٹیکٹیکل ونگ کا روٹین چیک نہیں تھا...... نہ ہی ہوم لینڈ سیکیورٹی کی معمول کی کارروائی۔ خطرہ کیوں محسوس کیا گیا؟ دھمکی کس کو

ملی تھی؟''

راشیل نے نشست میں پہلو بدلا۔ ''کوئی مخصوص خطرہ نہیں تھا...... یہ محض احتیاطی تدابیر تھیں۔ سولہ مہینے قبل کسی نے گرینس برو میں ایک کینسر کلینک سے بائیس چھوٹی ٹیوبس چرالی تھیں۔ ٹیوبس میں۔ ریڈیو آئیسوٹوپس ''سیسیم 137'' موجود تھے۔ ہمیں نہیں پتا کہ چرانے والا کون تھا اور مقصد کیا تھا...... تاہم یہاں لاس اینجلس میں جوائنٹ ٹیررازم ٹاسک فورس نے اسی قسم کے مختلف مواد کی سیکیورٹی جانچنے کا فیصلہ کیا۔ مقامی اسپتالوں کے متعلقہ افراد سے رابطہ کر کے انہیں الرٹ کیا گیا۔ نیز حفاظتی اقدامات بڑھا دیے گئے...... کیا اب چلیں؟'' آخر میں راشیل نے خواہش ظاہر کی۔

''ٹاسک فورس نے تمہارے ونگ کو اشارہ کیا اور آخر میں ذمے داری تم تک آن پہنچی؟''

''ہاں، میں اور میرا پارٹنر وفاقی ایجنٹ تھے۔ ہم اسٹیلے کینٹ اور دوسرے افراد سے ملے۔ یہی وجہ تھی کہ جب اس کا نام ہمارے کمپیوٹرز میں ٹمٹمایا تو مجھے کال کیا گیا۔''

ہیری نے گاڑی اسٹارٹ کر کے ریورس کی۔ ''تم نے شروع میں ہی مجھے آگاہ کیوں نہیں کیا؟''

''کیونکہ گرینس برو کے واقعے کے بعد کوئی موت یا مشکوک صورتِ حال سامنے نہیں آئی تھی۔ کوئی اور وجہ بھی ممکن ہوسکتی ہے اسی لیے مجھے احتیاط اور صوابدید کے ساتھ حرکت کرنے کے لیے کہا گیا تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ مجھے جھوٹ بولنا پڑا۔''

''کیا گرینس برو سے غائب ہونے والی سیسیم 137 بازیاب کرلی گئی تھی؟''

''نہیں، مثبت استعمال کے لیے اس کی خاصی قیمت تھی۔ افواہ اُڑی کہ وہ بلیک مارکیٹ میں فروخت ہوچکی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ ہم پُریقین نہیں تھے اور مجھے آنا پڑا۔''

ہیری نے خاموشی اختیار کرلی۔ ایک منٹ سے پہلے وہ صحیح بلاک میں صحیح مکان کے قریب تھے۔ دونوں گاڑی سے باہر آگئے۔ یہ مکان بھی تاریک تھا۔ ہیری داخلی دروازے پر پہنچا...... باریک جھری بتا رہی تھی کہ دروازہ کھلا ہے۔

''دروازہ کھلا ہے۔'' ہیری نے سرگوشی کی اور گن نکال لی۔ راشیل کی گن بھی ہاتھ میں تھی۔ دونوں گن بدست، چوکنے انداز میں خاموش اور تاریک مکان میں داخل ہو گئے۔ ہیری نے دیوار پر ہاتھ پھیر کر سوئچ آن کر دیا۔ وہ خالی لیونگ روم میں کھڑے تھے۔ کسی گڑبڑ کے آثار نہیں تھے۔ راشیل نے مسز کینٹ کو پکارا اور سرگوشی میں ہیری کو بتایا کہ وہاں بچے نہیں ہیں۔ اس نے ایک بار پھر آواز بلند کی۔ تاہم سناٹا قائم رہا۔

دونوں ایک دوسرے سے دور ہو گئے اور محتاط انداز میں آگے بڑھنا شروع کیا۔ ہیری نے ایک اور سوئچ آن کر دیا۔ گھر خالی دکھائی دے رہا تھا۔ تاہم چند منٹ بعد انہوں نے ماسٹر بیڈ روم میں مسز کینٹ کو دریافت کرلیا۔ وہ بستر پر عریاں حالت میں بندھی پڑی تھی۔ منہ میں کپڑا ٹھونس دیا گیا تھا۔ آنکھیں بند تھیں۔ راشیل بستر کی طرف اور ہیری باتھ روم کی طرف گیا۔ اس نے باتھ روم اور کلوزٹ چیک کیا اور بستر کے قریب آگیا۔ مسز کینٹ کو عجیب انداز میں باندھا گیا تھا۔ دونوں ہاتھ اور ٹانگیں پیچھے لے جا کر کلائیاں اور ٹخنے جکڑ دیے گئے تھے۔ ریڑھ کی ہڈی معکوس حالت میں خم کھا گئی تھی۔ باندھنے کے لیے ٹائیاں استعمال کی گئی تھیں۔ راشیل نے جیبی چاقو سے بندھن کاٹے اور چادر اوپر ڈال کر جسم ڈھک دیا۔ کمرے میں پیشاب کی بُو نمایاں تھی۔

''زندہ ہے؟''

''ہاں۔'' راشیل نے جواب دیا۔ ''شاید بے ہوش ہے۔'' راشیل نے عورت کی کلائیاں اور ہاتھ مسلنے شروع کیے۔ جن کی رنگت بندش اور کم دورانِ خون کے باعث جامنی ہو رہی تھی۔ ہیری نے ہال وے میں آکر پیرامیڈیکس کے حصول کے لیے نمبر ملایا۔ دس منٹ کا وقت بتا کر وہ واپس بیڈ روم میں آگیا۔ ایک زندہ گواہ کی موجودگی میں اسے طمانیت کا احساس ہو رہا تھا۔ یہ نہایت اہم اور امید افزا تھا کہ مسز کینٹ جلد از جلد گفتگو کے قابل ہو جائے۔ اس نے کراہنا شروع کر دیا تھا۔

راشیل اسے تحفظ کا احساس دلا رہی تھی۔ مسز کینٹ تناؤ کا شکار تھی۔ دو اجنبی افراد کو وہاں دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ راشیل نے ایف بی آئی کی آئی ڈی دکھاتے ہوئے سوال کیا۔ ''کیا تم مجھے پہچانتی ہو؟''

''کیا؟ کون...... میرا شوہر کہاں ہے؟'' اس نے اٹھنا چاہا۔ معاً اسے برہنگی کا احساس ہوا۔ اس نے چادر مضبوطی سے اپنے گرد لپیٹ لی۔ راشیل نے ہیری کی جانب دیکھا، جیسے پوچھ رہی ہو کہ کیسے ہینڈل کیا جائے۔

''مسز کینٹ، تمہارا شوہر یہاں نہیں ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''میں ڈیٹکٹیو ہیری بوش ہوں۔ لاس اینجلس پولیس ڈپارٹمنٹ اور یہ ایف بی آئی ایجنٹ راشیل ہے۔ ہم جاننا

چاہ رہے ہیں کہ تمہارے شوہر کے ساتھ کیا واقع پیش آیا؟''

عورت نے ہیری، پھر راشیل کو دیکھا۔ وہ راشیل کو غور سے دیکھ رہی تھی۔

''مجھے یاد ہے، تم یہاں پہلے بھی کسی کے ساتھ آئی تھیں اور ہمیں سمجھایا تھا...... کیا یہ وہی......'' وہ خاموش ہو گئی۔

''مسز کینٹ...... ایلی سیا، رائٹ؟ ایلی سیا ہم ایک دوسرے کی مدد کرسکتے ہیں لیکن بہت ضروری ہے کہ تم حوصلے اور سکون کا مظاہرہ کرو۔ اس طرح ہم کم وقت میں زیادہ بات کرسکیں گے۔'' راشیل نے اسے نام سے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''یقیناً پہلے تم لباس پہننا پسند کرو گی۔''

ایلی سیا نے اثبات میں سر ہلایا۔

''اوکے، ہم لیونگ روم میں انتظار کررہے ہیں۔ تاہم پہلے یہ بتادو کہ تم زخمی تو نہیں ہو؟''

ایلی سیا نے نفی میں سر ہلایا۔ تاہم اس کا رنگ اُڑا ہوا تھا اور وہ تم گوئی کا مظاہرہ کررہی تھی۔ ''انہوں نے تشدد نہیں کیا تھا، مجھے ڈرایا تھا اور بے لباسی کا مطالبہ کیا تھا۔'' ہیری غیر محسوس انداز میں ایلی سیا کی آنکھیں پڑھ رہا تھا۔

''اوکے۔'' راشیل بولی۔ ''تم پہلے لباس لے لو۔ پیرا میڈیکس کے آنے پر ہم تمہاری جسمانی حالت پھر بھی دیکھیں گے۔''

ایلی سیا کینٹ بوکھلاہٹ میں چادر لپیٹے بستر پر ہی کھڑی ہوگئی۔ ہیری نے میٹرس پر نمی کا دھبا دیکھا۔ اس پر جو بیتی تھی، وہ بہت نہیں تو کسی حد تک خوفناک تھی...... بوجہ مثانے کا کنٹرول ختم ہوگیا تھا۔ وہ بستر سے اتر کر کلوزٹ کی طرف گئی اور لڑکھڑا گئی۔ ہیری نے بڑھ کر اسے سنبھال لیا۔

''تم ٹھیک ہو؟''

''ہاں، چکر آگیا تھا۔ کیا وقت ہوگیا؟''

ہیری نے بیڈ کی دائیں جانب ڈیجیٹل کلاک کو دیکھا لیکن اس کا اسکرین تاریک تھا۔ وہ بند ہوگیا تھا یا اس کا پلگ نکلا ہوا تھا۔ ہیری نے اپنی کلائی کی گھڑی دیکھی اور ایک بجے کا اعلان کیا۔ مسز کینٹ کا جسم جیسے اکڑ گیا۔ ''اوہ مائی گاڈ...... گھنٹے گزر گئے۔ اسٹینلے کہاں ہے؟''

ہیری نے اس کے دونوں شانے پکڑ کر اسے سیدھا کھڑا کیا۔ ''تم لباس پہنو، پھر ہم بات شروع کرتے ہیں۔''

وہ ناہموار چال کے ساتھ کلوزٹ پر پہنچی اور اس کا پٹ کھولا۔ پٹ کی بیرونی سطح پر قدِآدم آئینہ لگا تھا۔ پٹ گھوما تو لمحہ بھر کے لیے ہیری نے اپنا عکس دیکھا۔ اپنی ہی آنکھوں میں اس نے اجنبی عنصر محسوس کیا۔ آنکھوں میں کون سی کیفیت تھی...... اپنے گھر سے نکلتے وقت اس نے آئینہ دیکھا تھا تو آنکھیں نارمل تھیں۔ اب بے چینی تھی یا خوف تھا یا کچھ اور۔ یہ قابلِ فہم ہے، اس نے سوچا۔ وہ ہزاروں مرڈر کیسز میں شامل رہا تھا لیکن یہ کیس کسی اور طرف جاتا دکھائی دے رہا تھا۔

ایلی سیا کینٹ، سفید رنگ کا لباس نکال کر باتھ روم میں چلی گئی۔ راشیل خواب گاہ سے نکلی اور ہیری نے بھی اس کی تقلید کرتے ہوئے ماسٹر بیڈروم چھوڑ دیا۔

''کیا خیال ہے تمہارا؟'' راشیل نے لیونگ روم میں آکر سوال کیا۔

''گڈ لک۔'' ہیری نے کہا۔ ''گواہ موجود ہے۔ کچھ نہ کچھ مدد ملے گی۔''

''ہاں، امید ہے۔''

''میں ذرا گھر کا جائزہ لے کر آتا ہوں۔'' ہیری باہر نکل گیا۔ ہر کمرے کے ساتھ اس نے عقبی وارنڈا اور گیراج بھی دیکھا۔ اس نے کوئی خاص بات محسوس نہیں کی۔ سوائے اس کے کہ دو گاڑیوں کی گنجائش والا گیراج خالی پڑا تھا۔ اگر پورشے کے علاوہ بھی کوئی گاڑی تھی تو اس وقت وہ وہاں نہیں تھی۔ ہیری نے فارنسک ٹیم بھی طلب کرلی۔

بعدازاں اس نے اپنے سپروائزر لیوٹیننٹ کو کال کر کے بیدار کیا اور اب تک کی تمام صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ دہشت گردی کے ممکنہ زاویے اور فیڈرل ایجنسز کی دلچسپی بھی گوش گزار کردی۔

''ہونہہ...... یوں معلوم ہوتا ہے، مجھے چند کالز کرنی پڑیں گی۔'' لیوٹیننٹ نے پُرسوچ انداز میں کہا۔

ہیری کے علم میں تھا کہ لاس اینجلس پولیس کا اپنا ہوم لینڈ سیکیورٹی آفس ہے لیکن اس کا موازنہ ایف بی آئی کے سیکیورٹی آفس سے ممکن نہیں تھا۔ لاس اینجلس کے آفس میں زیادہ تر بڑ بولے تھے اور ہوم لینڈ سیکیورٹی کا ہیڈ کیپٹن ہیڈلی تھا جو ابھی تک بیورو کے مقابلے میں اپنی بہتر کارکردگی ثابت کرنے میں ناکام رہا تھا۔

ہیری واپس لیونگ روم میں آیا تو راشیل سیل فون پر مصروف تھی اور ایک آدمی وہاں موجود تھا، جسے ہیری نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس کا قد لمبا تھا، عمر چالیس سے اوپر تھی۔ اسے پہچاننے کے لیے ہیری کو بیج یا وردی کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ ایف بی آئی کا آدمی تھا۔ ہیری کے لیے اس کے تیور اور انداز ہی شناخت کے لیے کافی وشافی تھا۔

''تم غالباً ڈیٹکٹیو ہیری بوش ہو۔'' اس نے کہا۔ ''میں راشیل کا پارٹنر جیک بریز ہوں۔''

ہیری نے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا۔ عام سی بات تھی لیکن جس انداز میں اس نے خود کو راشیل کا پارٹنر ظاہر کیا تھا وہ بات کچھ خاص تھی۔ بغیر کہے وہ کہہ گیا تھا کہ اب سینئر پارٹنر جاب پر ہے۔ اگر راشیل کا نقطۂ نظر دوسرا ہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

''سوری۔'' راشیل نے فون بند کیا۔ ''اسپیشل ایجنٹ انچارج کا فیصلہ ہے کہ تین ٹیمیں ان اسپتالوں میں جائیں جہاں ہاٹ لیبز ہیں اور جہاں اسٹینلے کینٹ مقتول ہونے سے پہلے وزٹ کر چکا تھا۔''

ہیری کے علم میں تھا کہ وہ سرچ کا دائرہ محدود کر کے سینٹ اگاتھا کلینک فار ویمن پر مرکوز کر سکتا ہے۔ اس اسپتال کا آئی ڈی ٹیگ اسٹینلے کے پاس تھا۔ راشیل اور بریز اس امر سے لاعلم تھے۔ ہیری نے فیصلہ کیا کہ فی الحال ان کو لاعلم رکھنا ہی بہتر ہے۔ اس نے بھانپ لیا تھا کہ تفتیش کا اختیار ایف بی آئی کی جانب جھک رہا ہے۔ وہ چاہتا تھا کہ کم از کم ایک کلیو اس کے پاس محفوظ رہے۔

''ایل اے پی ڈی کا کیا ہوگا؟'' اس نے ایک مختلف سوال کیا۔

''ایل اے پی ڈی؟'' بریز گویا اچھل پڑا۔ ''ہیری، تم اپنی بات کر رہے ہو؟ یہی سوال کیا تم نے؟''

''ہاں، ٹھیک سمجھے ہو۔ میں اس قضیے میں کہاں کھڑا ہوں؟''

بریز نے معانقے کے انداز میں دونوں ہاتھ پھیلا دیے۔ ''تم کیس میں ہو...... ہمارے ساتھ ہو۔'' اس نے یوں کہا جیسے وعدہ کر رہا ہو۔ اس نے تصدیق طلب نظروں سے راشیل کی طرف دیکھا لیکن وہ دوسری جانب دیکھ رہی تھی۔

☆☆☆

ایلی سیا، اپنا حلیہ درست کر کے آئی، تب ہیری کو پہلی بار اس کے حسنِ جہاں سوز کا ادراک ہوا۔ اس نے وہی سفید لبادہ زیب تن کیا ہوا تھا۔ اس کے حسین چہرے پر دکھ کا سایہ تھا۔ ایلی سیا نے بریز کی موجودگی محسوس کی۔ بریز نے اپنا تعارف کرایا۔ تاہم ایلی سیا کی آنکھوں میں الجھن برقرار تھی۔ اگرچہ پہلے اس نے راشیل کو پہچان لیا تھا، وہ کاؤچ پر بیٹھ گئی۔

''میرا شوہر کہاں ہے؟'' اس نے گویا مطالبہ کیا۔

راشیل اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔ بریز کرسی لے کر قریب آگیا۔ ہیری کھڑا رہا۔ اس قسم کے حالات میں اسے آرام دہ نشست سنبھالنا پسند نہیں تھا۔

''مسز کینٹ۔'' ہیری نے آغاز کیا۔ وہ کیس پر اپنی گرفت ڈھیلی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ''میں ہومی سائڈ ڈیٹکٹیو ہوں۔ میرے پاس اچھی خبر نہیں ہے۔ مجھے دلی افسوس ہے۔ رات چند گھنٹے قبل ہمیں ایک باڈی ملی ہے جو آپ کے شوہر کی ہے۔ ہمیں حقائق کا سامنا کرتے ہوئے تیزی سے مجرموں تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہم سب افسردہ ہیں اور پوری طرح مستعد بھی......''

ایلی سیا کا سر ڈھلک گیا۔ اس نے چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپالیا۔ اس کا بدن لرز رہا تھا پھر اس نے رونا شروع کر دیا۔ اس کی توجہ سفید لبادے پر سے ہٹ گئی۔ جسے راشیل نے کھلنے سے بچایا۔ بریز نے پانی کا گلاس مہیا کیا۔

ہیری، ایلی سیا کو دیکھ رہا تھا۔ کیریئر کے دوران اس نے کتنی ہی بار یہ خبر سنائی تھی لیکن کبھی بھی اس کا عادی نہیں بن سکا تھا۔ اسے یہ ایک مکروہ فعل معلوم ہوتا تھا۔ خود اس کے ساتھ چالیس برس قبل ایسا ہوا تھا جب اس نے اپنی ماں کے مرڈر کی خبر سنی تھی۔

کچھ دیر کے لیے وہاں سکوت کا عالم رہا۔ پیشتر اس کے کہ کوئی نیا سوال اٹھتا، دروازے پر دستک ہوئی۔ پیرا میڈیک اسٹاف پہنچ گیا تھا۔ وہ اپنے ساز و سامان کے ساتھ مسز کینٹ کی جانب متوجہ ہوئے۔ ہیری، بریز اور راشیل کے ساتھ کچن میں آگیا۔

''تم لوگوں کا کیا ارادہ ہے؟'' ہیری نے سوال کیا۔

''میرا خیال ہے کہ تم لیڈ کرو۔'' بریز نے کہا۔ ''کہیں ضرورت محسوس ہوئی تو ہم بھی شامل ہو جائیں گے۔ اگر تمہیں یہ پسند نہیں......''

''نہیں ایسا نہیں ہے۔ میں لیڈ کرتا ہوں۔'' ہیری نے راشیل کی طرف دیکھا۔ تاہم راشیل نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ ہیری لیونگ روم میں آگیا۔ طبی عملہ ایلی سیا کے ٹخنوں اور کلائیوں پر کسی قسم کی کریم کی مالش کر رہا تھا۔ ایک فشار خون جانچ رہا تھا۔ گردن پر بینڈ ایج بھی نظر آرہی تھی۔ سیاہی مائل جامنی رنگ کلائی اور ٹخنوں پر کم ہو گیا تھا۔ فون کی بھنبھناہٹ پر وہ واپس کچن میں آگیا۔ دونوں ایجنٹ وہاں نہیں تھے۔ ہیری نے تجسس محسوس کیا۔ وہ دونوں گھر کے کس حصے میں کیا تلاش کر رہے ہوں گے۔

کال اس کے پارٹنر اگنا سیو کی تھی۔

''کیا باڈی وہاں موجود ہے؟'' ہیری نے سوال کیا۔

''نہیں کرائم سین کلیئر ہے۔ فارنسک کا کام بھی تقریباً ختم ہو چکا ہے۔'' اگناسیو نے بتایا۔ ہیری نے اسے کیس کی پروگریس کے بارے میں آگاہ کیا اور ایف بی آئی کے بارے میں بھی کچھ باتیں گوش گزار کردیں۔ ہیری نے اسے ہدایت دی کہ اطراف میں موجود مکینوں کے دروازے بجانا شروع کردے۔ شاید کوئی اطلاع ہاتھ آجائے۔ حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اس کا امکان بعید تر ہے۔ کسی نے 911 پر کال نہیں کی تھی۔

''ہیری، رات کے اس پہر۔'' نوجوان اگناسیو ہچکچایا۔

''ہاں، شروع ہو جاؤ۔'' ہیری نے بے دھڑک کہا۔ کسی اطلاع کا امکان ہے تو ابھی ملنی چاہیے...... بجائے اس کے کہ بعد میں انکشاف ہو۔ وہ کچن سے نکلا تو پیرامیڈیکل ٹیم روانہ ہونے والی تھی۔ ان کے مطابق مسز کینٹ جسمانی طور پر صحت مند تھی سوائے معمولی زخم اور خراشوں کے۔

راشیل ایک بار پھر ایلی سیا کے ساتھ بیٹھی تھی اور بریز کرسی پر ٹکا ہوا تھا۔ کافی ٹیبل شیشے کی بنی تھی جس کے ایک طرف ایلی سیا بیٹھی تھی۔ ہیری میز کے دوسری طرف ایلی سیا کے عین بالمقابل کرسی پر جم گیا۔

''مسز کینٹ۔'' اس نے کہا۔ ''تمہارے صدمے اور ناقابلِ تلافی نقصان کو ہم سمجھ رہے ہیں لیکن وقت کی بڑی اہمیت ہے۔ ہم سستی دکھانا نہیں چاہتے۔ یہ دنیا پرفیکٹ نہیں ہے۔ ایسا ہوتا تو گفتگو ہم چند روز بعد شروع کرتے۔ تم بھی سمجھ سکتی ہو کہ یہ ایک ارجنٹ معاملہ ہے۔ یہاں آج رات تمہارے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟''

ایلی سیا نے اثبات میں سر ہلا کر دونوں ہاتھ سینے پر باندھ لیے۔

''وہ دو آدمی تھے۔'' اس نے اشکبار آنکھوں سے بولنا شروع کیا۔ ''دستک پر میں دروازے پر گئی لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔ میں دروازہ بند کرنے والی تھی کہ وہ دونوں اچھل کر سامنے آگئے۔ ان کے پاس ایک چھری تھی۔ انہوں نے مجھے دبوچ کر چھری میری گردن پر رکھ دی اور گلا کاٹنے کی دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ میں ان کی ہدایات کے مطابق عمل کروں۔'' ایلی سیا خاموش ہوگئی۔

''تمہیں وقت یاد ہے؟'' ہیری نے سوال کیا۔

''تقریباً چھ بجے تھے، جھٹپٹا تھا۔ میں ڈنر کی تیاری کر رہی تھی۔ اسٹینلے اکثر سات بجے آتا ہے۔'' شوہر کے ذکر پر اس کی آنکھیں پھر اشکبار ہوگئیں۔ ہیری چاہتا تھا کہ سوالات کے دوران میں وقفہ نہ آئے۔ کیونکہ پیرامیڈیک والے اسے سکون کی گولی دے گئے تھے جس کے اثرات نمودار ہونے کی صورت میں جوابات بھی متاثر ہوتے۔

''مسز کینٹ، ان کا مطالبہ کیا تھا؟''

''میں سمجھ نہیں سکی تھی۔ وہ مجھے بیڈروم میں لائے اور کپڑے اتروا دیے۔ پھر ان میں سے ایک نے سوالات شروع کردیے۔ خوف نے مجھے خوف زدہ کردیا۔ انہوں نے مجھے تھپڑ مارے اور شور مچایا۔ انہیں معلومات درکار تھیں۔''

''کیسی معلومات؟''

''ہر بات مجھے یاد نہیں...... مجھ پر دہشت طاری تھی۔''

''مسز کینٹ سوچو، یاد کرو...... اس طرح ہمیں قاتلوں تک پہنچنے میں مدد ملے گی۔''

''انہوں نے مجھ سے گن کے بارے میں پوچھا اور یہ کہ وہ کہاں رکھی......''

''ایک منٹ۔'' ہیری نے ٹوکا۔ ''ایک ایک کر کے بتاؤ، اس نے گن کا پوچھا تم نے کیا جواب دیا؟''

''میں نے کہا ہمارے پاس گن ہے۔ اس نے پوچھا کہاں رکھی ہے؟ میں نے بتایا کہ بستر کے ساتھ دراز میں۔''

''تمہیں خوف محسوس نہیں ہوا کہ وہ تمہیں ہلاک کر دیں گے...... تم نے گن کا کیوں بتایا؟'' ہیری نے سوال کیا۔

''میں برہنہ حالت میں بے بس بیٹھی تھی۔'' ایلی سیا نے نگاہ نیچے کر کے ہاتھوں کی طرف دیکھا۔ ''میں پہلے ہی پُر یقین تھی کہ وہ ریپ کے بعد مجھے مار دیں گے۔ بتانے یا چھپانے سے کوئی فرق نہیں پڑنا تھا۔''

ہیری نے سر ہلایا۔ ''اور انہوں نے کیا معلوم کیا؟''

''انہیں گاڑی کی چابیاں مطلوب تھیں۔ میں نے بتا دیا چابیاں کہاں ہیں۔''

''وہ تمہاری کار کی چابیوں کی بات کر رہے تھے؟''

''ہاں۔''

''میں نے دیکھا تھا، گیراج خالی ہے۔''

''وہ کار لے گئے ہوں گے، میں نے گیراج کے دروازے کی آواز سنی تھی۔''

دفعتاً بریز کھڑا ہو گیا۔

''کیا تم کار کے بارے میں بتا سکتی ہو...... اور

لائسنس پلیٹ نمبر؟''
''کرائسلر 300۔ نمبر مجھے یاد نہیں۔ میں انشورنس فائل میں دیکھ سکتی ہوں۔''
بریز نے ہاتھ اٹھا کر اسے حرکت کرنے سے روک دیا۔ ''ضروری نہیں ہے۔ میں معلوم کرلوں گا۔ ایک کال کرنی پڑے گی۔'' وہ کچن کی طرف چلا گیا۔ ہیری نے اگلا سوال کیا۔ جواب سن کر اسے قدرے حیرت ہوئی۔
''کیمرا؟''
''ہاں، میرے شوہر کا کیمرا جو کمپیوٹر کے ساتھ ہوتا ہے۔ جسے میں نے کیمرے کے بارے میں بتایا تھا، اس نے اپنے ساتھی کو کسی اور زبان میں کہا اور وہ کیمرا لینے چلا گیا۔''
اس مرتبہ راشیل اٹھ کھڑی ہوئی اور ہال وے کا رخ کیا۔
''راشیل کسی چیز کو مت چھیڑنا...... کرائم سین کی ٹیم پہنچ رہی ہے۔''
راشیل نے ہاتھ ہلایا اور غائب ہوگئی۔ اس وقت بریز کی صورت دکھائی دی۔ ''بولو (BOLO) نے چھان بین شروع کردی ہے۔'' اس نے اطلاع دی۔
''کیا؟'' ایلی سیا کچھ نہیں سمجھی۔
''مطلب...... بی آن دی لک آؤٹ (BOLO)۔'' ہیری نے سمجھایا۔ ''وہ تمہاری کار تلاش کرلیں گے...... تم کیا بتا رہی تھیں؟''
''پھر انہوں نے مجھے تکلیف دہ انداز میں باندھ کر منہ میں کپڑا ٹھونس دیا۔ باندھنے کے لیے انہوں نے میرے شوہر کی ٹائی استعمال کی تھی پھر اس آدمی نے جو کیمرا لایا تھا...... میری پکچر بنائی۔'' وہ پھر چپ ہوگئی۔ آنکھوں میں آنسو تھے اور چہرے پر ذلت آمیز شرمندگی کی جلن۔ ہیری نے اگلا سوال چند سیکنڈ بعد کیا۔
''فوٹو گراف؟''
''ہاں، بس...... پھر وہ چلے گئے۔ جو انگریزی بول رہا تھا اس نے آہستہ سے مجھے بتایا کہ میرا شوہر مجھے بچائے گا اور وہ چلے گئے۔''
خاموشی کا ایک لمبا وقفہ آیا پھر ہیری نے سوال کیا۔
''وہ فوراً چلے گئے تھے...... مطلب تمہیں چھوڑنے کے بعد وہ گھر سے نکل گئے تھے؟''
''نہیں، ان کی باتوں کی آواز آرہی تھی۔ گیراج کا دروازہ کھلنے، بند ہونے کی آواز آئی۔ شاید پھر وہ گھر سے نکل گئے۔''
بریز نے مداخلت کی۔ ''کچن میں، میں نے سنا تھا کہ انگریزی بولنے والے نے کسی اور زبان میں ترجمہ کیا تھا؟''
''نہیں، میں نہیں سمجھ سکی۔ کوئی عجیب ہی زبان بول رہے تھے وہ۔''
''تم نے شروع میں کہا تھا کہ انہوں نے ماسک پہنے ہوئے تھے۔ کس قسم کے ماسک؟'' ہیری نے سوال کیا۔
ایلی سیا سوچ میں پڑ گئی۔ ''پل اوور کے مانند...... جیسے ڈاکا زنی کرتے ہوئے فلموں میں دکھاتے ہیں۔''
''اونی، اسکائی ماسک؟''
ایلی نے اثبات میں سر ہلایا۔
''ٹھیک ہے یہ بتاؤ کہ ماسک میں آنکھوں کے لیے ایک افقی سوراخ تھا یا دونوں آنکھوں کے لیے الگ الگ دو سوراخ تھے؟''
''میرا خیال ہے...... ہاں علیحدہ سوراخ تھے۔''
''منہ کے لیے الگ سوراخ تھا؟''
''ہاں، ایسا ہی تھا۔'' ایلی سیا نے مثبت میں جواب دیا۔
''گڈ، مسز کینٹ...... تمہاری فراہم کردہ معلومات بہت مددگار ثابت ہوسکتی ہیں۔ کوئی ایسی بات، جو میں نے نہیں پوچھی ہو؟'' ہیری نے سوال کیا۔
''میں سمجھی نہیں۔''
ہیری نے وضاحت کی کہ وہ کیا کہنا چاہ رہا ہے۔ ایلی نے کچھ دیر سوچنے کے بعد سر کو دائیں بائیں جنبش دی۔ تاہم یہ انکار ہیری کو قائل نہیں کرسکا۔ اس نے کہانی کو دہرایا۔ یہ اس کی ٹرائی اینڈ ٹرو انٹرویو تکنیک تھی جس میں وہی معلومات نئے زاویوں کے ساتھ سامنے آتی ہیں...... یہاں ایلی سیا کے ساتھ اس تکنیک کا سب سے دلچسپ اور اہم ترین نیا زاویہ جو سامنے آیا، وہ ای میل اکاؤنٹ تھا۔ انگریزی بولنے والے نے ایلی سیا سے اس کے انٹرنیٹ اکاؤنٹ کا پاس ورڈ مانگا تھا۔
''اسے کیا ضرورت تھی؟''
ایلی سیا نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ صرف جواب دے رہی تھی۔
فارنسک ٹیم کے پہنچنے پر ہیری نے گویا بہ زبان خاموشی انٹرویو کا اعلان کردیا۔ فارنسک ٹیم نے خوابگاہ کا رخ کیا۔ ہیری بھی کمرے میں آگیا اور ایک کونے میں جاکر

اپنے پارٹنر کو فون کیا۔ اگنا سیو کی جانب سے کوئی حوصلہ افزا خبر نہیں ملی...... ہیری نے اسے کہا کہ اسٹینلے کی گن کی ملکیت، نام اور قسم چیک کرے۔ ہیری کو شک ہو رہا تھا کہ اسٹینلے کینٹ کو اسی کی گن سے ہلاک کیا گیا تھا۔ اس نے فون بند کیا تو راشیل کی کال آئی۔ وہ اور بریز کمپیوٹر روم میں تھے۔

''یہ دیکھو ذرا۔'' ہیری کے وہاں پہنچنے پر راشیل نے کمپیوٹر اسکرین کی جانب اشارہ کیا۔ ہیری ڈیسک کا چکر کاٹ کر اسکرین کے سامنے آیا۔ ایلی سیا کا ای میل اکاؤنٹ کھلا ہوا تھا۔

''میں نے بھیجی گئی میل فائل کھولی تھی۔ یہ اس کے شوہر کو چھ بج کر اکیس منٹ پر بھیجی گئی ہے۔ ایلی سیا کے اکاؤنٹ سے اس کے شوہر کو...... سبجیکٹ کی جگہ لکھا ہے۔

ہوم ایمرجنسی: فوراً پڑھو!

ای میل کے متن کے ساتھ ایلی سیا کا برہنہ فوٹو منسلک ہے جس میں وہ بستر پر بندھی پڑی ہے۔ صرف فوٹو ہی کسی کو بھی بدحواس کرنے کے لیے کافی ہے۔ آگے پیغام یوں لکھا ہے:

تمہاری بیوی خطرے میں ہے۔ جہاں تک تمہاری رسائی ہے...... وہاں سے تمام سیسیم کسی محفوظ بکس میں مل ہالینڈ ڈیم کی نشان زدہ لوکیشن پر آٹھ بجے تک لے آؤ۔ ہم تمہاری نگرانی کر رہے ہیں۔ کسی کو بتایا یا کال کی تو نتائج کے ذمے دار تم خود ہو گے۔ فی الحال تمہاری بیوی محفوظ ہے۔ کوئی ہوشیاری دکھائی یا تاخیر کی تو بیوی تمہیں ٹکڑوں میں ملے گی۔''

ہیری نے پیغام دو مرتبہ پڑھا۔ اسٹینلے کینٹ نے کیسی دہشت محسوس کی ہوگی...... وہ بخوبی اس کا اندازہ لگا سکتا تھا۔

''یہ پیغام اسٹینلے کے گھر سے روانہ کیا گیا جس نے لکھا ہے، انگریزی اس کی مادری زبان نہیں ہے۔ جملوں کا انداز دیکھو۔ آخری سطر مطلب تو بتا رہی ہے لیکن غلط لکھی گئی۔ "too meny" کو "to many" لکھا گیا ہے۔'' راشیل نے کہا۔

ہیری دیکھ رہا تھا کہ راشیل کا اعتراض درست ہے۔

''شوہر نے پیغام PDA (پرسنل ڈیجیٹل اسسٹنٹ) پر وصول کیا ہوگا۔ جیسے پام پائلٹ ہوتا ہے۔''

ہیری نے اتفاق کیا۔ ''ہاں، وہاں سے ایک بلیک بیری سیل فون ملا ہے...... جس پر منی کی بورڈ موجود ہے۔''

تینوں خاموش ہو گئے۔ ہیری کو اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا۔ بالآخر وہی بولا۔ ''مجھے ابھی ابھی یاد آیا کہ وہاں ایک آئی ڈی ٹیگ، سینٹ اگاتھا کلینک کا بھی تھا۔''

بریز چونک اٹھا۔ ''ایک اہم بات تمہیں اب یاد آرہی ہے۔'' اس نے ٹھہری ہوئی آواز میں کہا۔ اس کے لہجے میں خفگی تھی۔

''کوئی فرق نہیں پڑتا۔'' راشیل نے مداخلت کی۔ ''سیسیم خصوصاً گائنی سے متعلق کینسر کے علاج میں استعمال ہوتا ہے۔ ہم کلینک کو شامل کر لیتے ہیں۔''

''بہتر ہے، وہیں سے شروع کریں۔'' ہیری نے تجویز دی۔

☆☆☆

سینٹ اگاتھا کلینک، سلمر میں تھا۔ جو ہسان فرینڈ و ویلی کا شمالی کونا تھا۔ رات کے وقت سناٹا تھا۔ ہیری نے تیز رفتاری میں کوئی عار نہیں محسوس کیا۔ بریز ساتھ تھا۔ راشیل، ایلی سیا کے ساتھ رک گئی تھی۔ بریز متواتر سیل فون پر مصروف تھا۔ ایک کے بعد دوسری کال۔ ہیری سمجھ رہا تھا کہ وزنی فیڈرل مشین میدانِ عمل میں کودنے کے لیے گیئر تبدیل کر رہی ہے۔ اس کے لیے یہ ایک الارمنگ پوزیشن تھی۔ ای میل کی دریافت نے ایف بی آئی کے تجسس میں غیر معمولی اضافہ کر دیا تھا۔ بریز فون بند کر کے ہیری کی جانب متوجہ ہوا۔ ''میں نے ''ریٹ ٹیم'' اگاتھا کلینک روانہ کر دی ہے۔ وہ چیک کریں گے کہ مذکورہ مادّہ وہاں موجود ہے یا نہیں۔''

''ریٹ ٹیم؟''

''ریڈیو جیکل اٹیک ٹیم۔'' بریز نے وضاحت کی۔

''وقت نہیں لگے گا؟''

''میں نے پوچھا نہیں، لیکن ان کے پاس چاپر ہے۔'' بریز نے کہا۔

ہیری متاثر ہوا۔ ''کیا صرف ریٹ ٹیم؟'' ہیری نے سوال کیا۔

''نہیں۔ تمام سلنڈرز فائرنگ پر ہیں...... JTTF، FEMA...... RAP، DOE، NRC بھی۔''

''یہ حروفِ تہجی کا سوپ ہے۔ ''فیما'' کیا ہے؟'' ہیری نے کہا۔

''فیڈرل ایمرجنسی مینجمنٹ ایجنسی...... مزید یہ کہ ہوم لینڈ سیکیورٹی نے واشنگٹن ڈی سی سے نظر رکھی ہوئی ہے۔ وہاں کے ساحل سے لے کر یہاں تک کے ساحل تک تمام وسائل جھونک دیے گئے ہیں۔'' بریز نے بتایا۔

ہیری، RAP، DOE، NRC اور تمام دیگر میں

سے ہر ایک کا مطلب نہیں جانتا تھا۔ تاہم وہ اس بات سے بخوبی واقف تھا کہ سب کا تال میل فیڈرل ایجنسی سے ہے۔

"اسے نیشنل کرائسس بنایا یا سمجھا جارہا ہے۔ بہرحال یہ بتاؤ کہ فلم کون چلا رہا ہے؟"

"ہر کوئی اور کوئی بھی نہیں۔ میں نے کہا تھا کہ وفاقی سطح پر ہلچل ہے۔ اگر کلینک سے سیسیم نکل چکی ہے تو اسے جلد از جلد بازیاب کرنا ہے۔ قبل اس کے کہ تباہی کا دروازہ کھلے اور واشنگٹن سے سارا نزلہ ہم پر گرے۔"

ہیری نے سر ہلایا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ برینر کے بارے میں اس کا اندازہ غلط تو نہیں۔ بظاہر اس کی دلچسپی کام ختم کرنے میں تھی۔ وہ سنجیدہ نظر آرہا تھا۔

"ایسی صورتِ حال میں ایل اے پی ڈی کا کیا کام ہے؟" ہیری نے محتاط انداز اختیار کیا۔

"بالکل ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا۔ تم کیس پر رہو گے۔ ہمارے اور تم لوگوں کے مابین پل قائم ہو چکا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم لوگوں کا اپنا ہوم لینڈ سیکیورٹی آفس ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ دائرے سے باہر نہیں ہوں گے۔ ہمیں تمام وسائل بروئے کار لانے ہیں۔"

ہیری نے اسے دیکھا۔ "تم پہلے بھی ہمارے ہوم لینڈ آفس کے ساتھ کام کر چکے ہو؟"

"ہاں، ایک آدھ بار معلومات کا تبادلہ ہوا تھا۔"

ہیری نے سر ہلایا۔ تاہم اس نے محسوس کیا جیسے برینر کے دو چہرے ہیں یا پھر وہ جس پل کی بات کر رہا ہے، اس کے بارے میں مکمل طور پر لاعلم ہے۔ "مسز کینٹ کے گھر میں تم نے بتایا تھا کہ میرے بارے میں تفتیش کی گئی تھی۔ کیا یہ کام تم نے تنہا کیا تھا؟"

"ہیری ہم اس وقت ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔ اس موضوع کو مت چھیڑو۔ اگر تمہیں ناگوار گزرا تھا تو میں معذرت خواہ ہوں۔"

"فائن، کیا یہ کام تم نے تنہا کیا تھا؟" ہیری نے سپاٹ لہجے میں وہی بات دہرائی۔

"دیکھو، میں بتا دیتا ہوں کہ میں نے راشیل سے معلوم کیا تھا کہ ایل اے پی ڈی کی جانب سے کون آرہا ہے۔ اس نے تمہارا نام لیا تھا۔ جس کے بعد میں نے چند فون کالز کی تھیں اور مجھے تمہاری صلاحیتوں کے بارے میں علم ہوا۔ ایکو پارک کیس میں کوئی تنازعہ کھڑا ہوا تھا اور راشیل کے ساتھ تمہارے اختلافات بھی رہے...... اب تم ہومی سائڈ اسپیشل میں ہو۔ او کے؟"

"اس کے علاوہ؟"

"ہیری......"

"اس کے علاوہ؟"

برینر نے گہری سانس لی۔ "اور یہ کہ تمہارے ساتھ کام کرنا مشکل ہوتا ہے۔ خصوصاً جب فیڈرل گورنمنٹ ملوث ہو۔ لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ مجھے ایسی کوئی بات نظر نہیں آئی۔"

ہیری سمجھ گیا کہ بیشتر معلومات راشیل نے فراہم کی تھیں۔ وہ کچھ بدمزہ ہوا کہ راشیل نے اس کے بارے میں اس حد تک بتایا تھا۔ وہ یہ بھی سمجھ رہا تھا کہ برینر نے سب کچھ نہیں اگلا۔ اس کے تعلقات اغلباً اوپر تک ہیں...... اس بات کے وزنی امکانات تھے کہ ہیری کے بارے میں ایک موٹی فائل موجود ہو...... فائل نہیں بلکہ مرڈر بک۔

ہیری نے کچھ وقفہ دیا اور موضوع بدل کر نیا سوال اٹھایا۔ "سیسیم کے بارے میں کچھ بتاؤ۔"

"سیسیم۔ یورونیئم اور پلاٹینیم کی بائی پروڈکٹ ہے۔" برینر نے کہا پھر اس نے چرنوبل کے حادثے سے آغاز کیا اور ایٹمی تجربات کی طرف آیا۔

"سائنس سے کوئی مطلب نہیں ہے نہ پروا ہے۔" ہیری نے کہا۔ "مجھے یہ بتاؤ کہ ہم کیا ڈیل کرنے جا رہے ہیں؟"

برینر نے سوچنے کے لیے چند لمحات لیے پھر بولا۔ "ہم جس چیز کی بات کر رہے ہیں، اس کا سائز پنسل اریزر جتنا ہوتا ہے۔ یہ اسٹین لیس اسٹیل کی ٹیوب میں ہوتی ہے جس کا سائز اعشاریہ پینتالیس کیلیبر کی گولی کے کارتوس جتنا ہوتا ہے۔ گائنی کے مخصوص علاج کے دوران اسے عورت کے جسم میں مخصوص اور متاثرہ مقام پر مخصوص وقت کے لیے رکھ دیا جاتا ہے۔ اس کا ڈوز بڑا سریع الاثر ہے۔ خاص ڈاکٹر ہی یہ کام کرتا ہے جیسے اسٹینلے کینٹ...... "اون کولوجی" ڈپارٹمنٹ اسپتال کے "ہاٹ سیف" سے سیسیم لے کر مریضہ کے جسم میں منتقل کر دیتا ہے۔ ڈاکٹر نے یہ کام کم سے کم وقت میں کرنا ہوتا ہے کیونکہ تابکار مادّے کی زد سے بچنے کے لیے اس کے پاس کوئی حفاظتی انتظام نہیں ہوتا۔ تم میرا مطلب سمجھے؟"

"ہاں، لیکن کیا یہ ٹیوبز بذاتِ خود ڈاکٹر کو تحفظ فراہم نہیں کرتیں؟"

"نہیں، کیونکہ صرف سیسہ ہی گاما شعاعوں کا راستہ

روک سکتا ہے اور ہاٹ سیف میں سیسے کی پرت ہوتی ہے۔ یا پھر ٹرانسپورٹیشن کے دوران میں استعمال ہونے والے ڈیوائس میں سیسہ ہوتا ہے۔"

"اوکے...... دنیا میں اس کا پھیلاؤ کتنا خطرناک ہے؟" بریبز نے سوچ کر جواب دیا۔

"اس کا انحصار تین باتوں پر ہے۔ اول مادّے کی مقدار کتنی ہے، دوم لوکیشن اور سوم ڈیلیوری سسٹم۔ سیسیم کی زندگی تیس سال میں نصف رہ جاتی ہے۔ عموماً ایسے دس مراحل کے بعد خطرہ نابود ہوتا ہے۔"

"تم مجھے الجھا رہے ہو؟"

"مطلب ہر تیس برس بعد تابکاری نصف ہوتی رہتی ہے۔ اگر تم اس کی مناسب مقدار کسی جگہ پر رکھ دو مثلاً سب وے اسٹیشن یا کسی بلڈنگ میں...... پھر اس جگہ کو تین سو سال کے لیے بند رکھنا پڑے گا۔"

حقیقت جان کر ہیری دنگ رہ گیا۔ "لوگوں کا کیا بنے گا؟"

"یہ اس بات پر منحصر ہے کہ کتنی مقدار کہاں رکھی جاتی۔ اس کی شدت انسان کو ختم کرنے کے لیے چند گھنٹے سے زیادہ نہیں لیتی۔ انسانی جان سے زیادہ خطرناک بات بعد ازاں پھیلنے والی دہشت کی لہر ہے...... خوف......"

اسی خوف کے باعث لاس اینجلس پہلے جیسا نہیں رہے گا...... ہیری سر ہلا کر رہ گیا۔

سینٹ اگاتھا کلینک وہ سیکیورٹی چیف سے نہ مل سکے۔ اس کے دن مخصوص تھے۔ تاہم نائٹ شفٹ سیکیورٹی سپروائزر موجود تھا۔ دوران انتظار انہوں نے ہیلی کاپٹر کی آواز سنی...... ہیلی کاپٹر سامنے کی جانب لان میں اتر گیا۔ ریڈیالوجیکل ٹیم کے چار اراکین حفاظتی لباس اور فیس گارڈ کے ساتھ باہر آئے۔ گروپ لیڈر کا نام رائن تھا۔ رائن کے ہاتھ میں ریڈیشن مانیٹر تھا۔

نائٹ سیکیورٹی آفیسر کا نام ایڈ رومو تھا۔ وہ بار بار ریڈیالوجیکل ٹیم کے خاص لباس اور حلیے کو دیکھ رہا تھا۔ بریبز نے اپنا تعارف کرا کے چارج سنبھال لیا۔ ہیری کو کوئی تردّد نہیں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ جس پچ پر کھیل ہو رہا ہے، اس پر فیڈرل ایجنٹ ہی سرعت کے ساتھ نتائج حاصل کر سکتے ہیں...... بریبز نے مدعا بیان کرتے ہوئے ایڈ رومو سے کی کارڈ ڈیٹا کا ریکارڈ بھی طلب کیا۔ آیا پچھلے چوبیس گھنٹے میں کوئی ہاٹ لیب میں گیا تھا یا نہیں......

رومو ساکت تھا۔ اچانک افتاد نے اسے بوکھلا دیا تھا۔ وہ مسئلہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"کیا معاملہ ہے؟" بالآخر اس نے زبان کھولی۔

بریبز نے اس کی طرف قدم بڑھایا۔ "بتا چکا ہوں، ہمیں ہاٹ لیب چیک کرنی ہے...... وہاں لے چلو یا کسی اور کو بلاؤ۔"

"مجھے ایک کال کرنی پڑے گی۔" رومو نے کہا۔

"گڈ، جلدی کرو۔ تمہارے پاس دو منٹ ہیں۔ اس کے بعد ہم تمہارے اوپر سے گزر جائیں گے۔" بریبز کا رویّہ مستقل جارحانہ تھا۔ ایڈ رومو سیل فون نکال کر ایک طرف ہو گیا۔ بریبز نے مسکرا کر ہیری کی طرف دیکھا۔

دس منٹ بعد وہ لوگ ایڈ رومو کی قیادت میں ایلیویٹر کے ذریعے کلینک کے تہ خانے میں اتر رہے تھے۔ رومو کا باس کلینک کے لیے گھر سے نکل چکا تھا۔ تاہم بریبز کو انتظار کی تاب نہیں تھی۔ رومو کی کارڈ استعمال کر کے لیب میں آ گیا۔ لیب میں سناٹا تھا۔ اس نے انوینٹری شیٹ، ڈیسک پر پھیلائی اور لیب لاگ برآمد کر کے مطالعہ شروع کیا۔ ہیری نے نوٹ کیا کہ چھوٹا سا ڈیو مانیٹر ڈیسک کے اوپر دیوار میں نصب تھا۔ اس کا مقصد سیف کا منظر پیش کرنا تھا...... بریبز، رومو کے ساتھ ہی ڈیسک پر جھکا ہوا تھا۔

"وہ یہاں آیا تھا" بریبز نے اعلان کیا۔

"کب؟" ہیری نے استفسار کیا۔

"کل شام ڈھلے سات بجے...... رات شروع ہو رہی تھی۔"

"کیا ڈیو مانیٹر نے ریکارڈ کیا ہے؟" ہیری نے اوپر دیوار کی طرف اشارہ کیا۔ رومو نے سر اٹھایا۔

"نہیں، یہ صرف مانیٹر ہے۔ ڈیسک پر موجود شخص یہ دیکھ سکتا ہے کہ سیف کھولنے والا کیا کر رہا ہے۔"

رومو نے لیب کی دوسری جانب اشارہ کیا۔ جہاں بڑا سا فولادی دروازہ موجود تھا۔ دروازے پر تابکاری مواد کی نشاندہی کے لیے موٹے الفاظ میں وارننگ لکھی تھی۔

ہیری نے دیکھا، دروازے پر کمبی نیشن لاک پش بٹن کے ساتھ تھا اور مقناطیسی کی کارڈ کے لیے جھری بھی بنی ہوئی تھی۔

"ریکارڈ بتا رہا ہے کہ اس نے ایک ٹیوب نکالی تھی۔" بریبز، رومو کے ساتھ لاگ دیکھ رہا تھا۔ بربنک میڈیکل سینٹر میں ایک مریض کے لیے اس ٹیوب کی ضرورت تھی...... انوینٹری میں اب اکتیس ٹیوبز ہونی چاہئیں۔"

''اوکے، ناؤ......'' رومو نے سوال کیا۔
''نہیں۔'' بریزنے جواب دیا۔ ''ہمیں سیف روم کے اندر فزیکل چیک کے بعد تصدیق کرنی ہے۔ کمبی نیشن بتاؤ؟''
''میرے پاس نہیں ہے۔''
''کس کے پاس ہے؟''
''سیکیورٹی چیف۔''
''اسے اسپیکر پر لاؤ۔'' بریزنے کہا۔
''وہ راستے میں ہے۔''
''اسپیکر آن کر کے فون کرو۔''
رومو نے ہدایت پر عمل کیا اور جواب آیا......
''دس از رچرڈ رومو۔''
رومو شرمندہ نظر آرہا تھا۔ اس کی حیثیت صفر ہوگئی تھی۔
''ڈیڈ، میں ہوں...... ایڈ رومو۔ یہاں ایف بی......''
بریزنے بات کاٹ دی۔ اور رچرڈ کو تعارف پیش کیا۔ پھر پوچھا۔ ''آپ کتنی دور ہیں؟''
''پچیس منٹ۔''

''وقت کم ہے۔ ہمیں ہاٹ لیب کا فزیکل چیک اپ کرنا ہے۔''
''اسپتال کی مرضی کے بغیر تم اسے نہیں کھول سکتے۔'' جواب آیا۔
''مسٹر رچرڈ، یہ عام صورتِ حال نہیں ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ سیف خالی پڑا ہے...... یہ امریکی قوم کے تحفظ کا معاملہ ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھیں۔ ہمیں اندر جانا ہی ہے۔ پچیس منٹ تک انتظار نہیں کیا جاسکتا۔ ریڈی ایشن ٹیم ہمارے ساتھ ہے...... جلدی فیصلہ کریں۔''
دوسری جانب خاموشی چھا گئی۔
''ایڈ، ڈیسک کی لیب سے مجھے کال کرو۔'' رچرڈ کی آواز آئی۔ ''اس کا لاک کھولو...... پھر نچلی بائیں دراز کھولو۔''
''اوکے۔''
''دراز میں جو بائنڈر ہے۔ اسے کھولو...... بائنڈر میں کمبی نیشن لسٹ ہے جسے ہر ہفتے تبدیل کردیا جاتا ہے۔''
بریزنے گزشتہ ہفتے کا کمبی نیشن تلاش کیا۔
''اوکے، سیف میں کونسا کمبی نیشن ہے؟''
''کی کارڈ دو بار استعمال کرنا پڑے گا اور کمبی نیشن

بھی دوسرا...... چھ...... چھ...... چھ۔‘‘
بریز نے رومو سے کی کارڈ لیا، کارڈ لے کر اس نے رائن کے حوالے کر دیا۔ ’’اوکے، جاؤ...... ڈور کمبو چھ۔ ایک۔ آٹھ۔ چار ہے۔ باقی تم سن چکے ہو۔‘‘
’’میں اور ملر جائیں گے۔‘‘ رائن نے کہا۔
ملر نے ریڈی ایشن مونیٹر سنبھالا اور ایک منٹ کے اندر وہ روم میں داخل ہو چکے تھے۔ دروازہ انہوں نے اندر سے بند کر دیا۔
ہیری نے ایک بار پھر دیوار میں نصب مانیٹر پر نگاہ ماری اور اس کی خامی پکڑ لی۔ اگر کوئی سیف کے سامنے آتا تو کیمرا یہ نہیں دکھا سکتا تھا کہ مذکورہ شخص سیف کے ساتھ کیا کر رہا ہے۔ رائن کے ساتھ یہی ہوا تھا۔ وہ سیف اور مانیٹر کے درمیان حائل ہو گیا تھا اگر کسی نے کینٹ کو دیکھا بھی ہوگا تو نہیں جان سکا ہوگا کہ وہ اندر سے کیا نکال لایا ہے۔
دو منٹ کے اندر دونوں آدمی باہر آ چکے تھے۔ رائن اور ملر نے باہر آ کر فیس گارڈ ہٹا دیے تھے۔ ہیری سمجھ گیا کہ وہ کیا خبر لائے ہیں۔
’’سیف خالی ہے۔‘‘
بریز نے سیل فون نکالا۔ قبل اس کے کہ وہ نمبر پنچ کرتا، رائن نے آگے بڑھ کر اسے ایک کاغذ کا ٹکڑا پکڑا دیا۔
’’بس یہی کچھ سیف میں تھا۔‘‘
ہیری نے بریز کے کندھے پر سے جھانکا۔ بریز آواز کے ساتھ پڑھ رہا تھا۔
’’میری نگرانی ہو رہی ہے اگر میں نے یہ کام نہیں کیا تو وہ میری بیوی کو ہلاک کر دیں گے...... بتیس ٹیوبیں...... خدا مجھے معاف کرے۔ میرے پاس کوئی چوائس نہیں تھی۔‘‘
☆☆☆
ہیری بوش اور فیڈرل ایجنٹس خاموش کھڑے تھے۔ ماحول میں دہشت کی لہر سرایت کر گئی تھی۔ یہ لہر اعصاب پر اثر انداز ہو رہی تھی۔ کینٹ نے سیسیم جن کے حوالے کی، انہوں نے کینٹ کو مل ہالینڈ ڈیم کی مخصوص لوکیشن پر ختم کر دیا۔
’’سیسیم کی یہ مقدار کتنا نقصان پہنچائے گی؟‘‘ بریز نے افسردگی سے ہیری کو دیکھا۔
’’سائنسی افراد سے معلوم کرنا پڑے گا لیکن میرا خیال ہے کہ نامعلوم افراد مطلوبہ سیسیم حاصل کر چکے ہیں...... جاب اِز ڈن...... جن کے قبضے میں سیسیم ہے، ان کا پیغام عیاں ہے۔‘‘
’’ایک منٹ۔‘‘ ہیری کی پیشانی پر سلوٹ نمودار ہوئی۔ ’’کینٹ کے ریڈی ایشن رِنگ تابکاری ظاہر نہیں کر رہے تھے۔ وہ اتنی سیسیم لے گیا اور وارننگ ڈیوائس نے الارم نہیں دیا؟‘‘
’’اس نے یقیناً ’’پگ‘‘ استعمال کیا ہوگا۔‘‘ بریز نے کہا۔
’’کیا؟‘‘
’’یہ بکس نما چیز ہوتی ہے جس کے ذریعے سیسیم کو ایک اسپتال سے دوسرے اسپتال منتقل کیا جاتا ہے۔ کینٹ نے ایک ٹیوب ظاہر کی تھی اور سب کی سب لے گیا۔‘‘
ہیری کو پورشے کا کھلا ہوا ٹرنک یاد آیا جس کی کارپٹ فلورنگ پر وزنی چیز کے پایوں کے نشان رہ گئے تھے۔ وہ سمجھ گیا کہ ان نشانات کا مطلب کیا تھا۔ بدترین صورتِ حال کے بارے میں ایک تصدیق سامنے تھی۔
بریز نے سیل فون نکالا۔ ہیری بھی اپنے پارٹنر سے بات کرنا چاہ رہا تھا۔ اس نے اگناسیو کا نمبر ملایا۔ وہ ایک کونے میں چلا گیا۔ اِگی کے استفسار پر اس نے سیسیم کے غیاب کے بارے میں بتایا۔
’’مذاق کر رہے ہو؟‘‘
’’نہیں۔‘‘ ہیری نے کہا۔ ’’کیا تم ابھی تک وہیں پر ہو؟‘‘
’’ہاں، ایک گواہ مل گیا ہے، لڑکا ہے۔‘‘
’’کیا کہہ رہے ہو...... کوئی پڑوسی؟‘‘
’’نہیں، کوئی میڈونا کا دیوانہ ہے۔ وہاں میڈونا کا بنگلا ہے...... بلکہ تھا۔ وہ اب وہاں نہیں رہتی۔ میں وہاں بھی گیا تھا۔ کچھ حاصل نہیں ہوا۔ واپسی پر میری نظر اس لڑکے پر پڑ گئی جو درختوں میں چھپا ہوا تھا۔ میں نے اسے قابو کر لیا ہے...... بیس سال عمر ہے۔ کینیڈا سے آیا ہے۔ اس غلط فہمی میں کہ میڈونا یہاں رہائش پذیر ہے...... وہ یہاں منڈلاتا رہا ہے۔ اس نے میڈونا کے سابقہ بنگلے کی دیوار پر چڑھنے کی کوشش کی تھی۔‘‘
’’کیا وہ شوٹنگ کے بارے میں کچھ جانتا ہے؟‘‘
’’وہ تو انکار کر رہا ہے لیکن مجھے یقین نہیں کہ وہ سچ بول رہا ہے۔‘‘
’’تم نے کہا وہ چھپنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کیوں؟ وہ فرار ہو سکتا تھا۔ کیونکہ لاش تین گھنٹے بعد دریافت ہوئی تھی؟‘‘
’’ہاں، ہضم نہیں ہو رہا۔ شاید وہ خوف زدہ ہو گیا ہو کہ

لاش کے آس پاس پکڑا گیا تو اسے ہی ملزم گردانا جائے گا۔‘‘
’’ممکن ہے، ایسا ہو۔‘‘ ہیری نے کہا۔
’’اسے پکڑ کے رکھو...... کم از کم ہمارے پاس یہ الزام ہے کہ وہ بغیر اجازت کسی کی پراپرٹی میں گھسا تھا۔‘‘
’’ہاں، بے فکر ہو جاؤ۔‘‘ اگناسیو نے کہا۔
’’ڈاؤن ٹاؤن لے جا کر اسے کمرے میں مقید رکھو۔ اگناسیو، سیسیم کے بارے میں کسی سے بات نہ کرنا۔‘‘ ہیری نے فون بند کر دیا اور بریبز کی کال ختم ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ ہیری نے اندازہ لگایا کہ وہ اپنے باس سے بات کر رہا ہے۔ بات ختم کر کے اس نے ہیری کو بتایا کہ وہ ہیلی کاپٹر پر جا رہا ہے۔
’’میں نے سنا تھا کہ تمہارے پارٹنر نے کسی گواہ کو پکڑا ہے؟‘‘
ہیری کو تعجب ہوا کہ بریبز خود فون پر مصروف تھا۔ اس نے کیسے اس کی بات سن لی۔
’’ہاں لیکن وہ بظاہر ایک غیر اہم چیز ہے۔ لڑکا ہے...... کینیڈا سے میڈونا سے ملنے آیا تھا۔ بہرحال میں جا کر اسے کریدتا ہوں۔‘‘
بریبز نے سر ہلاتے ہوئے اپنا بزنس کارڈ ہیری کو پکڑایا۔
’’کوئی بھی کام کی بات سامنے آئے، مجھے فون کر لینا۔‘‘
ہیری نے کارڈ لے کر جیب میں رکھ لیا۔

☆☆☆

ڈرائیونگ کے دوران میں اس نے ران کارٹر کی سی ڈی لگائی۔ موسیقی کے دوران اس کی سوچ کا دھارا رواں رہتا تھا۔ کیس تیزی سے فیڈرل بیورو کی طرف جھک رہا تھا۔ فیڈرل ایجنٹس، قاتلوں کے بجائے سیسیم کے تعاقب میں تھے۔ دونوں باتوں میں نازک سا فرق تھا۔ ہیری کے خیال میں اسے اپنی توجہ مرڈر انویسٹی گیشن پر مرکوز رکھنی چاہیے تھی...... قاتلوں کو تلاش کرو...... سیسیم از خود ہاتھ آ جائے گی۔ وہ بڑبڑایا۔
پارکر سینٹر، پولیس ہیڈ کوارٹر کی پارکنگ میں گاڑی لگا کر وہ تیسری منزل پر آیا۔ روبری ہومی سائڈ وہیں پر تھا۔ وہاں سے اس نے پارٹنر کو کال کی۔ پارٹنر نے بتایا کہ وہ اسپیشل انویسٹی گیشن ڈویژن میں ہے۔ اس نے بتایا کہ لڑکے کا نام جیسی مٹ فورڈ ہے۔ وہ ہیلی فیکس کینیڈا سے آیا تھا...... آوارہ گرد معلوم ہوتا ہے۔ ہیری نے چند سوالات کے بعد فون بند کر دیا۔ ایک عدد کافی کا مگ خالی کیا اور اپنی ڈیسک کی طرف چل دیا۔ ڈیسک پر منی پلاسٹک ایوی ڈینس بیگ نظر آ رہے تھے۔ ایک بیک پیک بھی تھا۔ ہیری نے سب سے پہلے بیک پیک کی طرف ہاتھ بڑھایا جس میں کپڑے اور دوسری عام استعمال کی اشیا تھیں...... چارلس ڈکنز کی کتاب ’’بلیک ہاؤس‘‘ ٹوتھ پیسٹ، برش، یہ اشیا بتا رہی تھیں کہ ان کا مالک کسی خاص حیثیت کا حامل شخص نہیں ہو سکتا۔ اس نے باقی چیزوں پر نظر ڈالی۔ کینیڈین پاسپورٹ، دبلا پتلا والٹ، کرنسی، چابیاں اور ایک فولڈڈ شیٹ...... یہ ’’ستاروں کے گھر‘‘ کا نقشہ تھا۔ ہیری نے ہالی ووڈ جھیل کے اوپر ٹل ہالینڈ ڈرائیو کی سائٹ کا جائزہ لیا۔ کرائم سین کے بائیں جانب سیاہ دائرہ تھا۔ دائرے کے اندر نمبر 23 لکھا تھا۔ دائرے کے گرد روشنائی والے قلم سے ایک دائرہ بنایا گیا تھا۔ ہیری نے نقشے کا انڈیکس چیک کیا۔ نمبر 23 کے سامنے لکھا تھا: ہالی ووڈ میں میڈونا کا گھر۔
جیسی مٹ فورڈ کے علم میں نہیں تھا کہ میڈونا اب وہاں نہیں رہتی۔ انڈیکس سو فیصد درست نہیں ہو سکتا کیونکہ انڈسٹری سے تعلق رکھنے والے کچھ ستارے رہائش بدل دیتے ہیں۔ اس نے سیل فون نکالا، کچھ سوچ کر واپس جیب میں رکھ لیا اور انٹرویو روم نمبر دو کی طرف چل پڑا۔

☆☆☆

جیسی بہ اعتبار عمر بیس سال سے بھی کم نظر آ رہا تھا۔ اس کے بال سیاہ اور گھنگھریالے تھے۔ رنگت گوری...... ناک کے نتھنے میں سلور رنگ پڑا تھا۔ وہ الرٹ لیکن بھڑکا ہوا تھا۔ چھوٹے کمرے کی چھوٹی ٹیبل پر دوسری جانب بیٹھا تھا۔ کمرے میں پسینے کی ہلکی سی بو تھی۔ اسے پسینہ آ رہا تھا۔ یہ ضروری تھا۔ ہیری نے ہال وے میں تھرمواسٹیٹ چیک کیا تھا۔ اس کے پارٹنر اگناسیو نے درجہ حرارت بیاسی پر سیٹ کر دیا تھا۔
’’کیسے ہو، جیسی؟‘‘ ہیری نے دوسری خالی کرسی سنبھالی۔
’’یہاں گرمی ہے...... تم میرے وکیل ہو؟‘‘
’’نہیں، میں ڈیٹکٹیو ہوں...... ہومی سائڈ۔ میرا نام ہیری بوش ہے۔ میں اس کیس پر کام کر رہا ہوں۔ تم سمجھ رہے ہو۔ تم جائے واردات کے قریب چھپے ہوئے تھے۔‘‘ ہیری نے لیگل پیڈ نکالا۔ وہ لڑکے کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں دیکھ چکا تھا۔ اگناسیو نے اچھی حرکت کی تھی...... لڑکا الجھن میں تھا...... خوف زدہ اور پریشان۔

’’میں نے اسے کہا تھا کہ میں بات نہیں کروں گا۔ مجھے وکیل چاہیے۔‘‘ جیسی کا اشارہ اگناسیو کی طرف تھا۔ وہ اسے میکسیکن کہہ رہا تھا۔

’’وہ کیوبن، امریکن ہے، جیسی۔‘‘ ہیری نے کہا۔ ’’وکیل صرف امریکی شہریوں کو مہیا کیے جاتے ہیں۔‘‘ ہیری نے جھوٹ بولا۔ لڑکے کی کم عمری اور صورتِ حال کے پیشِ نظر اسے اندازہ تھا کہ جیسی اس بات سے لاعلم ہوگا۔

’’لڑکے تم نے خود کو مصیبت میں ڈال لیا ہے۔‘‘ ہیری نے بات جاری رکھی۔ ’’کسی گرل فرینڈ یا بوائے فرینڈ کا پیچھا کرنا اور بات ہے لیکن کسی سلیبریٹی کا معاملہ دگر ہے…… یہ سلیبریٹی ٹاؤن ہے۔ ہمارا اپنا طریقہ کار ہے۔ مجھے نہیں معلوم تم کینیڈا میں کیا کرتے ہو لیکن یہاں تمہارے لیے بڑی مشکل کھڑی ہوگئی ہے۔‘‘

’’لیکن مجھے بتایا گیا تھا کہ میڈونا وہاں نہیں رہتی۔ لہٰذا مجھ پر اسٹاکنگ کا کیس نہیں بنتا۔ زیادہ سے زیادہ ٹریس پاسنگ۔‘‘

’’نہیں، نیت اور ارادہ فیصلہ کرتا ہے۔ تمہاری نیت کے مطابق تم صحیح جگہ پر تھے۔ تمہارے پاس نقشہ بھی تھا جس پر تم نے نمبر 23 کو نشان لگایا ہے۔ قانون اس کو دوسری نظر سے دیکھتا ہے۔‘‘

تھوڑی مزاحمت کے بعد جیسی نے ہتھیار ڈال دیے۔

’’اگر تم سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے تعاون کرو تو صورتِ حال اتنی خراب نہیں ہوگی۔‘‘ ہیری نے کہا۔

جیسی نے جھکا ہوا سر اٹھایا۔

’’لیکن میں نے میکس…… س…… وہ کیوبن کو بتایا تھا کہ میں نے کچھ نہیں دیکھا۔‘‘

ہیری نے لمبا وقفہ دیا اور کہا۔ ’’مجھے پروا نہیں ہے کہ تم نے اسے کیا کہا۔ بچے، اب تمہاری ڈیلنگ میرے ساتھ ہے اور میرے خیال میں تم کچھ چھپا رہے ہو۔‘‘

’’میں قسم کھاتا ہوں کہ ایسا کچھ نہیں ہے۔‘‘ اس نے ہاتھ جوڑے لیکن ہیری متاثر ہونے والا نہیں تھا۔ لڑکا نوعمر تھا اور جھوٹ بول کر دوسروں کو قائل کرسکتا تھا۔ ہیری نے دباؤ برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔

’’جیسی، یہ بات جان لو کہ میرا پارٹنر یہاں نیا ہے۔ اگرچہ وہ اپنا کام اچھا کرتا ہے لیکن میں اس وقت سے کام کررہا ہوں، جب تمہارے والدین بھی غیر شادی شدہ ہوں گے اور اب تک مجھے صرف جھوٹوں سے واسطہ پڑا ہے جیسا کہ اس وقت۔‘‘

’’نہیں، میں……‘‘

’’تمہارے پاس تیس سیکنڈ ہیں۔ اس کے بعد میں تمہیں کسی کاؤنٹی لاک اَپ میں ڈلوا دوں گا۔ وہاں تمہیں ایسے افراد ملیں گے کہ تمہیں کینیڈا یاد آجائے گا…… میرا مطلب سمجھ رہے ہو؟‘‘

جیسی کے ہاتھ میز پر رکھے تھے۔ وہ ہاتھوں کو گھور رہا تھا۔ گھڑی کا سفر جاری تھا۔ بیس سیکنڈ گزر گئے۔

’’او کے، جیسی……‘‘ ہیری کھڑا ہوگیا۔

’’رکو، رکو! رکو!‘‘

’’کس لیے؟ یہ مرڈر انویسٹی گیشن ہے۔ تیار ہو جاؤ۔‘‘

’’آل رائٹ، میں بتاتا ہوں۔ میں نے سب کچھ دیکھا تھا۔‘‘

ہیری نے اس کی آنکھوں کو پڑھا اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

’’اگر تم نے سچ بیانی سے کام لیا تو یہاں سے ایک آزاد فرد کی حیثیت میں نکل سکتے ہو۔‘‘

’’میں سمجھ گیا۔‘‘ وہ بولا۔

’’ہاتھ آگے کرو۔‘‘ ہیری نے کہا اور اس کی ہتھکڑیاں کھول دیں۔ جیسی فوراً کلائیاں مسلنے لگا۔ ہیری کو یاد آیا کہ بندھن کٹنے کے بعد ایلی سیا نے بھی یہی حرکت کی تھی۔

’’آرام محسوس ہورہا ہے؟‘‘

’’ہاں۔‘‘ جیسی نے کہا۔

’’مجھے بتاؤ کہ کہاں سے آئے ہو اور تم نے جائے واردات پر کیا دیکھا؟‘‘

جیسی نے سر ہلا کر بیس منٹ تک اپنی کہانی سنائی۔ کہانی کے مطابق جب وہ میڈونا سے ملنے کی کوشش میں مُل ہالینڈ پہنچا تو تاریکی پھیل گئی تھی۔ وہ تھک چکا تھا۔ میڈونا کے مکان میں سناٹا تھا۔ طویل سفر کے بعد اس نے آرام کرنے کا فیصلہ کیا۔ اسے توقع تھی کہ پاپ سنگر شاید رات تاخیر سے گھر پہنچے گی۔ اس نے گھر کے قریب جھاڑیوں میں ایک جگہ منتخب کرلی۔ تھکن کے باعث اسے نیند آگئی تھی۔ اس کی بیداری کی وجہ آوازیں تھیں۔

’’کیسی آوازیں؟ آوازیں کتنے فاصلے سے آرہی تھیں؟‘‘

’’شاید سو میٹر۔ پھر آوازیں آنا بند ہوگئیں۔ میں نے دیکھنے کی کوشش کی۔ مجھے تین کاریں دکھائی دیں۔ ایک پورشے تھی۔ دوسری گاڑیوں کو میں پہچان نہیں سکا لیکن وہ

پورشے سے بڑی تھیں۔
''تم نے وہاں آدمیوں کو دیکھا؟''
''نہیں، اندھیرا زیادہ تھا پھر مجھے اندھیرے میں سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ آواز کے ساتھ ہی دو فائر ہوئے۔ فائر کی معمولی چمک میں ایک آدمی نظر آیا۔ وہ گھٹنوں کے بل تھا پھر اندھیرے میں، میں کچھ نہیں دیکھ سکا۔''
ہیری نے سر ہلایا۔ ایک سوال اس کے دماغ میں رینگا۔ لیکن اس نے سوال ملتوی کر دیا۔ ''گڈ جیسی، تم اچھے جا رہے ہو۔ ہم اسی حصے کو دوبارہ دہراتے ہیں۔ تم سو رہے تھے۔ اچانک آوازوں نے تمہیں جگایا۔ تم نے تین کاریں دیکھیں، رائٹ؟''
''ہاں۔''
''اوکے گڈ۔ تمہیں آوازیں دوبارہ سنائی دیں۔ تم نے پھر دیکھا اور فائرنگ سنی، رائٹ؟''
''رائٹ۔''
ہیری جانتا تھا کہ جیسی وہی کچھ بول رہا ہے جو وہ سننا چاہتا ہے۔ اسے لڑکے کو ٹیسٹ کرنا تھا۔ ''گن فائر کی چمک میں تم نے دیکھا کہ متاثرہ شخص گھٹنوں پر گرا، رائٹ؟''
''نہیں، بالکل ایسا نہیں تھا۔''
''پھر کیا تھا؟''
''میرے خیال میں وہ پہلے سے ہی گھٹنوں پر تھا جو کچھ ہوا بہت تیزی سے ہوا۔''
ہیری نے سر ہلایا۔ جیسی نے پہلا ٹیسٹ پاس کر لیا تھا۔
''اوکے گڈ پوائنٹ۔ اب یہ بتاؤ کہ تم نے فائرنگ کے وقت یا اس سے پہلے کیا سنا؟''
لڑکا سوچ میں پڑ گیا...... پھر اس نے نفی میں سر ہلایا۔
''میں سمجھ نہیں سکا تھا۔''
''اوکے، یقین نہیں ہے تو قیاس مت کرو۔''
''کوئی چیخ کر بولا تھا...... لیکن آواز میں دھماکے کے باعث ابہام پیدا ہو گیا تھا۔''
''اس نے جو کچھ کہا، تمہیں یاد آ جائے گا...... یہ بتاؤ کہ لہجہ کیسا تھا؟''
''لہجہ؟ نہیں، میں کافی دور تھا اور میں نے ایک ہی لفظ سنا تھا۔''
ہیری سوچ میں پڑ گیا۔ اسے احتیاط کے ساتھ گہرائی میں جانا تھا۔ تفتیش کے لیے وہ ایک لفظ بہت اہم تھا۔

''اوکے جیسی پھر کیا ہوا؟''
''فائرنگ کے بعد کوئی گاڑیوں کی طرف بھاگا۔ گاڑی میں بیٹھ کر وہ اسے پورشے کے قریب لایا۔ پورشے کا ٹرنک کھلا تھا۔ اس نے اپنی گاڑی کا ٹرنک بھی کھولا۔''
''جب وہ حرکت پذیر تھا تو دوسرا آدمی کہاں تھا؟''
جیسی گڑبڑا گیا۔ ''میرے خیال میں وہ مر گیا تھا۔''
''نہیں، میرا مطلب ہے...... وہ دوسرا بُرا آدمی۔ وہ دو تھے اور ایک مقتول...... تین گاڑیاں۔ یاد کرو۔'' ہیری نے تین انگلیاں بلند کیں۔
''میں نے صرف ایک آدمی دیکھا تھا جس نے فائرنگ کی تھی۔'' جیسی نے کہا۔ دوسرا گاڑی سے نہیں نکلا تھا۔ اس کی گاڑی پورشے کے پیچھے کھڑی تھی۔''
''وہ دوسرا آدمی ایک مرتبہ بھی گاڑی سے باہر نہیں آیا؟''
''نہیں، فائرنگ کے بعد اس کی گاڑی نے یوٹرن لیا اور وہاں سے چلی گئی۔ ہیری ایک بار پھر خیالات میں کھو گیا...... جیسی کا بیان دشواری پیدا کر رہا تھا۔ ایلی سیا سے ایک آدمی سوال کر رہا تھا اور دوسرے آدمی کو ترجمہ اور احکامات دے رہا تھا۔ ہیری نے اندازہ لگایا کہ گاڑی سے باہر نہ آنے والا آدمی وہ تھا جو انگریزی میں ایلی سیا سے بات کرتا رہا تھا۔
''ٹھیک ہے، آگے چلو......''
''اس نے پورشے کے کھلے ہوئے ٹرنک میں سے کچھ نکال کر اپنی گاڑی کے ٹرنک میں رکھا اور اسے بند کر دیا۔ جو کچھ بھی تھا وہ وزنی لگ رہا تھا۔''
ہیری سمجھ گیا کہ مذکورہ شخص نے ریڈیو ایکٹو مادّہ ٹرانسپورٹ کرنے کے لیے پورشے میں سے ''پِگ'' نکالا تھا۔
''پھر وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گیا۔''
''اس کے سوا تم نے کچھ نہیں دیکھا؟'' ہیری نے سوال کیا۔
''میں قسم کھاتا ہوں اور کچھ نہیں۔''
''تم نے جس آدمی کو دیکھا، اس کا حلیہ بتاؤ؟''
''مشکل ہے۔ سر پر ہُڈ تھا اور سویٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ میرا اندازہ ہے کہ ہُڈ کے اندر اس نے اسکائی ماسک پہنا ہوا تھا۔''
''تمہیں یہ خیال کیوں آیا؟''
جیسی نے شانے اچکائے۔ ''ایسے ہی...... شاید یہ

خیال غلط ہو۔''
''اس کا قد کیسا تھا؟''
''اوسط قد..... شاید پستہ قد۔''
''کیسا دکھائی دیتا تھا؟'' یہ معلومات اہم تھیں۔
''نہیں، میں نہیں اندازہ لگا سکا لیکن اس کے چہرے پر ماسک ضرور تھا۔''
ہیری پسپا ہونے پر آمادہ نہ تھا۔
''سفید، سیاہ یا گندمی؟''
''پتا نہیں۔ اس کے پاس ہُڈ اور ماسک تھے۔''
''ہاتھوں کے بارے میں سوچو۔ اس نے ہاتھوں کی مدد سے پورشے کا ٹرنک خالی کیا تھا..... ہاتھوں کا رنگ؟''
جیسی نے چند لمحے سوچا پھر اس کی آنکھیں چمکیں۔
''اس نے دستانے چڑھائے ہوئے تھے۔ دستانے خاصے دبیز اور بڑے معلوم ہو رہے تھے۔'' جیسی نے کہا۔
ہیری نے سر ہلایا۔ ''حفاظتی دستانے!'' معاً اسے خیال آیا کہ اس نے ایلی سیا سے دستانوں کے بارے میں سوال نہیں کیا تھا۔ تاہم اسے امید تھی کہ راشیل سوال جواب میں مصروف رہی ہوگی۔
ہیری نے خاموشی اختیار کر لی۔ عموماً گواہ کے لیے سوال و جواب کے دوران میں خاموشی خاصی پریشان کن ثابت ہوتی ہے اور وہ خاموشی کے وقفوں کو پُر کرنے کی سعی کرتے ہیں۔ لیکن جیسی نے ایسی کوئی کوشش نہیں کی۔ طویل وقفے کے بعد ہیری گویا ہوا۔ ''او کے، دو کاریں تھیں۔ پورشے کے پیچھے جو کار تھی اس کے بارے میں بتاؤ۔''
''مشکل ہے۔ میں جانتا ہوں کہ پورشے کیسی ہوتی ہے۔ لیکن باقی دونوں کاروں کے بارے میں نہیں بتا سکتا..... بہرحال وہ دونوں پورشے سے بڑی گاڑیاں تھیں۔''
''پورشے کے سامنے والی سیڈان تھی؟''
''مجھے ماڈل کے بارے میں نہیں پتا۔''
''نہیں، میں ماڈل کی بات نہیں کر رہا۔ سیڈان کار کی ساخت ہوتی..... مطلب چار دروازوں والی۔ پولیس کار کے مانند۔''
''ہاں، ایسا ہی تھا۔''
ہیری نے ایلی سیا کی غائب شدہ کار کا حلیہ ذہن میں دہرایا۔
''کیا تم کرائسلر 300 کو پہچانتے ہو؟''
''نہیں۔''
''رنگ کے بارے میں بتاؤ۔''
''روشنی اتنی نہیں تھی کہ میں رنگ کی وضاحت کر سکوں..... لیکن رنگ گہرا تھا۔ شاید سیاہ یا گہرا نیلا۔''
''اور دوسری کار؟ جو پورشے کے پیچھے تھی؟''
''یکساں۔ گہرے رنگ کی سیڈان لیکن وہ کچھ چھوٹی معلوم ہو رہی تھی۔''
''آل رائٹ، جیسی، تم کافی مددگار ثابت ہوئے ہو۔'' ہیری نے کہا۔ ''اگر میں تمہیں مختلف کمپنیوں کی سیڈان کاروں کے فوٹو دکھاؤں تو کیا تم پہچان لو گے؟''
''نہیں، میں انہیں اچھی طرح نہیں دیکھ سکا تھا اور فاصلہ بھی زیادہ تھا۔'' جیسی نے جواب دیا۔
ہیری نے سر ہلایا لیکن اسے مایوسی ہوئی تھی۔ تاہم اس کی کہانی کافی حد تک ایلی سیا کینٹ کے بیان کے قریب تھی۔ دو آدمی وہاں گھسے تھے، ایک نے کینٹ کی کرائسلر اٹھالی تھی۔ بظاہر مقصد یہ تھا کہ پورشے میں موجود سیسیم کو کرائسلر کے ذریعے ٹرانسپورٹ کیا جائے۔
معاً اسے ایک نیا خیال سوجھا۔ ''دوسری کار کس طرف گئی تھی؟''
''وہ یوٹرن لے کر پہاڑی سے اتر گئی تھی۔''
''پھر تم نے کیا کیا؟''
''میں نے..... کچھ نہیں۔ میں اپنی جگہ پر رہا۔''
''تم خوف زدہ تھے؟''
''اچھا خاصا۔''
''جیسی تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے لیکن مجھے اس بات کا تجسس ہے کہ تم اتنی دیر تک کیوں وہاں چھپے رہے۔ تم پہاڑی سے اترے نہ تم نے 919 پر کال کی؟''
جیسی نے ہاتھ اٹھائے اور واپس میز پر رکھ دیے۔
''مجھے نہیں معلوم..... میں ڈر گیا تھا۔ مجھے خطرہ تھا کہ اگر میں پولیس کی نظر میں آ گیا تو وہ مجھ پر شک کریں گے۔ میرے ذہن میں یہ بھی تھا کہ یہ واردات اگر کسی مافیا گروپ نے کی ہے اور وہ جان گئے کہ واردات کا چشم دید گواہ موجود ہے تو وہ سب سے پہلے مجھے ٹھکانے لگائیں گے۔''
ہیری نے اثبات میں سر ہلایا۔
''تم کینیڈا میں ٹی وی بہت دیکھتے رہے ہو شاید۔ تمہاری عمر کتنی ہے؟''
''بیس۔''
''میڈونا کے گھر پر کیا کر رہے تھے؟ تم عمر میں کافی

چھوٹے ہو اس سے۔''

''نہیں ایسا نہیں ہے۔ میں اپنی ماں کی وجہ سے آیا تھا۔''

''وہاٹ؟ تم اپنی ماں کے لیے میڈونا کی اسٹاکنگ کر رہے تھے؟''

''میں اسٹاکر نہیں ہوں۔ میری ماں کی سالگرہ آنے والی ہے۔ میں اسے میڈونا کا فوٹو اور آٹوگراف دینا چاہتا تھا۔''

''تم گلوکار یا موسیقار ہو؟''

''میں گٹار بجا لیتا ہوں۔''

''تم کہاں ٹھہرے ہو؟''

''کہیں نہیں۔ میرے پاس کوئی جگہ نہیں ہے۔ رات بھی پہاڑیوں میں سو گیا تھا۔ یہی وجہ تھی، یہاں سے نکل کر کہاں جاتا۔''

''جیسی، ہمیں کچھ وقفہ لینا چاہیے۔ مجھے چند فون کالز کرنی ہیں۔ اس کے بعد بہت ممکن ہے کہ ہم ایک بار پھر نئے سرے سے گفتگو کو دہرائیں۔ پریشانی کی بات نہیں ہے۔ تم پُرسکون رہو...... میں تمہارے لیے ٹھکانے کا بندوبست کرتا ہوں۔ ممکن ہے، یہ کوئی ہوٹل ہو۔''

جیسی نے اثبات میں سر ہلایا۔

''اس دوران میں تم دماغ پر زور دو...... کوئی نئی بات سامنے آسکتی ہے۔''

''میں کوشش کر رہا ہوں۔'' جیسی نے جواب دیا۔

ہیری اسے وہاں چھوڑ کر باہر نکل گیا...... اے سی کو اس نے چونسٹھ پر سیٹ کر دیا تھا۔ جلد ہی جیسی کینیڈا جیسی ٹھنڈک محسوس کرنے لگے گا۔ ہیری نے وقت دیکھا، صبح کے پانچ بج رہے تھے۔ فیڈرل ایجنٹس کے ساتھ میٹنگ چار گھنٹے سے قبل ممکن نہیں تھی۔ اس وقفے میں ہیری کو کئی کام نمٹانے تھے اور جیسی کے ساتھ دوسرا راؤنڈ بھی کھیلنا تھا۔ اگرچہ اسے توقع نہیں تھی کہ دوسرے راؤنڈ میں کوئی نئی اطلاع برآمد ہو سکے گی۔

اسکواڈ روم میں ہیری نے اگناسیو کو اپنی ڈیسک پر دیکھا۔ وہ اپنے لیپ ٹاپ کے ساتھ مصروفِ کار تھا۔

''کوئی نئی بات؟'' اس نے ہیری کو دیکھ کر لڑکے کے بارے میں سوال کیا۔

''نہیں۔ کچھ خاص نہیں...... کوشش جاری ہے۔'' ہیری نے جواب دیا۔

اگناسیو کی عمر تیس سال کے لگ بھگ تھی۔ وہ اپنی بہترین جسمانی حالت کے باعث اکیڈمی کی ٹرافی بھی جیت چکا تھا۔ بال چھوٹے اور آنکھوں کی رنگت سبز تھی۔

ہیری اپنی ڈیسک کی جانب چلا گیا۔ وہ ایک مرتبہ پھر لیوٹیننٹ کی نیند خراب کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ اس نے فون اٹھا کر اسے اب تک کی تمام صورتِ حال سے آگاہ کیا اور اگناسیو کی ڈیسک پر آ گیا۔

''مقتول کی گن کے بارے میں بتاؤ؟''

''کمپیوٹر کے مطابق وہ چھ مہینے قبل خریدی گئی تھی...... بائیس کیلبر، اسمتھ اینڈ ویسن۔''

راشیل اور بریز کے وزٹ کے بعد کسی وقت کینٹ نے اپنے تحفظ کے لیے گن خریدی ہوگی، ہیری نے سوچا اور اسی گن نے تحفظ کے بجائے اسے موت کا تحفہ دے دیا۔

☆☆☆

ہیری کافی پینے کے ارادے سے متحرک ہوا تو اسے بریز کا دیا ہوا کارڈ یاد آیا۔ بریز اور راشیل کو جیسی کے انٹرویو کی رپورٹ درکار تھی۔ ہیری نے کچھ دیر قبل لیو کو کینیڈین لڑکے کے بارے میں بتایا تھا۔ لیو نے ہدایت کی تھی کہ نو بجے کی میٹنگ تک لڑکے کے بارے میں خاموشی اختیار کی جائے۔ اسی وقت فیصلہ ہوگا کہ جیسی کے بارے میں منہ بند رکھا جائے یا کھولا جائے۔ اگر ایف بی آئی کی طرف سے ایل اے پی ڈی کو تفتیش سے الگ رکھنے کا اشارہ ملا...... پھر ہیری، جیسی کو معلومات کے تبادلے کے لیے کارڈ کے طور پر استعمال کرے گا۔

ہیری کے نزدیک وہ لفظ یا نعرہ بہت اہم تھا جو قاتل نے فائرنگ کے وقت بلند کیا تھا۔ تاہم جیسی، نام اور لہجہ دونوں سمجھنے سے قاصر تھا۔ ہیری نے اس نقطے کو ذہن سے ہٹایا اور اگناسیو کی ڈیسک پر رکھے مقتول کے بلیک بیری کو اٹھا لیا۔

''باس کیا چاہ رہے ہو؟'' اگناسیو نے سوال کیا۔

''کل چھ بجے اس فون پر کینٹ نے اپنے گھر کے کمپیوٹر سے ایک ای میل وصول کی۔ ای میل میں کیا تھا؟ تم جانتے ہو۔ مجھے اس کا پرنٹ آؤٹ فوٹو کے ساتھ چاہیے۔ فوٹو فون کے اسکرین سے بڑا ہونا چاہیے۔'' ہیری نے مدعا بیان کیا۔

''ابھی لو۔'' اگناسیو مسکرایا۔ ''مجھے اس میں سے ای میل اپنے کمپیوٹر میں بھیجنی پڑے گی پھر اسے کھول کر پرنٹ آؤٹ لے لوں گا۔''

''میں جانتا تھا کہ تم کم عمر ہونے کے باوجود کام کے

آدمی ہو۔'' ہیری نے کہا۔ کچھ دیر بعد پرنٹ آؤٹ ہیری کے ہاتھ میں تھا۔

''اور کچھ؟''

''کالز ریکارڈ؟''

''صرف کل کا؟''

''ہاں۔'' ہیری نے سر ہلایا۔ ''کل دوپہر تک کا ریکارڈ......'' وہ جھک کر کمپیوٹر پر اگناسیو کی کارکردگی کا مشاہدہ کرنے لگا۔ اس نے بلیک بیری کی فون کالز نوٹ کیں...... کے اینڈ میڈیکل، کینٹ کی ملکیت تھا۔ ہیری کیلبر اس کا شریک تھا۔ انگلیوں کے ساتھ اگناسیو کی زبان بھی رواں تھی۔ ہیری نوٹ پیڈ استعمال کر رہا تھا۔ کینٹ نے چھ بجے کے بعد گھر اوپر تلے دس کالز کی تھیں اور ظاہر ہے کہ کسی کا جواب بھی نہیں ملا تھا۔ یہ کالز اس نے پیغام وصول کرنے کے بعد کی تھیں۔ اس وقت ایلی سیا بستر پر بندھی پڑی تھی۔ دیگر کالز اور پیغامات میں ہیری کے مطلب کا کچھ نہ تھا۔ اس نے ایلی سیا کا فوٹو دیکھا۔ اسے جس انداز میں باندھا گیا تھا، اس کی علت اسے سمجھ نہیں آئی۔ نہ وہ یہ جان سکا کہ کینٹ کو ختم کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ اس کی پیشانی پر شکنیں ابھر آئیں۔ وہ ایلی سیا کے فوٹو کو گھور رہا تھا اور ذہن کہیں اور تھا۔

''کیا مسئلہ ہے؟'' اگناسیو نے سوال کیا۔

''ذخیرۂ آب کے اوپر کینٹ کو ہلاک کرنے کی وجہ کیا تھی۔ اس نے قاتلوں کا مطالبہ پورا کر دیا تھا۔ پھر یہ خون خرابا؟''

''شاید اس نے دونوں میں سے کسی کا چہرہ دیکھ لیا ہو۔'' اگناسیو نے خیال آرائی کی۔

''نہیں، ان کے چہروں پر ماسک تھے۔ جیسی نے بھی تصدیق کر دی ہے۔'' ہیری نے اس کی رائے مسترد کر دی۔

''ممکن ہے کچھ نہ ہو...... ان کا منصوبہ ہی یہ ہو کہ مطلوبہ شے حاصل کرنے کے بعد اسے ختم کر دیں گے۔''

''انہوں نے اسے قتل کرتے وقت نعرہ لگایا تھا۔ وہ کیا لفظ تھا۔ یہ جاننا ضروری ہے۔ جیسی کو یاد نہیں آ رہا ہے لیکن اسے یاد آ گیا تو ہمیں آگے بڑھنے میں بہت مدد ملے گی۔'' ہیری نے امید ظاہر کی۔ ''یہ بات بھی ذہن میں رکھو کہ اگر ان کا پلان اسی طرح تھا تو انہوں نے اس کی بیوی کو کیوں زندہ چھوڑ دیا...... چہرے نہ دیکھنے کے باوجود ایلی سیا کی حیثیت گواہ کی تھی۔''

اگناسیو خاموش رہا۔

ایف بی آئی کا دہشت گردی کا نظریہ نہ جانے کیوں ہیری کے حلق سے اترنے میں ناکام تھا۔ دہشت گردی کے امکان کو تسلیم کرنے کا مطلب مختلف مذاہب کے شدت پسندوں کی موجودگی کے امکان کو بھی پیش نظر رکھنا ناگزیر تھا جبکہ کئی برس سے ایسی کوئی سرگرمی دیکھنے میں نہیں آئی تھی۔ اس نے اپنے پارٹنر کو ہدایت کی کہ وہ مقتول کے بلیک بیری سے کھیلتا رہے۔ ایلی کا فوٹو لے کر وہ اپنی ڈیسک پر آ گیا۔

ریڈنگ گلاس لگا کر اس نے دراز میں سے میگنیفائنگ گلاس نکالا اور تصویر پر جھک گیا۔ نامعلوم افراد نے ایلی کو جس مخصوص انداز میں باندھا تھا، اس کے لیے چھ عدد ٹائیاں استعمال کی گئی تھیں۔ مزاحمت کرتی عورت کو اس انداز میں باندھنا خوامخواہ کا دردِسر تھا۔ کیا ایلی نے مزاحمت نہیں کی تھی؟ کیوں؟ شاید وہ دہشت زدہ تھی؟ باندھنے کے دیگر سیدھے اور آسان طریقے تھے...... کم وقت بالانشین۔ اگر اس قسم کی جکڑبندی کا کوئی مطلب تھا تو ہیری یہ مطلب سمجھنے سے قاصر تھا۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی کمان کی شکل میں مڑی ہوئی تھی لیکن یہ کھنچاؤ اتنا شدید نہیں تھا کہ ہڈی ٹوٹ جاتی یا وہ اذیت کے مارے واقعی بے ہوش ہو جاتی۔ اگرچہ اس حالت میں بھی تادیر بستر پر پڑے رہنا تکلیف دہ تھا۔ ہیری غور کرتا رہا پھر اس نے فیصلہ کیا کہ ایلی سے مل کر تفصیلی بات کی جائے۔ اس نے نوٹ بک پر چند سوالات لکھے، فوٹو پر آخری نظر ڈالی۔ فارنسک رپورٹ دیکھی۔

ہیری، بریبئر کے ہمراہ فوراً ہی سینٹ اگاتھا کلینک کی طرف چلا گیا تھا۔ ایلی اور ٹیکنیشنز کے ساتھ راشیل وہاں رہ گئی تھی۔ ٹیکنیکل عملے نے وہاں کیا شواہد تلاش کیے، ہیری انہیں دیکھنے کے لیے بے قرار تھا۔ تاہم وہاں ٹائیوں پر مشتمل ایک ہی بیگ ملا جن کی مدد سے ایلی کو کمان کی شکل میں باندھا گیا تھا۔

''بس صرف یہی؟'' ہیری نے سوال کیا۔ ''تم نے ایویڈینس لاگ چیک کیا تھا؟''

''ہاں، لیکن وہ سب کچھ ساتھ لے گئے تھے۔ مجھے یہی دیا تھا۔''

ہیری نے لاگ پر نظر ڈالی۔ بالوں کے ٹکڑے اور کپڑوں کے مختصر دھاگے، ایویڈینس بیگ میں نہیں تھے۔ ماسٹر بیڈ کے کارپٹ، گیسٹ باتھ، ماؤس پیڈ، آفس کمپیوٹر، کیمرے کا لینس کیپ (جو بستر کے نیچے سے ملا تھا) لاگ بک میں ہر شے لکھی گئی تھی۔ فہرست میں آخری آئٹم پر نظر پڑتے ہی ہیری بوش چونک اٹھا۔

طویل کیریئر میں اس نے اَن گنت اور مختلف نوعیت کے کرائم سین دیکھے تھے۔ قدرت کا بنیادی قانون ہے جب کوئی جرم وقوع پذیر ہوتا ہے، ہمیشہ اپنی نشانی چھوڑ جاتا ہے۔ چاہے وہ نشان کتنا ہی مختصر اور غیر اہم کیوں نہ ہو۔ سوال صرف اتنا رہ جاتا ہے کہ اس نشان تک کیسے پہنچا جائے۔

لاگ کا آخری آئٹم سگریٹ کی راکھ تھی۔ فی الحال اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ سگریٹ کی راکھ سے کیا حاصل کر سکے گا۔ تاہم اس نے فی الفور فون اٹھا کر سائنٹفک انویسٹی گیشن ڈویژن کا نمبر ملایا۔

''بزسے بات کراؤ۔''

''کون؟''

''ہیری بوش۔''

ایک منٹ کے اندر وہ بز سے بات کر رہا تھا۔

''ہاں، سگریٹ جل کر راکھ ہو چکی تھی۔''

''راکھ کہاں ہے؟''

''وہ...... وہاں ایک فیڈرل ایجنٹ تھی۔ اس کے پاس۔''

''بہت خوب...... میرے کرائم سین کی ایوی ڈینس تم نے اسے دے دی۔''

''وہ...... دراصل دہشت گردی...... کی...... اس کا کہنا تھا کہ بیورو کی سائنس لیب تمباکو کی نوعیت اور اصلیت جان لے گی۔ جس کے بعد اس ملک کا تعین، کرنے میں آسانی ہوگی۔''

''اور تم ہر بات پر یقین کرتے چلے گئے۔'' ہیری نے تلخی سے کہا۔

''ہیری ہم سب ایک ٹیم......''

ہیری نے فون بند کر دیا۔

اگناسیو نے استفسار کیا لیکن ہیری نے ہاتھ لہرا کر بات ختم کر دی۔

''رات کی کال کے بعد سے تم سوئے نہیں ہو؟''

''کوئی فرق نہیں پڑتا۔'' ہیری نے کہا۔ ''میں نیند کی وجہ سے ایف بی آئی پر برہم نہیں ہوں۔'' ہیری نے کافی کا مگ اٹھایا۔

''پھر بھی ان سے الجھنا ٹھیک نہیں ہے، باس۔''

''تم میری فکر مت کرو...... کینٹ ہاؤس کی تصاویر کہاں ہیں؟''

''یہیں ہونی چاہئیں۔'' اگناسیو نے ڈیسک پر فولڈر میں فائلوں کو دیکھا اور ایک فائل ہیری کے حوالے کی۔

ہیری نے تصاویر دیکھیں۔ آخر میں اس کی توجہ گیسٹ باتھ کی تین تصاویر پر مرکوز ہو گئی۔ ایک مکمل شاٹ تھا۔ دوسرا زاویہ بنا کے لیا گیا تھا جس میں واٹر ٹینک پر سلگ کر راکھ ہونے والی سگریٹ کا نشان نمایاں دکھائی دے رہا تھا۔

ہیری نے تینوں تصاویر پھیلائیں اور میگنیفائر نکالا۔ سگریٹ جلنے کا نشان دو انچ کے قریب تھا۔ ٹوائلٹ کا سیٹ کور اٹھا ہوا تھا۔ دونوں میں سے کسی نے ٹوائلٹ استعمال کیا تھا۔

ہیری نے ایک بار پھر ایس آئی ڈی فون ملا کر انگلیوں کے نشانات کے بارے میں پوچھا۔ جواب نفی میں تھا۔ نشانات کہیں نہیں تھے۔ ٹوائلٹ سیٹ کے نشانات صاف کر دیے گئے تھے۔ ہیری اور اگناسیو کچھ دیر مصروف گفتگو رہے۔ پھر اگناسیو اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گیا۔ ہیری نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی اور دونوں ہاتھ سر کے پیچھے رکھ لیے۔

ذہن میں خیالات کا جنگل تھا۔ قتل ہی کرنا تھا تو ماسک کی کیا ضرورت تھی؟ ماسک لگائے تھے تو کینٹ کو ختم کیوں کیا؟ نیز یہ کہ بیوی کو کیوں چھوڑ دیا؟ شاید ماسک اس لیے لگائے تھے کہ کینٹ غلط فہمی میں رہے کہ وہ اسے مارنا نہیں چاہتے...... لہٰذا اسے تعاون کرنا چاہیے۔ تاہم ہیری اپنے اس مفروضے سے مطمئن نہیں ہو پا رہا تھا۔ معاً اس نے ذہنی سوال وجواب کا سلسلہ ختم کیا اور کافی پی کر جیسی سے ملنے کے لیے تیار ہو گیا۔ تاہم انٹرویو روم میں جانے سے پہلے اس نے فون نکالا۔ ایکو پارک کیس کے بعد بھی راشیل کا نمبر اب تک محفوظ تھا۔ وہ پہلے ہی فیصلہ کر چکا تھا کہ اس نمبر کو کبھی ڈیلیٹ نہیں کرے گا۔

اس نے نمبر ملایا اور ذہنی طور پر تیار ہو گیا کہ دوسری طرف سے رابطہ منقطع کر دیا جائے گا۔ راشیل کی آواز سنائی دی لیکن یہ ریکارڈڈ ہدایت تھی کہ پیغام چھوڑ دیا جائے۔

''میں ہیری بوش ہوں۔ کچھ باتیں کرنی ہیں.... فی الحال سگریٹ کی راکھ واپس کر دو۔ وہ کرائم سین میرا ہے۔''

اس نے پیغام ریکارڈ کرا کے فون بند کر دیا۔

وہ جانتا تھا کہ پیغام سن کر وہ برہم ہو جائے گی۔ شاید نیم پاگل ہو جائے۔ وہ اس بات سے بھی آگاہ تھا کہ اس کی یہ حرکت بیورو سے براہِ راست تصادم کے مترادف ہو گی۔ یہ تصادم ناگزیر نہیں تھا۔ ہیری بہ آسانی کنی کترا سکتا تھا لیکن وہ اپنی افتادِ طبع اور اسٹائل سے مجبور تھا۔

اس نے ماضی کے تعلقات کی پروا نہیں کی تھی۔ نہ مستقبل کی امید کے لیے تصادم سے بچنے کی کوشش کی تھی۔ وہ امید جس کے لیے راشیل کا سیل نمبر اس کے فون کے دل میں محفوظ تھا۔

☆☆☆

وہ دونوں مارک ٹوئن ہوٹل میں جیسی سے ملاقات کر کے باہر آئے تھے۔ جیسی نام کے معاملے میں کنفیوز تھا۔ اس نے ملتے جلتے کئی نام بتا دیے تھے۔

''تم سمجھتے ہو کہ وہ یہاں ٹکا رہے گا؟''

''کہاں جائے گا؟ اس کا کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔'' ہیری نے جواب دیا۔ ہیری نے جیسی کو وہاں چارلس ڈکنز کے نام سے ٹھہرایا تھا۔ جیسی اس کے لیے حکم کا اِکا تھا۔ اگرچہ وہ قاتل کی پہچان بتانے سے قاصر تھا۔ لیکن جائے واردات پر جو کچھ ہوا۔ تفتیش کنندگان کے لیے جیسی اس کا نقشہ کھینچ سکتا تھا۔ کسی گرفتاری اور مقدمے کی صورت میں جیسی کی کہانی جرم کا بیانیہ بن جاتی۔ جسے پراسیکیوٹر، جیوری کے سامنے استعمال کر سکتا تھا۔ چاہے جیسی قاتل کی پہچان بتانے میں معذور ہی کیوں نہ نکلے۔

اپنے انچارج لیوٹیننٹ سے مشورے کے بعد بھی فیصلہ ہوا تھا کہ لڑکے کو پوشیدہ رکھا جائے۔ لیو نے لڑکے کے لیے چار دن کا ہوٹل واؤچر منظور کر دیا تھا۔ تصویر صاف ہونے کے لیے چار دن بہت تھے۔ ابھی تو پہلا دن ہی پورا نہیں ہوا تھا۔

ہیری اور اگناسیو، کراؤن وکٹوریا میں بیٹھ گئے...... راشیل کی جانب سے کوئی جوابی ردِعمل نہیں آیا تھا۔ ہیری نے اس کے پارٹنر برینز کا نمبر ملایا اور احتیاط سے الفاظ کا انتخاب کیا۔

''میں میٹنگ کا مقام معلوم کرنا بھول گیا تھا؟''

''فیڈرل بلڈنگ، ڈاؤن ٹاؤن۔ پندرھویں منزل۔ ٹی آئی یو میٹنگ کے بارے میں پوچھ لینا۔'' برینز نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے، نو بجے پہنچ رہے ہیں۔'' ہیری نے عام سے انداز میں کہا۔

''اوہ...... ہاں...... وہ وقت کچھ آگے پیچھے ہو گیا ہے۔''

ہیری مسکرایا۔ ''کیا مطلب؟''

''دس...... دس بجے۔''

''ٹھیک ہے، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔''

''گواہ سے کچھ مدد ملی؟'' برینز نے سرسری انداز میں سوال کیا۔

ہیری کے لیے اپنے پتّے کھولنے کا وقت نہیں آیا تھا۔

''اس نے واردات دیکھی تھی لیکن فاصلہ زیادہ تھا۔ تاہم اس نے تصدیق کی تھی کہ کئی چیزیں پورشے سے دوسری گاڑی میں منتقل کی گئی تھیں۔ تمام کام ایک ہی آدمی نے سرانجام دیا۔ اسی نے کینٹ کو ختم کیا۔ دوسرا اپنی گاڑی سے نکلا ہی نہیں۔''

''لائسنس پلیٹ؟''

''نہیں، سیسیم غالباً مسز کینٹ کی کار میں لے جائی گئی تھی تاکہ ان کی کار میں سیسیم ٹریس نہ ہو۔''

''اس نے قاتل کو دیکھا؟''

''نہیں۔ اس وقت بھی اس نے اسکائی ماسک پہنا ہوا تھا۔''

برینز کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گیا۔ ہیری نے اسے نام کے کنفیوژن کے بارے میں بتا دیا جو جیسی کو درپیش تھا۔

''بُری خبر ہے۔'' وہ بولا۔ ''تم نے اس کا کیا کیا؟''

''چھوڑ دیا۔''

''کہاں؟''

''ہیلی فیکس کینیڈا۔'' ہیری نے معصومیت سے کہا۔

''بوش تم سمجھ رہے ہو کہ میں نے کیا پوچھا ہے؟''

ہیری نے نوٹ کیا کہ اس نے بوش کا لفظ استعمال کیا تھا...... اور آواز میں بھی تپش تھی۔

''وہ کینیڈا سے آیا تھا۔ آوارہ گرد تھا۔ اس کا کوئی مقامی پتا نہیں ہے...... ہم نے اس کی مطلوبہ جگہ پر اتار دیا جہاں سے اسے کینیڈا جانا تھا۔ کھانے پینے کے لیے کچھ پیسے بھی دے دیے تھے۔'' ہیری نے دیکھا کہ اگناسیو اس کے بے تکلف جھوٹ پر اسے تک رہا تھا۔ ''تمہاری جانب کیا اطلاع ہے؟'' ہیری نے استفسار کیا۔

''ہوم لینڈ نے چاپرز کا فلیٹ روانہ کیا ہے۔ جدید آلات بھی ہیں۔ جو ریڈی ایشن کو ٹریک کریں گے۔ اس کا آغاز جائے واردات سے ہوگا۔ اس دوران ہم میٹنگ کے دوران طے کریں گے کہ ہم سب ایک صفحے پر ہیں۔''

''کیا یہ ممکن ہے؟''

''ایسا ہونا ضروری ہے۔ تب ہی تمام ادارے مل کر حملہ آور ہوں گے۔'' ہیری نے محسوس کیا کہ صورتِ حال ایسی نہیں ہے جیسی برینز بتا رہا تھا۔ اسے شک تھا کہ بات چیت ریکارڈ ہو رہی ہے۔ وہاں موجود دیگر افراد بھی گفتگو سن رہے

تھے۔

ہیری خفیف سا ہچکچایا اور بولا۔ ''میرا اگلا قدم کینٹ ہاؤس کی طرف ہوگا۔ مسز کینٹ سے پھر بات کرنی ہے۔ بعدازاں کینٹ آفس جاکر اس کے پارٹنر سے بات کرنی ہے۔''

دوسری طرف خاموشی تھی۔ ہیری نے گاڑی ریسٹورنٹس، جو چوبیس گھنٹے کھلے رہتے تھے، کے ساتھ پارک کی۔ وہاں بہت کم گاہک نظر آرہے تھے۔

''تم لائن پر ہو؟''

''ہاں ہیری...... میں تمہیں بتانا چاہ رہا ہوں کہ تمہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔''

ہیری نے نفی میں سر ہلایا۔ ''میں جانتا ہوں۔'' وہ بڑبڑایا۔

''تو تم لوگوں نے ان افراد کو اٹھالیا ہے؟''

''ہاں، ہم ان سے بات کررہے ہیں۔''

''ٹھیک ہے ہم بھی پہنچیں گے۔ یہ ابھی تک ہومی سائڈ انویسٹی گیشن ہے۔''

خاموشی کا طویل وقفہ آیا۔ ''دیکھو ڈیٹکٹو، کیس وسیع دائرہ کار اختیار کرگیا ہے۔ ہم تم دونوں کو مسز کینٹ اور ڈاکٹر کینٹ کے پارٹنر سے بات کرنے کا موقع فراہم کریں گے۔ لیکن سچ یہ ہے کہ ترجیح اب ہومی سائڈ نہیں ہے۔ مطلب قاتل کون ہے؟ ترجیح سیسیم کی برآمدگی ہے اور ہم گیارہ گھنٹے پیچھے ہیں۔''

''ہم قاتل تک پہنچ گئے تو سیسیم ازخود ہاتھ آجائے گی۔'' ہیری نے کھل کر اختلاف کیا۔

''ممکن ہے ایسا ہو۔'' بریز نے کہا۔ ''لیکن ہمارے تجربے کے مطابق یہ مواد تیزی سے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں سفر کرے گا۔ لہٰذا ہمیں بھی برق رفتاری کا مظاہرہ کرنا ہے اور ہم یہی کرنے جارہے ہیں۔''

''ہماری وجہ سے رفتار کم ہوجائے گی؟''

''ہیری، تم سمجھ نہیں رہے۔''

''سمجھ رہا ہوں۔ دس بجے آؤں گا۔'' ہیری نے فون بند کردیا۔

فون بند ہوتے ہی اگناسیو نے سچ اور جھوٹ کے بارے میں سوالات کی بوچھاڑ کردی۔ ہیری نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اسے پُرسکون رہنے کا اشارہ کیا۔ ''چلو اندر کافی پیتے ہیں...... ناشتا بھی ہوجائے۔ پھر میں بتاتا ہوں کہ درونِ خانہ کیا کہانی چل رہی ہے۔''

ہیری نے کونے میں ایک بوتھ منتخب کیا جہاں سے داخلی دروازہ نظر آرہا تھا۔ ویٹرس فوراً ہی آن دھمکی۔ ہیری نے کافی، ٹوسٹ اور آملیٹ کا آرڈر دیا۔ ویٹرس کے جاتے ہی اگناسیو نے پھر سوالات شروع کردیے۔

''بچے ہمیں اس کیس سے الگ کیا جارہا ہے، کیا سمجھے؟''

''تمہیں یقین ہے؟ کیسے معلوم ہوا؟''

''کیونکہ انہوں نے ہمارے مطلوبہ افراد کو اٹھالیا ہے اور میں گارنٹی دیتا ہوں کہ وہ ہمیں مسز کینٹ اور مسٹر کینٹ کے پارٹنر سے بات نہیں کرنے دیں گے۔''

''کیا انہوں نے ایسا کہا یا تم وہم کا شکار ہورہے ہو؟''

''ویل، ویل...... پارٹنر، انتظار کرو اور دیکھو...... ہاں سیکھو بھی۔ ابھی تم نے بہت کچھ سیکھنا ہے۔ وہ آئیں بائیں شائیں کرکے جھاڑو سے ہمیں ایک طرف کردیں گے۔ میں ان کی کمینگی کو خوب سمجھتا ہوں۔ یہ ہومی سائڈ ہے...... کوئی بھی، ایف بی آئی بھی ہیری کو کھڈے لائن نہیں لگاسکتی۔''

''کچھ بھروسا کرو ہیری۔''

''بھروسا مجھے خود پر ہے۔ میں اس سڑک پر پہلے بھی سفر کرچکا ہوں۔ جانتا ہوں یہ کہاں جائے گی۔ میں ان پر اعتماد نہیں کرسکتا۔ انہیں سیسیم چاہیے۔ مجھے ان کتوں کو پکڑنا ہے۔ جنہوں نے کینٹ فیملی کو دہشت زدہ کیا اور ڈاکٹر کینٹ کو گھٹنوں کے بل بٹھا کر اس کے سر میں دو گولیاں اتاریں۔''

''یہ مختلف معاملہ ہے۔ قومی سلامتی کا سوال ہے۔'' اگناسیو نے کہا۔

ہیری کو لگا کہ اگناسیو اکیڈمی کے نصاب کے مطابق چل رہا ہے یا کسی خفیہ سوسائٹی کا کوڈ...... ہیری کو پروا نہیں تھی۔ وہ اپنے کوڈ کے مطابق حرکت کرتا تھا۔

''مل ہالینڈ ڈیم پر جو لاش پڑی تھی۔ کہانی وہیں سے شروع ہوتی ہے۔ اگر ہم جائے واردات کو اور قاتل کو نظرانداز کریں گے تو بھول جاؤ کہ قاتل ملے گا...... یا سیسیم۔''

نوجوان اگناسیو، سینئر پارٹنر کے انداز سے نروس ہوگیا۔ اس نے نمک دانی سے آملیٹ میں نمک ملایا...... کچھ نمک میز پر گر گیا۔

''ہیری یہ ترجیحات کا سوال ہے...... میٹنگ کے دوران معلومات کے تبادلے کے بعد معاملہ کھل جائے گا۔''

ہیری بدمزہ ہونے لگا۔ وہ لڑکے کو سکھانا چاہ رہا تھا اور

وہ سننے پر آمادہ نہیں تھا۔

''غور سے سنو، اول کوئی میٹنگ نہیں ہو رہی ہے۔ دوسرے یہ لوگ جب معلومات کا تبادلہ کرتے ہیں تو ہاتھی کی طرح کھاتے ہیں۔ لیکن جب معلومات دینے کی باری آتی ہے تو گونگے بن جاتے ہیں۔ نو بجے میٹنگ تھی۔ دس بجنے والے ہیں۔ ہم دس بجے پہنچیں گے اور میٹنگ کا وقت آگے بڑھا دیا جائے گا...... پھر مزید آگے...... وہ یونہی ہمیں بہلاتے رہیں گے۔ ہم اس غلط فہمی میں رہیں گے کہ ہم ہر معاملے میں شامل ہیں جبکہ ہم کہیں بھی نہیں ہوں گے۔ انجام یہ ہوگا کہ مناسب وقت پر وہ عقبی دروازے سے نکل جائیں...... ناکامی ہوئی تو ہمارے گلے میں آئے گی۔''

اگناسیو نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

''لیکن تم نے جیسی کے بارے میں جھوٹ کیوں بولا۔ ممکن ہے وہ اس سے کوئی کام کی بات معلوم کر لیتے۔'' اگناسیو بولے بغیر نہ رہ سکا۔

''اونہہ...... ہوسکتا ہے میں، مسز کینٹ یا ڈاکٹر کینٹ کے پارٹنر سے کوئی کام کی بات معلوم کر لیتا...... جنہیں وہ اٹھا کر لے گئے۔ بھول جاؤ۔ جیسی میرا کارڈ ہے۔ تبادلہ ہوگا۔ اگر وہ ہمیں مطلوبہ رسائی دیتے ہیں تو ہم انہیں جیسی تک رسائی دیں گے۔''

دونوں نے کانٹا اور چمچ سنبھال لیے۔ اگناسیو کچھ اور بولتا، لیکن ہیری کے تیور دیکھ کر خاموش رہا۔ انہوں نے اشیائے طعام کا نصف حصہ نمٹایا تھا، جب ہیری کی نظر ریسٹورنٹ میں داخل ہونے والے چار مخصوص وردی پوشوں پر پڑی۔ دو دو کی جوڑی میں منقسم ہو کر وہ اطراف سے ریسٹورنٹ کا معائنہ کرنے لگے۔ وہ بلاشبہ ایف بی آئی کے آدمی تھے۔

ریسٹورنٹ میں ایک درجن سے بھی کم افراد تھے۔ وہ پُرسکون انداز میں چاروں کی حرکات کا مشاہدہ کر رہا تھا۔ اس نے کھانے سے ہاتھ نہیں روکا تھا۔ وہ میزوں پر موجود افراد کی آئی ڈی چیک کر رہے تھے۔ اگناسیو کی زیادہ توجہ طعام کی جانب تھی۔ لہٰذا وہ اس نئی سرگرمی سے ناآشنا تھا۔ بالآخر دو ایجنٹ کونے میں ان کے بوتھ تک آگئے۔ بیج بتا رہے تھے کہ ان میں ایک کا نام رونالڈ لیور اور دوسرے کا جان پارکن تھا۔ انہوں نے ہیری سے صرف نظر کیا، کیونکہ وہ عمر رسیدہ لگ رہا تھا۔ اگناسیو کی آئی ڈی طلب کی گئی۔

''کس کی تلاش ہے؟'' ہیری نے سوال کیا۔

''سرکاری کام ہے، سر۔''

اگناسیو نے والٹ نکال کر بیج دکھایا۔ فوٹو کے ساتھ اگناسیو کا نام اور شعبہ لکھا تھا۔ دونوں نے قدرے حیرت کا اظہار کیا۔

''مضحکہ خیز بات ہے۔ اگر تم دونوں آئی ڈی کے ذریعے کسی کو تلاش کر رہے ہو۔ کیونکہ میں نے بریز کو گواہ کا نام نہیں بتایا تھا۔''

''تم کون ہو؟'' رونالڈ نے استفسار کیا۔ وہ انچارج معلوم ہو رہا تھا۔

''دیکھنا چاہتے ہو؟ بہت پرانی ہے...... فرسودہ۔'' ہیری نے بیج نکالا اور رونالڈ کے حوالے کر دیا۔ ایجنٹ نے بغور اس کا جائزہ لیا۔ اس کے تیور کچھ بدل گئے تھے۔

اس نے مسکرا کر اس کے نام کا مذاق اُڑایا۔ ہیری بھی خندہ زن ہوا اور ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

''تمہیں نام کے ساتھ لیور نہیں لگانا چاہیے تھا۔ منہ تمہارا پہلے ہی لیور کے مانند ہے۔''

رونالڈ کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ اس نے بیج چھوڑ دیا جو آملیٹ کی پلیٹ میں گرا۔ اتفاق سے زردی پک گئی تھی اس لیے بیج پر نشان نہیں پڑا۔ ہیری نے اسے نیپکن سے صاف کر کے واپس رکھ لیا۔

''ہیری مجھے نہیں معلوم کہ کیا کھیل ہو رہا ہے۔ مجھے پتا کرنا ہے کہ جیسی مِٹ فورڈ کہاں ہے؟''

''کون جیسی؟'' ہیری نے بے اعتنائی کا مظاہرہ کیا۔ رونالڈ کے چہرے پر پھر سرخی لہرائی۔ اس نے دونوں ہاتھ میز پر جمائے اور ہیری کی آنکھوں میں دیکھا۔ ''تم جانتے ہو، کس کی بات ہو رہی ہے اور ہمیں اُسے لے جانا ہے۔''

''تو لے جاؤ۔'' ہیری نے کوئی اثر نہیں لیا۔ ''میٹنگ میں ملاقات ہوگی۔ کینٹ کے پارٹنر سے انٹرویو کرنے کے بعد مسز کینٹ سے بات کروں گا۔ اس کے بعد جیسی کے بارے میں بات کریں گے۔''

رونالڈ نے زہرخند سے اُسے دیکھا۔ ''کیوں مصیبت میں پڑنا چاہتے ہو؟''

''جب تم اسکول میں تھے۔ اس وقت سے میں، مصیبت میں ہی ہوں۔ میری فکر مت کرو...... کسی اور کو دیکھو۔ کھانے کا مزہ لینے دو۔''

رونالڈ سیدھا کھڑا ہوگیا اور انگلی سے ہیری کے سینے کی طرف اشارہ کیا۔ ''مسٹر ہیری محتاط رہنا۔'' اس نے تنبیہ کی۔

''مشورے کا شکریہ۔''

اگناسیو اس دوران میں خاموش رہا تھا اور قدرے بے کل تھا۔

☆☆☆

دونوں مُل ہالینڈ پر تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے وہاں کوئی واردات سرے سے نہیں ہوئی تھی۔ ہیری نے جلد ہی وہ جگہ چھوڑ دی اور ایروہیڈ ڈرائیو کی جانب روانہ ہو گیا۔

''کہاں جا رہے ہو؟'' اگناسیو نے کافی دیر بعد زبان کھولی۔

''مقتول کینٹ کے گھر۔''

''لیکن......''

''پریشان مت ہو۔'' ہیری نے قطع کلامی کی۔ کینٹ ہاؤس کے سامنے حسبِ توقع فیڈرل کار موجود تھی۔ ہیری اس پر توجہ دیے بغیر کراؤن وک کو ڈرائیو وے میں لے گیا۔ گاڑی سے اتر کر وہ دروازے کی طرف بڑھا۔ اس کی سماعت نے فیڈرل ایجنٹ کی کار کا دروازہ کھلنے کی آواز سن لی تھی۔ پورشے کی کی رِنگ اب تک اس کے پاس تھی۔ اس نے صحیح چابی تلاش کر کے لاک میں داخل کر دی۔

عین اسی وقت ایجنٹ کی آواز بلند ہوئی۔

''ایف بی آئی...... وہیں رک جاؤ۔''

ہیری کا ہاتھ دروازے پر تھا۔

''دروازہ مت کھولنا۔'' ایجنٹ نے وارننگ دی۔

ہیری پلٹا اور پیش قدمی کرتے ہوئے ایجنٹ کو دیکھا۔ ہیری جانتا تھا کہ مکان کی نگرانی کے لیے ایف بی آئی نے عام سا بندہ چنا ہوگا۔ اس کی عمر بھی زیادہ نہیں تھی۔ ہیری آسانی سے اسے ہینڈل کر سکتا تھا۔

''ایل، اے، پی، ڈی ہومی سائڈ اسپیشل۔'' ہیری نے تعارف کرایا۔ ''ہم اور تم ساتھ کام کر رہے ہیں۔''

''نہیں، یہ معاملہ بیورو نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ ہر قسم کی تفتیش ایف بی آئی کرے گی۔''

''معاف کرنا، جوان...... مجھے ایسا کوئی میمورینڈم نہیں ملا۔'' ہیری نے رخ واپس دروازے کی طرف کر لیا۔

''دور رہو، یہ قومی سلامتی کا معاملہ ہے۔ اپنے بڑوں سے بات کرو۔''

ہیری نے نفی میں سر ہلایا۔ ''سپیریئرز تمہارے ہوں گے۔ میں سپروائزر کو جوابدہ ہوں۔''

''جو کچھ بھی ہے۔ تم اندر نہیں جا سکتے۔'' ایجنٹ نے حتمی لہجے میں کہا۔

''ہیری۔'' اگناسیو نے مداخلت کی۔ ''شاید ہمیں......''

ہیری نے ہاتھ لہرا کر اس کا جملہ کاٹ دیا اور فیڈرل ایجنٹ کی طرف مڑا۔ ''میں تمہاری آئی ڈی دیکھنا چاہوں گا۔''

ایجنٹ کے چہرے پر حیرت دکھائی دی۔ تاہم اس نے جیب سے شناخت نکالی اور کھول کر ہیری کے سامنے کر دی۔ ہیری تیار تھا۔ اس نے ایجنٹ کی کلائی پکڑ کر جھٹکا دیا اور بازو پشت پر موڑ دیا۔ ایجنٹ کا منہ دروازے سے جا لگا۔ ہیری نے مڑے ہوئے بازو پر دباؤ ڈال کر اسے دروازے سے چپکا دیا۔ ہیری نے اسے زیادہ مزاحمت کا موقع نہیں دیا اور اپنا آزاد ہاتھ اس کی جیکٹ کے نیچے ڈال کر ہتھکڑیاں اس کی بیلٹ سے الگ کر لیں۔

''ہیری کیا کر رہے ہو؟'' اگناسیو گھبرا گیا۔

ہیری، ایجنٹ کی کلائیاں ہتھکڑیوں میں جکڑ چکا تھا۔

''میں نے تمہیں کہا تھا کہ کوئی ہمارا راستہ نہیں روک سکتا۔'' ہیری نے اگناسیو سے کہا۔ فیڈرل ایجنٹ کے ہاتھ عقب میں جکڑے جا چکے تھے۔ بیج ابھی تک ہاتھ میں تھا۔ ہیری نے بیج لے کر کھولا۔ نام کی جگہ کلفرڈ میکسویل لکھا تھا۔ ہیری نے بیج واپس جیکٹ کی جیب میں رکھ دیا۔

''اپنا کیریئر ختم سمجھو۔'' میکسویل نے سکون سے کہا۔

''پرانی بات ہے۔'' ہیری نے اطمینان سے جواب دیا۔

میکسویل نے اگناسیو کی طرف دیکھا۔ ''تم بھی اس کے ہمنوا ہو تو تمہیں بھی بھگتنا پڑے گا...... خوب سوچ لو۔''

''بکواس بند کرو۔'' ہیری تڑخا۔ ''مصیبت میں ہم نہیں تم پڑو گے۔ جب تم سے جواب طلب کیا جائے گا کہ دو مقامی پولیس والوں کو سنبھالنے میں تم کیوں ناکام ہوئے۔''

ہیری نے دروازہ کھولا اور اسے اندر دھکیلا۔ لیونگ روم میں اسے ایک کرسی پر بٹھا دیا گیا۔ ہیری نے تلاشی لینا شروع کی اور شولڈر ہولسٹر سے گن برآمد کر لی۔ اس نے فیڈرل ایجنٹ کی جکڑ بندی اس طرح کی تھی کہ وہ پشت پر بندھے ہاتھ کولہوں اور ٹانگوں کے نیچے سے نکال کر سامنے نہ لا سکے۔ مطمئن ہونے کے بعد وہ کھڑا ہو گیا۔ ''آرام کرو، ہم زیادہ وقت نہیں لیں گے۔''

ہیری نے ہال وے کی طرف جاتے ہوئے اگناسیو کو پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ ''تم آفس کو کھنگالو، میں پہلے بیڈ روم کی طرف جاؤں گا۔'' اس نے ہدایت دی۔ ''ہم کوئی بھی شے اور ہر چیز دیکھیں گے۔ مطلوبہ شے سامنے آئے گی تو خود بولے گی۔ کمپیوٹر کو دیکھنا۔ معمول سے ہٹ کر کچھ نظر آئے تو

ذہن میں رکھنا۔''

''ہیری!''

ہیری رک کر پلٹا اور اپنے نئے پارٹنر کو دیکھا۔ اگناسیو کے چہرے پر ہراس نمایاں تھا۔ ہیری اس کے اظہارِ خیال کا منتظر تھا...... حالانکہ وہ میکسویل سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھے۔

''ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔'' اگناسیو نے کہا۔

''پھر کیسا کرنا چاہیے...... پراپر چینل؟ ہمارا باس ان کے باس سے بات کرے اور اجازت ملنے کا انتظار کرے؟''

اگناسیو نے لیونگ روم کی طرف اشارہ کیا۔ ''میں وقت کی اہمیت کو سمجھتا ہوں۔ یہ ہمارے بیج اتروا دے گا۔ مجھے پروا نہیں لیکن اس طرح ڈیوٹی سے ہٹایا گیا تو بڑی سبکی ہوگی۔''

ہیری آگے بڑھا اور نرمی سے اگناسیو کے شانے پر ہاتھ رکھ کے دھیرے سے کہا۔ ''تم نئے ہو...... بہت سی باتیں آگے چل کر سیکھ جاؤ گے۔ تمہیں یا ہمیں کچھ بھی نہیں ہو گا۔ کوئی انگلی نہیں لگا سکتا۔ اوکے؟ میں جانتا ہوں کہ یہ لوگ کیسے کام کرتے ہیں۔ ان کے لیے سب سے اہم امر یہ ہے کہ کسی معاملے میں ان کی ساکھ خراب نہ ہو۔ یہ پہلی ترجیح ہے...... ان کا فلسفہ کہہ لو۔ یہ فلسفہ ہر فیلڈ ایجنٹ کی ہڈیوں میں اترا ہوا ہے کہ بیورو کی ساکھ خراب نہیں ہونی چاہیے۔ ہم نے یہاں جو کچھ کیا اور اس کو آزاد کر کے واپس جائیں گے تو وہ کسی کو ہوا نہیں لگنے دے گا کہ وہ اپنی ڈیوٹی انجام دینے سے قاصر رہا۔ اوکے؟''

اگناسیو نے ہچکچاہٹ کے ساتھ سر ہلایا۔

''بس پھر شروع ہو جاؤ۔ گزشتہ مرتبہ مجھے یہاں زیادہ دیر تک رکنے کا موقع نہیں ملا تھا۔ مجھے بریز کے ساتھ سینٹ اگاتھا کلینک جانا پڑ گیا تھا۔ اب میں دن کی روشنی میں تفصیلی جائزہ لینا چاہتا ہوں۔ یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ ہر واردات میں کوئی نہ کوئی نشان رہ جاتا ہے۔ عیار سے عیار مجرم غلطی کرتا ہے۔ ہنر یہ ہے کہ اس نشان کو ڈھونڈ لیا جائے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اب تک کسی نے کوئی اہم کلیو حاصل کیا ہوگا۔ میرے نزدیک وہ لائن ہی غلط ہے جس پر وہ کام کر رہے ہیں، یعنی دہشت گردی...... بظاہر تابکاری مواد کے غیاب کے باعث ان کے موقف میں وزن ہے......''

''اوکے، ہیری۔''

ابھی ہیری خواب گاہ میں داخل ہونے ہی والا تھا کہ اگناسیو کی آواز آئی۔ ہیری پلٹا اور آفس کا رخ کیا۔

''کیا بات ہے؟''

''کمپیوٹر غائب ہے۔'' اگناسیو ڈیسک کی دوسری جانب کھڑا تھا۔ ہیری کی تیوریوں پر بل پڑ گئے۔

''وہ لے گئے۔''

''ایف بی آئی؟''

''ظاہر ہے۔'' ہیری نے جواب دیا۔ ''دوسری چیزیں دیکھو۔ ہمیں یہاں سے کچھ لے کر نہیں جانا ہے۔''

ہیری واپس ماسٹر بیڈروم کی جانب چلا گیا۔ پیشاب کی ہلکی سی بو اب تک موجود تھی۔ کمرے پر ایک طائرانہ نظر ڈال کر وہ ڈریسنگ ٹیبل پر آ گیا۔ ٹیبل ٹاپ پر ایک جانب لیمپ اور دوسری جانب فریم شدہ فوٹو رکھا تھا۔ ہیری نے فریم اٹھا کر بغور فوٹو کو دیکھا۔ گلاب کے پودے کے قریب کینٹ اور مسز کینٹ کھڑے تھے۔ آٹھ دس سرخ گلاب کھلے تھے۔ پس منظر میں دور پہاڑی پر بڑے بڑے حروف تہجی تھے۔ جو ہالی ووڈ کی نشاندہی کر رہے تھے۔ ہیری نے اندازہ لگایا کہ فوٹو بیک یارڈ میں لیا گیا تھا۔ ایلی سیا کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ کمرے میں خوش وخرم جوڑے کی کوئی اور تصویر نظر نہیں آئی۔

ہیری نے فوٹو واپس رکھا اور یکے بعد دیگرے درازیں کھولنی شروع کیں جو ذاتی اشیا سے بھری ہوئی تھیں۔ بیشتر اشیا مقتول اسٹینلے کینٹ کی تھیں۔ نچلی دراز میں ایک کونا خالی تھا۔ ہیری کے اندازے کے مطابق وہ جگہ کینٹ کی گن کے لیے مخصوص تھی۔ اس نے درازیں بند کر دیں۔ اور ٹیبل کے دوسری جانب کونے میں چلا گیا۔ وہ نئے زاویے سے کمرے کا جائزہ لینا چاہتا تھا۔ معاً اسے خیال آیا کہ کرائم سین کے فوٹو فائل اور فائل گاڑی میں تھی۔ وہ باہر نکلنے کے لیے لیونگ روم سے گزرا تو میکسویل کرسی سے نیچے فرش پر پڑا تھا۔ وہ یقیناً جدوجہد کرتے ہوئے کرسی سے گرا تھا۔ چہرے پر پسینا اور سرخی تھی۔ اس نے ہاتھوں کو سامنے لانے کے لیے نصف کامیابی حاصل کر لی تھی۔ تاہم اس کوشش میں وہ مزید الجھ گیا تھا۔

''مجھے آزاد کرو۔'' اس نے بھنّائے ہوئے انداز میں کہا۔

ہیری نے بمشکل اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا۔

''بس چند منٹ اور۔'' وہ باہر نکل گیا۔ گاڑی میں سے سائنٹیفک انویسٹی گیشن ڈویژن کی فائل نکال کر وہ واپس آ گیا۔ فائل میں کرائم سین کے فوٹو، رپورٹس اور ای

میل کیا گیا ایلی سیا کینٹ کا فوٹو بھی تھا۔ میکسویل نے پھر اسے مدد کے لیے پکارا۔ لیکن ہیری نے اسے نظرانداز کر دیا۔

بیڈروم میں آکر اس نے ایلی سیا کا فوٹو نکالا۔ اسے دیکھتے ہوئے کمرے کا جائزہ لیا۔ پھر الماری کے پاس آکر شیشے والا پٹ کھولا۔ دھیرے دھیرے پٹ کھولتے ہوئے وہ فوٹو اور بیڈ کو دیکھ رہا تھا۔ ایک مقام پر زاویہ میچ کر گیا۔ یعنی فوٹو الماری کے پاس کھڑے ہو کر کھینچا گیا تھا۔ ہیری نے الماری کے دونوں پٹ کھول دیے پھر وہ اس جگہ کھڑا ہو گیا جہاں سے فوٹو لیا گیا تھا۔ اس کی نگاہیں باریک بینی سے کمرے اور بستر کا جائزہ لے رہی تھیں۔ وہ پُرامید تھا کہ کوئی شے اس کے ساتھ ہم کلام ہو گی۔ دفعتاً اس نے دیکھا کہ بستر کے ساتھ کلاک بند پڑا ہے...... ہیری نے فوٹو پر نگاہ ماری۔ اس میں بھی کلاک بند تھا۔

وہ آگے بڑھا اور جھک کر نیچے دیکھا۔ کلاک کا پلگ نکلا ہوا تھا۔ اس نے پلگ کو جگہ پر لگا دیا۔ ڈیجیٹل اسکرین روشن ہو گئی۔ وہاں سرخ رنگ کے 12:00 کے ہندسے چمک رہے تھے۔ کلاک کام کر رہا تھا۔ وقت ٹھیک کرنا تھا۔

ہیری سوچ میں پڑ گیا۔ سوچ کا محور ایلی سیا تھی۔ بظاہر وہاں آنے والوں نے پلگ نکالا تھا لیکن کیوں؟ شاید اس لیے کہ ایلی سیا کینٹ یہ نہ جان سکے کہ ان دونوں نے وہاں کتنا وقت گزارا تھا۔ کلاک کے سوال کو اس نے ذہن سے ہٹایا اور بستر کے قریب جا کر تصاویر کی فائل کھولی۔ کلوزٹ کی طرف دیکھا۔ کوئی بات تھی جو گرفت میں نہیں آرہی تھی۔ ہیری نے دباؤ محسوس کیا۔ کیا بات ہوسکتی ہے۔ اس نے گھڑی چیک کی۔ فیڈز کے ساتھ میٹنگ میں کئی گھنٹے تھے۔

وہ خواب گاہ سے نکل کر ہال سے ہوتا ہوا کچن میں آیا۔ تمام کمرے دیکھے۔ ایک کمرے سے نکلتے وقت وہ اچانک تھم گیا۔ کمرے میں اس نے ''واک آؤٹ'' کے ربر میٹ دیکھے۔ اس کی نگاہ دیوار کے ایک حصے پر تھی۔ جہاں مستطیل شکل میں رنگ بقیہ دیوار کے مانند معمولی تفریق کا حامل تھا۔ گویا وہاں سے کوئی کیلنڈر یا بڑا پوسٹر اتارا گیا ہو۔ کونوں پر ٹیپ کے نشانات بھی تھے۔ وہ کچھ دیر مستطیل خالی جگہ کو گھورتا رہا...... پھر لیونگ روم میں آگیا۔ واپس کچن میں آیا اور عقب سے گارڈن میں نکل گیا۔ بعدازاں اس نے گیراج کا جائزہ لیا۔ کوئی خاص چیز نظر نہیں آئی۔ دوسری معمول کی اشیا کے ساتھ ایک ٹربش کین تھا جس کے نیچے پہیے لگے ہوئے تھے۔ وہ نکلتے نکلتے کین کے پاس رک گیا اور اسے کھولا۔ بالائی حصے میں کاغذی تولیوں کے ٹکڑے تھے۔ قوتِ شامہ سے انگوروں کی مہک ٹکرائی۔ اس نے ایک ٹکڑا چٹکی سے پکڑ کر اٹھایا...... یوں لگا جیسے کسی نے ان کی مدد سے گرا ہوا انگوروں کا رس صاف کیا تھا۔ ان پر سرخ انگوروں کے کاسنی دھبے موجود تھے۔

کین بند کر کے وہ واپس اندر آیا اور اس باتھ روم میں گیا جہاں سے جلی ہوئی سگریٹ کی راکھ راشیل لے گئی تھی۔ کموڈ کے پانی کے ٹینک پر اس نے براؤن نشان دیکھا۔ وہ سمجھ نہیں سکا کہ اس کی کیا توجیہہ ہوسکتی ہے۔ سگریٹ کو فلیش میں ڈال کر پانی کے ذریعے غائب کیا جاسکتا تھا۔ وہاں سے نکل کر اس نے اگناسیو کو آواز دی اور چلنے کا اشارہ کیا۔

میکسویل فرش پر کلبلا رہا تھا۔

''مردود، مجھے کھولو۔''

''چابی کہاں ہے؟''

''کوٹ میں، بائیں جانب۔''

ہیری نے اس کے ہتھکڑیوں والے ہاتھ ٹانگوں سے نکال کر آگے کیے اور چابی کچھ فاصلے پر پھینک دی۔

''کیا کر رہے ہو؟''

''مدد کر رہا ہوں۔ باقی کام تمہارا ہے۔ تھوڑی کوشش کرو۔'' میکسویل کی بدگوئی کو نظرانداز کر کے اس نے باہر کی طرف پیش قدمی کی۔ اگناسیو نے بھی تقلید کی۔

☆☆☆

واپسی پر اگناسیو مہر بہ لب تھا۔ ہیری کے نزدیک اس کی خاموشی کا مطلب واضح تھا۔ آغاز میں ہی اس کا شاندار کیریئر خطرے میں پڑ گیا تھا جس کا سبب اس کا تجربہ کار اور نڈر پارٹنر ہیری تھا۔ ہیری نے اس کا دھیان بٹانے کی کوشش کی۔

''میرے کچھ ہاتھ نہیں آیا'' اس نے کہا۔ ''آفس میں کیا ملا؟''

''کچھ خاص نہیں...... کمپیوٹر وہ لے جاچکے تھے۔''

''ڈیسک؟''

''تقریباً خالی تھی۔ ایک دراز میں ٹیکس ریٹرنز اور اسی قسم کی دستاویزات تھیں۔ دوسری میں ٹرسٹ کی نقل تھی۔ لاگونا میں ان کی رئیل اسٹیٹ میں سرمایہ کاری ہے...... انشورنس پالیسیز، ہر شے ٹرسٹ کی شکل میں ہے۔ ہاں ان کے پاسپورٹ بھی تھے۔

"سمجھا...... مقتول نے گزشتہ برس کیا کمایا تھا؟"

"کوارٹر ملین۔ کمپنی میں بھی اس کا پچاس فیصد حصہ ہے۔"

"بیگم کیا کرتی ہے؟"

"کچھ نہیں۔"

ہیری کچھ دیر کے لیے خاموش ہوگیا۔ اس کا ذہن تانا بانا بُننے میں مصروف تھا۔ کچھ دیر بعد اس نے راشیل کا نمبر ملایا تاہم کوئی جواب نہیں ملا۔ وہ اندازہ لگا سکتا تھا کہ وہ کہاں ہوگی۔ لیکن وہ لوکیشن سے ناواقف تھا۔ اس نے اپنے ذہن کے مطابق مرکزی فیڈرل بلڈنگ کا رخ کیا۔ اسی وقت فون گنگنایا۔ ہیری خاموشی سے سنتا رہا اور فون بند کر کے گاڑی روک دی۔ پورشے اور کرائسلر دریافت کر لی گئی تھیں۔ ہیری نے اگناسیو کو ضروری ہدایات دے کر گاڑی سے اتار دیا۔ بلڈنگ میں داخلے کے وقت یو ایس مارشل نے اس کی آئی ڈی چیک کی۔ ایلی ویٹر کے ذریعے وہ پندرھویں منزل پر اترا۔ یوں لگا کہ بریز اسی کا منتظر تھا۔

"میرا خیال ہے کہ تمہیں پیغام نہیں ملا۔" وہ بولا۔

"کیسا پیغام؟"

"کانفرنس کینسل ہوگئی ہے۔"

"مجھے پیغام اسی وقت مل گیا تھا جب تم نے بتایا تھا کہ میٹنگ ایک گھنٹے لیٹ ہے۔ درحقیقت ایسی کوئی میٹنگ سرے سے تھی ہی نہیں۔ کیوں، غلط کہہ رہا ہوں؟"

بریز نے اس کا سوال نظرانداز کر دیا۔ "تم کیا چاہتے ہو؟"

"میں راشیل کو دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کا پارٹنر ہوں۔ کیا بات ہے، تم مجھے بتا سکتے ہو۔"

"صرف راشیل۔ میں اس سے بات کرنا چاہتا ہوں۔" ہیری نے کہا۔

بریز چند لمحے ہیری کے چہرے کا جائزہ لیتا رہا۔

"میرے ساتھ آؤ۔" بالآخر اس نے کہا۔

ہیری اس کی رہنمائی میں قدم بڑھانے لگا۔ بریز وقتاً فوقتاً سوالات کر رہا تھا۔ "تمہارا پارٹنر کہاں ہے؟"

"وہ کرائم سین پر ہے۔" ہیری نے کہا۔ یہ جھوٹ بھی نہیں تھا۔ البتہ کرائم سین کون سا تھا۔ ہیری نے یہ بتانے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ "اس کے لیے بہتر بھی تھا کہ وہ میرے ساتھ نہ آئے۔ ابھی بچہ ہے۔ تم لوگ اسے میرے خلاف استعمال کر سکتے تھے۔"

بریز معارک کر تیزی سے پلٹا۔ دونوں کے چہروں کے درمیان چند انچ کا فاصلہ تھا۔

"ہیری تم جانتے ہو۔ تم کیا کر رہے ہو۔ تم ایک ایسی تفتیش میں رخنہ ڈال رہے ہو جس کے خطرناک نتائج سر پر منڈلا رہے ہیں۔ بتاؤ وہ عینی شاہد کہاں ہے؟"

"ایلی سیا کینٹ کہاں ہے؟" ہیری نے اطمینان سے سوال پر سوال داغا۔

بریز اسے گھورتا رہا۔ "یہاں رکو، میں راشیل کو لاتا ہوں۔" اس نے ایک دروازہ کھولا جس پر 1411 نمبر لکھا تھا...... خود ایک قدم پیچھے ہٹا تاکہ ہیری اندر جا سکے۔ اندر داخل ہوتے ہی ہیری نے دیکھا کہ وہ ایک چھوٹے سے انٹرویو روم میں ہے۔ ویسا ہی کمرا جس میں اس نے جیسی سے سوال جواب کیے تھے۔ اس کے پلٹنے سے قبل ہی کسی نے عقب سے دھکا دیا۔ تاہم ہیری نے بریز کو دروازہ بند کرتے دیکھ لیا۔ آواز دینا فضول تھا۔ ہیری نے ڈورناب پر ہاتھ ڈالا لیکن تاخیر ہو چکی تھی۔ اس نے دو مرتبہ دروازہ بجایا پھر رک گیا۔ بریز نے دروازہ کھولنے کے لیے لاک نہیں کیا تھا۔ اس نے مڑ کر کمرے کا جائزہ لیا۔ وہاں صرف تین چیزیں تھیں۔ ایک چھوٹی چوکور میز اور دو عدد کرسیاں۔ یقیناً کیمرا موجود ہوگا۔ اس نے چھت کی طرف دیکھا اور ایک غیر مہذب اشارہ کیا۔

بعد ازاں ہیری نے ایک کرسی کھینچی اور بیٹھ گیا۔ اس نے سیل فون نکالا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے دیکھا جا رہا ہے۔ اگر وہ فون استعمال کرتا تو بیورو کی بات خراب ہوتی۔ اس کی توقع کے مطابق سگنل نہیں مل رہے تھے۔ انہوں نے ہر بات کا خیال رکھا تھا۔ وہ ٹانگیں پھیلا کر انتظار کرنے لگا۔ اس کے بغیر وہ جیسی تک نہیں پہنچ سکتے تھے۔ نہ اگناسیو کو جھانسا دے سکتے تھے۔ ہیری نے اپنے پارٹنر کو جیسی سے متعلق سخت ہدایات جاری کی تھیں اور اسے ساتھ لانے کی حماقت سے دامن بچا لیا تھا۔

بیس منٹ بعد دروازہ کھلا اور راشیل نے اندر قدم رکھا۔ دروازہ بند کر کے اس نے ہیری کے بالمقابل کرسی سنبھال لی۔

"سوری ہیری، مجھے دیر ہوگئی۔" اس نے معذرت کی۔

"اب تم لوگوں نے پولیس کو اس کی مرضی کے خلاف قید کرنا شروع کر دیا ہے؟"

راشیل کے چہرے پر حیرانی نظر آئی۔

''کیا کہہ رہے ہو؟''

''کیا کہہ رہے ہو؟'' ہیری نے اسی انداز میں نقل اتاری۔ ''تمہارے پارٹنر نے مجھے یہاں بند کر دیا۔''

''میں یہاں آئی تو وہ لاک نہیں تھا۔ چیک کرلو۔''

ہیری نے منہ بنا کر ہاتھ لہرایا۔ ''ختم کرو۔ کھیلنے کے لیے فالتو وقت نہیں ہے میرے پاس۔ تفتیش کا کیا بنا؟''

راشیل نے ہونٹ بھینچ لیے۔ وہ سوچ رہی تھی کہ کیا جواب دے۔

''گاڑیاں مل گئی ہیں۔''

''معلوم ہے۔ گاڑیوں سے کیا ملا؟''

''کچھ نہیں۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے۔ یہ کام تم لوگوں کا ہے۔ میرا مطلب کیپٹن بیڈلی سے ہے۔ گاڑیاں جس گھر کے سامنے کھڑی تھیں وہ ایک سابق وزیٹنگ پروفیسر آف انٹرنیشنل پالیٹکس آف USC کا گھر تھا۔ تم لوگ دھوکا کھا گئے۔''

''ہم لوگ نہیں...... یہ کارنامہ کیپٹن بیڈلی کا ہے۔''

''وہ کیسے؟''

''تمہیں نہیں پتا؟'' ہیری نے کہا۔

لاس اینجلس او ایچ ایس (آفس آف ہوم لینڈ سیکیورٹی) کا ہیڈ کیپٹن بیڈلی پہلے وہاں پہنچا تھا۔

''میں اگناسیو سے بات کر کے بتاتا ہوں۔ مجھے یہاں سے نکالو کہ میں فون استعمال کرسکوں۔'' ہیری نے تعاون کا عندیہ دیا۔

''آؤ۔'' راشیل کھڑی ہوگئی۔ باہر آکر ہیری نے اگناسیو کو کال کی۔ کافی دیر تک بات ہوتی رہی۔ درمیان میں ہیری سوال بھی کرتا رہا...... بالآخر ٹھنڈی سانس بھر کے اس نے فون بند کر دیا۔

''پروفیسر کا نام کرامن تھا؟'' اس نے راشیل سے سوال کیا۔

''ہاں۔''

''وہ دہشت گرد تھا؟''

''نہیں، لیکن اس پر نگاہ رکھی گئی تھی۔''

''کیوں؟''

''وہ یو ایس سی، سی این این، کیبل نیوز...... پرنٹ میڈیا پر اینٹی امریکن نظریات کا پرچار کرتا تھا۔ تاہم اس پر کوئی جرم ثابت نہیں ہوسکا اور ٹیکنیکل بنیاد پر اسے یو ایس سی سے نکال دیا گیا۔ شک تھا کہ اس کے رابطے دہشت گرد تنظیموں کے ساتھ ہیں۔ بعدازاں وہ منظرِ عام سے غائب ہوگیا اور ذہنی خلل کا شکار سمجھ کر آہستہ آہستہ اسے نظرانداز کر دیا گیا۔ میری نظر میں یہ ایک جھانسا تھا اور بیڈلی جوش و جذبات کے ہاتھوں بہ آسانی شکار ہوگیا۔ پروفیسر کرامن خوامخواہ مارا گیا۔''

''تم لوگوں کو خبر ہوگئی تھی...... بیورو بیڈلی کو روک سکتا تھا۔''

''اگناسیو نے ایل اے پی ڈی کی ہائر اتھارٹیز کو خبر کردی تھی۔ اس احمق نے فون بند کر دیے۔ حتیٰ کہ اگناسیو کا فون بھی رکھوا لیا۔ تصور میں وہ ایک عظیم کارنامہ انجام دینے جارہا تھا۔ پولیس حتی الامکان تیزی سے وہاں پہنچی...... فوراً ہی ہم بھی پہنچ گئے لیکن بیڈلی کی ٹیم ہلا بول چکی تھی۔''

''کوئی شک نہیں کہ یہ ایک دھوکا تھا۔ اگناسیو نے بیڈلی سے پوچھا تھا کہ اطلاع کس نے دی۔ لیکن وہ گمنام ٹیپ کہہ کر ٹال گیا۔ ٹپ دینے والوں نے ہوشیاری دکھائی اور گاڑیاں کرامن کے گھر کے سامنے کھڑی کر کے بیڈلی کو گمنام کال کی...... وہ بھی فوراً ہی چڑھ دوڑا۔ وہ لوگ جانتے تھے کہ امکانات کیا ہیں۔''

''اور کرامن کو سزا بھی مل گئی۔'' راشیل نے کہا۔

''کیا مطلب؟''

''ظاہر ہے وہ امریکا کے خلاف جذبات کو ہوا دے رہا تھا۔ بے شمار شہری اس سے نفرت کرتے ہوں گے۔''

''ہوسکتا ہے لیکن ہماری تفتیش ہوا میں ہی ہے۔''

''اس کی وجہ تم ہوسکتے ہو۔ تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ تم کیا کررہے ہو۔'' راشیل نے کہا۔ ''تم نے واحد چشم دید گواہ کو چھپایا ہوا ہے۔'' راشیل برہم ہوگئی۔

''ایلی سیا کینٹ بھی گواہ ہے جسے تم نے چھپایا ہوا ہے۔''

''وہ صرف گواہ ہے۔ واردات کی گواہ نہیں...... دوسری حرکت تم نے فیڈرل ایجنٹ کے ساتھ کی۔''

ہیری کو تعجب ہوا کہ میکسویل نے اپنی درگت بیان کر دی تھی۔ ''کیا کہا اُس نے؟''

''اس نے کیا کہا اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اہمیت اس بات کی ہے کہ ہمیں ایک خطرناک صورتِ حال کا سامنا ہے اور تم جو چالیں چل رہے ہو، وہ میری سمجھ سے بالاتر ہیں۔''

''اور میں یہ نہیں سمجھ پارہا کہ تم لوگ قاتل کے پیچھے کیوں نہیں جارہے...... سیسیم خود ہاتھ آجائے گی۔'' ہیری نے کہا۔ ''میری نظر میں یہ ہومی سائڈ کیس ہے۔ اگر نہیں بھی

ہے تو بیورو نے ہمیں کیوں دھوکا دیا کہ ہم سب مل کر کام کررہے ہیں۔'' ہیری کے لہجے میں تضحیک در آئی۔
راشیل اسے گھورتی رہی پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر بولی۔
''اوکے، ختم کرو بحث۔ مجھے بتاؤ تمہارا مسئلہ کیا ہے؟''
''بات کرنا چاہتی ہو۔ آؤ پھر کھلی ہوا میں چلتے ہیں۔''
راشیل نے کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی اور باہر جانے کے لیے تیار ہوگئی۔ دونوں چل پڑے۔ بریز سے بھی مڈبھیڑ ہوئی تاہم وہ خاموش رہا۔ وہ ایلی ویٹر کے قریب پہنچے ہی تھے کہ عقب سے آواز آئی۔ ''رکنا ذرا۔''
ہیری آواز پہچان کر پھرتی سے پلٹا...... لیکن ایجنٹ میکسویل کا شانہ اس کے سینے سے ٹکرا گیا تھا۔ وہ دیوار سے جا لگا۔
''اب میری باری ہے کوپ۔'' میکسویل نے کہا۔
''رک جاؤ'' راشیل چلائی۔ ''میں کہتی ہوں، دور ہٹو۔''
ہیری نے ہیڈلاک لگانے کے لیے بازو کو حرکت دی۔ تاہم راشیل درمیان میں آگئی۔
''میک، واپس جاؤ۔''
میکسویل، ہیری کی شان میں نازیبا کلمات ادا کرتا ہوا پسپا ہوگیا۔ چند اور ایجنٹ وہاں آگئے تھے۔ جنہیں راشیل نے واپس بھیج دیا۔ بعدازاں وہ ہیری کے ساتھ ایلی ویٹر میں داخل ہوگئی۔
''تم ٹھیک ہو؟'' راشیل نے سوال کیا۔
''ہاں۔''
''وہ جنگلی...... دردِ سر بنتا جارہا ہے۔'' راشیل نے میکسویل کے بارے میں تبصرہ کیا۔ نیچے آکر وہ لاس اینجلس اسٹریٹ پر آگئے۔ راشیل نے گھڑی میں وقت دیکھا اور ایک جدید طرز کی آفس بلڈنگ کی طرف اشارہ کیا۔
''وہاں ریگن بلڈنگ میں شاندار کافی ہاؤس ہے لیکن خیال رکھنا میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔''
''ایک اور وفاقی عمارت۔'' ہیری نے ٹھنڈی سانس بھری۔ ''مجھے حیرت ہے کہ میکسویل نے اعتراف کیوں کیا کہ ہم لوگ دوبارہ کینٹ ہاؤس میں داخل ہوئے تھے؟''
''چھوڑو اس موضوع کو...... بس اس کے لیے یہ اہم تھا کہ سب کو خبر ہوجائے کہ تم نے کیا حرکت کی ہے۔ اس کے علاوہ اسے کسی چیز کی پروا نہیں۔'' راشیل نے جواب دیا۔
ہیری نے نئے زاویے سے سوال کیا۔

''مجھے ایک استفسار کرنا ہے۔ کیا اسے یا کسی اور کو ہمارے سابقہ تعلقات کے بارے میں علم ہے؟''
''ایکو پارک کیس کے بعد یقین سے کہنا مشکل ہے اور آج یہ اہم بھی نہیں ہے۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ تمہیں سیسم کی کوئی پروا نہیں ہے...... تم اسے محض ایک مرڈر سمجھ رہے ہو...... تم مجھے بتاؤ کہ گواہ کہاں ہے؟''
''وہ محفوظ ہے۔ ایلی سیا کینٹ کہاں ہے؟ اور اس کے شوہر کا پارٹنر......؟''
راشیل نے جزبز ہوکر کہا۔ ''وہ دونوں محفوظ ہیں۔ پارٹنر سے تفتیش ہورہی ہے۔ نیز ایلی سیا کینٹ سے ہم کوئی کام کی بات حاصل نہیں کرسکے۔ وہ کسی قسم کی مدد فراہم نہیں کرسکی۔''
''میرے خیال میں تم غلطی پر ہو۔ وہ پہلے ہی مددگار ثابت ہوچکی ہے۔'' ہیری نے کہا۔
راشیل کی آنکھوں میں ابھرنے والا تحیر کا عنصر بہت واضح تھا۔
''کیسے؟ وہ تو ان دونوں کے چہرے تک نہیں دیکھ سکی۔ اس نے صرف ایک نام بتایا ہے جو اس نے ان دونوں کی گفتگو کے دوران سنا...... ہمارے پاس خاص ماہرین ہیں، جو کچھ نہ کچھ معلوم کر ہی لیتے ہیں جو تم لوگوں کے بس کی بات نہیں۔''
''اوہ...... ماسٹر انٹروگیٹر۔ کیا نام ہے تمہارے ماسٹر انٹروگیٹر کا؟''
راشیل نے نفی میں سر ہلایا۔ ''ہم تجارت یا تبادلہ نہیں کررہے ہیں۔ ہیری یہ کیس قومی سلامتی سے تعلق رکھتا ہے۔''
''ایلی سیا نے جو نام بتایا ہے، اس کے عوض میں گواہ تمہارے حوالے کرنے کے لیے تیار ہوں۔''
''نام سے تم کچھ حاصل نہیں کرسکو گے۔''
''پھر بھی میں جاننا چاہتا ہوں۔''
راشیل نے دونوں بازو سینے پر باندھ لیے۔ کچھ دیر سوچا اور بولی۔ ''پہلے تم بتاؤ۔''
ہیری نے ہچکچاہٹ کے ساتھ اس کی آنکھوں میں جھانکا۔ اگر یہ چھ ماہ پہلے کی بات ہوتی تو وہ بے دھڑک اسے بتا دیتا۔ لیکن اب دونوں کے تعلقات پہلے جیسے نہیں رہے تھے۔
''میں نے اسے اپنی رہائش گاہ پر رکھا ہے۔ یقینا تمہیں جگہ کا علم ہوگا۔''

راشیل نے فون نکال کر کھولا۔
''راشیل ایک سیکنڈ۔تم نے بتایا نہیں کہ ایلی سیا سے تم نے کیا معلوم کیا؟''
''ہیری معاف کرنا.....'' اس نے نمبر پنچ کرنے شروع کیے۔
''وہ میرے گھر پر نہیں ہے۔ میں نے جھوٹ بولا تھا۔''
راشیل نے فون بند کیا۔''کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ.....'' اس نے غصے کے عالم میں سوال کیا۔''وقت تیزی کے ساتھ ہاتھ سے نکل رہا ہے اور تم......''
ہیری، قریب ہوگیا۔''نام بتاؤ اور گواہ لے جاؤ...... مجھے امید نہیں تھی کہ تم مجھ سے جھوٹ بولوگی۔''
''ٹھیک ہے......اس نے جو نام سنا تھا وہ ڈوبی تھا۔ اس وقت اس نے ڈوبی کے بارے میں کچھ نہیں سوچا تھا۔ کافی تاخیر سے اسے احساس ہوا کہ اس نے یہ نام کہیں سنا تھا۔''
''ٹھیک ہے۔ڈوبی کون ہے؟''
''دہشت گرد۔ نہایت مکار۔ ابھی تک اس کی قومیت کی تصدیق نہیں ہوسکی ہے۔وہ ڈوبی کے جعلی نام سے معروف ہے۔''
ہیری نے فون نکال کر اگنا سیو کا نمبر ملایا جو ابھی تک سلور لیک پر موجود تھا۔جہاں کیپٹن بیڈلی کارنامہ اپنے نام کرنے کے چکر میں بڑی غلطی کر بیٹھا تھا۔
''اب تم گواہ کا پتا بتاؤ۔'' راشیل نے مطالبہ کیا۔
''ذرا ٹھہرو......تم پہلے ہی ایک بار جھوٹ بول چکی ہو......'' اچانک ہیری کو خیال آیا کہ وہ سلور لیک سے مطلوبہ معلومات حاصل نہیں کر سکے گا۔ اس نے رکز رائیڈر کا (KIZ) نمبر لایا۔
''ہیری تم۔'' کزرائیڈر کی آواز آئی۔
''ہاں، ایک مسئلہ ہے۔''
''کہاں اُلجھے ہوئے ہو؟''
''یہ بتاؤ کہ تمہارے کمپیوٹر پر نیویارک ٹائمز کا ریکارڈ ہوگا؟''
اُدھر راشیل غصے سے تلملا رہی تھی۔
''تو پھر میری مدد کرو۔''
''ہاں کیوں نہیں، بتاؤ؟''
''میرے پاس ایک فرضی نام ہے ''ڈوبی'' اخبار کی اسٹوریز میں یہ نام دہشت گرد کے طور پر تلاش کرو۔''

''تھوڑا انتظار کرو۔''
ہیری نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر راشیل کو مخاطب کیا۔
''یقین نہیں آتا کہ بیورو دہشت گرد کی قومیت سے ناواقف ہے۔''
راشیل نے شانے اچکائے۔
''کئی نام ہیں۔'' کزرائیڈر کی آواز آئی۔''ایک نام ڈوبی رہے ہے، جو دہشت گردی کی وارداتوں میں ملوث رہا ہے۔''
''تازہ ترین اسٹوری کیا کہتی ہے؟'' ہیری نے سوال کیا۔
''بس کے دھماکے میں سولہ افراد کی ہلاکت۔ مقام ہے بیروت۔''
''شکریہ، پھر کال کروں گا۔''
''ایک منٹ۔''
''کیا؟''
''ہیری یہ گروپ بالکل مختلف ہے۔ درندے ہیں یہ لوگ، احتیاط کرنا۔''
''سمجھ گیا۔شکریہ۔''
''نیویارک ٹائمز کے مطابق ڈوبی نام کا آدمی امریکا میں نہیں ہے......اور نہ تھا۔''
''یہی سوال ہے کہ ایلی سیا کے منہ سے یہ لفظ کیسے برآمد ہوا۔ اس نے کہاں سنا، یا پڑھا؟ اگر اس کے گھر میں گھسنے والوں کے منہ سے سنا تو پھر ان دونوں کا کیا تعلق ہے ڈوبی کے ساتھ؟''
''تم لوگ یہ کیوں فرض کر رہے ہو کہ وہ یہاں موجود ہے؟'' ہیری نے کہا۔''اور تعجب ہے کہ تمہیں نہیں معلوم کہ اس کا تعلق کس تنظیم سے ہے......تم لوگ اس کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہو۔ اگر انکار کروگی تو پھر مجھے پاگل خانے میں داخل کرادو۔''
''ہیری میں بہت زیادہ خودمختار نہیں ہوں۔ بیورو کا ایک معمولی پرزہ ہوں۔ حتیٰ کہ بریز بھی مجھ سے سینئر ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ایک اخبار ڈوبی کے بارے میں اسٹوریز لگاتا رہا ہے تو ہم کیا کچھ نہیں جانتے ہوں گے۔ فی الحال میری مجبوری سمجھو۔ وقت کے ساتھ سب کچھ سامنے آجائے گا۔''
''اچھا اتنا ہی بتادو، کیا وہ امریکا میں ہے؟'' ہیری نے سوال کیا۔

راشیل نے ایک گہری سانس لی۔ ''ہمارے پاس اس کی وڈیو ہے جب وہ لاس اینجلس ائرپورٹ سے نکل رہا تھا۔ ہمیں اسے دبوچنے میں ذرا تاخیر ہوگئی تھی۔''

''جلے ہوئے تمباکو سے کیا حاصل ہوا؟''

''ترکی سگریٹ کا ہے۔ جہاں اس نے دھماکا کیا تھا۔ تاہم لیب میں تمباکو پر اب بھی کام ہو رہا ہے۔''

ہیری نے سوالات کا سلسلہ ختم کرتے ہوئے سر ہلایا۔ معاً اسے اپنی حماقت کا احساس ہونے لگا۔ کیوں اس نے اب تک جیسی کو اپنی تحویل میں رکھا۔ کیا اس کے اندازے غلط تھے۔ کیا واقعی یہ دہشت گردی کا معاملہ ہے؟

''گواہ، ولکاکس کے مارک ٹوئین ہوٹل میں ہے۔'' وہ بولا۔ ''کمرا نمبر تین سو تین، فرضی نام چارلس ڈکنز ہے۔''

''کیوٹ۔'' راشیل نے پھرتی سے ایک بار پھر سیل فون نکالا۔

''راشیل ایک اور بات۔''

''کیا؟''

''شوٹر نے گولی چلاتے وقت ایک نعرہ لگایا تھا۔ وہ ایک نام تھا۔''

''کیسا نام؟''

''اس نے کئی نام لیے تھے۔ وہ بار بار نام بدل رہا تھا۔ وہ خوف اور دھماکے کے باعث نام غالباً ٹھیک نہیں سن سکا۔ ان ناموں سے میں کوئی نتیجہ اخذ نہیں کر سکا۔'' ہیری نے اسے نام بتائے۔

راشیل نے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور نمبر ملایا۔ جواب آنے سے قبل اس نے ہیری سے کہا۔ ''امید کرو کہ ہم بروقت ان کو پکڑ لیں۔''

رابطہ ہونے پر اس نے مختصر بات کی۔ ''ولکاکس میں مارک ٹوئین ہوٹل کمرا نمبر تین سو تین۔ اٹھالو اُسے۔ گو...... گو...... گو......''

اس نے پھر ہیری کو دیکھا۔ ہیری کے غلط اندازوں پر راشیل کی آنکھوں میں مایوسی تھی۔

''مجھے جانا ہوگا۔'' اس نے کہا۔ ''وسیسیم ملنے تک مجھے ائرپورٹس، مالز، سب ویز سے دور رہنا ہوگا۔'' اس نے رخ پھیر لیا۔

ہیری اپنی جگہ کھڑا اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔ وہ زیادہ دور نہیں گئی تھی، جب ہیری کا سیل فون گنگنایا۔

''ہیری کہاں ہو؟ جوزف فیلٹن بول رہا ہوں۔''

''جو، کیا مسئلہ ہے؟''

''ہم ایک لٹیرے کے پیچھے کوئن آف اینجلز تک آئے تو وہاں کافی کے لیے رک گئے۔ اس وقت پیرامیڈیکس کی چند باتیں ہمارے کانوں تک پہنچیں...... وہ ایک مریض کے بارے میں بات کر رہے تھے، جسے ایمرجنسی روم میں لایا گیا تھا۔ کوئی تابکاری کا کیس تھا۔ مجھے تمہارے کیس کا خیال آیا...... جہاں مقتول کی انگلی میں ریڈی ایشن الرٹ رنگ موجود تھا۔ ایمرجنسی میں یہاں ARS کا کیس ہے۔'' جوزف نے بات ختم کی۔

ہیری نے ہموار آواز میں سوال کیا۔ اس کی نگاہ دور ہوتی ہوئی راشیل پر جمی تھی۔

''ARS کیا ہے؟''

''اِکیوٹ ریڈی ایشن سنڈروم۔ اس کی بری حالت ہے۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے......''

''شکریہ جوزف، میں آتا ہوں۔'' ہیری نے فون آف کر دیا۔ اس نے قدم بڑھاتے ہوئے راشیل کو آواز دی۔ وہ رکی اور پلٹی۔ ہیری نے اسے تازہ اطلاع فراہم کی اور غور سے اس کے ہیجان زدہ چہرے کو دیکھنے لگا۔

''مریض کہاں سے ملا تھا؟''

''میں نے سوالات نہیں کیے۔''

''دوڑو۔'' راشیل نے بھاگتے بھاگتے سیل فون نکالا۔

☆☆☆

ہالی ووڈ فری وے پر ٹریفک رینگ رہا تھا۔ ہیری بوش شمالی رخ پر اڑا جا رہا تھا...... چھت پر فلیش لائٹ، سائرن اور پولیس کار۔ تینوں عناصر رنگ دکھا رہے تھے۔ ٹریفک ازخود جگہ دے رہا تھا۔ اسٹیئرنگ پر ہیری کی انگلیوں کے جوڑ سفید پڑ گئے۔ نگاہ ساکت تھی۔ رفتار کی سوئی نوے کو کراس کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

''ہم کہاں جا رہے ہیں؟'' راشیل نے چیخ کر کہا۔

''بتایا نے سیسیم کے پیچھے...... کوئین آف اینجل...... ایمرجنسی روم...... تابکاری سے مرتا ہوا مریض......''

''لعنت ہے...... پوری بات کیوں نہیں بتائی تھی۔''

''چار منٹ...... چار منٹ میں ہم وہاں ہوں گے۔'' اس نے یہ نہیں کہا کہ وہ بریئر کی ٹیم سے پہلے وہاں پہنچنا چاہتا تھا۔

راشیل نے سائرن کا سوئچ آف کیا۔

''کیا کر رہی ہو؟''

''مجھے بات کرنی ہے۔'' جواب آیا۔

ہیری نے رفتار گرا کر ستر کردی۔

راشیل نے فون ملایا۔ وہ میکسویل نہیں بریز سے بات کررہی تھی۔ ''مارک ٹوئن کو بھول جاؤ۔ کوئین آف اینجلز پہنچو۔ ٹیم ساتھ رکھو۔ جلدی...... میں وہیں ملوں گی۔ ہم سیسیم کے قریب ہیں۔ فون بند ہوتے ہی ہیری نے سائرن کے سوئچ پر ہاتھ مارا اور ایکسلریٹر کو دباتا چلا گیا۔

''میں نے چار منٹ کا کہا تھا اور تم ان سے کہہ رہی ہو کہ تین منٹ میں وہاں پہنچو گی۔'' ہیری نے خوش دلی سے اعتراض کیا۔

''میں بوش کے ساتھ ہوں۔'' وہ مسکرائی۔ ''مجھے متاثر کرنے کا اچھا موقع ہے تمہارے پاس۔''

کسی نے سازِ دل چھیڑا...... شعلہ سا لپکا...... دل دھڑکا۔ بہت عرصے بعد اس طرح مسکرائی تھی۔ مدت بعد اسے بوش کہہ کر پکارا تھا۔

''تم وہی راشیل بول رہی ہو؟''

''ہاں!''

''فون ملاؤ اور دو منٹ کا بول دو۔'' ہیری نے کہا۔

''یہ گاڑی ہے...... ہیلی کاپٹر نہیں۔'' وہ چلائی۔

''میں ڈرائیو کررہا ہوں، گھڑی دیکھو۔''

''نوے سے اوپر مت جاؤ۔'' اس نے چلا کر کہا۔

''تم گھڑی دیکھو۔'' کراؤن وکٹوریا، سامنے سے کھسکنے والی گاڑی کو چھوتی ہوئی نکلی۔

دو منٹ بعد وہ سائرن بند کررہا تھا۔

☆☆☆

پُرہجوم ایمرجنسی روم میں جوزف بھی موجود تھا۔ اس کی رہنمائی میں وہ علاج گاہ کی طرف گئے۔ باہر ایک پرائیویٹ گارڈ ایستادہ تھا۔ ہیری نے آگے ہو کر بیج کی نمائش کی۔ گارڈ نے پردہ ایک طرف کردیا۔ اندرونی حصے کو چھ کیوبس میں منقسم کیا گیا تھا۔ وہاں ایک ہی مریض تھا۔ پستہ قد، سیاہ بال اور جلد کا رنگ سیاہی مائل تھا۔ مکڑی کے جالے کے مانند ٹیوبس اور وائرز اس کے اوپر اور اطراف میں جسم کے ساتھ منسلک تھے۔ ایک خاص قسم کی مشین بھی موجود تھی۔ بستر شفاف پلاسٹک ٹینٹ کے اندر تھا۔ مرد کے پپوٹے تقریباً بند اور ساکت تھے۔ تمام بدن عریاں تھا۔ بس زیرِ ناف ایک مختصر تولیا پڑا تھا۔ پیٹ پر دائیں جانب اور دائیں کولہے پر آتشیں آبلے نمایاں تھے۔ دائیں ہاتھ پر بھی جلنے کے نشانات تھے۔ اذیت ناک سرخ دائروں کے گرد کاسنی حلقے تھے۔ کہیں کہیں جلد پر مواد پھوٹ پڑا تھا۔ نامعلوم جیلی نما کریم متاثرہ مقامات پر لگائی گئی تھی۔ تاہم یہ رسمی کارروائی کے مشابہ تھی۔

''یہاں تو کوئی نہیں ہے؟'' ہیری نے استفسار کیا۔

''ہیری قریب مت جانا۔'' راشیل نے تشویش ظاہر کی۔ ''وہ اپنے ہوش میں نہیں ہے۔ باہر نکلو، ڈاکٹر سے بات کرتے ہیں۔''

''کیا یہ سیسیم کی تباہ کاری ہے؟ کیا یہ اتنی تیزی سے کام کرتا ہے؟''

''ہاں، اگر خاص مقدار میں، براہِ راست اثر پذیر ہو۔'' راشیل نے جواب دیا۔ ''یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس آدمی نے سیسیم کی کچھ مقدار دائیں جیب میں رکھی ہوئی تھی......''

اس نے واپسی کے لیے قدم اٹھایا۔ ہیری نے بھی تقلید کی۔

''کیا یہ ڈوبی ہوسکتا ہے؟'' ہیری نے سوال کیا۔

''نہیں، یہ ڈوبی نہیں ہے۔'' پردہ ہٹا کر اس نے گارڈ کے لیے حکم جاری کیا کہ ایمرجنسی میں تعینات ڈاکٹر کو بلائے۔ بعدازاں اس نے سیل فون کا فلیپ ہٹایا اور ایک بٹن دبایا۔

ردِعمل فوراً آیا۔

''یہ سیسیم کا مریض ہے۔ ڈائریکٹ ایکسپوزڈ۔ ہمیں کمانڈ پوسٹ کی ضرورت پڑے گی...... حفاظتی پروٹوکول بھی ضروری ہے۔''

دوسری جانب سے کچھ کہا گیا۔ راشیل نے جواب دینے کے بعد کہا۔ ''ابھی تک شناخت میرے پاس نہیں آئی ہے۔ شناخت ملتے ہی میں بلاتامل فون کروں گی۔'' اس نے فون بند کر کے ہیری کی طرف دیکھا۔

''تابکاری سے متعلق ٹیم دس منٹ میں یہاں پہنچ جائے گی۔ کمانڈ پوسٹ کو ہدایات میں دوں گی۔''

''ہونہہ، ایک بات بتاؤ۔''

''کہو۔''

''کیا تم نے سوچا کہ ہر چیز ایک ہی مکان سے کیوں برآمد ہورہی ہے؟''

''کیا مطلب؟''

''گن، کیمرا، کمپیوٹر...... وغیرہ۔ ایلی سیا کینٹ کو باندھنے کے لیے بندھن بھی کینٹ ہاؤس کے ہی تھے۔ وہاں گھسنے والوں کے پاس اسکائی ماسک اور چاقو کے سوا کچھ نہیں تھا۔ گاڑی بھی انہی کی استعمال کی گئی۔ تمہارا دھیان

اس جانب نہیں گیا؟''

قبل اس کے کہ وہ جواب دیتی، ایک عورت اسپتال کے نیلے رنگ کے لباس میں ان کے قریب آئی۔ اس کے ایک ہاتھ میں کلپ بورڈ تھا۔

''میرا نام ڈاکٹر گارنر ہے۔ آپ لوگوں کو مریض سے دور رہنا چاہیے۔ جب تک ہم مرض کی نوعیت نہیں سمجھ لیتے۔''

دونوں نے اپنا تعارف کراتے ہوئے سوال کیا۔ ''آپ کیا بتا سکتی ہیں؟''

''اس وقت تک کچھ زیادہ نہیں۔ بیماری کی ابتدائی علامت عروج پر ہے۔ وہ کسی چیز کی زد میں آیا ہے۔ بیکٹیریا، وائرس یا...... پھر کسی قسم کی تابکاری۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم ابھی تک بے خبر ہیں کہ وہ کس چیز کی زد میں آیا تھا اور یہ جانے بغیر ہم کوئی مخصوص علاج اختیار کرنے سے قاصر ہیں۔''

''علامات کیا دریافت ہوئی ہیں؟'' راشیل نے سوال کیا۔

''جلنے کے نشانات آپ نے دیکھے ہوں گے۔ وہ ہمارا سب سے چھوٹا مسئلہ ہے لیکن اندرونی تباہی......'' ڈاکٹر نے وقفہ لیا۔ ''اس کا دفاعی نظام قریب الختم ہے۔ نظام ہضم اور اس کے متعلقات نابود ہو گئے ہیں۔ ہم نے اسے سنبھالنے کی کوشش کی ہے لیکن میں پُرامید نہیں ہوں۔ ذہن اور اعصاب پر شدید دباؤ ہے جو اسے حرکتِ قلب کی بندش کی طرف لے جائے گا۔''

''بیماری کی زد میں آنے کے کتنی دیر بعد یہ سنڈروم ظاہر ہوتا ہے؟'' ہیری نے تابکاری کا لفظ استعمال کیے بغیر راشیل سے استفسار کیا۔

''ایک گھنٹے کے اندر اندر۔''

''کیا یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ شخص کون ہے اور کہاں سے ملا؟'' ہیری نے ڈاکٹر سے سوال کیا۔ اتنا وہ سمجھ گیا تھا مریض اور موت کے درمیان قلیل وقفہ رہ گیا ہے۔

''آپ کو پیرا میڈیکل سے بات کرنی پڑے گی۔ میں صرف اتنا جانتی ہوں کہ یہ سڑک پر چلتے چلتے گرا تھا۔'' ہاتھ میں پکڑے کلپ بورڈ پر نظر ڈالنے کے بعد وہ گویا ہوئی۔ ''نام ڈبرٹو گونزالز ہے۔ عمر چالیس برس۔ پتا نامعلوم۔''

راشیل نے کچھ فاصلے پر جا کر سیل فون نکالا۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ قریب المرگ مریض کا نام بتانے جا رہی ہے۔ نام دہشت گردوں کے ڈیٹابیس کے حوالے کیا جائے گا۔ یہ معلوم کرنے کے لیے کہ طویل فہرست میں گونزالز کا نام دہشت گرد کے طور پر شامل ہے یا نہیں۔

''اس کے کپڑے، والٹ وغیرہ کہاں ہیں؟'' ہیری نے ڈاکٹر سے سوال کیا۔

''بوجہ انہیں ایمرجنسی روم سے ہٹا لیا گیا تھا۔''

''کسی نے انہیں جانچا؟''

''نہیں جناب۔ یہ خطرہ مول نہیں لیا جا سکتا تھا۔''

''وہ اشیا کہاں ہیں؟''

آپ نرسنگ اسٹاف سے معلوم کر سکتے ہیں۔'' ڈاکٹر نے ایک طرف اشارہ کیا اور ہیری بلاتامل نرسنگ اسٹیشن کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں موجود نرس کے مطابق مریض سے متعلق تمام اشیا میڈیکل ویسٹ کنٹینر میں منتقل کر دی گئی تھیں۔ کنٹینر اس سے متعلقہ کمرے میں ہے۔''

''وہ کمرا کہاں ہے؟'' ہیری نے سوال کیا۔ وہ اندازہ نہیں لگا سکا کہ یہ عمل اسپتال کے طریقہ کار کے مطابق ہے...... یا پھر خوف کے باعث ایسا کیا گیا تھا۔

نرس نے جواب دینے کے بجائے اسے ایک سیکیورٹی گارڈ کے حوالے کر دیا۔

عقب سے راشیل کی آواز آئی۔ ''یہ لیتے جاؤ۔'' اس نے اپنی بیلٹ سے منسلک ریڈی ایشن الرٹ مانیٹر اسے پکڑایا۔ ''رسک مت لینا...... اگر یہ بول اٹھے تو فوراً واپس نکلنا۔ میں سنجیدہ ہوں۔ فوراً واپس نکل آنا۔''

ہیری نے اس کی غزالی آنکھوں میں دیکھا۔

''او کے۔'' مانیٹر اس نے جیب میں رکھ لیا۔ گارڈ، ہال وے سے گزر کر سیڑھیوں کے ذریعے اسے تہ خانے میں لے آیا۔ یہاں بھی ایک ہال وے تھا جس کی لمبائی غیر معمولی تھی۔ یعنی وہ عمارت کے انتہائی سرے کی طرف جا رہے تھے۔

انسی نیریٹر روم خالی پڑا تھا۔ ہیری نے گارڈ کو ایک قدم پسپا ہوتے دیکھا اور اس کی مشکل آسان کر دی۔ ''تم کمرے کے باہر میرا انتظار کرو۔'' اس نے گارڈ کو اشارہ کیا۔ گارڈ نے بھی تیز ردِعمل ظاہر کیا۔ اس کے جانے کے بعد ہیری نے کمرے کا جائزہ لیا۔ وہاں کسی شے کو جلائے جانے کے آثار مفقود تھے۔ فرش پر تین فٹ اونچا کنٹینر رکھا۔ اس کے ڈھکن کو ٹیپ کی مدد سے مضبوطی کے ساتھ بند کر دیا گیا تھا۔ اس پر وارننگ لکھی تھی۔ آتش زدگی کے لیے تیار خطرناک اشیا۔

ہیری نے کی چین نکالی، جس کے ساتھ ایک چھوٹا سا

قلمی چاقو بھی تھا۔ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس نے ڈھکن کے گرد لپٹا ٹیپ تراش دیا۔ ایک گہری سانس لے کر اس نے ڈھکن ہٹایا...... جیب سے مانیٹر نکال کر کنٹینر کے اندر جھانکا۔ اندر ڈبرٹو کے کپڑے اور ان پر بوٹس رکھے تھے۔ ہیری نے مانیٹر اوپر گھمایا۔ کوئی الارم سنائی نہیں دیا۔ ہیری نے رکی ہوئی سانس خارج کی اور کنٹینر الٹ دیا۔ نیلے رنگ کے کپڑے کاٹ کر اتارے گئے تھے۔ پتلون، قمیص، موزے اور انڈرویئر۔ سیاہ رنگ کا ایک والٹ بھی نظر آرہا تھا...... ہیری نے پھر تابکاری چیک والے مانیٹر کو ہر جانب گھما کر اطمینان کیا۔ پھر اسے آف کر کے جیب میں رکھ لیا۔

کپڑوں کی رنگت اور میل ظاہر کر رہا تھا کہ وہ کوئی عام سا کام کرنے کے لیے پہنے جاتے ہیں۔ ہیری نے پہلے قمیص کی جیبوں کی تلاشی لی۔ ایک قلم اور ایک عام سا آلہ برآمد ہوا۔ جو ٹائر میں ہوا کا دباؤ استعمال کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک جیب سے ورکنگ گلوز برآمد ہوئے۔ چابیوں کا گچھا اور سیل فون۔ وہ رک گیا۔ تصور میں ڈبرٹو کے دائیں ہاتھ اور کولھے کا خوفناک منظر ابھرا۔ تاہم اس نے دائیں جیب کو بھی جانچا۔ وہاں کوئی سیسیم نہیں تھی۔ جیب خالی تھی۔ اوپر نیچے، دائیں بائیں اور پیچھے...... اتنی جیبیں کام کے دوران استعمال کرنے والے کپڑوں میں ہی ہوتی ہیں۔

ہیری نے چابیاں اور سیل فون ایک جگہ والٹ کے قریب رکھ دیے۔ ایک چابی پر اسے ٹویوٹا انسگنیا کا نشان نظر آیا۔ وہ فوراً نشان کی اہمیت جان گیا۔ بعدازاں اس نے فون کھول کر کال ڈائریکٹری چیک کی۔ اسے ایک طرف رکھا اور والٹ اٹھالیا جس میں میکسیکن ڈرائیونگ لائسنس تھا جس پر ڈبرٹو کا فوٹو اور نام بھی تحریر تھا۔ دوسرے فوٹو میں ایک عورت تین بچوں کے ساتھ کھڑی تھی۔ غالباً فوٹو پرانا اور میکسیکو میں لیا گیا تھا۔ کوئی گرین کارڈ یا شہریت کا ثبوت برآمد نہیں ہوسکا۔ رقم کی جگہ محض چھ ڈالرز تھے۔ کوئی کریڈٹ کارڈ نہیں تھا۔ پتلون کے ٹکڑوں کا جائزہ لینے کے بعد وہ کھڑا ہوگیا اور فون نکال کر راشیل کا نمبر ملایا۔ راشیل نے فوراً جواب دیا۔

''میں نے تلاشی لے لی ہے۔ سیسیم نہیں ہے۔''

دوسری جانب سکوت طاری تھا۔

''راشیل......؟''

''ہاں، میں نے سنا...... میری آرزو تھی کہ کچھ مل جاتا۔ ہیری میری خواہش شدت اختیار کر گئی ہے کہ کھیل ختم ہونا چاہیے۔''

''میری بھی یہی تمنا ہے۔'' ہیری نے کہا۔

''کوئی اور کام کی چیز؟'' راشیل کی سوالیہ آواز آئی۔

''میکسیکن ڈرائیونگ لائسنس ہے لیکن یہ جعلی معلوم ہوتا ہے۔ نام بھی غالباً اصلی نہیں ہے۔''

''ویل، یعنی دہشت گردوں نے میکسیکن بارڈر کراس کیا ہے اور مریض المعروف ڈبرٹو گونزالز ان میں سے ایک ہے۔ کینٹ ہاؤس میں گھسنے والے دو افراد، ڈبرٹو، ڈوبی اور شاید کچھ اور بھی ہوں گے۔'' راشیل نے خیال آرائی کی۔

''میں کچھ نہیں کہہ سکتا، راشیل۔ میری رائے کے مطابق یہ آدمی......'' ہیری کی بات ادھوری رہ گئی۔

''ہیری، میری ٹیم پہنچ گئی ہے۔''

''ٹھیک ہے، میں واپس آتا ہوں۔'' ہیری نے اشیا واپس کنٹینر میں منتقل کیں اور اسے اٹھا کر واپسی کا راستہ پکڑا۔ سیڑھیوں پر آکر اس نے سیل فون نکالا اور سٹی کمیونیکیشن سینٹر سے رابطہ کیا۔ وہ معلوم کرنا چاہ رہا تھا کہ پیرامیڈیکس نے ڈبرٹو کو کہاں سے اٹھایا تھا، کال کہاں سے آئی تھی؟ جس کے بعد پیرامیڈ منظرنامے پر نمودار ہوئے۔ چند منٹ انتظار کرنے کے بعد اسے جواب ملا۔

''کال پونے پانچ بجے جس فون سے آئی تھی وہ ''ایزی پرنٹ'' کوہینگا بولیورڈ میں رجسٹرڈ ہے۔ وہ آدمی پارکنگ لاٹ میں گرا ہوا تھا۔''

''پلیز، پارکنگ سے قریب ترین کراس اسٹریٹ لوکیشن بتائیے۔''

اس مرتبہ جواب جلدی آیا۔

''ولینکرشم بولیورڈ۔''

ہیری نے شکریے کے ساتھ رابطہ منقطع کر دیا۔ وہ حیران تھا کہ ہر مقام کینٹ سے قریب ایک مخصوص دائرے کے اندر تھا۔ ٹل ہالینڈ اور ورلک مرڈر سائٹ کینٹ ہاؤس سے قریب تھی۔ کیپٹن بیڈلی نے گاڑیوں کی دریافت پر جس مکان پر ناکام دھاوا بولا تھا، وہ اور...... ڈبرٹو جہاں گرا تھا وہ مقام بھی۔ لاس اینجلس کے مرڈر کیسز میں پوری ریاست لپیٹ میں آتی رہی تھی جبکہ یہاں معاملہ برعکس تھا۔ وہ خیالات میں غلطاں دھیرے دھیرے سیڑھیاں چڑھتا رہا۔

☆☆☆

ہیری نے دیکھا کہ ایمرجنسی روم کے اطراف سے غیر ضروری افراد کو ہٹایا جاچکا تھا بلکہ نکالا جاچکا تھا۔ حفاظتی ساز وسامان اور ریڈی ایشن مانیٹر سے لیس افراد وہاں چکرا رہے تھے۔ راشیل اسے نرسنگ اسٹیشن پر نظر آئی۔ وہاں پہنچ

کر ہیری نے کنٹینر اسے پکڑا دیا۔ راشیل نے اسے نیچے رکھ دیا اور ٹیم کے ایک رکن کو اشارے سے بلایا۔ کنٹینر اس کے حوالے کیا اور مختصر ہدایات دیں۔

''حادثاتی مریض کی کیا کیفیت ہے؟'' ہیری نے گویا اسے حادثہ قرار دے دیا۔

''حادثاتی؟'' راشیل کی آنکھوں میں بھی سوال تھا۔

''جب تک ثابت نہیں ہو جاتا کہ وہ ملوث ہے یا نہیں...... اسے حادثہ ہی سمجھنا چاہیے۔''

''اگر تم کہتے ہو...... میں نہیں سمجھتی کہ ہمیں اس سے بات کرنے کا موقع ملے گا۔''

''مطلب وہ زندہ ہے؟'' ہیری نے کہا۔

''زندہ جیسا ہے......''

''تو پھر مجھے چلنا چاہیے۔''

''کیا؟ کہاں؟ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی۔''

''میں نے سوچا تھا کہ تم کمانڈ پوسٹ پر رہو گی۔''

''دسیسیم نہیں ہے تو مجھے کمانڈ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ چند افراد کو بتانا پڑے گا کہ میں نیا سرا پکڑنے کے لیے آگے بڑھ رہی ہوں۔''

ہیری ہچکچایا۔ تاہم اسے احساس تھا کہ دل کے کسی نہاں خانے میں خواہش دبی ہے کہ راشیل بھی ساتھ رہے۔

''اوکے۔'' وہ بولا۔

''ہم کہاں جائیں گے؟''

''میں نہیں جانتا۔ یہ دہشت گردی ہے یا حادثہ لیکن میں ایک بات جانتا ہوں۔ وہ یہ کہ ڈبر ٹو ٹویوٹا ڈرائیو کر رہا تھا اور شاید یہ بھی علم رکھتا ہوں کہ ہمیں مذکورہ ٹویوٹا کہاں ملے گی۔''

☆☆☆

ہیری لاس اینجلس کے خدوخال سے خوب واقف تھا۔ اسے علم تھا کہ ''کوہینگا'' تک پہنچنے کے لیے ہالی ووڈ فری وے استعمال کرنا تاخیر کا سبب بنے گا۔ وہ ذیلی سڑکوں پر چکراتا ہوا ہائی لینڈ ایونیو کے ذریعے کوہینگا پاس پر نکلا۔ دورانِ سفر اس نے سٹی کمیونیکیشن سینٹر سے حاصل شدہ معلومات راشیل کے گوش گزار کر دیں۔

''ابتدائی کال ''ایزی پرنٹ'' نامی چھاپاخانے سے آئی تھی...... مجھے یقین ہے کہ جو ٹویوٹا وہ ڈرائیو کر رہا تھا، وہ اسی پارکنگ میں ہونی چاہیے جہاں وہ گرا تھا۔ میں شرط لگانے کے لیے تیار ہوں کہ اگر ٹویوٹا مل گئی تو سیسیم بھی مل گئی۔ اسرار یہ ہے کہ سیسیم اس کے پاس کیوں اور کیسے تھی؟''

''اور کیوں وہ اتنا احمق تھا کہ اس نے بغیر کسی حفاظت کے اسے جیب میں رکھ لیا۔'' راشیل نے اضافہ کیا۔

''کیونکہ وہ سیسیم کی اصلیت سے ناواقف تھا۔'' ہیری نے کہا۔

''یہ کیونکر ممکن ہے کہ اس کا تعلق دہشت گردوں سے نہ ہو۔'' راشیل کی آنکھوں میں الجھن تھی۔ ''بوش ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟''

وہ مسکرایا۔ راشیل نے اس کے نام کا آخری حصہ پھر استعمال کیا تھا۔ یہ قربت کی علامت تھی۔ ''ایکو پارک کیس'' سے پہلے وہ اسے بوش کے نام سے ہی پکارتی تھی...... محتاجِ بیان تھی ابھی دل کی بات...... لیکن لاشعوری طور پر گاہے گاہے وہ عالم بے خودی میں لڑکھڑا جاتی۔ پتا نہیں عالم بے خودی تھی یا عالمِ ہوش۔ تاہم تلخیوں کے اختتام کا آغاز ہو رہا تھا۔

''اور اس پروفیسر کومت بھولنا جس کے گھر کے آگے سے گاڑیاں گمنام کال کے ذریعے برآمد ہوئی تھیں۔'' ہیری نے کہا۔

''ہاں، وہ ایک دھوکا تھا۔'' اس نے پُرسوچ انداز میں کہا۔

''لیکن اچھا تھا۔ اس فریب نے مائٹی کیپٹن بیڈلی کو پنکچر کر دیا۔''

وہ ہنس دی۔ ''کیا اسے اس نام سے پکارا جاتا ہے؟''

''ہاں، مائٹی کنگ کانگ...... لیکن ظاہر ہے، سامنے نہیں۔''

''اور تمہیں؟؟ سرپھرا یا پاگل دیوانہ...... شاید دیوانہ۔'' راشیل نے کہا۔

''ہاں، دیوانہ...... مجنوں...... مجنوں بھی ہوں لیلیٰ اور محمل بھی۔ طوفان بھی ہوں...... کشتی بھی اور ساحل بھی...... اب یہ نہ پوچھنا کس کا دیوانہ ہوں؟''

''فری ہو رہے ہو......؟''

''ہاں، پھر سے۔ شرط لگاتا ہوں کہ یہی موقع ہے۔''

''بار بار شرطیں لگا رہے ہو؟''

''تم بھی لگا کے دیکھ لو۔''

''اداس ہو جاؤ گے۔'' راشیل نے چھیڑا۔

''اس پر بھی شرط لگاتا ہوں کہ نہیں ہوں گا۔''

وہ ہولے سے مسکرائی۔ ''بوش......''

''ہاں؟''

"کچھ نہیں۔"
"سمجھ گیا...... راشیل تمہیں پتا ہے، تمہارا نمبر ابھی تک میری فون ڈائریکٹری میں محفوظ ہے۔ میں اسے مٹا نہیں سکا...... میرے خیال میں تم نے میرا نمبر ہٹا دیا ہوگا۔"
جواب دینے سے پہلے راشیل نے طویل وقفہ لیا۔
"میرا خیال ہے کہ تمہارا نمبر محفوظ ہے، ہیری۔"
ہیری پھر مسکرایا۔ وہ واپس بوش سے ہیری پر آگئی تھی۔
وہ لڑکھڑا گئی تھی اور جان بھی گئی تھی۔ ہیری کے نزدیک اب سنبھلنے کی کوشش جان کا زیاں تھا...... عقل وخرد کی چیرہ دستی کب تک...... دیوانہ ہے کتنا دلِ دیوانہ بھی...... میرا ہو یا تیرا۔ اب ہر آن سنبھلنا مشکل تھا۔ انداز بدل بدل کے چلنا دشوار تھا۔
"ہم پہنچ رہے ہیں۔" اس نے کہا اور رفتار کم کی۔
بائیں جانب شاپنگ سینٹر میں "ایزی پرنٹ" کے پینا فلیکس پر نظر ڈال کر اس نے گاڑی پارکنگ میں ڈال دی۔ پارکنگ پلیس زیادہ بڑی نہیں تھی۔ بائیں گلی میں گزرتے ہوئے اس نے دونوں طرف کھڑی گاڑیوں کو نظروں سے ٹٹولا۔ ٹویوٹا، کہیں نہیں تھی۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ مختلف ماڈلز ہیں کاروں کے علاوہ پک اپ ٹرک بھی ہوسکتا ہے۔ بصورت دیگر قریبی دوسری پارکنگ کی تلاشی لینی پڑے گی۔ تاہم اسے قوی امید تھی مطلوبہ گاڑی وہیں ہے۔ "لائسنس پلیٹ...... یا رنگت وغیرہ؟" راشیل نے کہا۔
"نہیں، نہیں۔" آخر تک جا کر اس نے گاڑی واپس گھمائی اور دھیمی رفتار سے واپس پلٹا۔
"ٹویوٹا کو یہاں ہونا چاہیے۔" وہ بڑبڑایا۔
"کیا اسٹریٹ پر جانا چاہیے۔" راشیل نے مشورہ دیا۔ ہیری نے سر ہلایا۔ اسٹریٹ پر نکلنے سے پہلے دائیں جانب اس کی نگاہ پرانے سفید پک اپ ٹرک پر پڑی۔ وہ قدرے آگے بڑھ گیا تھا۔ بریک لگائے۔ راشیل نے پلٹ کر بغور دیکھا۔
"بوش، تم ایک جینئس ہو۔" اس کی آواز جذباتی انداز میں بلند ہوگئی تھی۔
ہیری نے ریورس گیئر ڈالا۔ راشیل نے سیل فون کے لیے جیب کی طرف ہاتھ بڑھایا۔
"نہیں راشیل، ابھی نہیں۔ چیک کرنے دو۔ کہیں مجھ سے غلطی نہ ہوجائے۔" اس نے راشیل کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔
"نہیں بوش، تم پوری فارم میں ہو۔" راشیل نے کہا۔
تاہم اس نے فون نہیں نکالا۔
ہیری نے کھڑکی سے سر نکال کر پک اپ ٹرک کا جائزہ لیا۔ جس کا فرنٹ ہیری کی طرف تھا۔ اس نے گاڑی آگے بڑھائی اور گھوم کر واپس آیا۔ ٹویوٹا ٹرک کے عقب میں دس فٹ کے فاصلے پر اس نے گاڑی روک دی۔ پک اپ ٹرک کے عقب میں ہڈ نما کینوپی تھی۔ سبز رنگ کا بڑا سا کوڑے دان ٹویوٹا کے قریب دیوار کے ساتھ رکھا تھا۔ لائسنس پلیٹ کی جگہ "لوسٹ ٹیگ" کا نشان لٹک رہا تھا۔ وہ دراصل کچرا ڈھونے والی گاڑی تھی۔
وہ دونوں گاڑی سے باہر آگئے۔ ہیری نے کینوپی کے دروازے پر زور آزمائی کی۔ وہ کھلا ہوا تھا۔ اس نے جھک کر اندر جھانکا۔ وہاں نیم تاریکی تھی۔ جس کی وجہ رنگین شیشے تھے۔
"ہیری تمہارے پاس مانیٹر ہے؟" راشیل کی مضطرب آواز آئی۔
جواباً ہیری نے جیب سے مانیٹر نکال کر ہاتھ اوپر کیا۔ اندر جانے سے پہلے اس نے مانیٹر بیلٹ کے ساتھ لگا لیا۔ ٹویوٹا کے عقبی حصے میں کاٹھ کباڑ بھرا تھا۔ ہیری کی متلاشی نگاہیں مطلوبہ شے کے لیے ہر طرف گھوم رہی تھیں۔ جلد ہی اسے گرے رنگ کا کنٹینر نظر آگیا۔ جس کے نیچے پہیے لگے تھے۔ اس کی رفتارِ قلب میں اضافہ ہوگیا۔ وہ جس چیز کو دیکھ رہا تھا، اس کا مخصوص نام پگ تھا۔ معلومات کے مطابق اس کے گرد سیسے کا حفاظتی خول تھا۔ اس پر "ریڈی ایشن الرٹ" کا اشارہ موجود نہیں تھا۔ نہ ہی کوئی انتباہ۔ غالباً ایسے کسی اشارے کو ہٹا دیا گیا تھا۔ راشیل بھی اندر جھانک رہی تھی۔
"کیا یہی پگ (سیسیم کنٹینر) ہے؟" ہیری کی آواز آئی۔
"ہاں، ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔" راشیل کی آواز میں ہیجان تھا۔ ہیری نے پگ کے کان (ہینڈل) پکڑ کر اسے کچرے سے باہر نکالا اور عقبی دروازے کے قریب لے آیا۔ ٹاپ چار جگہ سے بند تھی۔
"کیا ہمیں کھول کر سیسیم کی موجودگی کا یقین کرنا چاہیے؟" ہیری نے استفسار کیا۔
"نہیں، ہمیں احتیاط کرنی چاہیے۔ میں ٹیم کو کال کرتی ہوں۔ وہ حفاظتی نظام سے مسلح ہیں۔" راشیل نے جواب دیا اور فون نکالا۔
ہیری ٹرک کے فرنٹ کی جانب آیا۔ کھڑکی سے

جھانکنے پر اسے برگرنما چیز دکھائی دی۔ جسے آدھا کھا کر چھوڑ دیا گیا تھا۔ وہ ناشتا پسنجر سیٹ پر پڑا تھا۔ ایک چپٹا خالی بیگ بھی نظر آرہا تھا۔ اس کی نگاہ دفعتاً ایک کیمرے پر جم گئی جو اسی نشست پر ایک پرانے بریف کیس پر رکھا تھا۔ بریف کیس کا ہینڈل ٹوٹا ہوا تھا جبکہ کیمرا اچھی حالت میں اور برانڈ نیو تھا۔

ہیری نے ڈرائیونگ سائڈ کے ڈور کو آزمایا۔ حسبِ توقع وہ بھی کھلا تھا۔ ہیری کے اندازے کے مطابق ڈبر ٹو کے ذہن سے ہر شے ہوا ہوگئی تھی۔ جیسے ہی سیسیم کے مہلک اثرات نے سر اٹھایا ہوگا۔ وہ نکل بھاگا لیکن زیادہ دور نہیں جاسکا۔

ہیری نے مانیٹر ہاتھ میں لیا اور ڈور کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ سکوت...... نو الارم۔ اس نے مانیٹر واپس بیلٹ کے ساتھ لگایا اور اتر کر اپنی گاڑی کی طرف چل پڑا۔ واپسی پر اس کے دونوں ہاتھوں پر ربر گلوز موجود تھے۔ اس کے کانوں میں فون پر بات کرتی راشیل کی آواز آئی۔

”کھیل تقریباً ختم ہے...... کیا ہم اسے کھول کر دیکھیں؟“

جواب سننے کے بعد اس نے کہا۔ ”جلد از جلد پہنچو......“

ہیری نے ٹویوٹا میں داخل ہو کر نکون ڈیجیٹل اٹھالیا۔ اسے یقین واثق تھا کہ اس کے ہاتھ میں وہ کیمرا ہے جس سے ایلی سیا کینٹ کی تصویر اتاری گئی تھی۔ تاہم وہ فوٹو دیکھنے میں ناکام رہا۔ کیونکہ میموری چپ نکال دی گئی تھی۔ اس نے کیمرا چھوڑ کر برابر کی نشست پر موجود دیگر اشیا کا جائزہ لیا۔ تاہم اسے کوئی اہم چیز نظر نہیں آئی۔ معاً اس کی نگاہ فلور پر گئی جہاں رول کیا گیا ایک پوسٹر پڑا تھا۔ اُدھر متوجہ ہونے سے پہلے اس نے بریف کیس کھول کر دیکھا جو خالی تھا۔

اب وہ دونوں نشستوں کے درمیان موجود ہینڈ ریسٹ پر کہنی ٹکا کر جھکا اور بایاں ہاتھ بڑھا کر گلو کمپارٹمنٹ کھولا۔ وہاں ایک ہینڈ گن کے سوا کچھ نہ تھا۔ ہیری کا دل پھر زور سے دھڑکا۔ اس نے گن اٹھالی۔ وہ اسمتھ اینڈ ویسن اعشاریہ بائیس کیلبر ریوالور تھا۔

”قتل کا ہتھیار بھی ہاتھ آگیا۔“ وہ بڑبڑایا۔ پھر راشیل کو سنانے کے لیے یہی بات بلند آواز میں دہرائی۔ وہ ٹویوٹا کے عقبی سمت میں ابھی تک فون کے ساتھ مصروفِ کار تھی۔

ہیری نے گن واپس رکھ دی اور کہنی پر زور برقرار رکھتے ہوئے مزید جھک کر رولڈ پوسٹر اٹھالیا۔ اس کی یہ حرکت محض تجسس کے زیرِ اثر تھی۔ جس کے تحت اس نے پوسٹر کھول دیا۔ وہ سیدھا ہو گیا تھا۔ دائیں کہنی سے نیچے کا حصہ ٹویوٹا کے ہینڈ ریسٹ پر ٹکا تھا۔ اس کے ہاتھوں کے درمیان پوسٹر نما چارٹ تھا جس پر بارہ عدد شبیہ نما اشکال بنی ہوئی تھیں۔ ہر شکل مختلف تھی۔ مخصوص پوزیشن...... ”یوگا آسن۔“

ہیری کی یادداشت میں کسی نے سرگوشی کی۔ اس کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ تصور ہی تصور میں وہ اڑتا ہوا یک لخت کینٹ ہاؤس میں پہنچ گیا جہاں ایک دیوار پر اسے احساس ہوا تھا کہ وہاں سے کسی نے کلینڈر یا پوسٹر ہٹایا ہے اور دیوار کے اس حصے پر رنگ بقیہ دیوار سے معمولی مختلف تھا۔ اس نے بغور پوسٹر کا سائز دیکھا پھر آنکھیں بند کر کے تصوراتی نگاہ سے دیوار کا وہ حصہ دیکھا۔

”یہ وہیں سے ہٹایا گیا ہے۔“ وہ بڑبڑایا اور آنکھیں کھول دیں۔ اس نے پوسٹر واپس رول کیا اور باہر نکلنے کے لیے دروازہ کھولا۔ آرم ریسٹ سے ہاتھ ہٹتے ہی اسے شک ہوا کہ وہ محض آرم ریسٹ نہیں...... بلکہ نیچے خلا بھی ہے۔ وہ تھم گیا اور آرم ریسٹ کو کھولا۔ اگلے ہی لمحے وہ برفانی گودے کے مانند جم کے رہ گیا۔ اندر کپ ہولڈر میں بلٹ جیسے بارہ کیپسول پڑے تھے جو دونوں جانب سے چپٹے تھے۔ پالشڈ اسٹیل، چاندی کے مانند چمک رہا تھا...... یا شاید چاندی ہی تھی۔

ہیری کا سکتہ ٹوٹا اور اس نے مانیٹر نکال کر کیپسولز پر گھمایا۔ خطرہ ظاہر کرنے کے لیے کوئی آواز بلند نہیں ہوئی۔ اس نے مانیٹر کو دیکھا جس کے ایک طرف چھوٹا سا سوئچ تھا۔ انگوٹھے کی حرکت سے اس نے سوئچ اوپر کر دیا۔ تیز چبھتا ہوا الارم اتنا بلند آہنگ تھا۔ گویا کانوں کی راہ کھوپڑی میں گھسا جارہا ہو۔ ہیری اچھل پڑا۔ وہ بے ڈھنگے انداز میں باہر نکلا۔ پوسٹر بھی ہاتھ سے نکل کر گاڑی کے باہر گرا۔ ہیری نے مانیٹر آف کیا۔

”کیا ہوا؟“ راشیل چلائی۔

ہیری نے خود پر قابو پاتے ہوئے ٹویوٹا کے کھلے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

”کیا؟“

”اس نے کچھ سیسیم نکال کر آرم ریسٹ میں ڈال دی تھی۔ اسی وجہ سے اس کے لباس میں سے کچھ برآمد نہیں ہوا۔ اس کا دایاں کولھا آرم ریسٹ کے ساتھ ٹکا ہوگا۔“

ہیری نے بے خیالی میں اپنے دائیں کولھے پر ہاتھ پھیرا۔ ''سیسیم ہاتھ سے نکالنے پر ڈبرٹو پہلے ہی براہِ راست متاثر ہو چکا تھا۔''

راشیل سکتے کے عالم میں ہیری کو تک رہی تھی۔

''تم ٹھیک ہو؟'' اس نے بمشکل خود کو سنبھالا۔

ہیری تقریباً ہنس دیا۔ ''پتا نہیں۔''

راشیل کے چہرے پر ہچکچاہٹ کے آثار نمودار ہوئے۔ جیسے وہ کچھ جان گئی ہے لیکن شیئر نہیں کرنا چاہتی۔

''کیا ہوا؟'' ہیری نے کہا۔

''کچھ نہیں۔ تمہیں مانیٹر کا خیال رکھنا چاہیے تھا؟ تمہیں چیک کرنا پڑے گا۔ ٹیم پہنچنے والی ہے۔''

''وہ کیا کریں گے۔ میں نے اتنا وقت اندر نہیں گزارا جتنا ڈبرٹو نے گزارا تھا۔ اس نے اندر بیٹھ کر ناشتا بھی کیا تھا۔''

وہ خاموش رہی۔ ہیری نے مانیٹر اسے پکڑا دیا۔

''یہ شروع سے ہی آف تھا...... جب تم نے مجھے دیا۔''

راشیل نے مانیٹر کو دیکھا اور نفی میں سر ہلایا۔

ہیری سوچ رہا تھا کہ اس نے دو مرتبہ مانیٹر جیب سے نکالا اور رکھا۔ شاید لاعلمی میں اس کے ہاتھ کی کسی حرکت نے مانیٹر آف کر دیا ہو۔ اس نے پلٹ کر ٹویوٹا کی طرف دیکھا۔

''کیا وہ خود کو ہلاک کر چکا ہے۔''

''مجھے پانی پینا ہے۔'' وہ بولا اور گاڑی کی طرف چلا گیا۔ گاڑی میں سے پانی کی بوتل نکال کر اس نے گھونٹ بھرے اور بوتل واپس رکھ دی۔ گاڑی کی چھت پر ہاتھ رکھ کر اس نے اپنے احساسات کو پڑھنے کی کوشش کی۔ ایمرجنسی ڈاکٹر کی باتیں یاد کیں جو اس نے ڈبرٹو کے بارے میں بتائی تھیں۔ سب سے خطرناک بات اندرونی تباہ کاری تھی۔ کیا اس کا اپنا دفاعی نظام ناکارہ ہو رہا ہے۔ ''نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔'' اس نے خود سے کہا۔

''ہیری؟''

اس نے سر گھمایا۔ راشیل اس کی طرف آ رہی تھی۔

''ٹیم پانچ منٹ میں پہنچ جائے گی۔ تم کیسا محسوس کر رہے ہو؟''

''میرا خیال ہے کہ میں ٹھیک ہوں۔''

''گڈ، میری بات ہوئی ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ قلیل وقت کے لیے زد میں آنے سے کسی بڑے خطرے کا امکان نہیں ہے لیکن پھر بھی تمہیں ایمرجنسی میں جا کر چیک کرانا چاہیے۔''

''یہ ایمرجنسی بوتل ہے۔'' ہیری نے پھر پانی کی بوتل نکالی اور چند گھونٹ لے کر مسکرایا۔ اس کی پشت گاڑی کی طرف تھی۔ سامنے راشیل کھڑی تھی۔ وہ اس کے قریب سے گزرا...... نگاہ جنوب کی طرف گئی۔ سلور لیک میں کوڑے دان کتنے کتنے فاصلے پر رکھے تھے۔ وہی حال یہاں کوہینگا میں تھا۔ سلور لیک کے مانند یہاں بھی کوڑا کرکٹ اٹھانے کا دن تھا۔ کوڑا اٹھانے والے ٹرک وہاں پہنچنے کے لیے تیار تھے۔ یہ بات سیسیم وہاں پھینکنے والے جانتے تھے۔ انہیں توقع تھی کہ یوں سیسیم کوڑے کے ساتھ سمٹ کر شہر سے دور مخصوص مقام پر کوڑے کے ساتھ نذرِ آتش ہو جائے گی۔

''لاؤ یہ پوسٹر مجھے دو۔ دوسری چیزوں کے ساتھ ڈبرٹو نے اسے بھی کوڑے دان سے نکالا تھا۔ حالانکہ یہ اس کے کسی کام کا نہیں۔''

سائرن کی آواز قریب آ گئی تھی۔

''اس پوسٹر میں کیا ہے؟''

دو فیڈرل گاڑیوں کی جھلک نظر آئی۔ ان کا رخ ہیری اور راشیل کی طرف تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ آگے والی گاڑی بریبنز ڈرائیو کر رہا تھا۔

''ہیری میں کیا پوچھ رہی ہوں؟ ہیری......''

ہیری کے گھٹنے مڑے۔ گرنے سے پہلے راشیل نے اسے تھام لیا۔ ''بوش!'' وہ کراہی۔

''طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ مجھے کار تک لے چلو۔'' وہ آہستہ سے بولا۔ راشیل نے اسے سیدھا کھڑا ہونے میں مدد کی۔ ایک ہاتھ اپنی گردن میں حمائل کیا اور سہارا دے کر اسے کار کی طرف لے گئی۔ ان کے عقب میں گاڑیاں رکیں۔ دروازے کھل کر بند ہونے کی آوازیں بلند ہوئیں۔

''چابیاں کہاں ہیں؟'' راشیل نے پوچھا۔

بریبنز دوڑتا آ رہا تھا۔ جب ہیری نے چابیاں راشیل کے حوالے کیں۔

''کیا ہے؟ کیا ہوا؟''

''میرا خیال ہے کہ سیسیم نے اسے کسی حد تک گزند پہنچایا ہے۔'' راشیل نے جواب دیا۔

بریبنز اضطراری طور پر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔

''ٹھیک ہے اسپتال چلو۔ جب موقع ملے مجھے کال کرنا۔'' بریبنز نے کہا۔

''کم آن بوش۔'' راشیل نے کہا۔ ''میرے ساتھ رہو۔''

☆☆☆

''میں تمہیں واپس کوئین آف اینجلز لے جا رہی ہوں۔ ڈاکٹر گارنر کے پاس۔'' وہ جذباتی انداز میں بولی۔

''جمے رہو...... بوش میرے لیے۔''

چلو ختم فسانہ ہوا۔ ہیری نے مسکراہٹ دبائی۔ راکھ میں کوئی چنگاری دھیمے دھیمے سلگ رہی تھی۔ وہ شعلے میں ڈھل کر اچانک بھڑکنے لگی۔ دل ہنگامہ طلب سینے سے لگانے پر تلا تھا۔ اندیشوں نے اظہار کی جرأت بڑھائی تو سوئی ہوئی حسرت جاگ اٹھی۔

''ٹھیک ہے صرف تمہارے لیے...... سیسیم کیا چیز۔''

وہ سیدھا بیٹھ گیا۔ ''اسپتال کو بھول جاؤ۔ مجھے کینٹ ہاؤس لے چلو۔''

راشیل کی آنکھوں میں حیرت، مسرت اور شوخی کا ملا جلا تاثر۔ ''میں کچھ اور کہنا چاہ رہی تھی۔'' وہ مسکرائی۔ ''غلطی ہو گئی۔''

''غلطی پسند آئی۔ کچھ اور کہنا ہے، کہہ دو...... کب سے ترس رہا ہوں۔''

''تم غلط سمجھ رہے ہو۔''

''ایسا نہیں ہے۔ میں شرط لگاتا ہوں۔''

''ہار جاؤ گے۔'' مسکراہٹ راشیل کے ہونٹوں سے لپٹی ہوئی تھی۔

''تم سے ہار کے بھی جیت جاؤں گا۔''

''مکالمہ ہے یا شاعری؟''

''شاعری...... ہاں یاد آیا۔ دانستہ فریب کھا رہی ہو یا تابِ غم آزما رہی ہو۔''

''بس کرو بوش، یہ بتاؤ کہ تم واقعی ٹھیک ہو؟''

''ہاں...... تمہارے لیے۔''

راشیل نے لمحہ بھر کے لیے سڑک سے نظر ہٹا کر اسے دیکھا۔

''یوں نہ دیکھو۔ گریبان چاک کر کے صحرا میں نکل جاؤں گا۔''

''اچھا بتاؤ یہ کینٹ ہاؤس کی کیا کہانی ہے؟'' راشیل نے راستہ بدل لیا تھا۔ ''اور تم نے ڈراما کیوں کیا؟''

''میں تمہیں وہاں سے ہٹانا چاہتا تھا۔ مجھے کچھ چیک کرنا ہے اور تم سے بات کرنی ہے۔''

''کیسی چیکنگ، کیسی بات؟ تمہیں اندازہ ہے کہ سیسیم کی برآمدگی کا تمام کریڈٹ بریبز لے جائے گا جبکہ وہ دریافت ہماری تھی۔''

ہیری نے جیکٹ میں سے پوسٹر نکال کر کھولا۔ ''فکر مت کرو۔ گرفتاریوں کا کریڈٹ تمہیں ملے گا۔'' اس نے پوسٹر کا نصف حصہ تہ کیا اور اسے گھٹنوں پر پھیلا لیا۔ اس کی دلچسپی کا سامان پوسٹر کے نچلے نصف حصے میں تھا۔

''کن گرفتاریوں کی بات کر رہے ہو؟'' راشیل نے سوال کیا۔

''بتاتا ہوں۔ یوگا کے بارے میں کچھ جانتی ہو؟''

''تھوڑا بہت۔'' اس نے پوسٹر پر نگاہ ماری۔

''دھنور آسن...... ہندی میں یہ پوسچر دھنور آسن کہلاتا۔ انگریزی میں ''بو پوسچر''...... کمان آسن بھی کہتے ہیں۔''

''سن رہی ہوں۔''

''ایلی سیاکینٹ، یوگا کی پریکٹس کرتی تھی۔ میں نے پریکٹس کے مخصوص میٹس ''واک آؤٹ روم'' میں دیکھے تھے۔''

''میں نے بھی دیکھے تھے...... تو کیا ہوا؟''

''تم نے دیوار کا وہ حصہ دیکھا تھا، جہاں سے کوئی پکچر، کلینڈر یا پوسٹر ہٹایا گیا تھا؟''

''ہاں، میں نے دیکھا تھا۔''

''میں شرط لگاتا ہوں کہ یہ پوسٹر دیوار کے اس حصے پر بالکل فٹ بیٹھے گا۔''

''یہ تم نے بات بات پر شرطیں لگانی کب سے شروع کر دی ہیں، خیر آگے بتاؤ یہ دیوار کے اس حصے پر پرفیکٹ چسپاں ہو جائے گا تو کیا مطلب ہوگا؟''

''شرط...... میرا مطلب یہ ایک پرفیکٹ کرائم ہے۔ ایلی سیاکینٹ نے شوہر کو ٹھکانے لگانے کے لیے بڑی باریک بینی سے منصوبہ تیار کیا تھا۔ اگر بدقسمت خوامخواہ دوسری اشیا کے ساتھ پوسٹر نہ اٹھاتا تو مجھے دشواری پیش آتی۔ ایلی سیاکینٹ کے گمان میں نہ ہوگا کہ کیا ہوگا۔ ورنہ وہ پوسٹر کو دوسرے انداز میں تلف کرتی۔''

راشیل نے ناقابلِ یقین نظروں سے ہیری کو دیکھا۔

''اوہ، ہیری تم کہہ رہے ہو کہ ایلی سیاکینٹ دہشت گردوں سے مل گئی تھی اور سیسیم کے بدلے شوہر کو قتل کروا دیا...... نہیں، یہ مضحکہ خیز بات ہے۔''

''چلتی رہو، ہم دو منٹ میں وہاں پہنچنے والے ہیں۔ ایلی سیا سازش کے لیے دہشت گردوں کے ساتھ نہیں بلکہ کسی اور کے ساتھ ملوث تھی۔ سیسیم دھوکا تھا، ورنہ اس طرح اسے کچرے کی نذر نہ کیا جاتا۔ تم بھی پریشان تھیں کہ دہشت

گردوں نے سیسیم کچرے میں ڈالنے کے لیے چوری کیوں کی تھی...... دراصل یہ مرڈر کیس تھا۔ سیسیم اور پروفیسر کا گھر محض دھوکا تھے...... غلط سمت میں ڈالنے کے لیے۔ یہ پوسٹر ہماری مدد کرے گا۔''

''کیسے؟''

''دھنور آسن...... راکنگ بو۔'' ہیری نے پوسٹر کا رخ راشیل کی طرف کرتے ہوئے زیریں کونے کی طرف اشارہ کیا۔ ''کیا اس کو اس آسن کے مانند نہیں باندھا گیا تھا؟''

راشیل نے رفتار کم کی، سامنے دیکھا...... پھر غور سے آسن پر نظر ڈالی۔

''قاتل اور ایلی سیا نے پوسٹر اس خدشے کے پیشِ نظر ہٹایا کہ دورانِ تفتیش کوئی شرط لگانے والا کھٹک نہ جائے۔''

''ہیری تم بہت بڑی بات کر رہے ہو۔''

''پوسٹر اپنی اصل جگہ پر پہنچ جائے گا تو بات چھوٹی رہ جائے گی۔''

''تم کر سکتے ہو؟''

''بس گھر آنے دو۔'' اس نے اعتراف کیا۔ ''امید ہے تمہارے پاس چابی ہوگی۔ لگا لو شرط۔''

☆☆☆

کینٹ ہاؤس کے سامنے بیورو کی کوئی گاڑی نظر نہیں آئی۔ ظاہر ہے سب اس دریافت شدہ سیسیم کی طرف متوجہ تھے۔

''شکر ہے، اس بار میکسویل کا سامنا نہیں ہوگا۔'' ہیری نے کہا۔

راشیل بے تاثر چہرے کے ساتھ خاموش تھی۔

ہیری نے پوسٹر کے ساتھ کرائم سین کی تصاویر والی فائل بھی اٹھا لی۔ ''اگر پوسٹر ٹھیک فٹ نہیں ہوا تو میں اس معاملے سے نکل جاؤں گا پھر تم اپنی مرضی کے مطابق حرکت کر سکتی ہو۔''

کچھ دیر بعد وہ مذکورہ دیوار کے سامنے مکان کے اندر کھڑے تھے۔ ہیری نے پوسٹر پھیلایا...... راشیل نے ہاتھ بٹایا۔ ہیری کا اندازہ ٹھیک نکلا۔ بال برابر فرق نہیں تھا۔ صرف کونوں پر ٹیپ کے نشانات کے علاوہ...... ہیری نے پوسٹر واپس لپیٹا اور دونوں لیونگ روم میں آگئے۔

''دھنور آسن میں خود کو بندھوانے کا خیال ایلی سیا کا ہو سکتا ہے۔ شاید تفتیش کنندگان کو الجھانے کے لیے۔ تاہم اسے اور اس کے ساتھی یا قاتل کا اندازہ تھا کہ کوئی سراغ رساں پوسٹر کو دیکھ کر لنک نہ ملا لے۔ لہٰذا پوسٹر ہٹانا ضروری تھا۔ اسکائی ماسک کے علاوہ تمام اشیا کچرے سے برآمد ہوئیں۔ ڈبرٹو کی بدقسمتی...... ہماری خوش قسمتی۔''

''ایلی سیا ماسٹر کریمنل ہے۔'' راشیل نے کہا لیکن ہیری نے اس کے لہجے میں ہلکا سا طنز محسوس کر لیا۔ تاہم اس نے پروا نہیں کی۔ وہ پُریقین تھا کہ وہ راشیل کو قائل کر لے گا۔

''چند ایک اشیا، مثلاً ٹائیز، گلوز، ماسک، سائلنسر وغیرہ نہیں ملے۔ اگر تم اپنے آدمیوں کو ہدایت دو کہ وہ دیگر کوڑے دانوں کی تلاشی لیں تو وہ بھی مل جائیں گی۔''

''کہانی میں متعدد سوراخ ہیں۔ یہاں دو آدمی داخل ہوئے تھے۔ تمہاری کہانی سے احساس ہو رہا ہے کہ ایلی سیا نے کسی ایک کو ساتھ ملا کر سازش تیار کی تھی، جبکہ تمہارے گواہ کے مطابق تم نے پریز کو بتایا تھا کہ ''مُل ہالینڈ لک اوور تک...... جہاں ڈاکٹر کا قتل ہوا وہاں بھی دو گاڑیاں اور دو آدمی تھے......؟'' راشیل نے غیر متاثر انداز میں اعتراض کیا۔ ''پھر امریکا میں ''ڈوبی'' کی موجودگی کا علم صرف ایف بی آئی کو تھا۔ نیویارک ٹائمز کی آخری اسٹوری ترکی سے متعلق تھی۔''

ہیری نے ہاتھ اٹھایا۔ ''ذرا آہستہ چلو۔ مجھے پیاس لگی ہے۔'' وہ کچن میں چلا گیا۔ ریفریجریٹر سے ٹھنڈے پانی کی بوتل نکالی...... پانی پیتے ہوئے اس نے دروازہ کھلا رکھا۔ وہ کاسنی انگوروں کے رس کی پلاسٹک بوتل کو دیکھ رہا تھا۔ وہ بالائی شیلف میں رکھی تھی۔ پانی کی بوتل رکھ کر اس نے انگوروں کے رس کی بوتل اٹھائی۔ اسے یاد آ رہا تھا کہ دوسری مرتبہ جب وہ زبردستی کینٹ ہاؤس میں داخل ہوا تھا اس نے گیراج میں رکھے ٹریش کین میں چھوٹے کاغذی تولیے دیکھے تھے جن پر کاسنی دھبے پڑے تھے۔

''پزل کا ایک اور اشارہ۔'' اس نے خود سے کہا۔ بوتل واپس رکھی اور ریفریجریٹر بند کر کے لیونگ روم میں آ گیا۔

اس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی راشیل نے نیا سوال داغ دیا۔

''نیز وہ جس طرح بندھی تھی...... اس طرح دو افراد ہی اُسے باندھ سکتے تھے۔''

''چلو میں اسی سوال سے شروع کرتا ہوں۔'' ہیری نے کہا۔ ''تم بھول رہی ہو کہ وہ یوگا کی پریکٹس کرتی تھی۔ وہ کسی مدد کے بغیر یہ آسن اختیار کرنے پر قادر تھی۔ باندھنے کا کام اس کے ساتھی نے کیا۔ باقی رہ گئے دو سوال۔ جہاں قتل

ہوا وہاں دوسرا آدمی میرے گواہ کے مطابق گاڑی سے اترا ہی نہیں تھا۔ دوسری گاڑی میں ایلی سیا خود تھی۔''

جملہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ راشیل ہنس پڑی۔ ''میں یہ بھی فرض کر لیتی ہوں لیکن سب سے ٹیڑھا سوال وہی ہے کہ ایلی سیا نے ہمارے ماسٹر انویسٹی گیٹر کو ڈوبی کا نام کیسے بتایا؟''

''ہاں واقعی سوال ٹیڑھا ہے بلکہ بل دار ہے۔ یہ بتاؤ کہ ڈوبی کی وڈیو ائرپورٹ پر بیورو نے کب دیکھی۔''

''کیا مطلب؟''

''پلیز، جواب دو۔''

''او کے، بارہ اگست...... گزشتہ برس۔''

''او کے پھر کیا ہوا؟ بیورو کو الرٹ کر دیا گیا اور وفاقی ہوم لینڈ سیکیورٹی کو بھی؟''

''ہاں...... لیکن فوراً نہیں۔ دو ماہ کی جانچ پڑتال کے بعد...... بلیٹن میں نے ہی لکھا تھا جو نو اکتوبر کو سرکولیٹ ہوا۔''

''اسے پبلک نہیں کیا گیا؟''

''وہ اس لیے کہ دراصل...... میں بتا نہیں سکتی۔''

''تم نے بتا دیا ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''دو مہینے کے اندر تم نے اندازہ کر لیا تھا کہ وہ کہاں نمودار ہوگا۔ اگر تم لوگ مشتہر کر دیتے تو وہ انڈر گراؤنڈ چلا جاتا اور پھر کبھی نظر نہیں آتا۔''

''تم اپنی کہانی جاری رکھو۔'' راشیل نے اس کے اندازے کی تردید نہیں کی۔

''اندرونِ خانہ جس نے بھی بلیٹن پڑھا، ان میں سے کوئی بھی ایلی سیا کو ڈوبی کا نام بتا سکتا تھا۔''

راشیل پھر ہنس دی۔ ''فرض کر لیا لیکن بہت سے لوگ ہیں۔ شارٹ لسٹ کیسے کرو گے؟''

''یہ کام تم کرو گی۔ الٹا چلنا شروع کرو۔ جو ایجنسیاں باخبر تھیں، ان میں سے کس کے افراد کا پہلی مرتبہ ایلی سیا سے ٹاکرا ہوا۔''

راشیل نے نفی میں سر ہلایا۔ اس کی تیوریوں پر بل پڑ گئے۔

''جس دائرے کا تم ذکر کرتے رہے ہو۔ اس دائرے کے اندر نہیں، کوئی بھی اس سے ٹکرا سکتا تھا...... مطلب مڈبھیڑ......''

''گڈ، اب یوں سوچو کہ وہ کون ہو سکتا ہے جسے ڈوبی اور سیسیم دونوں کے بارے میں علم تھا۔ مزید برآں وہ یہ بھی جانتا تھا یا تھے کہ ڈاکٹر کینٹ (مقتول) سیسیم تک رسائی رکھتا ہے۔ اب سوچو ایسا کون پہلی مرتبہ ایلی سیا سے ملا؟''

''نہیں...... نہیں...... یہ ایک غیر معمولی اتفاق ہوگا، فلک بوس اتفاق۔'' اس کی تیوریوں کے بل کھنچ گئے۔ اسے دفعتاً احساس ہوا کہ ہیری بوش اسے کہاں لے جا رہا ہے۔ سمجھنے کے بعد وہ شاک کی کیفیت میں تھی۔

''میں اور میرا پارٹنر ایک سال پہلے ڈاکٹر کینٹ کو خبردار کرنے آئے تھے۔'' اس نے سرگوشی کی۔ ''میرا قیاس ہے کہ تم مجھ پر شک کر رہے ہو۔''

''میں نے کئی جگہ شی (She) نہیں۔ ہی (He) کا لفظ استعمال کیا ہے۔ تم اکیلی یہاں نہیں آسکتیں۔''

ہیری کی ذومعنی بات کا مطلب سمجھ کر راشیل کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ ''تو وے...... یہ پاگل پن ہے۔ میں تم پر یقین نہیں......'' وہ یکلخت تھم گئی۔ اپنے پارٹنر کا خیال اس کے ذہن میں آیا۔

ہیری کھڑا ہو گیا۔ لوہا گرم تھا۔ ''وہاٹ؟'' وہ بولا۔

''کچھ نہیں۔''

''بول دو۔''

''دیکھو۔'' وہ مضبوط لہجے میں بولی۔ ''میرا مشورہ ہے کہ کسی اور سے اپنی تھیوری کا ذکر نہیں کرنا۔ تم خوش قسمت ہو کہ یہ باتیں تم نے میرے سامنے کیں۔ جو محض ایک بے معنی پوسٹر کے گرد چکرا رہی ہیں۔''

''اس کے سوا کوئی نظریہ نہیں ہے۔ میں حقائق کی بات کر رہا ہوں۔ اس نظریے کو نظر انداز کرو گی تو بیورو یا کوئی اور بھی قاتل تک نہیں پہنچ سکے گا۔ یا یوں کہہ لو کہ اصل قاتل تک۔ بیورو، ہوم لینڈ سیکیورٹی اور دیگر وفاقی ایجنسیوں کی گہری دلچسپی اس بات میں ہے کہ دہشت گردی کی موجودگی کو ثابت کریں۔ اس طرح وہ اپنی ناکامیوں کی گرد جھاڑ کر اپنی اہمیت منوائیں گے۔ جہاں تک ثبوت و شواہد کی بات ہے تو پوسٹر محض ابتدا ہے۔ ایلی سیا کو لائی ڈیٹیکٹر پر رکھو گی تو معلوم ہوگا کہ اس نے مجھے، تمہیں اور تمہارے ماسٹر انٹروگیٹر سے جو بولا...... سب جھوٹ تھا۔ اصل ماسٹر ایلی سیا خود ہے۔''

راشیل آگے جھکی، فرش کی طرف دیکھا اور بولی۔ ''شکریہ ہیری جس ماسٹر انٹروگیٹر کا مذاق اڑا رہے ہو، وہ میں تھی۔''

ہیری کا منہ کھل گیا۔

''اوہ...... ویل...... سوری۔ لیکن کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نکتہ یہ ہے کہ وہ جھوٹ بولنے میں ماسٹر ہے۔ لیڈی

ماسٹر۔‘‘
راشیل اٹھ کے کھڑی ہوگئی اور آہستہ آہستہ چلتی ہوئی کھڑکی کے پاس چلی گئی۔ ونڈو بلائنڈ میں رخنہ پیدا کر کے اس نے باہر جھانکا۔
ہیری سمجھ گیا کہ راشیل کی دلچسپی قریب الختم ہے۔
’’تمہارے گواہ کا کیا ہوا؟‘‘ اس نے مڑے بغیر پوچھا۔ ’’تم نے کچھ نام اگلوائے تھے؟‘‘
’’دراصل نام اس نے ایک ہی سنا تھا۔ پُریقین نہ ہونے کی وجہ سے اس نے کئی نام لیے۔ میں پہلے بتا چکا ہوں۔ بیان کے مطابق قاتل نے گولی چلاتے وقت نام لیا تھا، جیسے نعرہ لگاتے ہیں۔ نام اور دھماکا، اگرچہ دھماکا مصنوعی سائلنسر کی وجہ سے زوردار نہیں تھا۔ تاہم کچھ فاصلہ بھی تھا۔ تینوں عناصر ایک دوسرے میں اُلجھ گئے۔‘‘ ہیری نے کہا۔ ’’مزید یہ کہ عینی شاہد ہراساں بھی تھا۔‘‘
’’تم نے چار نام بتائے تھے۔‘‘ وہ بولی۔ ’’اریٹو، مولیسا، اولیسا اور الیکسا...... کیا بات ہوئی؟ کیا تمہارا گواہ بھی سازش کا حصہ تھا۔ محض ایک فریب؟‘‘
’’نہیں۔ پوسٹر ملنے کے بعد راستہ کھل گیا۔ میں نے الٹا چلنا شروع کیا اور معما حل ہوتا گیا۔‘‘
’’یعنی؟‘‘
’’یعنی یہ کہ قاتل نے نام ایلی سیا کا لیا تھا جو گاڑی سے نہیں اتری تھی۔ ناموں میں اریٹو کے علاوہ تینوں ناموں پر غور کرو...... گواہ کا خوف، فاصلہ اور دھماکے کا عنصر نکال دو تو وہ نام صاف سن لیتا...... ایلی سیا۔‘‘ ہیری مسکرایا۔
’’لیکن وہ تو یہاں بندھی پڑی تھی۔‘‘ راشیل نے قدرے نرمی سے کہا۔ اس کی آنکھوں میں دلچسپی کا عنصر واپس آنے لگا۔
ہیری سنبھل گیا اور شرط لگانے سے پہلے اپنا بہترین پتّا نکالا۔ تصاویر والی فائل راشیل کی طرف بڑھائی۔
’’دیکھو، کیا نظر آرہا ہے؟‘‘
راشیل نے فائل کھولی اور مختلف زاویوں سے کھینچی گئی ماسٹر بیڈروم کی تصاویر دیکھنے لگی۔
’’میں کیا مس کررہی ہوں؟‘‘ اس نے استفسار کیا۔
’’مجھے۔‘‘
’’کیا؟‘‘ اس نے سر اٹھایا۔ ہیری رخسار کھجا رہا تھا۔
’’دیکھو اس تصویر میں کپڑے نظر نہیں آرہے۔ اس نے بتایا تھا کہ حکم کے مطابق وہ کپڑے اتار کر بستر پر بیٹھ گئی تھی۔ کیا ہم یقین کرلیں کہ گھر میں داخل ہونے والوں نے باندھنے سے پہلے ایلی سیا کو اجازت دی ہوگی کہ وہ لباس کو صحیح جگہ پر لٹکا دے؟ اب یہ آخری فوٹو دیکھو۔ ای میل فوٹو کا پرنٹ آؤٹ۔‘‘
وہ پرنٹ کو گھور رہی تھی۔ ہیری نے دیکھا، اس کی آنکھوں میں چمک بڑھ گئی تھی۔
’’کیا دیکھا؟‘‘
’’گاؤن۔‘‘ اس نے ہیجانی آواز میں جواب دیا۔
’’ہم نے جب اسے لباس لینے کے لیے اکیلا چھوڑا تو وہ گاؤن لینے کے لیے وارڈروب کی طرف گئی۔ کرسی پر گاؤن نہیں تھا بلکہ کہیں نہیں تھا۔
ہیری نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔ ’’کہانی کہتی ہے کہ نرم دل دہشت گردوں نے گاؤن واپس جگہ پر رکھنے کے بعد اسے باندھا تھا یا پھر تمام کارروائی کے دوران میں مسز کینٹ کو دو بار باندھا گیا۔ بوجہ گاؤن بھی حرکت پذیر رہا...... اور اس تصویر میں کلاک کو دیکھو۔ اس کا پلگ ٹیبل کے نیچے تھا جسے نکال دیا گیا۔‘‘
’’کیوں؟‘‘
’’مجھے نہیں معلوم۔ شاید وہ نہیں چاہتے تھے کہ تصویر میں صحیح وقت دکھائی دے۔ ممکن ہے کہ پہلا فوٹو ایک دن پہلے لیا گیا ہو...... یا دو دن یا دو ہفتے۔‘‘
راشیل نے جس انداز میں سر کو جنبش دی۔ ہیری سمجھ گیا کہ وہ یقین کی آخری منزل پر ہے۔
’’ایک مرتبہ اسے باندھا گیا۔ فوٹو بنانے کے لیے۔ دوسری مرتبہ باندھا گیا بازیابی کے لیے۔ جب ہم نے آکر اسے کھولا۔‘‘ راشیل نے کہا۔
’’بالکل ٹھیک۔ اس نے اپنے شوہر کو نہیں مارا۔ مارنے والا اس کا ساتھی تھا لیکن وہ وہاں موجود تھی۔ بعدازاں انہوں نے سیسیم اور دیگر اشیا کو کچرے کے سپرد کیا۔ گاڑیاں پروفیسر کے گھر کے آگے کھڑی کیں۔ واپس آئے اور ایلی سیا کا ساتھی اسے باندھ کر نکل گیا۔ سب کچھ آس پاس ایک مخصوص دائرے میں اس لیے ہوا کہ پولیس کے آنے سے پہلے...... ایلی سیا کو باندھ کے ڈالنا تھا۔‘‘
’’یعنی جب ہم پہنچے تو وہ بے ہوش نہیں تھی۔ پلان کے مطابق ایک ڈراما تھا جس میں گیلے بستر نے رنگ بھر دیا۔‘‘ راشیل نے پُرجوش انداز میں کہا۔
’’ہاں اور پیشاب کی بُو نے انگوروں کے رس کی معمولی سی خوشبو کو بھی چرا لیا۔‘‘
’’کیا مطلب؟‘‘ راشیل چونکی۔

"خراشیں اور بندشوں کے اودے نشانات دراصل کاسنی انگوروں کے رس کا کرشمہ تھا۔ اودے نشانات بتا رہے تھے کہ اسے گھنٹوں پہلے باندھا گیا تھا جبکہ ایسا نہیں تھا۔ انگوروں کے رس کی بوتل ابھی تک ریفریجریٹر میں رکھی ہے۔"

"اوہ مائی گاڈ......"

"کیا ہوا؟"

"جب ہم اُسے یہاں سے لے گئے تھے اور میں اس کے ساتھ خفیہ جگہ پر چھوٹے سے کمرے میں سوال جواب کر رہی تھی۔ اس وقت مجھے وہم سا ہوا تھا کہ کہیں انگوروں کے رس کی خوشبو ہے۔ میں نے سوچا کہ ہم سے پہلے وہاں جو ہوگا، اس نے سرخ انگوروں کا رس پیا ہوگا...... اوہ نو......"

"اب تم سمجھ رہی ہو۔" ہیری نے کہا۔

معاً راشیل کے روشن چہرے پر ایک سایہ لہرایا۔ "لیکن محرک کہاں گیا؟" وہ بولی۔ "ہم ایک نامعلوم فیڈرل ایجنٹ کے بارے میں بات کر رہے ہیں جس کی وجہ سے ایک آدمی قتل ہوا اور ایک خود بالواسطہ مارا گیا۔ سیسیم اسپتال سے نکالی گئی۔ ہماری تھیوری میں کوئی جھول نہیں رہنا چاہیے۔"

ہیری اس سوال کے لیے تیار تھا۔

"محرک کیا تھا؟ ایک رخ تم دیکھ چکی ہو۔ وہ تھا ایلی سیا کا حسنِ جہاں سوز، توبہ شکن......"

راشیل کی آنکھیں پھیل گئیں۔ "لیکن وہ (HE)......"

"مجھے بات ختم کرنے دو۔" ہیری نے کہا۔ "گزشتہ برس جب تم اور بریبز ڈاکٹر کو ہوشیار کرنے آئے تھے، اس وقت ایلی سیا اور بریبز کی آنکھ لڑی اور افیئر شروع ہوا۔ بات بڑھتی گئی، دوسرا رخ انشورنس کی رقم تھی۔ اس کے ساتھ ڈاکٹر کا اپنے پارٹنر کی کمپنی میں نصف حصہ۔ زن اور زر...... یہ محرک کافی و شافی تھا۔ سیسیم، دہشت گردی یا کسی اور چیز کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ یہ سیدھا سادہ مرڈر تھا سیکس اور دولت کے لیے۔ اب لگالو شرط۔"

راشیل کی ایک بھوں پیشانی پر چڑھ گئی۔ اس کا سر دائیں بائیں ہل رہا تھا۔ "تم نہیں جانتے تم کیا کہہ رہے ہو۔ بریبز شادی شدہ، تین بچوں کا باپ ہے۔ خشک مزاج اور بورنگ ہے۔ خرافات سے اسے کوئی دلچسپی نہیں۔"

"کوئی بھی کسی بھی وقت بدل سکتا ہے۔ عورت ایک فتنہ ہے۔ سب نہیں تو اکثر...... اور مرد......"

عصمت

عصمت کے متعلق خود عورت کا جو معیار ہے۔ وہ مردوں کی پرواز خیال سے اس قدر بلند و بالا ہے کہ وہ اس معیار کی بلندی کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ یہ عورتوں کو پردہ میں بٹھانے والے مرد جو اپنے آپ کو عورت کی عصمت کا محافظ سمجھتے ہیں یہ نہیں جانتے کہ اپنی عصمت کی محافظ یا تو عورت خود ہوتی ہے ورنہ دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں ہے جو عورت کو اس گمراہی سے روک سکے۔ اس لیے کہ مرد اپنے پورے استبداد اور اپنی پوری جابرانہ قوتوں سے کام لیں تو زیادہ سے زیادہ یہی کر سکتے ہیں کہ عورت کو جسمانی عصمت شکنی سے محفوظ رکھ سکیں لیکن دراصل عصمت تو اسی وقت سے ختم ہو جاتی ہے جب کسی عورت کے ذہن میں اس قسم کا گمراہ خیال آجائے۔"

مرسلہ: عبدالرؤف ضیا، پنڈی گھیب (کیمبل پور)

"تم پوری بات سن لو۔ تم غلطی پر ہو۔ بریبز اس نے پہلے ایلی سیا سے ملا ہی نہیں۔ جب میں گزشتہ سال یہاں آئی تھی تو وہ میرا پارٹنر نہیں تھا۔ یہ بات میں نے تمہیں کبھی نہیں بتائی۔ ضرورت بھی نہ موقع......"

ہیری نے زوردار جھٹکا کھایا۔ الیکٹرک شاک...... وہ شروع سے بریبز کو پارٹنر فرض کرتا آیا تھا۔ بریبز کی شبیہ لاشعوری طور پر کہانی میں فٹ ہوگئی تھی۔

"پھر اس وقت پارٹنر کون تھا؟"

"میں نے پارٹنر تبدیل کر لیا تھا۔"

"کون تھا؟"

راشیل اس کی آنکھوں میں دیر تک تکتی رہی......

"کلف میکسویل۔"

☆☆☆

ایک اور جھٹکا۔ وہ تقریباً ہنس دیا تھا لیکن کچھ نہ کر سکا۔ سر جھٹک کر رہ گیا۔ مطلب، راشیل یہ کہہ رہی تھی کہ مرڈر کیس میں ایلی سیا کا ساتھی، میکسویل تھا...... وہی جسے چند گھنٹے قبل ہیری کینٹ ہاؤس میں ہتھکڑی لگا چکا تھا۔

"یقین نہیں آتا۔" بالآخر وہ بولا۔

راشیل کبیدہ خاطر نظر آئی۔ اس بات پر کہ یہ گھناؤنا کام ایک اندر کے مہرے نے کیا تھا۔ سیسیم کا دھوکا خبیب

صورتی سے دیا گیا۔
دونوں مہر بہ لب ایک دوسرے کو تک رہے تھے۔ کچھ کہنے سننے کا یارانہ تھا۔ سب کو دہشت گردوں کے پیچھے لگا کر دونوں نے عیاشی کا سامان کرلیا تھا۔
''اگر کبھی ڈوبی اور ساتھی پکڑے بھی گئے تو اس قتل کا دفاع نہیں کرسکیں گے۔''
''ہاں، یہ ایک مکمل جرم ہے...... قریب قریب......'' ہیری نے اعتراف کیا۔ ڈبرٹو غریب خوامخواہ دودھ میں مکھی بن کے گرا۔ ورنہ ہم ابھی تک......'' ہیری چپ ہوگیا۔
''اب ہمیں کیا کرنا چاہیے بوش؟'' الفت بھرا لہجہ پھر لوٹ آیا۔
ہیری نے شانے اچکائے، پھر کچھ سوچ کر کہا۔
''دونوں کے لیے چوہے دان بنا کر دو الگ کمروں میں چھوڑ دیں گے اور گھنٹی بجائیں گے۔ دونوں پر الزام دھر دیں گے۔ بلیم گیم...... میرا اندازہ ہے کہ ایلی سیابول پڑے گی۔ وہ الزام میکسویل پر لگائے گی کہ اس نے اپنی پوزیشن کو استعمال کرتے ہوئے اسے استعمال کیا۔''
''غالباً تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ نیز میرا نہیں خیال کہ میکسویل اتنا اسمارٹ ہے...... جو تم سے جان بچالے۔ میں اس کے ساتھ کام کرچکی ہوں اور......'' راشیل کے فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے فون نکال کر اسکرین دیکھی۔
''بریز ہے۔'' اس نے بتایا۔
''باتوں کے دوران میں معلوم کرو، میکسویل کہاں ہے؟'' ہیری نے اشارہ کیا۔
راشیل نے فون اٹینڈ کیا۔ چند سوالات کے جواب دیے اور ہیری بوش کی خیریت کے بارے میں بتایا۔ وہ سرسری انداز میں باتوں کا رخ میکسویل کی طرف لے گئی۔
''بائی داوے، میکسویل کہاں ہے؟ مجھے بات کرنی ہے۔ ہال وے میں ہیری کے ساتھ اس کا رویّہ مجھے برا لگا تھا۔''
اس نے رک کر جواب سنا۔ اس کی پیشانی پر بل پڑتے دیکھ کر ہیری چوکنا ہوگیا۔
''کب کی بات ہے؟'' راشیل نے سوال کیا۔ جواب سننے کے بعد اس نے کہا۔
''سنو، مجھے جانا ہوگا۔ ہیری کو شاید ڈسچارج کر رہے ہیں۔ فارغ ہوتے ہی میں وہاں آتی ہوں۔'' رابطہ ختم کرنے کے بعد اس نے ہیری کو دیکھا جو سوالیہ نظروں سے اسے تک رہا تھا۔
''کیا کہا اُس نے؟'' ہیری نے سوال کیا۔
''اس کا کہنا ہے کہ اکثریت سیسیم کے مقام پر ہے۔ اور وہ لوگ ریڈی ایشن ٹیم کا انتظار کر رہے ہیں۔ مارک ٹوئن سے گواہ کو اٹھانے کے لیے میکسویل نے اپنی خدمات پیش کیں۔''
''وہ اکیلا گیا ہے؟''
''بریز نے یہی بتایا ہے۔''
''کتنی دیر ہوگئی؟''
''نصف گھنٹا۔''
''وہ اُسے ختم کرنے گیا ہے۔ نکلو یہاں سے۔'' ہیری تیزی سے حرکت میں آیا۔ ''جیسی کے کمرے میں فون نہیں ہے۔''
ہیری نے ہالی ووڈ ڈویژن کے واچ کمانڈر سے رابطہ کر کے کہا کہ ایک پٹرول کار ہوٹل کی طرف روانہ کردی جائے۔ جو گواہ کو چیک کرے گی پھر اس نے ہوٹل میں استقبالیہ کا نمبر ملایا۔
''ایلون، میں ہیری بوش بات کر رہا ہوں۔ صبح آیا تھا۔ پہچانا؟''
''اوہ یس، کیا بات ہے آفیسر؟''
''کیا کسی نے چارلس ڈکنز سے ملنے کی کوشش کی؟''
''نہیں۔''
''گزشتہ بیس منٹ میں کوئی پولیس جیسا آدمی وہاں آیا تھا؟''
''نہیں، کیا ہوا؟''
''غور سے سنو۔ تم اوپر جا کر میرا پیغام چارلس ڈکنز تک پہنچاؤ گے۔ تم کہو گے کہ وہ فوراً وہاں سے نکل جائے اور کہیں سے مجھے فون کرے۔''
''فرنٹ ڈیسک پر میں اکیلا ہوں۔''
''یہ ایمرجنسی ہے۔ تمہارے پانچ منٹ خرچ ہوں گے۔ میرا نمبر لکھو...... تین دو۔ تین، دو۔ چار۔ چار، پانچ۔ چھ۔ تین۔ ایک۔ سمجھ گئے۔''
''ٹھیک ہے جاتا ہوں۔''
''گڈ، میرے علاوہ کوئی آئے تو کہنا کہ وہ چیک آؤٹ کر گیا ہے...... شکریہ۔'' اس نے فون بند کر کے راشیل کی طرف دیکھا۔ راشیل سمجھ گئی کہ ہیری ایلون پر تکیہ نہیں کر سکتا۔ ہیری کے تاثرات یہی کہہ رہے تھے۔
اس نے گاڑی کی رفتار بڑھا دی۔ پوری توجہ ڈرائیونگ پر تھی۔ ہیری نے اندازہ لگایا کہ وہ پانچ منٹ

میں مارک ٹوئن ہوٹل پہنچ سکتا ہے۔ اس لیے بے چینی محسوس کی۔ میکسویل کو نصف گھنٹے کی سبقت حاصل تھی۔

''اس نے ہوٹل کا عقبی راستہ بھی اختیار کیا ہوگا تو وہ جیسی تک پہنچ چکا ہوگا۔'' ہیری نے اندیشہ ظاہر کیا۔

''استقبالیہ کلرک پر بھروسا نہیں کیا جاسکتا۔''

''ممکن ہے وہ صرف یہ جاننا چاہ رہا ہو کہ جیسی اس کے لیے خطرہ بن سکتا ہے یا نہیں......'' راشیل نے خیال ظاہر کیا۔

ہیری نے نفی میں سر ہلایا۔ ''کوئی چانس نہیں ہے۔ کوڑے دان سے سیسیم کی برآمدگی کے بعد وہ کوئی رسک نہیں لے گا۔ اس کی سازش کا تاروپود بکھر چکا ہے۔ ایک ہی راستہ ہے کہ وہ جلد از جلد ممکنہ خطرات کا صفایا کردے۔ پہلے گواہ پھر ایلی سیا۔''

''ایلی سیا؟ جس کے لیے سب ہنگامہ ہوا۔ کیا وہ اس کے خلاف جائے گا؟'' راشیل نے شک کا اظہار کیا۔

''کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جب جان پر بن آئے تو باقی تمام ترجیحات کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ اس نے ایک بڑا قدم اٹھایا ایلی سیا کے لیے...... اب وہ ایسا ہی قدم صرف اپنی خاطر اٹھائے گا...... اور......''

دفعتاً وہ چپ ہوگیا۔ سینے میں گھونسا سا لگا۔ اس نے بلند آواز میں خود پر لعنت بھیجی...... ہالی ووڈ باؤل کے سامنے اس نے ہائی لینڈ ایونیو پر خطرناک انداز میں تین لائنیں کراس کیں اور چیختے پہیوں کے ساتھ سامنے سے آنے والے ٹریفک سے بچ کر یوٹرن لیا۔ کار ایک طرف سے اٹھی...... اور ہالی ووڈ فری وے پر دوڑنا شروع کیا۔ راشیل کا ایک ہاتھ ڈیش بورڈ اور دوسرا ہینڈل پر تھا۔

''ہیری کیا کررہے ہو؟''

ہیری نے سائرن آن کیا...... چھت کی بتی بھی روشن ہوگئی۔ وہ رفتار بڑھاتا چلا گیا اور چلّا کر جواب دیا۔

''جیسی کی طرف جانے کا اس نے دھوکا دیا ہے۔ اس کے لیے بڑا خطرہ کون ہے؟''

''ایلی سیا۔'' راشیل نے بلند آواز میں کہا۔

''ہاں، وہ ایلی سیا کو ٹیکٹیکل انٹیلی جنس یونٹ سے نکالنے گیا ہے۔'' ہیری نے کہا۔ وہ اندازہ لگا رہا تھا کہ کیا وہ بغیر سائرن کے عام انداز میں گیا ہوگا۔

راشیل نے سیل فون نکالا۔ وہ نمبر کے بعد نمبر ملا رہی تھی۔ لاحاصل...... کوئی جواب نہیں آرہا تھا۔

''TIU کہاں ہے؟''

''اس مرتبہ راشیل نے بلاجھجک جواب دیا۔

''براڈوے پر، ملین ڈالر تھیٹر بلڈنگ کی تیسری انٹری۔''

ہیری نے سائرن بند کیا اور اگنا سیو کا نمبر ملایا۔

''کہاں ہو تم؟''

''چھوڑ دو سب کچھ...... ملین ڈالر تھیٹر بلڈنگ پہنچو۔ تیسری سڑک سے داخل ہونا۔ کوئی سوال نہیں۔ جلدی کرو۔''

اس نے فون بند کرکے سائرن آن کردیا۔

☆☆☆

اگلے دس منٹ، دس گھنٹوں کے مانند تھے۔ ہیری تیز رفتار بل کھاتے سانپ کے مانند ٹریفک میں راستہ بنا رہا تھا۔ تین بلاک پیچھے اس نے سائرن بند کردیا۔ وہ تھیٹر کے قریب تھے۔ بلند عمارت نظر آتے ہی اس نے کہا۔

''سیکرٹ یونٹ اور سیکرٹ آفس کے لیے اچھی جگہ۔ کوئی شک نہیں کرسکتا۔''

راشیل نے پھر کال کرنے کی کوشش کی اور مایوسی کے عالم میں فون بند کردیا۔ ''سیکریٹری کو تو ہونا چاہیے۔'' وہ بڑبڑائی۔

''کون سی منزل؟''

''ساتویں۔'' راشیل نے جواب دیا۔

''اسکواڈ؟''

''آٹھ ایجنٹ...... آفس منیجر چھٹی پر ہے، سیکریٹری غالباً لنچ کے لیے نکلی ہوگی۔ لیکن ایلی سیا کو تنہا نہیں ہونا چاہیے۔ یہ پالیسی کے خلاف ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔''

ہیری نے موڑ کاٹا اور تیسری اسٹریٹ میں داخل ہوکر گاڑی روک دی۔ کچھ دور اگنا سیو عام سے انداز میں والوو اسٹیشن ویگن کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ ویگن کے قریب ایک ایف بی آئی کی کار کھڑی تھی۔ وہ دونوں گاڑی سے اترے۔ ہیری، اگنا سیو کی طرف گیا اور راشیل نے فیڈرل بیورو کی کار میں جھانکا۔

''کیا تم نے میکسویل کو دیکھا؟'' ہیری نے اگنا سیو سے سوال کیا۔

''کون؟''

''وہی جسے ہم نے کینٹ ہاؤس میں باندھا تھا۔''

''نہیں، میں نے کسی کو نہیں دیکھا، کیا مسئلہ ہے؟''

اسی اثنا میں راشیل ان دونوں کے قریب آگئی۔

''وہ کار اسی کی ہے۔'' اس نے انکشاف کیا۔

ہیری نے اگنا سیو کو بتایا کہ راشیل کون ہے۔ دونوں نے مصافحہ کیا۔

''اس کا مطلب وہ اوپر ہے۔'' ہیری بولا۔ ''کتنی سیڑھیاں ہیں؟''

''تین اسٹیئر ویلز۔'' راشیل نے جواب دیا۔ ''لیکن وہ ان سیڑھیوں سے باہر آئے گا جو اس کی کار سے قریب ہیں۔'' راشیل نے کونے کی جانب ڈبل اسٹیل ڈور کی طرف اشارہ کیا۔

ہیری نے ڈور کا رخ کیا۔ وہ دونوں بھی اس کے پیچھے تھے۔

''آخر ہو کیا رہا ہے؟'' اگنا سیو کی آواز آئی۔

''میکسویل، ڈاکٹر کا قاتل ہے۔'' ہیری نے جواب دیا۔

اگنا سیو حیرت زدہ رہ گیا۔

ہیری نے ڈور کا جائزہ لیا، باہر کی جانب کوئی ناب یا ہینڈل نہیں تھا۔ اس نے زور دیا تو پٹ تھوڑے سے کھل گئے۔ وہ مڑا اور اگنا سیو کو دیکھا۔

''غور سے سنو، وقت کم ہے۔ مجھ پر بھروسا کرو۔ میکسویل ہمارا ٹارگٹ ہے۔ وہ یہاں ایلی سیا کو نکالنے آیا ہے۔''

''ایلی سیا؟ وہ یہاں کیا کر رہی ہے؟''

''یہ بھی ایف بی آئی کی ایک خفیہ لوکیشن ہے۔ وہ یہاں لائی گئی تھی۔ سوالات مت کرو۔ میں اور راشیل اوپر جا رہے ہیں۔ تم اس دروازے پر نظر رکھو گے۔ اگر میکسویل یہاں سے نکلے، اسے قابو کر لینا۔ چاہے گولی چلانا پڑے۔ میں سنجیدہ ہوں۔''

''سمجھ گیا۔'' اگنا سیو نے مضبوط لہجے میں کہا۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ ایف بی آئی کی ایجنٹ ہیری کے ساتھ ہے۔

''گڈ، اس دوران میں ''بیک اَپ'' کے لیے کال کر لینا اور چوکس رہنا۔'' یہ کہہ کر ہیری، راشیل کے ہمراہ اندر داخل ہوگیا۔ اندر کوئی لابی نہیں تھی۔ صرف ایلی ویٹر۔ بٹن دبانے پر ایلی ویٹر کا در کھلا۔ ساتویں منزل کے لیے راشیل نے ''کی کارڈ'' استعمال کیا۔ ایلی ویٹر کا عمودی سفر شروع ہو گیا۔

''اگر یہ ساتویں منزل پر پہنچی تو کسی روشنی یا بیل کا اشارہ جائے گا؟'' ہیری نے سوال کیا۔

''مجھے یاد...... میرا خیال ہے...... ہاں یقیناً ایسا ہو گا۔''

''بُرا ہوگا۔ مطلب ہم ساکت بطخوں کے مانند نشانے پر ہوں گے۔'' ہیری نے اپنا کیمبر، ہولسٹر سے کھینچا۔ راشیل نے بھی گن باہر نکالی۔ ہیری نے اسے ایک دیوار کے ساتھ لگایا اور خود مخالف دیوار کے ساتھ چپک گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ گن پر تھے۔ گن کا رخ شانے کے قریب چھت کی جانب تھا۔ دونوں حملے کی پوزیشن میں تھے...... بالآخر ایلی ویٹر ساتویں منزل پر پہنچ گیا...... در کھلا اور گھنٹی بجنے کی ہلکی سی آواز آئی۔

وہاں کوئی نہیں تھا۔ راشیل نے بائیں طرف جھانکا جہاں دفاتر تھے۔ ہیری فائر کے لیے تیار تھا۔ وہ جھکی حالت میں باہر آیا۔ دونوں شانہ بشانہ قدم بہ قدم دفاتر کی طرف بڑھے۔ کیوب نما دفاتر میں اسکواڈ روم اور تین پرائیویٹ روم تھے۔ ہر جانب سناٹا تھا۔

ہیری نے کھڑکی سے پہلے کمرے میں جھانکا۔ کرسی پر ایک آدمی نیم دراز تھا۔ سینے پر سرخ تولیا تھا۔ سر پیچھے کی طرف اور آنکھیں بند تھیں۔ لمحہ بھر میں ہیری نے دیکھ لیا کہ وہ تولیا نہیں خون تھا۔ اسے سینے میں گولی ماری گئی تھی۔ اس نے آنکھ سے راشیل کو اشارہ دیا۔ راشیل نے دیکھا۔ اس کے ہونٹوں پر نہایت مدّھم آہ خارج ہوئی۔

کمرے کا دروازہ نیم وا تھا۔ ہیری نے احتیاط اور آہستگی سے اندر قدم رکھا۔ راشیل پشت سے اسے کور کر رہی تھی۔ ایلی سیا کینٹ دیوار سے ٹیک لگائے فرش پر بیٹھی تھی۔ ہیری گھٹنوں کے بل اس کے قریب بیٹھ گیا۔ ایلی سیا کی کھلی ہوئی مقناطیسی آنکھوں میں زندگی کی کوئی رمق نہیں تھی۔ آنکھوں کا مقناطیس بھی کشش کی طاقت کھو بیٹھا تھا۔ ایک گن، فرش پر ایلی سیا کی ٹانگوں کے درمیان پڑی تھی۔ اس کے عقب میں دیوار خون سے رنگین تھی۔ خون تازہ تھا۔

ہیری نے سر گھما کر کمرے کو کھنگالا...... یہ سیٹ اَپ تھا۔ بظاہر یوں لگ رہا تھا کہ ایلی سیا نے ایجنٹ کی گن ہتھیا کر اسے ختم کیا۔ بعدازاں اسی ہتھیار سے اپنی جان لے لی۔ کوئی تحریر، کوئی وضاحت نمایاں نہیں تھی۔ میکسویل مختصر وقت میں اس سے زیادہ کر بھی نہیں سکتا تھا۔

ہیری کھڑا ہوگیا۔ ''راشیل، وہ شاید ابھی یہیں ہے۔'' ہیری نے سرگوشی کی۔ راشیل نے خاموشی سے سر ہلایا۔

ہیری نے باہر آکر اسکواڈ روم کی کھڑکی میں جھانکا۔ عین اسی وقت الیکٹرونک ریک کے پیچھے کسی کی جھلک نظر آئی۔ ہیری نے گن اوپر کی اور چوکنّا ہوگیا۔ نگاہ ریک پر جمی ہوئی تھی۔ راشیل کو اس نے پیچھے رکھا تھا۔ جھلک پھر نظر آئی۔ ریک کے پیچھے سے کوئی باہر نکلنے کے لیے دروازے کی طرف جھپٹ رہا تھا۔ آڑ ختم ہوگئی۔ وہ میکسویل تھا۔

''میکسویل!'' ہیری دہاڑا۔ ''رک جاؤ۔''

رکنے کے بجائے اس نے گھوم کر فائرنگ کی۔ کھڑکی کے پرخچے اُڑ گئے۔ شیشے، ہیری کے اطراف میں برسے۔ ہیری نے نیچے بیٹھتے ہوئے ہاتھ پھیلا کر دروازے پر جوابی فائرنگ کی جو باہر کی جانب کھل گیا تھا۔

''راشیل، تم ٹھیک ہو؟'' اسی خمیدہ حالت میں نگاہ پھیرے بغیر سوال کیا۔ راشیل کی آواز فرش کی طرف سے آئی۔ وہ شوٹنگ کے آغاز پر ہی نیچے لیٹ گئی تھی۔

''وہ کہاں ہے؟''

''سیڑھیوں پر۔'' راشیل نے جواب دیا۔ ہیری مزید جھکا اور لڑھکتا ہوا مخالف دیوار کے ساتھ جا لگا۔ منظر صاف ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ کھلے ہوئے دروازے کے عین سامنے سیڑھیاں تھیں جہاں سے چند گولیاں ٹوٹی ہوئی کھڑکی کے آس پاس داغی گئیں۔ پھر سناٹا۔ ہیری نے سیڑھیوں پر دو فائر کیے۔ دھپ دھپ کی آواز کے ساتھ قدموں کی آہٹ دور ہوتی گئی۔

ہیری اٹھ کھڑا ہوا اور سیڑھیوں کی جانب لپکا۔ راشیل بھی کپڑے جھاڑ کر اٹھی۔ اس کے رخسار پر کٹ لگا ہوا تھا۔ ہیری نے سیل فون پر اسپیڈ ڈائل استعمال کیا۔ پوری گھنٹی بجنے سے پہلے اگناسیو کا جواب آیا۔

''ہوشیار، وہ نیچے آرہا ہے۔'' ہیری نے فون بند کیا اور دو دو سیڑھیاں پھلانگنی شروع کیں۔ تاہم اسے اندازہ تھا کہ میکسویل فاصلہ بڑھا چکا ہے۔

☆☆☆

ہیری نے تین لینڈنگ کے بعد تین تین سیڑھیوں پر کودنا شروع کیا۔ کچھ فاصلے پر راشیل اس کے عقب میں تھی۔ اچانک نیچے سے دھماکا نما آواز آئی۔ میکسویل سیڑھیوں کے آخر میں دروازے سے ٹکرایا تھا۔ فوراً بعد کوئی چیخا اور فائرنگ کے دھماکے۔ اندازہ نہیں ہو سکا کہ کتنی گولیاں چلیں...... کیا حشر ہوا۔

وہ دس سیکنڈ بعد باہر تھرڈ اسٹریٹ پر تھا۔ بیورو کی کار کے ساتھ اگناسیو ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ ایک ہاتھ میں اس کی گن تھی۔ اسی ہاتھ کو کہنی کے قریب سے اس نے دوسرے ہاتھ سے پکڑا ہوا تھا۔ شانے کے قریب خون کا دھبا پھیلتا جا رہا تھا۔ دوطرفہ ٹریفک تھم گیا تھا۔ پاپیادہ چلنے والے تحفظ کے لیے بھاگ رہے تھے۔

''میری دو گولیاں اُسے لگی ہیں۔'' اگناسیو اذیت کے باوجود چلایا۔ ''اس طرف گیا ہے۔'' اس نے سمت بتائی۔

ہیری نے سر ہلایا۔ سمت کہہ رہی تھی کہ وہ بنکر ہل کی سرنگ میں گیا ہے۔ ہیری نے رک کر پارٹنر کا زخم دیکھا۔ تشویش کی بات نہیں تھی۔

''بیک اَپ کو کال کی تھی؟''

''ہاں، وہ راستے میں ہیں۔'' اگناسیو نے کہا۔

''جمے رہو، تم نے کارنامہ انجام دیا ہے۔ مدد پہنچنے والی ہے۔ ہم اس کے پیچھے جا رہے ہیں۔''

ہیری اور راشیل ایک دوسرے سے فاصلہ رکھ کر اگناسیو کی بتائی ہوئی سمت کی طرف گئے۔ میکسویل کو پانا آسان تھا۔ اگناسیو نے اسے خاصا زخمی کر دیا تھا۔ انہیں خون کے قطرے نظر آرہے تھے۔ ہیری نے راشیل کا خون آلود رخسار دیکھ لیا تھا۔ تاہم خاموش رہا۔ وہ خونی نشان دیکھتے ہوئے آگے بڑھتے رہے۔ لیکن تھرڈ اسٹریٹ اور گرینڈ سینٹرل مارکیٹ کے مشترکہ کونے پر دھبے غائب ہو گئے۔

''اس طرف۔'' ہیری نے اشارہ کیا۔

دونوں تیزی سے وسیع مارکیٹ کی طرف بڑھے۔ خونی دھبے پھر نظر آئے۔ ہیری ان کے سہارے اندر گھس گیا۔ مارکیٹ دو منزلہ تھی۔ مارکیٹ میں شور اور ہجوم تھا۔ دونوں عناصر دشواری پیدا کر رہے تھے۔ معاً دھماکوں کے ساتھ چیخ و پکار کی آوازیں بلند ہوئیں۔ غالباً ہوائی فائرنگ ہوئی تھی۔

ہجوم بے ہنگم انداز میں گرتا پڑتا باہر کی جانب رواں ہوا۔ ہیری نے تیزی سے انسانی لہر کا اندازہ کیا اور راشیل کا ہاتھ پکڑ کر ایک ستون کی آڑ میں ہو گیا۔ کچھ دیر بعد مارکیٹ خالی ہو چکی تھی۔ ہیری نے آڑ سے جھانکا، میکسویل غائب تھا۔ کیا وہ ہجوم کے ساتھ نکل گیا؟ ہیری نے خود سے سوال کیا۔ مشکل ہے، وہ زخمی ہے...... اس نے خود ہی جواب دیا۔ آنکھیں حلقوں میں گردش کر رہی تھیں۔ پھر اسے گوشت کی دکان کے مخالف سمت کے شیشے میں حرکت نظر آئی۔ اس نے غور کیا۔ میکسویل گوشت کی دکان میں تھا۔ ہیری نے خطرہ مول لے کر آڑ چھوڑ دی۔ وہ لٹکتے ہوئے گائے کے ٹکڑوں کے درمیان جھانک رہا تھا۔

ہیری نے دیکھا کہ میکسویل دکان کے عقبی حصے میں ریفریجریٹر سے ٹیک لگائے نیچے بیٹھا ہے۔

''وہ گوشت کی دکان میں نیچے بیٹھا ہے۔'' آڑ میں آکر ہیری نے سرگوشی کی۔ ''تم گھوم کر اس طرف سے

دائیں جانب آؤ اور میں سامنے سے...... اس طرح میں اس کی سائڈ میں رہوں گا اور تم ریفریجریٹر کے سامنے ہو گی۔"

"خطرہ؟"

"ہاں، خطرہ ہے لیکن تم دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہو۔ خطرہ تمہارے سامنے ہوگا۔ میں اس طرف سے جا کر اس کی توجہ بٹاؤں گا۔ اس نے تم پر گولی چلائی تو اسے کھڑا ہونا پڑے گا۔"

"ٹھیک ہے۔"

ہیری نے پھر حالات کا جائزہ لیا۔ وہ وہیں بیٹھا تھا۔ چہرے پر پسینا اور سرخی تھی۔

"حرکت کرو، وہ وہیں ہے۔"

راشیل نے سر ہلایا۔ دونوں نے جگہ چھوڑ دی۔

ہیری آڑ بدلتا ہوا میکسیکن کافی شاپ تک چلا گیا۔ دکان کی بلند دیواریں دفاع کے لیے موزوں تھیں۔ بیس فٹ دور میکسویل کا سائڈ ویو نظر آ رہا تھا۔ اس کی حالت خراب تھی۔ قمیص پوری خون میں بھیگی ہوئی تھی لیکن اس نے گن دونوں ہاتھوں سے تھامی ہوئی تھی۔ ہیری نے بڑھنے کا ارادہ کیا۔ دفعتاً راشیل کی آواز گونجی۔

"میک، میں ہوں...... راشیل۔ مجھے مدد کے لیے آنے دو۔" وہ کھلی جگہ پر کھڑی تھی۔ گن والا ہاتھ نیچے تھا۔

"مدد کا وقت نکل گیا۔" میکسویل کی کراہتی ہوئی آواز آئی۔ "بہت تاخیر ہو گئی ہے۔"

"کم آن، اس طرح مت سوچو۔"

"اور کوئی راستہ نہیں ہے۔"

اچانک میکسویل کے جسم نے جھٹکا کھایا۔ کھانسی اٹھی جس کے ساتھ لہو ہونٹوں تک آ گیا۔

"گاڈ، اس آدمی نے مجھے مار ہی دیا۔" دوبارہ کھانسنے سے پہلے وہ بولا۔

"میک مجھے آنے دو۔ میں تمہاری مدد کرنا چاہتی ہوں۔"

"نہیں، تم آئیں تو میں......" اس کی بات ادھوری رہ گئی۔ فائرنگ ہوئی۔ راشیل تاڑ گئی تھی۔ وہ پھرتی سے نیچے گری اور آڑ میں چلی گئی۔ میکسویل کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ ٹھیک نشانہ لیتا یا کھڑا ہوتا۔

ہیری دونوں ہاتھوں میں گن تھامے باہر نکلا۔ شوٹنگ پوز میں اس نے قدم اٹھایا۔ پھر دوسرا...... نشانہ میکسویل کی کھوپڑی تھی۔ جس نے گن اپنی گود میں رکھ لی تھی۔ خون اس کی باچھوں سے رس رہا تھا۔ اس نے ہنسنے کی کوشش کی۔

"میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں...... اُس کا قصور تھا...... وہ شوہر سے جان چھڑانا چاہتی تھی...... میں صرف اسے چاہتا تھا۔ اس نے مجھے راستہ دکھایا...... کسی طرح شوہر کو ہٹانا پڑے گا...... اور...... میں نے کر دیا۔ لعنت ہے مجھ......"

ہیری نے ایک قدم اور لیا۔ میکسویل نے ابھی تک اسے نہیں دیکھا تھا۔

"سوری، راشیل...... ان کو بتا دینا۔"

"تم خود بتاؤ گے۔ حوصلہ رکھو۔"

دفعتاً میکسویل نے گن اٹھا کر ٹھوڑی کے نیچے رکھی اور ٹریگر دبا دیا۔ سر نے پیچھے کی طرف جھٹکا کھایا۔ خون ریفریجریٹر ڈور کے اوپری حصے تک چلا گیا۔ گن اس کی پھیلی ہوئی ٹانگوں کے درمیان فرش پر گر گئی۔ وہی انداز تھا جس انداز میں اس کی محبوبہ ختم ہوئی تھی۔

☆☆☆

ہیری نے گھڑی دیکھی۔ ایک بج رہا تھا۔ بارہ گھنٹے سے کچھ اوپر ہوئے تھے اور کیس کلوز ہو گیا تھا۔ پانچ افراد مارے گئے تھے۔ چھٹے نے اسپتال میں دم توڑا تھا اور ایک زخمی تھا۔

وہ سوچ رہا تھا کہ اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ ایک "اوور لک" جیسے مقام پر مارا گیا اور مارنے والے نے قصائی کی دکان میں دم توڑا۔ موت ہم سب کے اردگرد چکرا رہی ہے۔ کسی کو جلد جھپٹ لے گی، کسی کو دیر سے۔ کچھ موت کو آتا دیکھ لیں گے اور بہت سے بے خبر ہوں گے کہ فرشتۂ اجل سر پر منڈلا رہا ہے۔ کیا فرق پڑتا ہے؟ اہم بات ہے کہ آپ نے مثبت انداز اختیار کرنا ہے اور آخری سانس تک لڑنا ہے۔ زندگی جدوجہد کا دوسرا نام ہے۔

"کیا سوچ رہے ہو؟" راشیل کی آواز نے اسے خیالات کی دنیا سے باہر نکالا۔ راشیل کی آنکھوں میں حزنیہ تاثر تھا۔

"کچھ نہیں۔" ہیری نے اس کے زخمی رخسار کی طرف دیکھا۔ "نشان رہ جائے گا۔"

"کیا فرق پڑتا ہے۔" اس نے ہاتھ بڑھایا۔ ہیری نے اس کا گداز ہاتھ تھام لیا۔ خود اس کے چہرے پر تاسف کی علامات موجود تھیں۔ دونوں نے بوجھل قدموں سے باہر کا رخ کیا، جہاں سائرن کی آوازیں خاصی بلند ہو گئی تھیں۔

سفینۂ مرگ

امجد رئیس

بالی عمریا کا دور زندگی کا نازک ترین دور ہوتا ہے... وہ ان بے مثال دنوں سے آگے بڑھ چکی تھی... کسی دلربا کی منتظر تھی... قسمت نے انتظار کی گھڑیاں ختم کیں مگر ان کی چاہت بھری پُرسکون زندگی کو فوراً ہی نظر لگ گئی اور مختصر سی رفاقت میں وہ مرد بے مثال مار ڈالا گیا... وہ اس اندوہناک واقعے کو ذہنی طور پر قبول نہ کر سکی... تفتیشی اہل کار اپنا کام کرتے کرتے اس غمزدہ کی زلفِ گرہ گیر کا اسیر ہو گیا... اس کے سامنے سوال کئی تھے... مقتول لندن گیا اور برلن میں مارا گیا۔ ریاستی رموز اور محبت کے رچاؤ میں الجھی ایک خون آشام داستان جس کی ہر سطر سنسنی اور تجسس سے لبریز ہے...

قاتل کی تلاش اور اس کی ذات کی شناخت کے
اسرار میں ڈوبے مغربی ناول کی دلچسپ تلخیص......

برلن

شہ رگ اور اطراف کی شریانوں پر غیر معمولی دباؤ، آدمی کو بے ہوش کرنے کے لیے بیس سیکنڈ لیتا ہے۔ بیس سیکنڈ میں دو منٹ کا اضافہ کر دیا جائے تو موت ناگزیر ہوتی ہے۔ سائمن ڈانس کی یہ معلومات کسی میڈیکل ٹیکسٹ بک کی محتاج نہیں تھیں۔ یہ حقائق اُسے تجربے سے حاصل ہوئے تھے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ گلا گھونٹنے کے لیے مخصوص دباؤ میں معمولی تساہل یا رخنہ نتائج بدل سکتا ہے۔ ایسا کوئی رخنہ خون کے چند بلبلے دماغ تک پہنچا سکتا ہے جس کے باعث یہ عمل ناقص اور طویل ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات خطرناک بھی۔ اس طرح کسی کو ہلاک کرنا ایک بھیانک عمل ہے۔

وہ تاریکی میں دبکا ہوا تھا۔ ہاتھوں میں گلا گھونٹنے کا مخصوص تار تھا۔ وہ خود شکار تھا...... لیکن اس وقت شکاری کو شکار کرنے کے لیے پوری طرح تیار تھا۔ دو گھنٹے قبل اس نے کمرے کی بتیاں بند کر دی تھیں۔ اس کا اُجرتی قاتل کوئی ہوشیار آدمی تھا۔ جس نے عجلت سے گریز کیا تھا اور چاہتا تھا کہ سائمن گہری نیند میں چلا جائے۔ پیشہ ور قاتل باخبر ہوتا ہے کہ نیند کے ابتدائی دو گھنٹے کتنے اہم ہوتے ہیں۔ حملہ آور ہونے کے لیے موزوں وقت آ گیا تھا۔

پرانے ہوٹل کے ہال وے میں دروازے کی دوسری جانب خفیف چرچراہٹ سنائی دی۔ سائمن تار دونوں ہاتھوں میں لیے دروازے کے قریب دیوار سے چپک گیا۔ دل کی



دھڑکن از خود بڑھ گئی۔ جسے اس نے نظرانداز کر دیا۔ ایڈرنیلین نامی مخصوص غدود نے اضافی توانائی کے لیے خود بخود جسمانی نظام میں زیرِ گردش لہو میں ہارمونز کا اضافہ کر دیا۔

دروازے کے لاک میں باہر سے کسی نے چابی داخل کی۔ سائمن نے دونوں ہاتھوں میں موجود تار کو کھینچ کر سیدھا کر لیا۔ لاک کے اندر دھات کی نرم آواز نے لاک کھلنے کی نشاندہی کی۔ آہستگی سے دروازہ کھلنا شروع ہوا۔ باہر سے کچھ روشنی اندر داخل ہوئی۔ ساتھ ہی ایک سایہ...... بستر پر کوئی آدمی سویا ہوا تھا۔ سائے نے بستر کا رخ کیا۔ تھڈ...... تھڈ...... تھڈ...... سائلنسر لگی گن سے تین فائر ہوئے۔ اسی پل سائمن نے حرکت کی۔ کوندا سا لپکا اور تار گن بدست آدمی کے حلقوم کو قاتلانہ گرفت میں لے چکا تھا۔ تار، بجلی کے مانند صحیح مقام پر کستا گیا...... دباؤ بڑھتا گیا۔ گن فرش پر گرنے کی آواز آئی۔ وہ آدمی ہک میں پھنسی مچھلی کے مانند تڑپا۔ جسمانی جھٹکے اور تڑپ خوفناک تھی۔ اپنے عقب میں اس نے ہر جانب ہاتھ چلائے۔ بہت جلد اس کی حرکات سست ہوتی چلی گئیں۔ بازوؤں نے نیچے لٹکنے سے پیشتر آخری مرتبہ عقبی جانب حرکت کی۔ سائمن کے ذہن میں گھڑی وقت کا حساب لگا رہی تھی۔ اندر گھسنے والے کا جسم جھرجھریاں لے کر کانپنے لگا۔ دماغ کے خلیے آکسیجن کے لیے پھڑک رہے تھے۔

تین منٹ بعد سائمن نے دباؤ ختم کرتے ہوئے جسم چھوڑ دیا۔ بے جان لاشہ دھپ سے زمین بوس ہوا۔ سائمن نے ہٹ کر دروازے کی جھری بند کی اور کم روشنی والا بلب آن کر دیا۔ اس نے مردہ آدمی کی شکل دیکھی، وہ کوئی اجنبی تھا۔ تاہم سائمن نے معمولی سی شناسائی محسوس کی۔ سائمن نے تیزی سے تلاشی لی۔ کچھ رقم، کار کی چابیاں، ایمونیشن کلپ، سوئچ بلیڈ...... کوئی شناخت نہیں۔ سائمن سوچ رہا تھا کہ مردہ آدمی نے اسے ختم کرنے کے لیے معاوضہ وصول کیا ہوگا۔

اس نے جسم گھسیٹ کر بستر کے قریب کر دیا۔ چادر ہٹائی، نیچے تین تکیے رکھے تھے۔ سائمن نے مردہ آدمی کی طرف دیکھا۔ نگاہوں میں قد ناپا۔ قریباً چھ فٹ...... کم یا زیادہ۔ گڈ، قد تقریباً برابر ہے۔ اس نے مردے کا لباس خود پہنا، اپنا اسے پہنایا۔ بظاہر یہ غیر ضروری عمل تھا لیکن سائمن ڈانس بے عیب کام کا عادی تھا۔ اب اس نے شادی کا رنگ اتارا اور لاش کی انگلی میں پہنانے کی ناکام کوشش کی۔ باتھ روم میں جا کر اس نے صابن سے مدد لی اور رنگ پھنس پھنسا کر انگلی میں چڑھا دیا۔ اب اس نے بیٹھ کر اوپر تلے دو سگریٹ پیے۔ اس دوران میں وہ سوچتا رہا کہ کوئی غلطی نہ رہ جائے۔ سگریٹ ختم کرنے کے بعد معمولی تگ و دو کے دوران تکیوں کے آر پار میٹرس سے دو گولیاں برآمد کیں۔ تاہم تیسری گولی میٹرس میں کہیں گم ہو گئی تھی۔ معاً بیرونی جانب سے قدموں کی آہٹ نے اسے تلاشی روکنے پر مجبور کر دیا۔ کیا وہ ساتھی بھی لایا تھا؟ سائمن نے پھرتی سے نیچے گری ہوئی گن اٹھا کر دروازے کا نشانہ لیا۔ آہٹ کوریڈور کی سمت مدھم ہوتی چلی گئی۔ غلط الارم تھا۔ تاہم اسے نکلنا تھا۔ مزید تاخیر حماقت کے مترادف ہوتی۔ ڈریسر کی ڈرائر سے اس نے میتھانول کی بوتل نکالی۔ یہ سیال تیزی سے آگ پکڑتا تھا۔ سائمن نے میتھانول مردہ جسم، بستر اور اطراف میں چھڑک دیا۔

اس نے فرسودہ ہوٹل کا انتخاب اسی لیے کیا تھا کہ آتشزدگی کی صورت میں کسی قسم کا الارم یا اشارہ مداخلت نہ کرے۔ ایش ٹرے کو بستر کی سائڈ میں رکھا۔ مرنے والے کی جیبوں سے نکلی اشیا اور میتھانول کی بوتل ٹریش بیگ میں رکھ کر بستر کو آگ لگا دی۔ شعلے بھڑکے، سائمن ٹریش بیگ لے کر باہر نکل گیا۔ ڈور لاک کر کے ہال کے کونے تک گیا اور فائر الارم کے پاس رک گیا۔ بے گناہ افراد کی جانوں سے کھیلنا اس کا مقصد نہیں تھا...... شیشہ توڑ کر اس نے الارم لیور کھینچ دیا۔ سیڑھیاں طے کر کے گراؤنڈ فلور پر آیا۔ اور سڑک پار کر کے ایک گلی میں گھس گیا۔ وہاں رک کر اس نے ہجوم کو گرتے پڑتے باہر آتے دیکھا۔ اس کا کمرا جہنم کا دریچہ بن چکا تھا۔ وہ بھیڑ میں ہر چہرے کو دیکھ رہا تھا کہ آئندہ ان میں سے کسی سے سامنا ہو تو وہ ہوشیار رہے۔ وہ اپنی جگہ چھوڑنے والا تھا۔ جب اس نے سیاہ رنگ کی لیموزین کو سڑک پر رینگتے دیکھا۔ عقبی نشست پر بیٹھے شخص کو وہ پہچان چکا تھا۔ ''دلچسپ...... CIA یہاں موجود ہے۔'' وہ بڑبڑایا۔

سائمن کو ایمسٹرڈیم واپس پہنچنا تھا۔ اس نے جگہ چھوڑ دی۔ تین بلاک کے فاصلے پر اس نے ٹریش بیگ کوڑے دان کے حوالے کر دیا۔ وہ جس مقصد سے برلن آیا تھا، وہ پورا ہو چکا تھا۔ جیفری فونٹان اس کے ہاتھوں مارا جا چکا تھا۔ اب غائب ہونے کا وقت تھا۔ وہ تاریکی میں، مدھم آواز سے سیٹی بجاتا ہوا چل رہا تھا۔

☆☆☆

بوڑھے آدمی کو صبح تین بجے اٹھا کر خبر سنائی گئی۔ ''جیفری فونٹان مارا جا چکا ہے۔''

''کیسے؟''

''ہوٹل فائر۔ وہ بستر میں سگریٹ پی رہا تھا۔''

''حادثہ؟ ناممکن...... باڈی کہاں ہے؟''

''برلن کے مردہ خانے میں...... خاکستر حالت۔ تباہ کن

آگ تھی۔''

یعنی ناقابلِ شناخت۔ بوڑھے آدمی نے سوچا۔ حسبِ معمول سائمن نے کاریگری کا مظاہرہ کیا ہے۔ کوئی نشانی نہیں چھوڑی...... وہ ایک بار پھر اسے کھو چکے تھے۔ تاہم بوڑھے آدمی کے پاس ایک کارڈ باقی تھا۔ یہ کارڈ کھیلنا پڑے گا۔

''تم نے اس کی امریکی بیوی کے بارے میں بتایا تھا۔ وہ کہاں ہے؟''

''واشنگٹن۔''

''میں چاہتا ہوں کہ اُس کا پیچھا کیا جائے۔''

''لیکن کیوں؟ میں نے بتایا کہ جیفری مر چکا ہے۔''

''وہ زندہ ہے۔ مجھے یقین ہے اور اس عورت کو علم ہوگا۔''

''ٹھیک ہے۔ میں اپنا آدمی روانہ کرتا ہوں۔''

''نہیں، میں اپنے بھروسے کا آدمی بھیجوں گا۔'' بوڑھے نے کہا۔

دوسری جانب وقفہ آیا۔ ''میں اس عورت کا پتا معلوم کر کے دیتا ہوں۔'' رابطہ منقطع ہوگیا۔

بوڑھے آدمی کی نیند اُچٹ گئی تھی۔ پانچ...... پانچ سال سے وہ انتظار کر رہا تھا...... تلاش کر رہا تھا۔ ہر مرتبہ قریب پہنچ کر ناکامی اس کی جھولی میں گرتی تھی۔ اب سب کچھ واشنگٹن میں موجود عورت پر منحصر تھا۔ اسے صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا تھا۔ وہ برونی کو واشنگٹن بھیجے گا۔ اطلاعات حاصل کرنے کے برونی کے اپنے فارمولے تھے۔ اس کے طریقہ کار کے سامنے ٹکنا بہت مشکل تھا۔ برونی کے خاص ٹیلنٹ کی ایک خوبی ''انتھک تعاقب'' تھا۔

☆☆☆

فون کی گھنٹی آدھی رات گزرنے کے بعد بولی تھی۔ سارا نیند کی سیاہ دبیز چادر تلے دبی ہوئی تھی۔ نیند اور بیداری کے درمیان وہ فون تک پہنچنے کی جدوجہد کر رہی تھی۔ اسے اٹھنا ہی تھا۔ وہ جانتی تھی کہ فون اس کے شوہر جیفری فونٹان کا ہے۔

وہ شام سے جیفری کی آواز کا انتظار کرتی رہی تھی۔ یہ بدھ کی رات تھی۔ جیفری جب بھی ماہانہ ٹرپ پر لندن جاتا تھا بدھ کی رات ضرور فون کرتا۔ اس مرتبہ سارا قبل از وقت بستر میں چلی گئی تھی۔ وجہ فلو وائرس تھا، جس نے واشنگٹن کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا، سارا بھی زد میں آئی تھی۔

بدقت تمام اس نے بیڈ سائڈ لیمپ روشن کیا۔ عینک لگا کر گھڑی دیکھی۔ بارہ تیس۔ ٹیلی فون خاموش تھا۔ کیا وہ خواب دیکھ رہی تھی؟ اچانک فون نے دوبارہ شور مچایا۔ سارا نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھایا۔

''مسز سارا فونٹان؟'' کسی مرد کی سوالیہ آواز آئی۔ سارا کے دماغ میں الارم بجنے لگا۔ کوئی خراب خبر تھی۔ وہ مکمل بیداری کی حالت میں اٹھ کر بیٹھ گئی۔

''یس۔'' وہ بولی۔

''مسز فونٹان، میں نکولس اوہارا بات کر رہا ہوں۔ میرا تعلق یو ایس اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ سے ہے۔ غلط وقت پر کال کرنے کی معذرت چاہتا ہوں۔ لیکن......'' وہ رکا۔ یہ درمیان کی خاموشی اسے بہت ڈراتی تھی۔ یہ وقفہ تجربہ اور ارادے کا مظہر تھا۔ وہ سمجھ گئی کہ عمداً وقفے کے بعد جو بات ہوگی، وہ اسے ہلا کر رکھ دے گی۔

''مجھے خدشہ ہے کہ اچھی خبر نہیں ہے اور آپ تک پہنچانا بھی ضروری ہے۔'' وہ خاموش ہوگیا۔

سارا کے حلق میں سوئیاں چبھنے لگیں۔ وہ من ہی من میں چیخ رہی تھی۔ ''بتا دو...... کیا ہوا ہے...... بتاؤ۔'' لیکن اس کے حلق سے محض ایک سرگوشی برآمد ہوئی۔ ''ہاں، میں سن رہی ہوں۔''

''یہ آپ کے شوہر کے بارے میں ہے...... ایک حادثہ ہوگیا ہے۔''

'نہیں یہ جھوٹ ہے۔' اس نے سوچا۔ جیفری کو کچھ ہوتا تو مجھے ضرور کچھ محسوس ہوتا۔ کسی بھی طرح میں جان جاتی۔

''یہ حادثہ چھ گھنٹے قبل ہوا۔'' وہ دوبارہ گویا ہوا۔ ''آپ کے شوہر کے ہوٹل میں آتشزدگی کا واقعہ ہوا تھا۔'' پھر وقفہ......

''مسز فونٹان، کیا آپ موجود ہیں؟''

''ہاں، پلیز بات پوری کرو۔''

نکولس اوہارا کھنکھارا۔ ''مجھے افسوس ہے کہ آپ کے شوہر جانبر نہ ہوسکے۔''

بم پھٹا۔ وہ گنگ رہ گئی۔ سسکی دبانے کے لیے اس نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ حلق کی سوئیاں، کانٹوں میں بدل گئیں۔

''مسز فونٹان؟'' اس نے نرمی سے کہا۔ ''آپ ٹھیک ہیں؟''

بمشکل اُکھڑی سانس کے ساتھ اس نے جواب دیا۔ ''ہاں۔''

''آپ قطعی پریشان نہ ہوں۔ تمام معاملات اور تفصیل کے لیے برلن میں سفارت خانے کے ساتھ میں رابطے میں رہوں گا...... کچھ وقت لگے گا۔ تاہم جیسے ہی جرمن حکام باڈی ریلیز کریں گے۔ اس کے بعد......''

''برلن؟'' سارا نے قطع کلامی کی۔

''وہاں ہمارا سفارت خانہ اپنا کام کر رہا ہے۔ برلن پولیس پوری رپورٹ فراہم......''

''یہ ناممکن ہے۔'' سارا نے پھر قطع کلامی کی۔

نکولس خود کو پُرسکون رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ''مجھے بے حد رنج ہے لیکن آپ کے شوہر کی شناخت ہو گئی ہے۔ سفارت خانے نے تصدیق......''

''جیفری لندن میں تھا۔'' وہ رو پڑی۔

دوسری جانب سے ایک طویل وقفہ در آیا۔ ''مسز فونٹان۔'' اس نے ہموار و نرم آواز میں کہا۔ ''حادثہ برلن میں ہوا تھا۔''

''پھر کچھ غلط ہو گیا ہے۔ جیفری لندن میں تھا۔ جرمنی میں کیونکر......''

دوسری جانب پھر طویل وقفہ۔ اس بار سارا سمجھ گئی کہ نکولس مخمصے کا شکار ہے۔ ''مسٹر نکولس، کوئی غلط فہمی ہے؟ اسے زندہ ہونا چاہیے۔'' تصور میں سارا نے جیفری کو اپنی ہی ڈیتھ رپورٹ پڑھتے دیکھا۔

''مسز فونٹان، جیفری......لندن کے کس ہوٹل میں ٹھہرا تھا؟''

''سیوائے، ہوٹل سیوائے...... میرے پاس نمبر بھی ہے۔ میں دیکھتی ہوں۔''

''اوکے، میں تلاش کرلوں گا۔ مجھے چند کالز کرنی ہیں۔ میرے خیال میں صبح مجھے آپ سے ملنا چاہیے۔'' اس نے ناپ تول کر محتاط انداز میں بیوروکریٹ کا خاص لہجہ اختیار کیا۔ ''کیا آپ میرے دفتر آسکتی ہیں؟''

''کیسے پہنچوں گی؟''

''ڈرائیونگ......''

''میرے پاس کار نہیں ہے۔''

''اوکے میں بھجوادوں گا۔''

''تمہارا آفس کہاں ہے؟''

''پریشان مت ہو۔ ڈرائیور لے آئے گا، گڈ نائٹ۔''

سارا امید کے کچے دھاگے سے لٹکی رہ گئی۔ نمبر نکال کر اس نے لندن میں سیوائے ہوٹل فون کیا۔ وہ دل ہی دل میں دعا گو تھی۔

''سیوائے ہوٹل۔'' زنانہ آواز آئی۔ سارا کے ہاتھ سے ریسیور گرتے گرتے بچا۔ وہ توقع کر رہی تھی کہ جیفری کی آواز آئے گی۔ ''ہیلو، جیفری فونٹان کا کمرا ہے؟'' اس کی آواز لڑکھڑا گئی۔

''سوری، میم...... وہ دو دن پہلے چیک آؤٹ کر چکے ہیں۔''

''چیک آؤٹ۔'' وہ گویا چیخ اٹھی۔ ''لیکن کہاں؟''

''انہوں نے ہمارے لیے کوئی اطلاع نہیں چھوڑی۔ کوئی پیغام، اگر وہ......''

سارا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ فون بند کر کے اسے اس طرح گھور رہی تھی۔ جیسے وہ کسی اور دنیا کی چیز ہو۔ کنگ سائز بیڈ پر اس کی نگاہ جیفری کے تکیے پر گئی۔ وہ اس کے ساتھ سوتے وقت وہاں چھوٹی سی جگہ گھیرتی تھی۔ جیفری کی غیر موجودگی میں بھی وہ اسی مخصوص جگہ پر سوئی تھی۔ اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ اب جیفری کبھی نہیں آئے گا۔ وہ بستر پر بیٹھ گئی جو اس کے لیے بہت بڑا تھا۔ اذیت آری کے مانند اس کے جسم و جان کو کاٹ رہی تھی۔ وہ بری طرح رونا چاہتی تھی لیکن آنسوؤں نے گرنے سے انکار کر دیا تھا۔ وہ بستر پر ڈھے گئی۔ منہ جیفری کے تکیے پر تھا۔ وہاں اس کی خوشبو تھی۔ سارا نے اس کے تکیے کو مٹھیوں میں جکڑ لیا۔ وہ کبھی نہیں آئے گا۔ ان کی شادی کو صرف دو ماہ گزرے تھے۔



نک (نکولس) اوہارا چھٹی پر بہاماس گیا تھا۔ دو ہفتے اس نے زیادہ تر ساحل پر نیم برہنہ حالت میں گزارے تھے اور کچھ نہیں کیا۔ کسی فیصلے پر پہنچنے کے لیے اسے تنہائی درکار تھی۔ وہ ایک ہی نتیجے پر پہنچ سکا کہ وہ ناخوش ہے۔

اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ کے ساتھ آٹھ سال گزار کر وہ اکتا گیا تھا۔ اس کا مستقبل بند گلی میں تھا۔ وہ ایک اچھا ڈپلومیٹ نہیں تھا اور سیاسی کھیل سے بیزار ہو گیا تھا۔ وہ خود کو کوشش کے باوجود اس رنگ بدلتے کھیل سے ہم آہنگ نہیں کر پا رہا تھا۔ اتھارٹی بھی جان گئی تھی۔ لہٰذا ڈی سی میں وہ کاؤنسلر کی پوسٹ پر تھا۔ نک کا زیادہ کام یہی تھا کہ تازہ بیواؤں کو ان کے خاوندوں کی موت کی اطلاع فراہم کرے۔ وہ انکار کر سکتا تھا اور واپس ٹیچنگ کی جاب اختیار کرنے کے لیے تیار تھا۔ بہاماس میں دو ہفتے اس نے یہی سوچتے ہوئے گزار دیے۔

واشنگٹن واپس آئے ہوئے اسے تین دن ہی ہوئے تھے اور وہ ٹھنڈی سانسوں کے ساتھ جیفری فونٹان کی فائل کھول رہا تھا۔

ایک چھوٹا سا آئٹم اسے متواتر پریشان کر رہا تھا۔ رات ایک بجے سے وہ کمپیوٹر میں الجھا ہوا تھا۔ سرکاری دبیز فائلوں کو کھود رہا تھا۔ برلن کونسلیٹ میں اس نے اپنے ساتھی کوری گان سے بھی بات کی۔ الجھن بڑھتی جا رہی تھی۔ تنگ آکر اس نے چند غیر معمولی کالز کا سہارا لیا۔ سب کچھ بیوہ سے بات کرنے کے بعد شروع ہوا تھا۔ صورت حال پیچیدہ معلوم ہو رہی تھی۔ ایک معما، نامکمل...... ناقابلِ حل معما۔ نامکمل پزل اسے چکرا

دیتے تھے۔ پاگل کر دیتے تھے۔ یہاں تو کچھ بھی نہیں تھا۔ سوائے اس کے کہ جیفری کی موت مصدقہ تھی لیکن لندن میں نہیں برلن میں۔ نک اوہارا۔ اپنی بے کلی کو دبانے میں ناکام ہو گیا تھا۔ جیفری کی موت بھی اس کے ذہن سے نہیں اتر رہی تھی۔ اس کی آنکھیں جلنے لگیں۔ اس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر جماہی لی۔ صبح کے ساڑھے چھ بج گئے۔ اس اثنا میں وہ کافی اور تین عدد ڈف نٹس نگل چکا تھا۔ اسے یقین نہیں تھا کہ معمے وہ پسند کرتا ہے یا ناپسند......

اچانک دستک ہوئی۔ دروازہ کھلا تھا۔ وہ دستک دے کر اندر آ گیا۔ ”بنگو، ابھی تک جاگ رہے ہو یا ابھی اٹھے ہو؟“ وہ ٹم گرین تھا۔ ”یہ لو، کچھ مل ہی گیا ہے؟“ اس نے ایک فائل ڈیسک پر ڈالی اور کمپیوٹر اسکرین پر نگاہ ماری۔ ٹم کا دماغ مشکلات، اُلجھن، معمے حل کرنے میں خوب چلتا تھا۔ اس کی ناک پر موٹے شیشوں کا چشمہ تھا۔ چہرے کے بیشتر حصے کو جھاڑی نما سیاہ داڑھی نے ڈھانپا ہوا تھا۔ ”ایف بی آئی میں میرا دوست نہ ہوتا تو بہت مشکل ہو جاتا۔ یہ سب خفیہ ہے۔ مدد کے باوجود مجھے خود سے بھی محنت کرنی پڑی۔“

نک کی پیشانی شکن آلود ہو گئی۔ ”تم یہ سب ہائی سیکیورٹی سے نکال کر لائے ہو؟“

”ہاں، اور 'مال' بھی تھا لیکن میں اس تک پہنچنے میں ناکام رہا۔ تمہارے آدمی کی پوری فائل سی آئی اے کے پاس ہے.....“ نک نے عالم تحیر میں فولڈر کھولا۔ جو کچھ اس نے دیکھا، اس کے بعد مزید سوالات پیدا ہو گئے جن کا کوئی جواب نہیں تھا۔

”اوہ گاڈ، اس کا کیا مطلب ہوا؟“

”ہاں، اسی وجہ سے تم جیفری کے بارے میں کچھ معلوم کرنے میں قطعی ناکام ہو گئے۔“ ٹم نے کہا۔ ”ایک سال پیشتر اس آدمی کا کوئی وجود نہیں تھا۔“

نک کا جبڑا لٹک گیا۔ ”کچھ اور معلوم ہو سکتا ہے؟“

”نک ہم کسی اور کی پچ پر چوری چھپے کھیلنے کی کوشش کر رہے ہیں......گرم کھوپڑی ہے ان لوگوں کی۔“

”مجھ پر مقدمہ کریں گے؟“ نک کو پروا نہیں تھی۔ وہ ایجنسی کے جن افراد سے مل چکا تھا، وہ اسے نااہل ہی لگے تھے۔ ”کوئی بات نہیں۔ میں اپنا روٹین ورک کر رہا ہوں۔“

”لیکن یہ معاملہ اتنا سادہ نہیں لگتا۔“ ٹم نے کہا۔

”یعنی تم بھی سمجھ رہے ہو۔“

ٹم نے دانت نکالے۔ ”لیکن تم سراغ رساں کب سے بن گئے؟“

”تجسس۔“ نک نے کہا اور ڈیسک پر بکھرے ہوئے کام کی طرف دیکھا۔ جسے بہرحال اسے مکمل کرنا تھا۔ بیوہ کی کہانی اس کی یکسوئی میں خلل ڈال رہی تھی۔ اسے چاہیے تھا کہ تعزیت کرے اور بھول جائے۔ لیکن ٹم نے اس کے تجسس کی چنگاریوں پر تیل چھڑک دیا تھا۔ اس نے نظر اٹھا کر اپنے دوست کو دیکھا۔ ”کیا کہتے ہو...... اگر بیوہ کی چھان بین کی جائے تو شاید کوئی نئی بات سامنے آئے۔“ نک نے کہا۔

”تم ایسا کیوں نہیں کرتے؟“

”کمپیوٹرز کے معاملے میں تم مجھ سے بہت آگے ہو۔“ نک نے جواب دیا۔

”ہاں، لیکن تم بیوہ کے قریب ہو۔ اس وقت وہ تمہاری انتظارگاہ میں موجود ہے۔“

☆☆☆

سیکریٹری نے سارا کو اشارے سے ایک کاؤچ پر بیٹھنے کے لیے کہا جس کے سامنے کافی ٹیبل اور ٹیبل پر چند میگزین پڑے تھے۔ فارن افیئرز اور ورلڈ پریس ریویو پر ڈاکٹر نکولس اوہارا کا لیبل لگا تھا۔ سیکریٹری واپس کی بورڈ کے ساتھ کھیل میں مشغول ہو گئی۔

فلو پوری طرح پسپا نہیں ہوا تھا لیکن گزشتہ دس گھنٹوں میں غم واندوہ اور امید وبیم کی کیفیت نے حفاظتی جال کا کام کیا تھا۔ فلو پس منظر میں چلا گیا تھا یا اس کی علامتیں سُن ہو گئی تھیں۔ نئی خوفناک اذیت کے سامنے فلو کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ معاً اسے احساس ہوا کہ ہراس اور افراتفری میں وہ بے ڈھنگے لباس میں ہی چلی آئی تھی۔

”مسز فونٹان!“ سیکریٹری کی آواز آئی۔ ”آپ اندر جا سکتی ہیں۔“

عینک درست کر کے وہ اٹھی۔ دروازے کے اندر اس نے دبیز قالین پر قدم رکھتے ہوئے ڈیسک کی دوسری جانب موجود آدمی کو دیکھا۔ وہ دراز قد اور چھریرے بدن کا مالک تھا۔ عمر چالیس سے کم ہو گی۔ بشرے سے تھکاوٹ عیاں تھی۔ قمیص میں شکنیں اور ٹائی کا حلقہ ڈھیلا تھا۔

”مسز فونٹان۔“ وہ بولا۔ ”میرا نام نک اوہارا ہے۔“ یہی آواز دس گھنٹے قبل اس نے فون پر سنی تھی۔ وہی آواز جس نے دس گھنٹے قبل اس کی دنیا اجاڑ دی تھی۔ نک نے ہاتھ بڑھایا۔ مصافحہ کے وقت سارا نے محسوس کیا کہ گرفت سخت لیکن تکلیف دہ نہیں تھی۔ اس نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے سارا کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ دفعتاً سارا کو وہاں تیسرے آدمی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ موٹے گلاس والا چشمہ اور جھاڑی نما گھنی داڑھی۔ وہ

خاموشی سے ایک کرسی پر کونے میں بیٹھا تھا۔ نک ڈیسک کے کونے پر ٹک گیا۔ ایک اور بار معذرت کی۔ ”یہ ایک غیر معمولی صدمہ ہے۔ میں سمجھ سکتا ہوں۔ اکثر افراد ہماری اطلاعات پر یقین نہیں کرتے۔ میں نے سوچا کہ آپ سے براہِ راست بات کی جائے۔ چند سوالات ہیں۔ میرا اندازہ ہے کہ آپ کے پاس بھی سوالات ہوں گے۔“

سارا نے دھیرے سے شانے اچکائے۔ تیسرے آدمی کی موجودگی اس کی سمجھ سے بالاتر تھی۔ نک نے محسوس کرلیا۔

”ہم دونوں اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ سے منسلک ہیں۔ میرا تعلق کونسلر افیئرز سے ہے اور ٹم ٹیکنیکل سپورٹ ڈویژن میں ہے۔ کیا آپ کافی لیں گی؟“

”نہیں شکریہ۔ پلیز مجھے جیفری کے بارے میں بتائیے۔ میں اب تک یقین نہیں کرسکی ہوں۔ میرے خیال میں کوئی اور ہی بات ہے...... کوئی غلطی ہوئی ہے۔“

”مسز فونٹان، ہمیں اس قسم کے ردِعمل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔“

”لیکن یہ مختلف بات ہے۔ وہ لندن میں تھا۔“

”ٹھیک ہے اسی لیے میں نے معاملات کو مزید کھنگالنے کی کوشش کی۔“ اس نے فائل فولڈر کا رخ سارا کی طرف کر دیا۔ اور ایک شیٹ نکال کر سارا کو دکھائی۔ اس پر جو تحریر تھی، وہ ناقابلِ شناخت تھی۔ لکھنے والا ہی اسے ڈی کوڈ کرسکتا تھا۔

”آپ کو کال کرنے کے بعد، میں نے برلن میں اپنے کونسلر سے رابطہ کیا۔ کیونکہ رات آپ نے جو کہا تھا۔ وہ مجھے پریشان کررہا تھا۔ چنانچہ میں نے حقائق کی دوبارہ جانچ پڑتال کا فیصلہ کیا۔“ اس نے رک کر سارا کی آنکھوں میں دیکھا۔ ساکت، مرکوز آنکھیں لیکن درماندہ و پریشان۔ ”ہمارے برلن میں کونسلر کے مطابق کل تقریباً آٹھ بجے (برلن ٹائم) جیفری، ہوٹ ریجینا میں چیک اِن ہوا۔ اس نے ادائیگی ٹریولرز چیک کے ذریعے کی۔ دستخط بھی ٹھیک ہیں۔ مزید شناخت کے لیے اس نے پاسپورٹ استعمال کیا۔ چار گھنٹے بعد فائر ڈپارٹمنٹ نے آتشزدگی کی اطلاع دی۔ جیفری کا کمرا شعلوں میں گھرا ہوا تھا۔ جب تک آگ پر قابو پایا جاتا، تقریباً ہر شے بھڑکتے شعلوں کی نذر ہو چکی تھی۔ آفیشلز کا کہنا ہے کہ وہ بستر میں سگریٹ نوشی کرتے ہوئے سو گیا تھا۔ آگ اتنی خوفناک تھی کہ..... جیفری کو پہچاننا مشکل تھا۔“

”پھر کیسے پہچانا؟“ سارا اتر تخی۔

”کسی نے اس کا پاسپورٹ چرا لیا تھا...... پلیز مجھے بات ختم کرنے دیں۔

”میرا تعلق بائیولوجی سے ہے۔ کوئی منطقی وجہ ہونی چاہیے۔“ سارا نے کہا۔ نک نے مایوسی سے ہاتھ مسلے۔

”اوکے اوکے۔ میں شواہد کی بات کرتا ہوں۔ انہوں نے کمرے میں ایلومینیم کا مخصوص بریف کیس پایا تھا جس پر آگ اثر نہیں کرتی۔“

”جیفری کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تھی۔“ سارا نے کہا۔

”بعد میں جیفری کا پاسپورٹ اسی بریف کیس سے ملا تھا۔ برلن پیتھالوجسٹ کی رپورٹ میں دانتوں کا ریکارڈ نہیں تھا۔ قد جیفری کے قد کے مطابق تھا۔“

”یہ غیر اہم بات ہے۔“ سارا نے اعتراض کیا۔

”فائنلی..... سب سے اہم شہادت ملی۔ آئی ایم سوری۔“

سارا کے دل نے کہا کہ ہاتھ کانوں پر رکھ لے۔ نک کی آواز میں کوئی ایسی ہی بات تھی۔ وہ اپنی موہوم سی امید کا جنازہ نکلتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔

”اس کی انگلی میں ویڈنگ رنگ تھا۔ کندہ تاریخ بھی پڑھی جاسکتی تھی۔ فروری چودہ۔ کیا یہ غلط تاریخ ہے؟“

منظر دھندلا گیا۔ آنکھیں اشکبار تھیں۔ اس کا سر ڈھلک گیا۔ عینک ناک پر پھسل چلی۔ اندھوں کی طرح اس نے پرس میں ٹشو پیپر کے لیے ہاتھ چلائے...... نک نے ٹشو کا ڈبا اس کے آگے کردیا۔ ایسی کارروائیاں نک کا معمول تھا۔ تاہم پتا نہیں کیوں وہ تاسف سے سارا کی حرکتوں کو تک رہا تھا۔ وہ آنسو صاف کررہی تھی۔ ناک کا پانی صاف کرنے کے لیے وہ شائستگی اپنانے کی کوشش کررہی تھی۔ انہی کوششوں کے دوران اس کی حرکات بے ڈھنگی اور حماقت کی نذر ہوتی گئیں۔ عینک ناک سے گود، پھر فرش پر گرگئی۔ اس کی انگلیاں ارادے کے مطابق کام نہیں کررہی تھیں۔ کسی نہ کسی طرح اس نے خود کو سنبھالا اور مایوسی کے ساتھ کھڑی ہوگئی۔ وہ خشک لکڑی کے مانند ٹوٹ گئی تھی۔

”پلیز بیٹھ جائیے۔ مجھے کچھ اور بھی کہنا ہے۔“ نک نے کہا۔ وہ سعادت مند بچوں کی طرح بیٹھ کر فرش کو گھورنے لگی۔

”کیا آپ بتائیں گی کہ وہ لندن کیوں جاتا تھا؟“

”بزنس۔“

”کیسا کاروبار؟“

”وہ بینک آف لندن کا نمائندہ تھا۔“

”مطلب وہ زیادہ تر سفر پر رہتا تھا؟“

”ہاں، ہر ماہ لندن تو جانا ہوتا تھا۔“

"صرف لندن؟"

"ہاں۔"

"جرمنی میں اس کا کیا کام تھا؟"

"میں نہیں جانتی۔"

"کوئی آئیڈیا؟"

"نہیں۔"

"کوئی وجہ تو ہوگی۔ شاید کوئی اور بزنس۔ شاید......"

سارا نے معاً تیز نظروں سے اُسے گھورا۔ "مطلب دوسری عورت۔ یہی کہنا چاہتے ہو؟"

نک خاموش رہا۔

"بولو!"

"یہ ایک معقول شبہ ہے۔" نک نے کہا۔

"جیفری کے لیے نہیں۔" سارا نے ترنت کہا۔

"تمہاری شادی کو صرف دو ماہ ہوئے تھے۔" وہ بولا۔

"تم اُسے کس حد تک جانتی تھیں؟"

"اچھی طرح۔ مسٹر، میں اس سے محبت کرتی تھی۔"

"محبت کی بات نہیں ہے۔ میں معلوم کرنا چاہ رہا ہوں کہ تم اُسے کتنا جانتی تھیں؟ وہ کون تھا؟ کیا کرتا تھا؟ تمہاری ملاقات کب ہوئی؟"

"قریباً چھ ماہ قبل۔ میں اس سے ایک کافی شاپ پر ملی تھی۔ کافی شاپ کے قریب ہی میں کام کرتی تھی۔"

"کافی شاپ کے قریب...... کہاں؟"

"NIH۔ میں ریسرچ مائیکروبائیولوجسٹ ہوں۔"

نک کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ "کس قسم کی ریسرچ؟"

"بیکٹیریل جینوم۔"

"کیا یہ خفیہ تحقیق ہے؟"

سارا نے رک کر جواب دیا۔ "ہاں، کچھ حصہ۔"

نک نے سر ہلایا۔ سارا نے محسوس کیا کہ اس کا انداز قدرے بدل گیا ہے۔

"وہ جرمنی کیا کرنے گیا تھا؟"

"میں نہیں جانتی۔" سارا نے جواب دیا۔

نک نے ایک اور شیٹ نکالی۔ "وہ لندن کے علاوہ شیپول (ایمسٹرڈم) بھی گیا تھا اور آخر میں جرمنی۔ یہ وزٹ گزشتہ ہفتے کے ہیں۔ تمہارے ذہن میں کوئی بات آئی ہے؟"

سارا حیرت زدہ تھی۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"اس نے آخری بار کب تمہیں کال کی تھی؟"

"ایک ہفتے قبل، لندن سے۔"

"تمہیں یقین ہے کہ کال لندن سے آئی تھی؟"

"نہیں، وہ ڈائریکٹ کال تھی۔"

"کیا تمہارے شوہر کے پاس لائف انشورنس پالیسی تھی؟"

"نہیں۔ میرا مطلب ہے کہ مجھے نہیں معلوم۔ اس نے کبھی ذکر نہیں کیا۔"

وہ خاموش ہوگیا۔ سارا اُلجھ گئی تھی۔ عقل کام نہیں کر رہی تھی۔ اس کے دماغ میں کیا خیال رینگا۔ کہیں نک اوہارا کے خدشات درست تو نہیں ہیں۔ وہ واقعی جیفری کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔ دونوں نے بس گھر اور بستر شیئر کیا تھا۔ نہیں نہیں، یہ غلط ہے۔ نک قطعی اجنبی ہے۔ وہ کیوں اس پر یقین کرے۔ وہ کیوں اتنے سوال کر رہا ہے۔ دل میں اچانک نک کے لیے ناپسندیدگی کے جذبات ابھرے۔

"تمہاری بات ختم ہوگئی ہے تو مجھے جانا چاہیے۔" وہ بولی۔

"جیفری کی تصویر ہے تمہارے پاس؟" نک نے سوال کیا۔

سارا نے پرس کھول کر ایک تصویر نکالی۔ وہ فلوریڈا کے ساحل کی تصویر تھی۔ جیفری ایک ہینڈسم مرد تھا۔ نیلی آنکھیں، سنہرے بال...... چہرے کے نقوش بھی جاذب نظر تھے۔ وہ کیمرے کے سامنے مسکرا رہا تھا۔ سارا پہلی نظر میں اس چہرے سے متاثر ہوئی تھی۔ جیفری کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ ذہین اور مضبوط شخصیت کا مالک تھا۔ نک، تصویر دیکھ رہا تھا اور سارا نک کو دیکھ رہی تھی۔ وہ جیفری کے مانند ہینڈسم نہیں تھا۔ ایک پریشان کن سایہ نک کے چہرے پر تھا۔ ناخوشگوار سایہ۔ وہ پتا نہیں تصویر کو دیکھتے ہوئے کیا سوچ رہا تھا۔ ذرا دیر کے لیے اس نے تصویر اپنے ساتھی کو دکھائی اور سارا کو واپس کر دی۔

"اتنے سوالات کی کیا ضرورت تھی؟" سارا نے کہا۔

"سوری، لیکن یہ ضروری تھا۔" اس نے کہا۔ "ضروری تھا، تمہارے لیے بھی اور جیفری کے لیے بھی۔"

"میں سمجھی نہیں۔"

"برلن پولیس کی رپورٹ کا انتظار کرو۔"

"کیا خاص بات ہے؟" سارا نے سوال کیا۔

"ہاں، حالات و واقعات......"

"لیکن تم نے کہا تھا کہ وہ ایک حادثہ تھا۔"

"بظاہر حادثہ ہی تھا لیکن کچھ نئے انکشافات سامنے آئے ہیں...... کمرے کے آتشزدہ سامان کی تلاشی کے بعد میٹریس میں سے ایک گولی برآمد ہوئی ہے۔"

سارا نے غیر یقینی نظروں سے اسے گھورا۔ "مطلب......

بلٹ؟"

"ہاں، برلن رپورٹ کے مطابق یہ ایک مرڈر ہے۔"

سارا نے کچھ کہنا چاہا تاہم اس کی آواز نے ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔ وہ بت کی طرح ساکت بیٹھی تھی۔

"میں نے سوچا کہ تمہیں معلوم ہونا چاہیے۔" نک نے کہا۔ "کسی وقت مجھے بتانا ہی تھا۔ کیونکہ برلن پولیس جیفری کی سرگرمیوں اور اس کے دشمنوں کے بارے میں جاننا چاہتی ہے۔"

سارا نے نفی میں سر ہلایا۔ "گاڈ...... میں سوچنے کے قابل بھی نہیں رہی۔ میں کچھ نہیں جانتی۔" اس نے سرگوشی کی۔ "مجھے جانے دو۔"

مسز فونٹان!" نک کی آواز میں تیزی کا عنصر تھا۔

سارا نے دل ہی دل میں کہا۔ "مجھے جانے دو۔" وہ بیٹھی رہی اور نئے سرے سے نک کا جائزہ لیا۔ آفٹر شیو کی خوشبو، تھکن کے آثار، شکن آلود شرٹ......

"آئی ایم سوری۔" اس نے کہا۔ "میں تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتا۔"

سارا نے اس کی سلیٹی آنکھوں میں دیکھا۔ آنکھوں میں مستقل مزاجی اور توانائی کے عناصر جھلک رہے تھے۔ دفعتاً قطع نظر تمام واقعات اور بُری خبروں...... سوال جواب کے باوجود اس نے محسوس کیا کہ وہ اس آدمی پر اعتماد کر سکتی ہے۔

"میں بے ہوش نہیں ہو رہی ہوں...... مجھے جانے دو۔"

"یقیناً، میں دیکھ رہا ہوں۔ صرف چند سوالات۔"

"میرے پاس جوابات نہیں ہیں۔ تمہیں یہ بات سمجھنی چاہیے۔"

نک نے خاموشی اختیار کی۔ "میں کسی اور وقت رابطہ کر لوں گا۔" بالآخر اس نے کہا۔ "باڈی کے بارے میں بات کرنی پڑے گی۔"

"اوہ، ہاں......" وہ کھڑی ہوگئی۔ وہ آنسوؤں کی نئی جھڑی کے آگے بند باندھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ نک بھی کھڑا ہو گیا۔ ایک بار پھر دلی معذرت کا اظہار کیا۔ سارا ہاتھ ملا کر جانے کے لیے تیار ہوگئی۔

☆☆☆

"کیا خیال ہے؟ وہ معصوم ہے؟" ٹم نے سارا کے بارے میں سوال کیا۔ "جیفری کے بارے میں کچھ نہیں جانتی؟"

"کیا کہہ سکتے ہیں۔" نک نے جواب دیا۔

"کم آن، یہ کوئی پُراسرار سازش ہے۔ ایک سال قبل جیفری کا کوئی وجود ہی نہیں تھا۔ اچانک منظرِ عام پر آیا۔ شادی رچائی۔ تازہ ترین سوشل سیکیورٹی نمبر، پاسپورٹ...... اور کیا چاہیے۔ کوئی گہری سازش ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایف بی آئی بے خبر ہے لیکن اس کی خفیہ فائل...... کیا میں عقل سے عاری ہوں یا پھر تم؟"

"شاید میں ہی فاتر العقل ہوں۔" نک نے ہنکارا بھرا اور پھر فائل کھولی۔ ٹم ٹھیک کہہ رہا تھا۔ الجھن سی الجھن تھی۔ سازش...... بین الاقوامی جرم...... کوئی ایکس۔ وفاقی گواہ، جو روپوشی کی حالت میں ہے...... یا کوئی جاسوس کردار؟ جیفری کا نام تو نک کی کھوپڑی میں پیوست تھا ہی لیکن وہ سارا کو بھی نظر انداز نہیں کر سکا تھا۔

اُسے حیرت کا سامنا تھا۔ جب وہ دفتر میں داخل ہوئی تھی۔ اسے توقع تھی کہ سارا فونٹان کسی شاندار اور حسین خاتون کا نام ہوگا۔ اس کا شوہر ورلڈ کلاس ٹریولر تھا۔ ایسے آدمی کی عورت بھی اسی کے مانند ہونی چاہیے تھی۔ خوش لباس، خوش ادا اور پُرکشش...... لیکن سارا میں ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ اسے بدشکل کہنا مشکل تھا تو دوسری جانب خوش شکل کا لیبل لگانا بھی دشوار تھا۔ اس نے تانبے کے رنگ کی دراز زلفوں کو پونی ٹیل کی شکل میں باندھا تھا۔ لباس کا معاملہ غالباً بدحواسی کی نذر ہو گیا تھا۔ سارا کی تمام ترکشش اس کی آنکھوں میں تھی اور چوڑے چشمے نے آنکھوں کے حسن کو پوری طرح نمایاں ہونے سے روکا ہوا تھا۔ دوسری اہم چیز بغیر میک اَپ والا سادہ چہرہ تھا۔ عمر تیس سال سے کم تھی۔

نہیں، مجموعی طور پر وہ حسین نہیں تھی لیکن تمام دورانیے میں نک ایک آدھ بار ہی اس کے چہرے سے نظر ہٹا پایا تھا۔ وہ حیران تھا کہ سارا کی شخصیت میں ایسی کیا بات تھی اور شادی مزید حیران کن......

"میں چلا۔" ٹم کی آواز نے اُسے خیالات کی دنیا سے باہر نکالا۔

"میں بھی نکل رہا ہوں۔" نک نے جیکٹ اٹھائی۔

باہر آکر وہ پیدل ہی چل پڑے۔ موسم بہار کی ہوا چہروں سے ٹکرا رہی تھی۔ چیری کے درختوں پر کلیاں کھلا چاہتی تھیں۔ اگلے ہفتے پورا شہر گلابی اور سفید پھولوں میں ڈوبنے والا تھا۔ آٹھ سال میں نک کے لیے یہ مناظر اولین حیثیت رکھتے تھے۔ اس نے جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر گہری سانس لی۔ معاً توجہ اطراف کے مناظر سے ہٹ کر پھر سارا کی طرف چلی گئی۔ کیا وہ اپنے اپارٹمنٹ تک پہنچ گئی ہوگی؟ ذہن میں سوال اٹھا۔ اگر پہنچ گئی ہوگی تو بستر پر چشمے کے بغیر اس کی

آنکھوں سے شفاف پانی برس رہا ہوگا۔ وہ جانتا تھا کہ انٹرویو کے دوران وہ قدرے درشت ہو چلا تھا۔ یہ حقیقت اسے بے چین کررہی تھی۔ کوئی اور ہوتا تو وہ بھی ایسے ہی پیش آتا بلکہ زیادہ سخت سوالات کرتا۔ انٹرویو اندوہناک صدمہ کم کرنے کے لیے معاون ثابت ہوتا ہے لیکن ایسا ہر کسی کے ساتھ نہیں کیا جاسکتا تھا کہ بیشتر کیس سیدھے سادے ہوتے۔ بیوہ کو اطلاع، معمول کی کارروائی اور دی اینڈ لیکن جیفری کا معاملہ واقعی پُراسرار تھا۔

”ہم کہاں جارہے ہیں، نک؟“

”میری، جو...... کیا خیال ہے، کچھ طعام ہوجائے۔“

☆☆☆

”جیفری کیس کے لیے تمہارا کیا ارادہ ہے؟“ ٹم نے سوال کیا۔

”میں اپنا کام کروں گا اور دیکھوں گا کہ اصل معاملہ کیا ہے؟“

”تمہیں ایمبروز کو بتانا چاہیے۔ وہ دلچسپی لے گا اور بات ایجنسی تک جائے گی۔“

”تم جانتے ہو کہ پہلے دن سے ایمبروز اور میری نہیں بنتی۔“ نک نے اپنے باس کے بارے میں بتایا۔

”جانتا ہوں۔ تم نے استعفیٰ کیوں نہیں دیا؟“

”ہاں سوچ رہا ہوں۔ میری اطلاع کے مطابق وہ شہر میں نہیں ہے۔“

”ہاں، ایک ہفتے کے لیے۔“ ٹم نے جواب دیا۔ ”تم بیوروکریسی کے لیے موزوں نہیں ہو۔“

نک نے قہقہہ لگایا۔ ”ہاں، لیکن یہ کیس میرا ہے۔ میں خود ہی ہینڈل کروں گا۔“

”نک یہ تمہارا کام نہیں ہے۔ تم کونسلر ہو۔“

نک سارا کو سی آئی اے آفیسر کے حوالے نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ”یہ میرا کیس ہے۔“ وہ بولا۔ ”میں ہینڈل کروں گا۔“

ٹم نے دانت نکالے۔ ”آہ، لگتا ہے سارا تمہارے ٹائپ کی ہے؟ اگرچہ اس میں کوئی کشش دکھائی نہیں دی۔ ہاں یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ اس نے جیفری کو کیونکر متوجہ کرلیا؟ میرا قیاس ہے کہ اس نے سارا سے شادی کسی اور مقصد کے لیے کی تھی۔ اب یہ بتادو کہ کوئی بات ہے سارا میں جو تمہیں کھینچ رہی ہے؟“

”نو کمنٹ۔“ نک نے کہا۔

”طلاق کے بعد تم بہت عرصہ تنہا گزار چکے ہو۔“

نک نے کافی کپ نیچے رکھ دیا۔ ”کیا سوالات کررہے ہو تم؟“

”کوشش کررہا ہوں کہ تمہاری سوچ کے زاویے کس جانب جھک رہے ہیں۔“

”تم خوامخواہ شک کررہے ہو۔“

نک سوچ رہا تھا کہ ٹم کی بات صحیح بھی ہوسکتی ہے۔ لورین کے ساتھ طلاق چار سال قبل ہوئی تھی۔ اس دوران وہ عورت اور سیکس سے دور رہا تھا۔ مرد کی فطری جبلت زیادہ عرصے حالتِ خواب میں نہیں رہ سکتی۔ اس کی جاب بھی اسے سوٹ نہیں کرتی تھی۔ کوئی ساتھی ہو جس کے ساتھ وہ ہنس بول سکے، نارمل انداز میں زندگی گزارے۔ ایک گھر ہو جہاں وہ تنہا نہ ہو۔ کوئی مرد زیادہ عرصے تک عورت کے بغیر نارمل نہیں رہ سکتا۔ وہ کوئی پادری نہیں تھا۔ اس نے بل کی رقم ٹیبل پر رکھی اور کھڑا ہوگیا۔

دونوں ایک بار پھر سڑک پر تھے۔ موسم بہار، چیری کی کلیاں، پھول بننے والی تھیں۔ نک کے تصور میں پھر سارا کا تصور جھلملانے لگا۔ سارا شہد رنگ آنکھوں والی۔ وہ اپنی ڈیوٹی سے ہٹ کر ملوث ہوا تو کیا نتائج ہوں گے۔ وہ محض ایک کونسلر تھا۔ نہیں، نہیں۔ سارا فائل میں لکھا ہوا محض ایک نام تھا۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

☆☆☆

بوڑھے آدمی کو گلاب پسند تھا۔ گارڈن میں ٹیولپ بھی تھے لیکن اسے گلاب پسند تھے۔ اس کی بیوی کو یہ باغیچہ کتنا مرغوب تھا۔ اس کے تصور میں بیوی کی شبیہ ابھری جو گارڈن میں کھڑی تھی۔ وہ گلابوں کی بہار دیکھ کر مسکرارہی تھی۔ شبیہ آہستہ آہستہ تحلیل ہوگئی۔ ”میری ننھی...... میری پیاری ننھی۔“ بوڑھے آدمی نے سرگوشی کی۔ ”میں تمہیں بہت یاد کرتا ہوں۔“

”آج کا دن سرد ہے۔“ ایک آواز آئی۔ ڈچ زبان استعمال کی گئی تھی۔ بوڑھا آدم مڑا۔ چھوٹے بالوں والا جوان برونی جھاڑیوں میں سے برآمد ہورہا تھا۔

”آخر تم آگئے۔“ بوڑھے آدمی نے کہا۔

”سوری، ایک دن کی تاخیر ہوگئی۔“ برونی نے معذرت کی۔ برونی نے چشمہ اتارا۔ وہ بوڑھے آدمی کی آنکھوں میں براہِ راست دیکھنے سے اجتناب برت رہا تھا۔ حادثے کے بعد سے کوئی بوڑھے سے آنکھ نہیں ملاتا تھا۔ حتیٰ کہ برونی بھی نہیں۔ بوڑھے کے نزدیک برونی اس کے بیٹے کی طرح تھا۔

”بصرہ کے معاملات ٹھیک ہیں۔“ بوڑھے نے کہا۔

”یس۔ بس کچھ تاخیر ہوئی اور آخری شپمنٹ کے ساتھ مسئلہ ہوا۔ ایک میزائل لاک اِن نہیں ہوا تھا۔ وجہ میکنزم کی کمپیوٹر چپ تھی۔“

''ٹھیک نہیں ہوا۔''

''ہاں، میں نے مینوفیکچرز سے بات کی تھی۔'' دونوں نے چہل قدمی شروع کی۔

''تمہارے لیے ایک نیا کام ہے۔'' بوڑھے نے کہا۔

''ایک عورت ہے۔''

برونی ٹھٹکا۔ آنکھوں میں چمک لہرائی۔ اس کے زردی مائل بال سورج کی روشنی میں سفید نظر آرہے تھے۔

''اس کا نام سارا فانٹان ہے۔ جیفری فانٹان کی بیوی۔ تم دیکھو کہ اس کے ذریعے کیا معلوم ہوسکتا ہے۔''

''سر، میں سمجھا نہیں۔ مجھے اطلاع ملی تھی کہ جیفری مارا جا چکا ہے؟''

''جو کہہ رہا ہوں، وہ کرو، ہمارے امریکن ذرائع تمہیں تفصیل بتا دیں گے۔ وہ مائیکرو بائیولوجسٹ ہے۔ عمر تقریباً تیس سال۔ شادی کے علاوہ اور کوئی بات مشکوک نہیں ہے لیکن ہم کوئی پہلو نظر انداز نہیں کر سکتے۔''

''کیا میں امریکی رابطے سے مل سکتا ہوں؟''

''نہیں، نازک معاملہ ہے۔'' بوڑھے نے جواب دیا۔

برونی نے سر ہلایا۔ وہ بوڑھے کے طریقہ کار سے واقف تھا۔ اس کے کارندے اپنی اپنی حدود میں کام کرتے تھے۔ کوئی اس اصول کو نہیں توڑتا تھا۔ وہ چلتے ہوئے بطخوں کے تالاب کے پاس آگئے۔ کوٹ پاکٹ سے بوڑھے نے ایک بیگ نکالا جس میں بطخوں کی غذا موجود تھی۔ اس نے مٹھی بھر کے غذا بطخوں کی طرف اچھال دی۔ جب نینی زندہ تھی۔ وہ پابندی سے روز صبح بطخوں کو فیڈ کرتی تھی۔

''میں اس عورت کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔ جلد از جلد نکل جاؤ...... واشنگٹن میں محتاط رہنا۔''

برونی نے اثبات میں سر ہلایا۔

☆☆☆

سارا جہاں کام کرتی تھی، وہ لیب صاف شفاف اور بے داغ تھی۔ روزانہ صفائی اور پالش کی جاتی تھی۔ عفونت کے امکان کو ختم کرنے کے لیے یہ ضروری تھا۔ اور سارا کی ذمّے داری بھی۔ لیب میں خاموشی تھی۔ سارا نے چشمہ اتارا۔ باہر ہال وے میں ہیل (Heels) کی آواز سنائی دی اور دروازہ کھل گیا۔

''سارا تم یہاں کیا کر رہی ہو؟''

سارا نے نظر اٹھائی۔ وہ ایبی تھی۔ بھاری بھرکم ایبی۔

''میں نے سوچا کچھ کام کرلوں۔ میری غیر موجودگی میں......''

''اوہ ہو...... سارا لیب تمہارے بغیر گزارا کرسکتی ہے۔ آٹھ بج رہے ہیں۔ تمہیں گھر جانا چاہیے۔ کئی ہفتے سے کام ہو ہی رہا تھا۔'' ایبی نے ہمدردی سے کہا۔

''میں فیصلہ نہیں کر پا رہی کہ گھر جاؤں یا نہیں۔ وہاں بہت سناٹا ہے۔'' سارا نے کہا۔ دونوں کچھ دیر کے لیے خاموش ہوگئیں۔

''تم کیسا محسوس کر رہی ہو؟''

''ٹھیک ہوں، ایبی۔''

''ہم نے گزشتہ دنوں تمہاری کمی بُری طرح محسوس کی۔ ہر ایک کال کرنے سے کترا رہا تھا۔ شاید کوئی بھی غم و رنج سے نہیں گزرا۔ تاہم ہمیں تمہارا بہت خیال تھا۔''

سارا نے تشکر آمیز انداز میں سر کو جنبش دی۔ ''اوہ، ایبی میں جانتی ہوں اور میں تم سب کی مشکور ہوں۔ میرے گھر میں کتنے کارڈ اور پھول جمع ہوگئے۔ میرے خیال میں مجھے کام پر واپس آجانا چاہیے۔''

''کچھ ایسا سمجھتے ہیں اور کچھ وقفہ چاہتے ہیں۔''

''ہاں، کچھ دنوں کے لیے مجھے واشنگٹن سے نکلنا چاہیے۔ ورنہ یادیں مجھے ستاتی رہیں گی۔'' اس نے مسکرانے کی کوشش کی۔ ''میری بہن نے مجھے اوریگان آنے کے لیے کہا تھا۔''

''سارا تمہیں جانا چاہیے۔''

''چھ سال میں اس جگہ نے مجھے اپنا لیا ہے۔ میں تصور کر رہی ہوں کہ باقی زندگی یہیں کام کرتے گزاروں...... جیفری اور میں نے صرف تین دن ہنی مون کے لیے گزارے تھے۔ ہم دونوں بہت مصروف تھے۔ کوئی چھٹی بھی نہیں۔ آئندہ کا چانس بھی ختم...... آہ وہ برلن میں تھا یہ کیسے ممکن ہے۔'' سارا بینچ پر بیٹھ گئی۔

''اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ کیا کہہ رہا ہے؟''

''نک نے کل پھر فون کیا تھا۔ برلن پولیس نے باڈی ریلیز کر دی ہے...... وہ کل مل جائے گی۔'' اس کی آنکھیں اچانک اشکبار ہوگئیں۔ اس نے نظریں نیچے کرلیں۔ وہ رونا نہیں چاہتی تھی۔ ''نکولس یا نک وہ.... سوالات کرتا ہے جن کا میرے پاس کوئی جواب نہیں۔ وہ اس کا کام ہے۔ کبھی ایسا لگتا ہے کہ کوئی اور امکان بھی ہے پھر میں جیفری کے لیے مزید پریشان ہوجاتی ہوں۔''

''سارا وہ مجھے کچھ عجیب لگا تھا۔'' ایبی نے کہا۔

''نہیں، وہ شرمیلا تھا۔''

''نہیں، یہ شرم نہیں تھی۔ یہ ایسا...... ایسا تھا جیسے وہ اپنے

خول میں بند رہنا چاہتا ہے۔ کچھ بتانا نہیں چاہتا...... جیسے جیسے۔"

ایبی نے سارا کو دیکھا۔ "اوہ، یہ کوئی اہم بات نہیں ہے۔"

لیکن سارا نے پہلے ہی ایبی کے نکتے پر غور شروع کر دیا تھا۔ جیفری کم گو اور علیحدگی پسند شخص تھا۔ اپنے بارے میں تو وہ بہت ہی کم بات کرتا تھا۔

پھر کسی نامعلوم وجہ کے تحت نک کا چہرہ تصور میں ابھرا...... جب وہ سارا کو اسٹڈی کر رہا تھا، اس کا انداز انوکھا تھا۔ عام بیوروکریٹ سے ہٹ کر۔ اس کی سلیٹی آنکھیں، سارا کے ہر تاثر کا جائزہ لے رہی تھیں۔ پورے انہماک کے ساتھ۔ اب وہ اس سے دوبارہ بات نہیں کرے گی۔ سارا نے سوچا۔

"مجھے جانا چاہیے۔" دفعتاً اس نے کہا۔

"گڈ۔"

سارا نے اپنا سفید براق لیب کوٹ اٹھایا۔ "تدفین کے بعد شاید میں کچھ دن چھٹی لوں گی۔"

"ٹھیک ہے۔ طویل چھٹی پر مت جانا۔ ہمیں تمہاری ضرورت ہے۔"

سارا نے اطراف میں دیکھا۔ "واپس آؤں گی...... پتا نہیں کب۔"

☆☆☆

تدفین کی رسمی کارروائی تکمیل کے آخری مراحل میں تھی۔ نک نے کلپ بورڈ اور شپمنٹ پیپرز پر دستخط کیے اور تابوت نے اپنی منزل کی طرف حرکت کی۔ سارا ہمراہ تھی۔ نک حیران تھا کہ اس موقع پر کیا کہے۔ کال کرے؟ کس لیے؟ مزید تعزیتی کلمات...... مزید اظہارِ افسوس۔ وہ سب کچھ کر چکا تھا۔ اب کہنے کے لیے کچھ نہیں تھا۔

وہ اپنے اپارٹمنٹ پہنچا تو ذہن صاف کر چکا تھا۔ بریف کیس کاؤچ پر اچھال کر وہ کچن میں گیا اور وہسکی کا گلاس تیار کیا۔ کتنا عرصہ ہو گیا جب وہ صحیح معنوں میں خوش ہوا تھا...... مہینے؟ سال؟

دفعتاً اپارٹمنٹ کا بزر بجا کر وہ اچھل پڑا۔ اسے احساس ہوا کہ اسے رفاقت کی ضرورت ہے۔ کوئی بھی، کسی کی بھی...... چاہے اخبار پھینکنے والا لڑکا ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے لاک ہٹا کر دروازہ کھولا اور متحیر رہ گیا۔

"تم......؟"

"ہاں، کیا ہوا...... ہٹو اندر آنے دو۔" ٹم نے کہا۔ "اور تیار ہو جاؤ۔ نئی خبر ہے۔ ایف بی آئی کی...... اندازہ لگاؤ؟"

نک نے ٹھنڈی سانس بھری۔ "ڈرتا ہوں معلوم کرتے ہوئے۔"

"جیفری فونٹان، جانتے ہو وہ مر چکا ہے؟"

"کیا نئی بات ہوئی؟"

"میں اصلی جیفری کی بات کر رہا ہوں۔" ٹم نے انکشاف کیا۔

"دیکھو، میں فائل بند کر چکا ہوں اور فی الحال کھانے کے موڈ میں ہوں...... تم بھی شریک ہو جاؤ۔" نک نے کہا۔

"جیفری بیالیس برس پہلے مر چکا تھا۔" ٹم نے دھماکا کیا۔ نک دروازہ بند کر کے گھوما اور ٹم کو گھورنے لگا۔

"ہا...... ا......" ٹم نے ہنکارا بھرا۔ "کیا رائے ہے؟"

☆☆☆

سارا کو خبر ہی نہیں ہوئی۔ ایک ایک کر کے سب وہاں سے چلے گئے۔ مدفن پر اس کے ساتھ صرف ایبی کھڑی تھی۔

"بارش ہونے والی ہے۔" ایبی نے کہا۔

سارا نے آسمان کی طرف سر اٹھا کے دیکھا۔ ایبی نے اس کے بازو میں ہاتھ ڈال کر پارکنگ لاٹ کی طرف حرکت کی۔

"اے کپ آف ٹی...... ہم دونوں کو ضرورت ہے۔" ایبی نے کہا۔ ہر مسئلے کا ایبی کے پاس یہی حل تھا۔ "اے کپ آف ٹی۔"

تیس سال کی شادی کے بعد بدمزہ طلاق سے سنبھلنے میں اس نے یہی نسخہ استعمال کیا تھا۔ "اے کپ آف ٹی۔" پھر کالج میں داخلے سے پہلے اس کے بیٹے نے ساتھ چھوڑ دیا...... "اے کپ آف ٹی"...... ٹی کپ...... ٹی......

سارا نے نفی میں یہ نسخہ مسترد کر دیا۔

"سارا اس سے فرق پڑے گا۔ ہم عورتیں مضبوط ہوتی ہیں۔ ہمیں مضبوط ہونا چاہیے۔"

"میں نہیں ہوں۔"

"شک مت کرو۔ تم مضبوط ہو۔"

معاً سارا رک گئی۔ تنفس کی رفتار بڑھ گئی۔ ایبی نے سامنے دیکھا۔ دھندلی فضا سے ایک آدمی نمودار ہوا۔ اس کا رخ ان دونوں کی جانب تھا۔ سارا نے بہ آسانی اندازہ لگا لیا کہ وہ شروع سے آخر تک وہاں موجود رہا تھا۔

"مسز فونٹان۔" اس نے قریب پہنچ کر کہا۔

"ہیلو، مسٹر نک اوہارا۔"

"مجھے احساس ہے کہ میں غلط موقع پر مداخلت کر رہا ہوں لیکن میں دو دن سے فون پر کوشش کر رہا تھا۔ تم نے میری

ایک کال بھی اٹینڈ نہیں کی؟"

"ہاں، یہ ٹھیک ہے۔"

"مجھے کچھ بات کرنا تھی۔" نک نے ایبی کی طرف مڑ کر اپنا تعارف کرایا۔ "اگر آپ بُرا نہ مانیں تو مجھے چند منٹ دے دیں۔ میں سارا سے تنہائی میں بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"شاید وہ ایسا نہیں چاہتی۔" ایبی نے کہا۔

نک نے سارا کی جانب دیکھا۔ "یہ بہت اہم ہے۔"

نک کی آنکھوں اور تاثرات میں کوئی ایسی بات تھی کہ سارا اس کی درخواست کو اہمیت دینے پر مجبور ہوگئی...... جیفری چلا گیا تھا۔ یہ اذیت ہی بہت تھی۔ جس میں نک کے سوالات اضافہ کر دیتے تھے۔ چنانچہ وہ اس کے پیغامات اور کالز کو نظرانداز کرتی رہی۔

"پلیز مسز فوشان۔"

بالآخر اس نے ہامی بھرلی۔ ایبی کی جانب دیکھا۔

"بارش شروع ہونے والی ہے۔" ایبی نے کہا۔

"میں مسز فوشان کو گھر پہنچا دوں گا۔ بے فکر ہو جائیں۔" وہ مسکرایا۔ "میں اس کا خیال رکھ سکتا ہوں۔"

ایبی نے سارا کو گلے لگا کر بوسہ دیا۔ "میں رات میں کال کروں گی۔" اس نے ارادہ ظاہر کیا اور اپنی کار کی طرف چلی گئی۔

"وہ تمہاری اچھی دوست معلوم ہوتی ہے۔"

"ہم لیب میں ساتھ کام کرتے ہیں۔"

نک، سارا کو اپنی کار تک لے آیا۔ اس دوران اس نے نرمی سے اس کی آستین کو چھوا تھا۔ سارا اس کے ساتھ والی نشست پر بیٹھ گئی۔ وولوو میں کچھ دیر سکوت طاری رہا۔ سارا نے نم آلود چشمہ اتارا اور شہد رنگ آنکھوں سے نک کی جانب دیکھا۔ نک کے بال بھیگ گئے تھے۔

نک نے چابی گھمائی اور انجن بیدار ہوگیا۔ وائپرز نے حرکت شروع کی۔ گاڑی کا رخ سارا کے گھر کی طرف تھا۔ موسم اچانک خوشگوار ہوگیا تھا۔ نک ایک پُراعتماد ڈرائیور تھا۔ اس کے ہاتھوں کی حرکت میں روانی اور مہارت نمایاں تھی...... اس نے کالز کے بارے میں سوال کیا۔

"آئی ایم سوری۔" سارا نے معذرت پیش کی۔ "میں مزید سوالات اور اندازوں کی متحمل نہیں ہوسکتی تھی۔"

"اگر میں حقائق بتاؤں؟"

"ابھی تک تم صرف قیاس آرائیوں پر انحصار کر رہے ہو۔"

"یہ سلسلہ ختم ہوگیا ہے۔" اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"مجھے حقائق مل گئے ہیں۔ بس نام درکار ہے۔"

"کیا کہنا چاہ رہے ہو؟"

"تمہارا شوہر...... چھ مہینے پہلے تم کافی شاپ پر اس سے ملیں اور اس نے بہ آسانی تمہیں متاثر کرلیا۔ چار ماہ بعد شادی ہوگئی۔ ایسا ہی تھا؟"

"ہاں۔"

"سمجھ نہیں آتا، کیا الفاظ استعمال کروں لیکن جیفری بیالیس سال قبل نوزائیدگی کی حالت میں مر گیا تھا۔"

سارا کا اپنی سماعت سے اعتبار اٹھ گیا۔ اس کا بدن سنسناہٹ کا شکار ہوگیا۔ "میں...... سمجھی...... نہیں......" وہ ہکلائی۔

نک کی نگاہ سڑک پر تھی۔ "جس شخص نے تم سے شادی کی۔ اس نے مردہ بچے کا نام اپنالیا۔ آسان کام تھا۔ تم تلاش کرو تو ایسے بچے مل جائیں گے جو سال یا چھ مہینے کے اندر فوت ہوئے۔ برتھ سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد تمہیں سوشل سیکیورٹی نمبر، بعد میں ڈرائیور اور میرج لائسنس بھی مہیا ہو جائے گا۔ نئی زندگی۔ نئی شناخت اور تمام ثبوت......"

"تم کیسے جانتے ہو؟"

"کمپیوٹرز...... جیفری، ڈرافٹ کے لیے کبھی رجسٹرڈ نہیں ہوا۔ وہ کبھی اسکول نہیں گیا۔ ایک سال پہلے تک اس کا کوئی بینک اکاؤنٹ نہیں تھا۔ تب اچانک اس کا نام مختلف مقامات پر ظاہر ہوا۔"

سارا کی رکی ہوئی سانس خارج ہوئی۔ "پھر وہ کون تھا یا ہے؟" سارا نے سرگوشی کی۔ "میں نے کس کے ساتھ شادی کی تھی؟"

"یہ مجھے نہیں معلوم۔"

"کیوں؟ اس نے ایسا کیوں کیا؟ نئی زندگی کی کیا ضرورت تھی؟"

"کئی وجوہات ہوسکتی ہیں۔ پہلا خیال میرے ذہن میں یہ ہے وہ کوئی جرم کرنا چاہتا تھا۔ اس کے انگوٹھوں کے نشانات ڈرائیور لائسنس بیورو کے ریکارڈ پر ہیں۔ جن کو میں نے ایف بی آئی کے کمپیوٹر پر آن کیا۔ وہ وہاں کہیں بھی نہیں ہے۔"

"مطلب وہ مجرم نہیں۔"

"کہہ نہیں سکتے، دوسرا امکان یہ ہوسکتا ہے کہ فیڈرل وٹنس پروگرام کا حصہ رہا ہو اور حفاظتی نقطہ نظر سے اسے نئی شناخت دی گئی ہو۔ اس امکان کا ثبوت حاصل کرنا میرے لیے بہت مشکل ہے۔ تاہم مرڈر کے لیے یہ وجہ بنیاد بن سکتی ہے۔"

''تمہارا مطلب ہے کہ اس نے جن کے خلاف گواہی دی تھی، انہوں نے اسے نئی شناخت کے ساتھ پہچان لیا تھا؟'' سارا نے کہا۔

''ہاں ایسا ہی ہے۔''

''لیکن اُس نے مجھ سے ایسی کوئی بات شیئر نہیں کی۔''

''ہاں اس بات سے ایک اور امکان پیدا ہوتا ہے جس کی تصدیق تم کرسکتی ہو۔''

''کہو۔''

''یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جیفری کی نئی زندگی اس کے مشن کا حصہ ہو۔ اسے نامعلوم کام کے لیے بھیجا گیا ہو۔''

''تمہارا مطلب ہے کہ وہ جاسوس تھا؟''

نک نے سر ہلا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ اس کی آنکھوں کا رنگ باہر آسمان پر چھائے بادلوں کے مانند گہرا سرمئی ہوگیا تھا۔

''مجھے یقین نہیں آتا۔''

''یہ حقیقت ہے، میری بات کا یقین کرو۔''

''تم مجھے کیوں بتارہے ہو؟ تمہیں کیسے معلوم کہ میں اس کے ساتھ ملی ہوئی نہیں ہوں؟''

''تمہارا کردار صاف ہے۔ میں فائل دیکھ چکا ہوں۔''

''اوہ، میری بھی فائل ہے۔'' وہ تڑخی۔

''چند برس پہلے تمہیں سیکیورٹی کلیئرنس دی گئی تھی۔ یاد کرو۔ جب تم نے لیب میں ریسرچ کا آغاز کیا تھا۔ ظاہر ہے، فائل تو بنی تھی۔''

''ہاں۔''

''لیکن میرے نزدیک تم فائل کی وجہ سے کلیئر نہیں ہو۔ یہ میرے اپنے احساسات ہیں...... مجھے قائل کرو کہ میرے احساسات ٹھیک ہیں۔''

''کیسے؟ پولی گراف؟''

''نہیں، جیفری اور تم۔ کیا یہ محبت تھی؟''

''بلاشبہ۔''

''مطلب یہ ایک حقیقی شادی تھی۔'' نک نے کہا۔

''ہاں ایسا ہی تھا۔''

''میں گیم نہیں کھیل رہا ہوں۔ اگر تم چاہو تو میں اس افیئر سے الگ ہوجاتا ہوں شاید تم کمپنی کے انداز کو ترجیح دو۔''

''یعنی تم نے سی آئی اے کو نہیں بتایا؟''

''نہیں۔'' اس نے سرکشی کے ساتھ سر اٹھایا۔ ''مجھے ان کی پروا نہیں ہے۔ ممکن ہے مجھے اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے۔''

''خود کو خطرے میں ڈالنے کی وجہ؟'' سارا نے سوال کیا۔

نک نے شانے اچکائے۔ ''تجسس...... یا پھر میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ میں اپنے بل بوتے پر کیا کرسکتا ہوں۔''

''خواب؟''

''خواب کے ساتھ......'' اس نے سارا کی شہد آگیں آنکھوں میں دیکھا۔

''اور کیا......؟''

''نہیں، کچھ نہیں۔'' وہ خود فراموش ہوتے ہوتے سنبھل گیا۔ یہ موقع محل نہیں تھا۔ اظہار بے تابیٔ قلب مناسب نہ تھا۔ وہ واشنگٹن ڈی سی کی سڑکوں پر مناسب رفتار سے رواں تھا۔ بارش تیز تھی۔ سارا ٹریفک کی بھیڑ میں نروس ہوجایا کرتی تھی۔ حیرت انگیز طور پر آج وہ پُرسکون تھی۔ نک کی موجوگی میں وہ خود کو محفوظ خیال کررہی تھی۔ ایک عورت نک کے بازوؤں میں خود کو کتنا محفوظ کرسکتی ہے؟ پرتوِ خیال بھٹکا۔ وہ کیا سوچ رہی ہے، کیا تماشا ہے؟ حسن خیال ہے...... یا خیالات کی بے راہ روی۔

''شاید تم بے خبر ہو اور کوئی جواب تمہارے ذہن کے گوشے میں اٹکا ہو؟'' نک نے سوالات کا آغاز کیا۔

سارا نے نفی میں سر ہلایا۔ ''جو میں جانتی تھی، پہلے ہی بتا چکی ہوں۔''

''سارا۔'' شاید اس نے پہلی مرتبہ اسے نام سے پکارا۔ ''ہر جاسوس، کتنا ہی چالاک کیوں نہ ہو، کہیں نہ کہیں غلطی کرتا ہے۔ شاید اس نے بھی تم سے کوئی ایسی کوئی بات کی ہو جو تمہارے نزدیک غیر اہم ہو...... شاید وہ سوتے میں کچھ بول گیا ہو؟''

اُدھر وہ سوچ رہی تھی کہ نک نے اسے سارا کے نام سے کیوں پکارا؟ یہ شاہراہِ الفت پر پہلا قدم ہے۔ نیرنگیٔ حیرتِ تماشا ہے یا بے خیالی میں زبان پھسلی ہے۔ اس نے نچلا ہونٹ دانتوں میں دبایا۔ وہ جیفری نہیں بلکہ نک کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

''اگر ایسی کوئی بات ہوئی بھی ہو تو میں نے یقیناً اہمیت نہیں دی ہوگی۔''

''مثلاً کیسی بات؟''

''شاید اس نے ایک دو بار مجھے 'ایوی' کہہ کر بلایا تھا۔ تاہم فوراً ہی معذرت بھی کرلی تھی اور بتایا تھا کہ ایوی اس کی کوئی پرانی گرل فرینڈ تھی۔''

''فیملی، فرینڈز......؟''

''وہ ورمونٹ میں پیدا ہوا تھا اور لندن میں پلا بڑھا تھا۔ اس کے والدین کا تعلق تھیٹر سے تھا۔ ان کا انتقال ہوچکا ہے۔

کسی اور رشتے دار کے بارے میں اس نے کبھی کوئی بات نہیں کی۔ نہ اس کا کوئی قریبی دوست تھا۔‘‘

’’اس کا کام۔ وہ بینک آف لندن کے پے رول پر تھا۔ اس کی ڈیسک بیک آفس میں تھی لیکن کسی کو یاد نہیں کہ وہ کیا کرتا تھا۔‘‘ نک نے اپنی معلومات کا اظہار کیا۔

’’اس کا مطلب، اس کی زندگی کا وہ حصہ بھی مصنوعی تھا؟‘‘

’’ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔‘‘ نک نے تصدیق کی۔

سارا اپنی نشست میں ڈھیر ہوگئی۔ اس کی شادی ہوا میں تحلیل ہوگئی تھی۔ وہ سب فریب تھا۔ حقیقت کچھ بھی نہیں۔ حقیقت یہ تھی۔ بارش میں، کار کے اندر، نک کے ہمراہ...... چند روز ہوئے تھے دونوں کو ملے ہوئے لیکن یہ واحد حقیقت تھی جس کا وہ سہارا لے سکتی تھی۔ اس کے خیالات گھوم پھر کر نک کی طرف لوٹ جاتے۔ کیا وہ شادی شدہ ہے؟ نئے سوال نے بیج سے پھوٹنے والی کونپل کی طرح سر اٹھایا۔ وہ بھی سارا کو تنہائی پسند لگا تھا۔ تاہم سارا نے کم از کم اپنے لیے نک کی ذات میں کشش محسوس کی۔ یہ کشش تھی یا سارا کی ضرورت؟ وہ سارا کو تنہا اور پریشان لگا تھا، بے چین اور بے کل۔

گاڑی رکتے ہی نک اتر گیا اور سارا کی جانب کا ڈور کھول دیا۔ بظاہر رسمی شائستگی کے اندر کچھ اور بھی تھا۔ کوئی جذبہ، کوئی آرزو...... عمارت کی لابی تک آتے آتے دونوں بھیگ چکے تھے۔

’’شاید تمہارے پاس کچھ سوالات ہیں؟‘‘ سارا نے سرد آہ بھری۔

’’اگر اس کا مطلب ہے کہ میں تمہارے اپارٹمنٹ تک آؤں، تو پھر میرا جواب ہاں، میں ہے۔‘‘

’’چائے یا تفتیش کے لیے؟‘‘

وہ مسکرایا۔ ’’شاید دونوں، تم مشکل سے ہاتھ آئی ہو، لہٰذا اس موقع پر مجھے تمام سوالات نمٹا دینے چاہئیں۔‘‘

وہ دوسری منزل پر اپارٹمنٹ کے قریب تھے۔ سارا کچھ کہنے والی تھی کہ دفعتاً ساکت و جامد کھڑی رہ گئی۔ اس کے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اضطراری طور پر وہ پیچھے کی طرف ہٹی۔ چہرے پر ہراس نمایاں تھا۔ لاشعوری طور پر اس نے نک کا بازو پکڑ لیا۔ اپنے دل کی دھڑکن کے سوا اُسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔

بظاہر اپارٹمنٹ میں سناٹے کا راج تھا۔ کھلے دروازے سے روشنی ہال میں گر رہی تھی۔ نک نے اسے وہیں ٹھہرنے کا اشارہ کیا اور خود محتاط انداز میں دروازے کی جانب حرکت پذیر ہوا۔ سارا نے بھی تقلید کرنی چاہی۔ نک نے اسے گھور کر دیکھا۔ سلیٹی آنکھیں، سیاہ ہوگئی تھیں۔ سارا اپنی جگہ سمٹ کے رہ گئی۔

نک نے دروازے کو دھکیلا۔ مزید کھلنے سے اضافی روشنی ہال میں در آئی۔ وہ دروازے میں کھڑا رہا۔ پھر اپارٹمنٹ میں داخل ہوگیا۔ سارا واضح طور پر خوف زدہ تھی، تنہا تھی۔ نک ابھی اپارٹمنٹ کے اندر تھا۔ کچھ دیر بعد نک کا سر دروازے میں نظر آیا۔ سارا نے سکون کی سانس لی۔

’’ٹھیک ہے، سارا۔‘‘ اس نے کہا۔ ’’یہاں کوئی نہیں ہے۔‘‘

وہ تیزی سے گزر کر اندر چلی گئی۔ توقع کے برخلاف اپارٹمنٹ کی اشیا اپنی جگہ پر تھیں۔ کسی چیز کو گویا چھیڑا ہی نہیں گیا تھا۔ لیونگ روم سے وہ بیڈ روم میں آگئی۔ نک عقب میں تھا۔ وہ سیدھی ڈریسر میں رکھے جیولری باکس کی طرف گئی۔ باکس اور اس میں موجود زیورات بھی جگہ پر تھے۔ سارا نے باکس بند کیا اور گھوم کر تیزی سے کمرے کا جائزہ لیا۔ وہ اُلجھن میں پڑگئی اور نک کی آنکھوں میں دیکھا۔

’’کیا غائب ہے؟‘‘

’’کچھ بھی نہیں۔‘‘ سارا نے نفی میں سر ہلایا۔

’’یہ کیسے ہوسکتا ہے؟‘‘ وہ بولا۔

’’شاید آنے والے کے پاس کم وقت تھا۔ شاید کوئی مداخلت ہوئی ہو......‘‘

’’تم ہراساں ہو؟‘‘ نک نے تشویش سے سارا کو دیکھا۔

’’بوکھلاہٹ، خوف یا حیرت......‘‘

نک نے اس کا ہاتھ چھوا۔ اس کی انگلیوں کے مقابلے میں گرم تھیں۔ ’’تمہیں ٹھنڈ لگ رہی ہے۔ پہلے گیلے کپڑوں سے نجات حاصل کرو۔‘‘

’’میں ٹھیک ہوں۔‘‘

’’کم آن، کوٹ تو اتارو...... میں چند فون کالز کرتا ہوں۔‘‘ اس کی آواز اور لہجے نے سارا کے لیے کوئی چوائس باقی نہیں رہنے دی۔ نک نے کوٹ اتارنے میں سارا کی مدد کی۔

سارا نڈھال سی بیٹھ کر اسے فون کرتے دیکھتی رہی۔ اسے احساس ہوا کہ خود پر سے اس کا کنٹرول ختم ہوگیا ہے۔ نک نے اس کے اپارٹمنٹ میں قدم رکھ کر کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ بظاہر وہ احتجاجی انداز میں اٹھی اور کچن کی طرف چل پڑی۔

’’سارا؟‘‘

’’میں چائے بنا رہی ہوں۔‘‘

’’تکلیف میں نہ جاؤ۔‘‘

''تکلیف کی بات نہیں ہے۔ میرے خیال میں ہمیں چائے پینی چاہیے۔'' اسے ایمی کا فارمولا یاد آیا۔

نک، ٹم سے بات کر رہا تھا۔ آواز کچن تک آ رہی تھی۔ ٹم نے وقفہ مانگا ہوگا۔ لہٰذا نک نے اوور کوٹ اتار کر ٹائی ڈھیلی کی اور کمرے میں ٹہلنے لگا۔

''پولیس کو فون نہیں کریں؟'' سارا کی آواز آئی۔

''پولیس دوسرا آپشن ہے۔ پہلے بیورو سے بات کر لوں۔''

''مطلب ایف بی آئی؟ لیکن کیوں؟''

''نہیں، وہ ٹم کا دوست بیورو میں ہے۔'' نک نے جواب دیا۔ وہ بے قراری سے ٹم کی کال کا انتظار کر رہا تھا۔ گھنٹی بجتے ہی اس نے جھپٹ کر ریسیور اٹھایا۔ ایک آدھ لفظ کہہ کر خاموش ہو گیا اور ٹم کی بات سنتا رہا اور کھڑا ہو گیا۔ معاً اس کے چہرے پر شدید غصے کے آثار ظاہر ہوئے۔

''ایمبروز کو کیسے پتا چلا؟'' اس نے ایمبروز کے لیے غیر مہذب لفظ استعمال کیا۔ سارا پریشان تھی کہ نک کیوں اچانک برہم ہو گیا۔

''او کے۔'' نک کی آواز آئی۔ ''میں آدھے گھنٹے میں وہاں پہنچتا ہوں۔'' نک نے سارا کے اپارٹمنٹ کی صورتِ حال بھی بتائی اور ٹم کے دوست کا نمبر مانگا۔ پھر پریشانی سے سارا کو دیکھا۔

''ٹھیک ہے ایمبروز کے آفس میں تم سے ملتا ہوں۔''

''کیا ہو گیا؟'' سارا نے پریشانی سے سوال کیا۔

''مجھے جانا پڑے گا۔ چین لاک لگا کر رکھنا بلکہ بہتر ہے کہ آج رات اپنی دوست کے گھر پر گزارو۔ پولیس کو کال کر دو۔ میں پہلی فرصت میں واپس آجاؤں گا۔''

سارا دروازہ بند کر کے کمرے میں آگئی۔ سوچوں میں غلطاں، بے خیالی میں اس کی نظر بک شیلف پر رکھے گلدان پر پڑی۔ کچھ غلط تھا، لیکن کیا؟ اچانک اس پر انکشاف ہوا کہ گلدان کے برابر والی جگہ خالی پڑی تھی۔ وہ پلک جھپکائے بغیر خالی جگہ کو گھور رہی تھی۔ جہاں شادی کی تصویر کا فریم ہونا چاہیے تھا، وہ تصویر اسے بہت عزیز تھی۔

غم و غصے نے اس کے گلے میں پھندا لگا دیا۔ شادی کی تصویر غائب تھی۔ اگرچہ تصویر میں صرف دو مسکراتے چہرے تھے لیکن سارا کو لگ رہا تھا جیسے پورا اپارٹمنٹ مسمار ہو گیا ہے۔ واحد شے...... اس کی سب سے قیمتی چیز غائب تھی۔ اپارٹمنٹ میں موجود ہر شے سے زیادہ وہ تصویر پیاری تھی۔ کسی کو کیا ضرورت تھی وہ تصویر لے جانے کی؟

معاً فون کی گھنٹی پر اس کا دل زور سے دھڑکا۔ شاید ایمی کا فون تھا۔ سارا نے ریسیور اٹھایا۔ پہلے لانگ ڈسٹنس کال کی مخصوص سرگوشی سنائی دی۔ سارا جم کے رہ گئی۔

''ہیلو؟'' اس نے سوالیہ انداز میں کہا۔

''سارا میرے پاس آجاؤ۔ میں تم سے پیار کرتا ہوں۔''

پھیپھڑوں سے اٹھنے والی چیخ حلق میں گھٹ کر رہ گئی۔ کمرا چکر کاٹنے والے جھولے کے مانند گھومنے لگا۔ اس نے سنبھلنے کے لیے شیلف کا سہارا لیا۔ ریسیور انگلیوں سے پھسل کر قالین پر گر گیا۔ یہ ناممکن ہے...... جیفری زندہ نہیں ہے۔ اس نے تڑپ کر فون اٹھایا۔ ''ہیلو؟ ہیلو؟ جیفری!'' وہ چلّانے لگی۔ طویل فاصلے کا رابطہ ختم ہو چکا تھا۔ پھر وہی ڈائل ٹون۔

جو کچھ اس نے سنا، وہ کافی تھا۔ گزشتہ دو ہفتے بھیانک خواب کے مانند تھے۔ خواب... لیکن یہ آواز خواب نہیں تھی۔ حقیقت تھی۔ جیفری زندہ تھا۔

☆☆☆

''اوہارا، تم بیس منٹ تاخیر سے پہنچے ہو۔'' ایمبروز کی آواز گونجی۔

نک پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ ''بارش تھی، کیا کرتا......؟''

''جانتے ہو کون یہاں اس وقت تم سے ملنے کا مشتاق ہے؟ کوئی آئیڈیا؟'' ایمبروز نے کہا۔

''نہیں، کون ہے؟''

''کوئی کُتّے کا......'' ایمبروز فقرہ مکمل کرتے کرتے رک گیا۔ ''سی آئی اے...... وان ڈیم نام ہے اس کا۔ مجھے بتاؤ، فونٹان کیس میں کیا چل رہا ہے؟ میرے ہی ڈپارٹمنٹ میں کیا ہو رہا ہے۔ یہ وان ڈیم نے مجھے بتایا...... اوہارا تم کیا کرتے پھر رہے ہو؟''

نک نے سکون سے جواب دیا۔ ''اپنی ڈیوٹی کر رہا ہوں۔''

''ڈیوٹی؟ تمہاری ڈیوٹی تھی کہ بیوہ کو اطلاع دیتے، معذرت کرتے اور باڈی واپس منگوانے کا بندوبست کرتے جبکہ وان ڈیم کے مطابق تم جیمز بانڈ بننے کی کوشش کر رہے ہو۔''

''یہ اُس کی رائے ہے۔'' نک نے کہا۔ ''ہاں میں نے تدفین میں شرکت کی تھی اور اسے گھر تک چھوڑنے گیا تھا۔''

جواب میں ایمبروز نے ملحقہ کمرے کا دروازہ کھولا۔

''خود مل لو۔'' نک، ایمبروز کے ہمراہ کمرے میں داخل ہو گیا۔

ڈیسک کے دوسری جانب جو آدمی بیٹھا تھا، اس کی عمر چالیس، پچاس کے درمیان رہی ہوگی۔ اس نے ہاتھ اس طرح باندھے ہوئے تھے جیسے عبادت کر رہا ہو۔ دراز قامت اور خاموش۔ ٹم کا

کہیں پتا نہیں تھا۔ درحقیقت وان ڈیم، ایمبر وز کی سیٹ پر بیٹھا تھا۔ یہ امر بہت کچھ سمجھانے کے لیے کافی تھا۔ یقیناً وہ سی آئی اے کی کوئی بااثر شخصیت تھی۔

''پلیز، بیٹھ جاؤ۔ مسٹر اوہارا۔'' اس نے کہا۔ ''میرا نام وان ڈیم ہے۔'' اس نے صرف نام بتانے پر اکتفا کیا۔'' نک کے بیٹھنے کے بعد وان ڈیم نے ایک نیلا فولڈر نکالا۔ یہ نک کی ملازمت کا ریکارڈ تھا۔ ''تم اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ کے ساتھ آٹھ سال سے منسلک ہو۔''

''آٹھ برس، دو ماہ۔'' نک نے تصحیح کی۔

''دو سال سے ہونڈوراس، دو سال قاہرہ اور چار سال لندن میں...... تمام عرصے میں تمہاری حیثیت کونسلر کی تھی۔ اچھا ریکارڈ ہے، سوائے دو میموز کے...... تم ہونڈوراس میں مقامی افراد کے لیے ہمدردی رکھتے تھے۔''

''کیونکہ وہاں ہماری پالیسی بدبودار تھی۔''

وان ڈیم مسکرایا۔ ''یقین کرو، یہ بات کہنے والے تم پہلے آدمی نہیں ہو۔'' اس کی مسکراہٹ نے نک کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجائی۔

''مسٹر اوہارا، اس ملک میں لوگ اپنی اپنی رائے رکھتے ہیں۔ جیسے کہ تم...... اور میں اختلاف رائے کو پسند کرتا ہوں۔ بدقسمتی سے سرکاری ملازمت میں ذاتی رائے کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی۔ یہی وجہ تھی کہ تمہیں دوسرا میمو ایشو کیا گیا۔''

''دوسرا میمو لندن کے واقعے سے متعلق ہے۔''

''ہاں۔'' نک نے مختصر جواب دیا۔

''کیا تم وضاحت کرو گے؟''

''رائے پوٹر نے سی آئی اے کو رپورٹ کی تھی۔ جو کچھ ہوا...... وہ اس کی اپنی رائے تھی۔''

''تم اپنی رائے بتاؤ۔'' وان ڈیم نے کہا۔

لہو کی گردش میں غصہ شامل ہو گیا۔ تاہم نک نے کہا۔ ''ہمارا چیف کونسلر ڈان لبرمین ایک ہفتے سے لندن میں نہیں تھا۔ مجھے اس کی جگہ سنبھالنی پڑی...... ایک رات سوکولوو نامی آدمی مجھ تک پہنچا۔ روس کی لندن ایمبیسی میں وہ اتاشی تھا۔ میں پہلے بھی اس سے مل چکا تھا، وہ ایک رسمی استقبالیہ تھا۔ میں نے اسے کئی بار نروس اور پریشان محسوس کیا۔ وہ سیاسی پناہ کا متلاشی تھا۔ جس کے بدلے وہ کچھ اطلاعات فراہم کرنے کے لیے تیار تھا۔ میرے ذہن کے مطابق ''اطلاعات'' اہم تھیں۔

''میں نے فوراً رائے پوٹر کو بتایا۔ پوٹر لندن میں خفیہ کا ہیڈ بھی تھا۔ پوٹر مشکوک تھا، وہ چاہتا تھا کہ سوکولوو کو ڈبل ایجنٹ کے طور پر استعمال کیا جائے۔ شاید وہ روسی خفیہ کی قیمتی معلومات تک رسائی چاہتا تھا۔ میں نے اسے قائل کرنے کی کوشش کی کہ سوکولوو کی زندگی پہلے ہی خطرے میں ہے اور اس کی فیملی بھی لندن میں ہے لیکن پوٹر اسے پناہ دینے میں جلد بازی سے گریز کررہا تھا۔ میں اس کی بات سمجھ رہا تھا کہ سوکولوو کے کے۔ جی۔ بی میں بالائی سطح پر تعلقات تھے۔ لہٰذا میں نے پوٹر سے بحث نہیں کی۔ لیکن اگر اسے کے۔ جی۔ بی نے پلانٹ کیا ہوتا تو چند روز بعد اس کے بیوی بچوں کو سوکولوو کی لاش نہ ملتی۔ روسی اپنے ایجنٹ کو اس وقت تک ٹھکانے نہیں لگاتے جب تک وہ حتمی نتیجے پر نہ پہنچ جائیں...... تمہارے آدمیوں نے سوکولوو کو بھیڑیوں کے حوالے کردیا تھا۔''

''یہ ایک خطرناک کھیل ہے، مسٹر اوہارا۔ اس کھیل میں ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔''

''میں سمجھتا ہوں۔ لیکن سوکولوو کی ہلاکت کا ذمّے دار میں خود کو سمجھتا ہوں۔ پوٹر نے میری رائے کو پسِ پشت ڈال دیا تھا۔''

وان ڈیم نے نفی میں سر ہلایا اور مسکرانے کے بجائے ہنسنے لگا۔

''پوٹر نے تمہارے رویّے پر اعتراض کیا تھا حتیٰ کہ تم تشدد سے قریب تر ہو چلے تھے۔''

''تشدد والی بات جھوٹ ہے۔'' نک نے تردید کی۔

وان ڈیم نے فائل بند کردی اور ہمدردانہ انداز میں مسکرایا۔ نک سمجھ گیا کہ جو کچھ ہونے جارہا ہے، وہ اس کے حق میں نہیں ہوگا۔ تمام گفتگو کے دوران میں ایمبر وز نے خاموش اختیار کیے رکھی۔ یہ اچھی علامت نہیں تھی۔ باتوں اور اشاروں میں وان ڈیم نے امریکن یونیورسٹی میں نک کے پروفیشن کا ذکر کیا، اور ایک آدھ معمولی غلطیوں کی نشاندہی کی۔ بعدازاں کنایتاً اس نے نک کی تنہائی کی بات کی۔ سارا بھی تنہا تھی۔ لُب لباب یہ نکل رہا تھا کہ وہ اپنے طور پر سارا کے ساتھ مکس اَپ ہورہا ہے لیکن کیوں؟

نک نے اپنے اشتعال کو دبایا۔ ''کیا تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ میں غدار ہوں؟''

''نہیں، نہیں...... ایسی بات نہیں ہے...... لیکن تم سارا کے ساتھ کیوں ملوث ہورہے ہو؟''

بالآخر بلی نے تھیلے سے باہر سر نکالا۔ نک نے اختصار سے بتایا کہ جب اسے معلوم ہوا کہ جیفری برلن میں نہیں لندن میں تھا۔ اس وقت اس نے تجسّس کے باعث حقیقت معلوم کرنا چاہی۔ اسے ٹم کا نام بھی بتانا پڑا۔ چھپانے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔

''تم نے ہمیں اطلاع کیوں نہیں دی؟''

''لندن اور برلن کے تضاد کی وجہ سے کچھ تاخیر ہوگئی۔''

نک نے مبہم لیکن نحیف جواب دیا۔
''تمہیں احساس ہے کہ تم سے بڑی غلطی سرزد ہوئی ہے؟''
''میں نہیں سمجھا۔''
''کیا تم نے اسے سی آئی اے کے بارے میں وارن کر دیا ہے؟''
''وارننگ؟ وہ بھی اتنے ہی اندھیرے میں ہے...... جتنا میں۔''
''ممکن ہے ایسا نہ ہو، وہ اتنی معصوم نہ ہو۔''
''میرے احساسات ہیں۔'' نک نے کہا۔
''یہ معاملہ الجھا ہوا ہے۔ مسز فونٹان نے جو بتایا ہے، وہ اس سے زیادہ جانتی ہے۔ تم لاعلم ہو۔ مختلف لوگ ملوث ہیں۔ مختلف داؤ کھیلے جارہے ہیں۔''
نک حیرت سے اسے تک رہا تھا۔ کیا سارا اتنی بڑی اداکارہ ہے کہ نک دھوکا کھا گیا۔ ''تم نے نتائج کی بات کی؟''
''اس کیس کے نتائج بین الاقوامی سطح پر ظاہر ہوں گے۔''
''جینفری جاسوس ہے؟'' نک نے سوال کیا۔
وان ڈیم نے کوئی جواب نہیں دیا اور ایمبروز کو دیکھا۔ ایمبروز نے کھنکھار کر گلا صاف کیا۔
''تمہارا ریکارڈ دیکھنے اور تجزیے کے بعد فیصلہ کیا گیا ہے کہ ڈپارٹمنٹ سے تمہاری غیر حاضری میں اضافہ کر دیا جائے۔ بیسٹ فار یو۔ اس دوران میں تمہاری سیکیورٹی کلیئرنس کی تصدیق کی جائے گی۔ اگر کوئی بات حماقت سے بڑھ کر برآمد نہ ہوئی تو جسٹس ڈپارٹمنٹ تک جانے کی نوبت نہیں آئے گی اور تمہارا رابطہ وان ڈیم سے ہوگا۔''
تشریح کی ضرورت نہیں تھی۔ نک پر غداری کا لیبل لگایا جارہا تھا۔ منطقی ردعمل یہی تھا کہ وہ احتجاج کرے اور اسی وقت استعفیٰ دے دے لیکن وان ڈیم کے سامنے؟ نہیں وہ یہ نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے بجائے وہ کھڑا ہوگیا۔ ''میں سمجھ گیا، اور کچھ؟''
''نہیں، مسٹر اوہارا۔''
اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ میں آٹھ سال، محض ایک تجسس کی نذر ہوگئے تھے۔ مضحکہ خیز بات یہ تھی کہ غداری کے سوال سے ہٹ کر اسے ملازمت کھونے کا کوئی غم نہیں تھا۔ اپنے دفتر کا دروازہ کھولتے وقت وہ محسوس کررہا تھا کہ ایک وزنی بوجھ اس کے شانوں سے اتر گیا ہے۔ وہ اب آزاد تھا۔ جو فیصلہ وہ کر نہیں پارہا تھا، وہ از خود ہوگیا تھا۔ اس کی بچت چھ ماہ کے لیے کافی تھی۔ وہ نئی زندگی شروع کرنے کے قابل تھا۔ شاید دوبارہ یونیورسٹی...... دفتر سے سامان سمیٹتے وقت وہ لاشعوری طور پر سیٹی بجا رہا تھا۔ آٹھ برس بعد ایک نئی طرز کی رات اس کی زندگی میں داخل ہونے والی تھی۔ البتہ غداری کے مبہم سوال کو وہ نظرانداز نہیں کرسکتا تھا۔ وہ ایک محب وطن شہری تھا۔ پزل حل کرنے کے لیے اسے سارا کے پاس جانا پڑے گا۔
سارا سے ملنے کی خواہش شدت اختیار کرگئی۔ اس نے فون لیا اور اس کا نمبر ملانے لگا۔ جواب ریکارڈڈ تھا۔ اچانک اسے خیال آیا کہ وہ اس کے مشورے کے پیش نظر اپنی دوست کے پاس نہ چلی گئی ہو، لیکن اس کی دوست کا نمبر......
وہ کرسی پر نیم دراز ہوگیا۔ بلاارادہ تصورات کی دنیا میں چلا گیا۔ وہ آنکھیں تھیں۔ شہد رنگ، ذرہ ہے، پھول نہ مہ پارہ۔ پھر کیا ہے۔ شاید دل حسرت آشنا واقف ہو۔ تھی سب اس نظر کی کرشمہ سازی۔ نک غلط تھا۔ وہ دنیا کی حسین عورت تھی۔ چشم تھی۔ نگاہ تھی، نظر تھی...... جو اس کے پورے وجود پر حاوی تھی۔ نک کا تصور اس کے جلووں میں اسیر ہوتا گیا۔ کھوتا گیا، ڈوبتا گیا، بہتا گیا۔ وہ تصور میں ہر جگہ اس کے ساتھ تھی۔
''نک!'' تصورات کی دھند بکھر گئی۔ خیال، حقیقت میں ڈھل گیا۔ ٹم نے کمرے میں قدم رکھا۔ ''کیا کررہے ہو ابھی تک؟''
''کیا کروں گا؟ اپنی ڈیسک صاف کررہا ہوں۔'' اس نے چونک کر کہا۔ میں سارا کے تصور میں تھا اور اس پکار کو سارا کی پکار سمجھا تھا۔
''مطلب نہیں......؟''
''یہی سمجھو، مجھے فارغ کردیا گیا ہے۔''
ٹم کرسی پر گر گیا۔ اس کا چہرہ لٹک گیا۔
''تم کہاں تھے؟ میں سمجھا کہ تم سے ایمبروز کے دفتر میں ملاقات ہوگی۔''
''میرے سپروائزر نے مجھے ایک طرف کردیا تھا۔ ایف بی آئی اور سی آئی اے بھی ملوث تھی۔ ویری بیڈ۔ میرا کمپیوٹر پاس بھی بمشکل بچا ہے۔''
''میری غلطی تھی۔'' نک نے تاسف کا اظہار کیا۔ ''آخر ہو کیا رہا ہے، ٹم؟''
''جو کچھ ہے، برا ہے۔ ہم نے عقاب کے گھونسلے کو چھیڑنے کی کوشش کی تھی۔''
''تو یہ جاسوسی کا معاملہ ہے لیکن ایسا پہلے بھی ہوتا رہا ہے۔ جینفری میں کیا خاص بات ہے؟''
''مجھے نہیں معلوم اور میں جاننا بھی نہیں چاہتا۔''
''تمہاری دلچسپی ختم ہوگئی؟''

”مکمل طور پر......اور تمہاری؟“
”اس کیس میں میری ذاتی دلچسپی ہے۔“
”نک، پیچھے ہٹ جاؤ۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے......تمہارا کیریئر بھی تباہی سے دوچار ہے۔“
”وہ پہلے ہی تباہ ہوگیا ہے۔ میں اب ایک عام شہری ہوں......اور سارا کے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہتا ہوں۔“
”میرا دوستانہ مشورہ ہے کہ اُسے بھول جاؤ۔ اس کے بارے میں تمہاری رائے غلط ہے۔ وہ ”ٹوٹل مس انوسینٹ“ نہیں ہے۔“
”سب یہی کہہ رہے ہیں لیکن میں کسی بھی وقت اس سے مل سکتا ہوں۔“
”دیکھو تم حماقت کے مرتکب ہو رہے ہو، اوکے؟“ ٹم نے تیز آواز میں کہا۔ نک چونک اٹھا۔
کیا ہو رہا ہے؟ آخر کیا بات ہے؟ اس نے سوچا۔ آگے جھک کر اس نے براہِ راست دوست کی آنکھوں میں جھانکا۔
”تم کیا بتانا چاہ رہے ہو؟“
ٹم کے تاثرات توازن سے عاری تھے۔ ”میرے ایف بی آئی کے آدمی نے سارا کے رابطوں کے بارے میں بتایا ہے۔ کچھ دیر پہلے کال کر کے اس نے کہا......“
”کیا کہا؟“
”وہ کچھ جانتی ہے۔“
”کیا مذاق ہے۔ صاف صاف بتاؤ۔“
”جب تم نے اس کا اپارٹمنٹ چھوڑا، وہ ٹیکسی پکڑ کر ائرپورٹ گئی اور جہاز پر سوار ہوگئی۔“
”کہاں گئی؟“ نک بھڑک اٹھا۔
”لندن!“ ٹم نے آہستہ سے کہا۔

☆☆☆

نقطہ آغاز کے لیے لندن ہی منطقی مقام تھا۔ یا سارا کے نزدیک آغاز وہیں سے کرنا چاہیے تھا۔ لندن جیفری کا پسندیدہ شہر تھا۔ اگر وہ مشکل میں ہے تو اسے یہیں روپوش ہونا چاہیے تھا۔ کیب نے اسے سیوائے ہوٹل کے سامنے اتار دیا۔ فرنٹ ڈیسک پر خوب صورت خاتون بلیزر میں ملبوس، سارا کی جانب دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ اس نے بتایا کہ سیاحوں کا رش بڑھا نہیں ہے۔ کمرا مل سکتا ہے۔
سارا نے فارم بھرتے وقت سرسری انداز میں استفسار کیا۔ ”میرے شوہر دو ہفتے قبل یہاں قیام پذیر تھے۔ نام جیفری ہے؟“ لیڈی کلرک نے لیجر پر نظر دوڑائی۔
”تمہیں یاد ہے؟“
”او یس، میم، آپ کے شوہر یہاں اکثر آتے تھے۔ وہ ایک نفیس آدمی ہیں۔ وہ یہاں آپ کو جوائن کریں گے؟“
”نہیں، ابھی نہیں۔ دراصل مجھے ایک پیغام کی توقع تھی۔ کیا تم چیک کروگی؟“
کلرک نے میل سلاٹ کو دیکھا۔ اس کا جواب نفی میں تھا۔
”کوئی کال؟“ سارا نے سوال کیا۔
”نو، سوری میم۔“
سارا سوچ میں پڑ گئی۔ کیا کرنا چاہیے۔ جیفری کے کمرے کی تلاشی لینا بے معنی تھا۔ دو ہفتے گزر گئے تھے۔
”اینی وے۔“ کلرک نے سر اٹھایا۔ ”کوئی پیغام ملا تو ہم مارگیٹ فارورڈ کر دیں گے۔“
”مارگیٹ؟“ سارا نے پلکیں جھپکائیں۔ کلرک لکھنے میں مصروف تھی۔
”یس۔“
کیا جیفری کی لندن میں کوئی رہائش ہے۔ اس نے تو کبھی ذکر نہیں کیا۔ سارا نے خود کو سنبھالتے ہوئے دعا کی کہ وہ کامیابی سے کلرک کو قائل کر لے۔
”امید ہے...... مجھے امید ہے کہ تمہارے پاس غلط پتا نہیں ہوگا۔ ہم مارگیٹ میں ہی تھے۔ لیکن ایک ماہ قبل وہ جگہ چھوڑ دی تھی۔“
”اوہ ڈیئر۔“ کلرک نے گہری سانس لی اور عقبی سمت کے دفتر کی طرف چلی گئی۔ چند منٹ بعد وہ پھر نظر آئی۔ اس کے ہاتھ میں رجسٹریشن کارڈ تھا۔ ”پچیس وزٹیبل لین۔ کیا یہ پرانا پتا ہے یا نیا؟“
سارا نے جواب نہیں دیا۔ اس کا ذہن پتا یاد کرنے میں مصروف تھا۔
”مسز فونٹان؟“ کلرک نے آواز دی۔
”ہاں، مجھے یقین ہے...... یہ ٹھیک ہے۔“ وہ سوٹ کیس اٹھا کر ایلیویٹر کی طرف بڑھ گئی۔ پچیس وزٹیبل لین...... وہ بار بار ذہن میں پتا دہرا رہی تھی۔ کیا جیفری وہاں ملے گا؟

☆☆☆

سمندر کی موجیں آڑی ترچھی چٹانوں پر سر پٹخ رہی تھیں۔ موجوں کی تندی سارا کو خوف زدہ کر رہی تھی۔ وہ کچے راستے پر چل رہی تھی۔ سورج کی روشنی نے دھند کا سینہ چیر دیا تھا۔ مٹی میں چونے کی آمیزش تھی اور فضا نمکین۔ وہاں دس پندرہ کاٹیج اور گارڈن تھے۔ وزٹیبل لین کے آخر میں سارا نے مطلوبہ کاٹیج دیکھا۔ کاٹیج کے سامنے چھوٹا سا گارڈن تھا۔

گارڈن چوبی گرل نما احاطے کے اندر تھا۔ گارڈن میں مکئی کے پھول، گلاب کے پودے اور قینچی کی کھٹ کھٹ نے اسے گارڈن کی سائڈ دیکھنے پر مجبور کیا۔ جہاں ایک عمر رسیدہ شخص باڑھ تراش رہا تھا۔

''ہیلو؟'' سارا نے آواز دی۔ اس آدمی نے سر اٹھا کر دیکھا۔

''میں جیفری فونٹان سے ملنے آئی ہوں۔''

''وہ نہیں ہے۔'' جواب ملا۔

سارا حیران تھی کہ لندن میں کام کی جگہ سے دور جیفری کو یہاں کاٹیج رکھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ ''وہ کہاں ملے گا؟''

عمر رسیدہ شخص نے شانے اچکائے۔ ''پتا نہیں وہ دونوں آتے جاتے رہتے ہیں۔''

''وہ دونوں کون؟'' سارا نے احمقانہ انداز میں پوچھا۔

''وہ اور مسز فونٹان۔''

سارا نے دونوں ہاتھوں سے چوبی گرل کو اتنی سختی سے پکڑا کہ اس کی ہتھیلیوں میں چبھن ہونے لگی۔ اس کے سر میں دھماکے ہو رہے تھے۔ لرزتے ہاتھوں سے سارا نے جیفری کی تصویر نکالی۔

''یہ جیفری کی تصویر ہے؟'' اس نے بھرائی ہوئی آواز میں سوال کیا۔

''ہاں۔'' بوڑھے آدمی نے بہ آسانی شناخت کر لیا۔

سارا نے کانپتی انگلیوں سے بمشکل تصویر پرس میں ڈالی۔ وہ شاک کی حالت میں تھی۔ کیا بوڑھا سٹھیا گیا ہے یا...... اس کا ذہن چکرا رہا تھا۔ دوسری عورت؟ پہلی مرتبہ نک اوہارا نے اس خدشے کا اظہار کیا تھا، جس پر وہ برافروختہ ہو گئی تھی۔ نک کے خیال میں یہ ایک منطقی امکان تھا۔ وہ خود اندھی تھی، احمق تھی۔ نک نے ٹھیک کہا تھا۔

سارا لاعلم تھی کہ وہ وہاں کب تک کھڑی رہی۔ زمان و مکاں کا احساس ناپید ہو گیا تھا۔ وہ منجمد تھی۔ اس سے زیادہ اذیت اس کی برداشت سے باہر تھی۔

غالباً تیسری مرتبہ بوڑھے آدمی نے اسے پکارا تھا۔

''مس؟ مس؟ تم ٹھیک ہو؟''

''ہاں، مجھے ان دونوں سے ملنا ہے۔''

''مجھے ٹھیک نہیں معلوم۔ لیکن لیڈی دو ہفتے قبل پیکنگ کے بعد روانہ ہو گئی تھی۔''

سارا نے پرس سے کاغذ قلم نکال کر اپنا اور ہوٹل کا نام لکھا۔ پرچہ اس نے اس شخص کو پکڑا دیا۔ ''ان میں سے کوئی آئے تو پلیز مجھے یہاں کال کروا دینا۔ پھر وہ بن پیے لڑکھڑاتی ہوئی مڑی۔ اس کی نگاہ میل باکس نمبر 25 پر گئی۔ جہاں سے ایک میل آرڈر کیٹیلاگ جھانک رہی تھی۔ کیٹیلاگ لندن کے ایک ڈپارٹمنٹل اسٹور کی تھی۔ ایڈریس کی جگہ مسز ایوی فونٹان لکھا تھا۔

ایوی۔

ایک سے زیادہ مرتبہ جیفری نے سارا کے لیے ایوی کا نام استعمال کیا تھا۔ سارا نے کیٹیلاگ واپس باکس میں ٹھونس دی۔ وہ چٹانی راستے پر واپس مارگیٹ ٹرین اسٹیشن کی طرف جا رہی تھی۔ شہد رنگ آنکھوں سے آنسو چھلک رہے تھے۔

سرمایۂ زیست، دشمنِ جاں نکلا۔ کائناتِ دل بے رنگ ہو گئی۔ حیاتِ رنگیں سراب کی نذر ہو گئی۔ اچانک ملنے والی انکشاف آمیز خبر نے اسے پل بھر میں توڑ پھوڑ دیا تھا...... وہ نڈھال قدموں سے آگے بڑھ گئی۔

☆☆☆

چھ گھنٹے بعد تھکی ہاری، اندر سے خالی...... بھوک سے بے حال وہ ہوٹل میں اپنے کمرے تک آئی۔ فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔

''ہیلو؟'' سارا نے کہا۔

''سارا فونٹان؟'' کسی عورت کی بیٹھی ہوئی آواز تھی۔

''یس۔''

''جیفری کے بائیں کندھے پر پیچھے کے جانب پیدائشی نشان ہے۔''

''ہاں۔''

''کیسا نشان ہے؟''

''لیکن......''

''کیسا نشان ہے؟''

''چاند، آدھا چاند، کیا تم ایوی ہو؟''

''لیمب اینڈ روز۔ ڈوریسٹ اسٹریٹ، نو بجے۔''

''رکو...... ایوی؟''

کلک۔

سارا نے گھڑی دیکھی۔ آدھے گھنٹے میں وہ ڈوریسٹ اسٹریٹ پہنچ سکتی تھی۔

☆☆☆

سارا، لیمب اینڈ روز نامی پب کے اندر داخل ہو رہی تھی۔ کھنکتی ہنسی اور گلاسوں کے ٹکرانے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ اس کی متلاشی نگاہوں میں سرونگ گرل کے علاوہ کوئی نسوانی پیکر نہیں آیا۔ دونوں کی نظریں ملیں تو سرونگ گرل نے گردن کے

خفیف خم سے عقبی کمرے کی جانب اشارہ کیا۔ سارا نے بھی جواباً سر کو معمولی جنبش دی اور اس کے اشارے کی سمت چل پڑی۔ وہاں دیوار کے ساتھ متعدد چوبی بوتھ ایک قطار میں تھے۔ پہلے بوتھ میں ایک جوڑا براجمان تھا۔ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں کچھ تلاش کر رہے تھے۔ دوسرے بوتھ میں ایک پکی عمر کا آدمی وہسکی کے ساتھ شغل میں مگن تھا۔ تیسرے میں ایک اور جوڑا بیٹھا تھا۔ اب ایک بوتھ رہ گیا تھا۔ سارا کو یقین تھا کہ وہاں ایوی اس کی منتظر ہوگی۔

سارا نے اندر قدم رکھا۔ دونوں عورتوں کی آنکھیں چار ہوئیں۔ ایک نظر میں دونوں نے ایک دوسرے کی اذیت محسوس کرلی۔ سارا اس کے بالمقابل بیٹھ گئی۔ ایوی نے سگریٹ کا کش لیا اور راکھ گراتے ہوئے سارا کا تنقیدی جائزہ لیا۔ وہ خود نمایاں طور پر دبلی پتلی تھی۔ آنکھوں کی رنگت سبز تھی۔ آنکھوں میں تھکن تھی۔ وہ نروس دکھائی دے رہی تھی اور گاہے گاہے پب کے دروازے کی طرف نظر ڈالتی تھی۔ سگریٹ کا دھواں بل کھاتے سانپ کے مانند دونوں کے درمیان بلند ہو رہا تھا۔

”تم میرے اندازے سے ہٹ کر ہو۔“ اس نے بیٹھی ہوئی آواز میں کہا۔ تم اتنی سادہ نہیں ہو۔ کم عمر بھی ہو۔ ستائیس یا اٹھائیس؟“

”بتیس۔“ سارا نے جواب دیا۔

”مطلب اس نے مجھے سچ بتایا تھا۔“

”جیفری نے میرے بارے میں بتایا تھا؟“

ایوی نے کش لیا۔ ”ہاں اور یہ میرا آئیڈیا تھا۔“

سارا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ ”تمہارا آئیڈیا؟ لیکن کیوں؟“

”تم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتیں۔ ظاہر ہے کیسے جان سکتی ہو لیکن میں بتاؤں گی...... پہلے یہ بتاؤ کہ تم اس کے ساتھ خوش ہو؟“

”ہاں...... کم از کم میں خوش ہوں۔ جہاں تک جیفری کا تعلق ہے۔ نہیں معلوم نہیں جانتی۔“

”تم اُس سے محبت کرتی ہو۔ میری طرح...... اور ہم دونوں ہار گئے ہیں۔ معاملات کی نوعیت ہی ایسی ہے۔“

”کیسے معاملات؟“

ایوی نے سگریٹ کا گہرا کش لیا۔ ”بہتر ہے کہ نہ جانو لیکن تم جاننا چاہتی ہو۔ تمہاری جگہ میں ہوتی تو بھول جاتی اور گھر کا رخ کرتی جبکہ تم اب بھی ایسا کر سکتی ہو۔“

”جیفری کون ہے؟“

ایوی نے دھواں اُگلتے ہوئے اوپر کی جانب دیکھا۔ جیسے خیالات کو مجتمع کر رہی ہو۔ ”میں دس برس پہلے ایمسٹرڈیم میں اس سے ملی تھی۔ اس وقت وہ ایک مختلف آدمی تھا۔ مختلف سے مراد ہے صلاحیت اور تجربہ۔ اس کا نام سائمن ڈانس ہے۔ اس وقت ہم دونوں موساد کے لیے کام کرتے تھے۔ ہماری ٹیم میں ایک عورت تھی۔ وہی چیف تھی۔ موساد کی بہترین ایجنٹ...... میں اور سائمن ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار ہو گئے۔ ایک سال گزرا تھا کہ مشن بُری طرح فیل ہو گیا۔ اس بزنس میں کام ہی سب سے اہم ہوتا ہے۔ میں اور سائمن ایک دوسرے کے لیے شدید پریشان رہنے لگے۔ کیونکہ بوڑھا آدمی ہاتھ سے نکل گیا تھا۔“

”کیا اُسے گرفتار کرنا مشن تھا؟“ سارا نے سوال کیا۔

ایوی ہنس پڑی۔ ”ہمارے بزنس میں گرفتاری نہیں ہوتی۔ ختم کرنا ہوتا ہے۔“ سارا کے ہاتھ سرد پڑنے لگے۔ ”جیفری ایک جاسوس تھا اور قاتل بھی...... جیفری نہیں سائمن۔“ سارا نے سوچا۔

”وہ بوڑھا زندہ ہے۔ اس کا نام ماگس ہے۔ ناپاک آدمی کا پاک نام۔ ماگس دی میجیشن۔ ہمارے لیے یہ محض ایک کوڈ نیم نہیں ہے‘ اس سے بڑھ کر ہے۔ اس ناکام کیس نے ہماری کہانی ختم کردی۔“ ایوی نے سگریٹ ایش ٹرے میں مسل دی اور دوسری سلگا لی۔ اس عمل کے دوران اس نے تین دیاسلائیاں ضائع کیں۔ اس کے ہاتھ قابو میں نہیں تھے۔ اس نے آہ بھرتے ہوئے سلسلۂ کلام جوڑا۔ ”پھر ہم نے شادی کرلی اور موساد سے علیحدہ ہو گئے۔ کچھ عرصہ جرمنی، پھر فرانس میں گزارا۔ ہم نے دومرتبہ اپنا نام تبدیل کیا۔ ماگس کے کتّے پیشہ ور...قاتل ہمارے تعاقب میں تھے۔ بعدازاں ہم نے یورپ سے نکلنے کا فیصلہ کیا۔“

”اور امریکا آ گئے؟“ سارا نے کہا۔

”ہاں، یہ بہت بہتر رہا۔ اسے نیا نام اور ایک پلاسٹک سرجن مل گیا۔ اس کے چہرے میں ڈرامائی تبدیلی آ گئی۔ میرا چہرہ بھی بدل گیا۔ وہ پہلے امریکا آیا، پھر مجھے بلایا۔“

”اس نے مجھ سے شادی کیوں کی؟“ سارا نے سوال کیا۔

”اسے امریکی بیوی کی ضرورت تھی۔ گھر اور اکاؤنٹ کی ضرورت تھی۔ میں اپنی آواز اور لہجے کے باعث امریکا میں فٹ ہونے میں ناکام رہی۔ سائمن کی بات اور تھی۔ وہ مختلف آوازوں اور بدلے ہوئے لہجوں کی ادائیگی پر قادر تھا۔“

”اس نے مجھے کیوں منتخب کیا؟“

”سہولت...... تم تنہا تھیں، شخصیت بھی عام سی تھی۔ تمہارا

کوئی بوائے فرینڈ نہیں تھا۔ تمہیں جذباتی طور پر بہ آسانی متاثر کیا جاسکتا تھا۔ کیا میں ٹھیک نہیں کہہ رہی؟''

سارا نے بے اختیار اثبات میں سر ہلایا اور سسکی لی۔ کوئی اس میں دلچسپی نہیں لیتا تھا۔ لیب سے گھر اور گھر سے لیب۔ گزرتے ماہ و سال اسے شادی سے پرے دھکیل رہے تھے۔ پھر معاً جیفری نمودار ہوا اور تنہائی کا خلا پُر کردیا۔ وہ فوراً ہی محبت میں گرفتار ہوگئی تھی۔ اسے نہیں پتا تھا کہ وہ استعمال ہو رہی ہے۔ غصے کی لہر اٹھی۔ ''تمہیں کوئی پروا نہیں تھی۔ تم دونوں کو احساس نہیں تھا کہ چوٹ کس نے کھائی۔ جذباتی استحصال کس کا ہوا۔ کون مجروح ہوا؟''

''ہمارے پاس کوئی اور راستہ نہیں تھا۔ ہماری اپنی زندگی تھی۔''

''اپنی زندگی؟ اور میری زندگی......''

''آواز دھیمی رکھو۔''

''ایوی، میں اُس سے محبت کرتی تھی اور تم یہاں بیٹھ کر جواز تراش رہی ہو۔''

''پلیز آہستہ بولو۔''

''مجھے پروا نہیں ہے۔''

ایوی کھڑی ہوگئی۔ ''مجھے چلنا چاہیے۔''

''نہیں، رکو۔'' سارا نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ ''کہانی مکمل کرو۔''

ایوی آہستہ سے واپس بیٹھ گئی۔

''وہ صرف مجھ سے پیار کرتا تھا اور لندن میری وجہ سے آتا تھا۔ وہ تمہیں کال کرتا یا خط لکھتا تو مجھے بُرا لگتا تھا لیکن یہ ضروری تھا۔ سب ٹھیک چل رہا تھا۔'' اچانک وہ آبدیدہ ہوگئی۔

''کیا ہوا، ایوی؟''

''پتا نہیں...... ہمارے کچھ ہمنوا بھی تھے۔ جو ماگس کے خلاف تھے۔ مجھے اتنا پتا ہے کہ اس نے دو ہفتے قبل لندن چھوڑ دیا تھا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ماگس کے خلاف آپریشن میں شریک ہوا۔ تاہم گڑبڑ ہوگئی۔ اُسے فرار ہونا پڑا۔ برلن کے ہوٹل میں کسی نے اس کے کمرے میں دھماکا خیز مواد رکھ دیا۔ اس کی کال برلن سے آئی تھی۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ زیرِ زمین روپوش ہو رہا ہے۔ مجھے بھی چھپ جانا چاہیے۔ صحیح وقت پر وہ میرے پاس آئے گا لیکن جس رات میں نے مارگیٹ چھوڑنا تھا، مجھے وہم ہوا اور میں نے برلن کال کی۔ مجھے پتا چلا کہ اُسے ختم کردیا گیا ہے۔''

''لیکن وہ زندہ ہے۔'' سارا بے اختیار بولی۔

ایوی کے ہاتھ سے سگریٹ گر گئی۔ ''وہاٹ؟''

''اس نے دو دن قبل مجھے کال کی تھی۔ مجھے بلایا تھا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔''

''تم جھوٹ بول رہی ہو۔''

''یہ سچ ہے۔'' سارا نے بلند آواز میں کہا۔

''ریکارڈنگ ہوسکتی ہے۔ کوئی اور ٹرک۔ وہ تمہیں کال نہیں کرسکتا۔'' ایوی نے سرد لہجے میں کہا۔ ''آواز کی نقل بھی ہو سکتی ہے۔''

سارا نے خاموشی اختیار کی۔ کسی کو کیا ضرورت تھی کہ جیفری کی آواز کے سہارے اسے یورپ لے آتا؟ دفعتاً اسے کچھ اور یاد آیا۔ پزل کا ایک اور ٹکڑا۔ جو حل نہیں ہوسکا تھا۔ سارا نے ایوی کی طرف دیکھا۔ جس دن میں نے واشنگٹن چھوڑا تھا۔ اسی روز کوئی اجنبی میرے اپارٹمنٹ میں گھسا تھا اور سوائے فوٹو گراف کے اس نے وہاں سے کچھ نہیں لیا۔ وہ فوٹو مجھے بہت عزیز تھا۔''

''کیسا فوٹو گراف؟'' ایوی نے تیز آواز میں سوال کیا۔

''جیفری......وہ ہماری شادی کا فوٹو تھا۔''

ایوی کا چہرہ چونے کے مانند سفید پڑ گیا۔ اس نے سگریٹ بجھا کر پرس اور سویٹر سنبھالا۔

''کہاں جارہی ہو؟''

''جانا ہوگا۔ وہ مجھے تلاش کررہا ہے۔''

''کون؟''

''جیفری؟''

''تم نے کہا تھا، وہ مرچکا ہے؟''

''نہیں، نہیں وہ زندہ ہے۔ انہیں اس کا نیا چہرہ نہیں معلوم۔ اسی لیے وہ تصویر چرائی گئی۔ مطلب وہ ہم دونوں کی تلاش میں ہے۔'' وہ اچانک اٹھی، افتاں و خیزاں پب سے باہر نکل گئی۔ سارا ہکا بکا رہ گئی۔ وہ اس کے پیچھے لپکی...... باہر پہنچی تو اسٹریٹ پر سناٹا تھا۔ ''ایوی۔'' کوئی جواب نہیں آیا۔ وہ غائب ہوچکی تھی۔

☆☆☆

ایوی زیادہ دور نہیں گئی تھی۔ وہ بھڑکی ہوئی ہرنی کے مانند تیز رفتاری کا مظاہرہ کررہی تھی۔ سارا کی اطلاع بم کے مانند اس کے سر پر پھٹی تھی۔ وہ بدحواس ہوگئی۔ وہ فوراً سمجھ گئی تھی کہ سارا کو ٹریپ کرکے لندن بلایا گیا تھا۔ محض ایوی اور جیفری کا سراغ لگانے کے لیے۔ سڑک پر دھند تھی۔ وحشت آمیز سنسنی نے اس کی تربیت میں خلل ڈال دیا تھا۔ وہ تربیت جو اس نے موساد سے حاصل کی تھی۔ تربیتی اصولوں کے خلاف وہ سیدھی لائن میں اندھا دھند بھاگ رہی تھی۔ رخ سب وے اسٹیشن کی

طرف تھا۔ اس نے زگ زیگ کی کوشش نہیں کی۔ نہ مکانات کے چھجوں کے سائے میں وقتی طور پر روپوش ہوئی۔

صرف دو بلاک دور جانے کے بعد وہ ہانپنے لگی۔ سگریٹ...... اس کے ذہن میں خیال آیا۔ کئی سال کی متواتر سگریٹ نوشی نے اپنا اثر دکھایا تھا۔ وہ زبردستی آگے بڑھتی رہی۔ جب تک سینے میں ٹیس نہ اٹھی۔ اب چند لمحوں کے لیے رکنا ضروری تھا۔ سینے کی تکلیف بھی پرانی تھی۔ وہ بچپن سے اسی تکلیف کے ساتھ زندگی گزار رہی تھی۔ اس کے لیے اس کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ تکلیف کم ہوئی تو اس نے دوبارہ قدم اٹھانے شروع کیے۔ ایک جگہ اس نے لیمپ پوسٹ کا سہارا لیا۔ آہستہ آہستہ اس کی سانس بحال ہوئی۔ اس نے آنکھیں بند کر کے گہری سانس لی۔ بدحواسی پہلے سے کم تھی۔ جب اچانک اس نے اجنبی آواز محسوس کی۔ بہت مدّھم۔ وہ اس نرم آواز کو تقریباً مِس کر گئی تھی۔ اس کے اعصاب تن گئے۔ اس نے آنکھیں کھول دیں۔ چند گز کے فاصلے پر آہٹ ابھری۔ تاہم وہ سمت کا تعین نہ کر سکی۔ اس کی نگاہ نے دھند کی چادر چیرنے کی کوشش کی لیکن کچھ نظر نہیں آیا۔ ایوی نے پرس سے پسٹل نکالا جو ہمہ وقت اس کے ساتھ رہتا تھا۔ سرد لوہے کے لمس نے اس کا اعتماد قدرے بحال کیا۔ اسے ادراک ہوا کہ وہ لیمپ پوسٹ کی مدّھم روشنی کے نیچے ہے۔ وہ اندھیرے میں کھسک گئی۔ ایک اور آہٹ...... وہ پسٹل کے ساتھ خود بھی گھومی۔ وہ کہاں ہے؟ کس طرف ہے؟

اُسے سمجھنے میں تاخیر ہو گئی۔ آخری آہٹ دھوکا تھا۔ صرف اس کی توجہ بٹانے کے لیے۔ اس نے پلٹ کر فائر کرنا چاہا لیکن آنے والے کی ٹکر سے وہ زمین بوس ہو چکی تھی۔ پسٹل ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ اگلے لمحے تیز دھار چھری اس کی نازک گردن پر تھی۔ حملہ آور کا چہرہ اس کے چہرے سے قریب تھا۔ نیم تاریکی کے باوجود اس کے زردی مائل بال چاندی کے مانند چمک رہے تھے۔ ''برونی۔'' ایوی نے سرگوشی کی۔ دہشت نے اسے چیخنے سے باز رکھا۔

''ڈلعل ایوا'' وہ ہنسا۔ ہنسی تھی یا غراہٹ لیکن ایوی جان گئی کہ وہ صبح کا سورج نہیں دیکھ سکے گی۔

☆☆☆

پینتیس ہزار فٹ کی بلندی سے نیچے کا منظر انوکھا تھا۔ کوئی نیون سائن نہیں۔ نہ ٹریفک...... نہ کنکریٹ۔ لامتناہی سیاہ آسمان جس میں ستارے ٹانک دیے گئے تھے۔ نک اپنی نشست پر سونے کی کوشش کر رہا تھا۔ ڈی سی ٹائم کے مطابق ایک بج رہا تھا اور نک بیدار تھا۔ شاید وہ سونا ہی نہیں چاہتا تھا۔

سارا کا تصور اسے سونے نہیں دے رہا تھا۔ کیا غضب کی اداکارہ تھی وہ۔ آسکر ایوارڈ کی حق دار...... وہ بھول گیا تھا کہ وہ اسے محفوظ دیکھنا چاہتا تھا۔ محفوظ اور قریب، اپنی بانہوں کے حصار میں۔ تاہم اب اس کا یقین متزلزل ہو گیا تھا۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ اس نے یہ سفر کیوں اختیار کیا۔ وہ صرف اتنا جانتا تھا کہ سارا کے تحفظ میں اس کی دلچسپی قریب الختم تھی۔ سارا کی وجہ سے اس کی ملازمت گئی۔ اس کی حب الوطنی کے آگے سوالیہ نشان لگ گیا تھا۔ ذلت آمیز بات یہ تھی جو وان ڈیم نے کہی۔ اس کا تبصرہ تھا کہ بطور جاسوس نک تیسرے درجے سے بھی نیچے ہے۔ محض ایک اناڑی۔

وہ جتنا سوچتا، اس کا غصہ بڑھتا جاتا۔ اس نے کھڑکی سے باہر ستاروں کی طرف دیکھا۔ بائی گاڈ، لندن پہنچتے ہی وہ تمام حقیقت اُگلوا لے گا۔ اسے علم تھا کہ وہ کس ہوٹل میں ملے گی لیکن غصے کے ساتھ کچھ اور بھی خلط ملط ہو رہا تھا۔ کوئی جذبہ، آرزو...... غصے سے زیادہ گہری، وسیع اور پریشان کن...... تصور میں بار بار وہ اس کی خواب گاہ میں چلی آتی تھی اور شہد رنگ آنکھوں سے اسے تکتی...... وہ اُسے چوم لے یا گلا گھونٹ دے یا پھر دونوں کام۔

لندن کی فلائٹ اس کی زندگی کا سب سے بڑا اسٹنٹ تھا۔ کریزی اسٹنٹ۔ تمام زندگی وہ فیصلے سوچ سمجھ کے کرتا آیا تھا۔ قدرتی طور پر وہ ایک بے پروا آدمی نہیں تھا لیکن آج اس نے کپڑے سوٹ کیس میں پھینکے، ایئرپورٹ پہنچا...... کریڈٹ کارڈ لے کر چل پڑا۔ جذباتیت، حماقت کے ہمراہ......

☆☆☆

بوڑھا آدمی خبر سن کے خوش نہیں ہوگا۔

برونی مقتولہ کا خون چھری پر سے صاف کرتے ہوئے سوچ رہا تھا۔ وہ ایک دو دن خبر روک سکتا تھا۔ تاہم بوڑھا آدمی خبر کے لیے بھوکا تھا۔ برونی زیادہ دیر اسے انتظار میں رکھنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔ سانحے کے بعد سے بوڑھا، بے صبر اور چڑچڑا ہو گیا تھا۔

برونی خوف زدہ نہیں تھا۔ کیونکہ اسے ادراک تھا کہ بوڑھا اس پر کتنا انحصار کرتا ہے۔ برونی کو ڈبلن کی سڑکوں سے بوڑھے نے آٹھ سال کی عمر میں اپنایا تھا۔ بوڑھے نے برونی کی آنکھوں میں جو کچھ دیکھا تھا، وہ ادھورا تھا۔ جسے وقت کے ساتھ مکمل کر کے بوڑھے نے اسے ایک تابعدار درندے میں بدل دیا۔ برونی کا کوئی نہیں تھا۔ بوڑھا بھی اس کا سگا باپ نہیں تھا۔ بوڑھے نے اس کے لیے سب کچھ کیا لیکن بھروسا نہیں کیا۔ بھروسا اس کی لغت میں نہیں تھا۔ برونی نے نوجوانی

میں بھانپ لیا تھا کہ بوڑھا اس پر مکمل بھروسا نہیں کرتا۔ جب اس نے برونی کو سڑک سے اٹھایا تھا، وہ خود اتنا بوڑھا نہیں تھا۔

برونی، بوڑھے کی جبلت بھانپ کر بھی برگشتہ نہیں ہوا۔ وہ خود سے لڑتا رہا۔ بوڑھے کا ہر حکم مانتا رہا۔ تیس برس میں اس کی یہ عادت پختہ ہوگئی اور اسے لطف آنے لگا۔ خاص طور پر شکار جب عورت ہوتی تو اس کی خونی فطرت زیادہ حظ اٹھاتی۔ جیسے آج کی رات ہوا تھا۔ بدقسمتی سے عورت نے زبان نہیں کھولی۔ برونی جن مردوں کی زبان کے تالے توڑتا رہا تھا، وہ عورت ان سب سے زیادہ اڑیل ثابت ہوئی تھی۔ برونی نے اپنے بہترین حیوانی حربے آزمائے۔ وہ چیختی رہی، تڑپی..... بلبلائی لیکن زبان نہیں کھولی اور اچانک مرگئی۔ وہ خود بلبلانے پر مجبور ہوگیا۔ وہ اطلاعات حاصل کیے بغیر اسے مارنا نہیں چاہتا تھا۔ بدقسمتی سے برونی نے اندازہ لگانے میں دیر کردی کہ عورت کا دل کمزور تھا، لیکن ہمت مردوں سے بڑھ کر تھی۔ وہ ہاتھ ملتا رہ گیا۔

فون پر ایمسٹرڈیم کا نمبر ملایا۔

”ایوی نے کچھ نہیں بتایا۔“

دوسری جانب خاموشی میں مایوسی چھپی تھی۔ ”اور وہ مر گئی؟“ بوڑھے نے کہا۔

”یس۔“

”دوسری کا کیا ہوا؟“

”میں نگرانی کررہا ہوں۔ سائمن قریب نہیں پھٹکا۔“

”میں ساری زندگی انتظار نہیں کرسکتا۔ اسے بل سے نکالو۔“

”کیسے؟“

”امریکی بیوی پر تشدد کرو۔“

”سی آئی اے کا لفڑا ہے۔“

”میں دیکھتا ہوں۔ کل تک رکو پھر اُسے اٹھالو۔“

”اس کے بعد؟“

”دیکھو وہ کیا جانتی ہے۔ اگر کچھ نہیں۔ پھر بھی وہ کام آئے گی۔ ہم الٹی میٹم دیں گے اور سائمن اسے بچانے آئے گا۔“

برونی کو اختلاف تھا۔ تاہم وہ چپ رہا۔ وہ سارا کو دیکھ چکا تھا اور سمجھتا تھا کہ سائمن ڈانس، سارا کے لیے نہیں آئے گا۔ سائمن اتنا احمق نہیں تھا پھر بھی یہ ایک دلچسپ تجربہ رہے گا۔

☆☆☆

وہ عجیب، انوکھا خواب تھا۔ وہ سڑکوں پر بھاگ رہی تھی۔ ہر طرف دھند پھیلی ہوئی تھی۔ وہ جیفری کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔ چلا رہی تھی۔ وہ کبھی نظر آتا، کبھی دھند میں اوجھل ہو جاتا۔ پھر صورت حال بدل گئی۔ وہ آگے بھاگ رہی تھی اور جیفری اس کے پیچھے تھا۔ وہ نزدیک آتا جارہا تھا۔ سارا کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ اس کی ٹانگوں میں سے جان نکل رہی تھی۔ معاً سبز آنکھوں والی عورت اس کی راہ میں حائل ہو گئی۔ سارا گھوم گئی..... پیچھے آنے والا قریب آ گیا تھا۔ وہ دھند میں سے نمودار ہوا۔ تھکی ہوئی سلیٹی رنگ کی آنکھیں۔ معاً سارا کا خوف و ہراس تحلیل ہوگیا۔ وہ جیسے سائبان کے نیچے آگئی۔ محفوظ ہوگئی۔

دفعتاً اس کی آنکھ کھل گئی۔ جسم پسینے سے تر تھا۔ کوئی دروازہ بجا رہا تھا۔ اس نے بتیاں روشن کیں۔ چار بج رہے تھے۔ ”مسز فونٹان؟“ کسی مرد کی آواز تھی۔

”پلیز دروازہ کھولیں۔“

”کون ہے؟“

”پولیس۔“

وہ بستر سے گرتے گرتے بچی۔ بہ مشکل گاؤن لپیٹا اور دروازہ کھول دیا۔ دو پولیس مین باہر کھڑے تھے۔ ان کے ہمراہ آنکھوں میں رت جگا لیے ہوٹل کلرک کھڑا تھا۔

”کیا بات ہے؟“

”سوری میم، لیکن یہ ناگزیر ہے کہ آپ ہمارے ساتھ اسٹیشن ہیڈ کوارٹر چلیں۔“

”میں سمجھی نہیں، کیوں؟“ اس نے دونوں ہاتھوں سے دروازہ پکڑا۔ ”کیا تمہارا مطلب ہے کہ مجھے گرفتار کیا جارہا ہے؟ ایسا ہے تو کس لیے؟“

”مرڈر، مسز ایوی فونٹان کا مرڈر۔“

☆☆☆

یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ سارا چکرا گئی۔ یہ کوئی خوفناک خواب ہے، جو لاشعور کی تاریک انجانی گہرائیوں سے نکل کر سامنے آگیا ہے۔ وہ چوبی میز کے ایک طرف کرسی پر بیٹھی تھی۔ چھت پر نصب تیز روشنیاں اس کی ہر حرکت کا مشاہدہ کررہی تھیں لیکن حرکت تھی کیا۔ کمرا سرد تھا۔ وہ نائٹ گاؤن اور لبادے میں ملبوس تھی۔ برف جیسی نیلگوں آنکھوں والا ایک سراغ رساں پے در پے سوالات کررہا تھا۔ جواب مکمل ہونے سے پہلے وہ اگلا سوال جڑ دیتا۔ سارا نے چھ مرتبہ واش روم جانے کی اجازت طلب کی تھی۔

وہ محسوس کررہی تھی کہ اسے جیل ہو جائے گی۔ ایک عورت کے قتل میں وہ ہمیشہ کے لیے سلاخوں کے پیچھے چلی جائے گی۔ اس عورت کے لیے، جس سے وہ رات میں ایک بار

ملی تھی، وہ خود کو رونے سے باز رکھنے کی بھرپور کوشش کررہی تھی۔ اس کی سماعت میں دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی۔ پھر کسی نے اس کا نام پکارا۔ نام پکارنے والے کے ایک لفظ نے اسے تاریکی سے باہر گھسیٹ لیا۔ سارا نے سر اٹھایا۔

نک او ہارا، سامنے کھڑا تھا۔ کرشمہ، معجزہ...... سمندر پار کر کے وہ لندن میں اس کے سامنے تھا۔ لندن میں اس کا واحد دوست، اکلوتی امید...... وہ اسے تک رہا تھا۔

اچانک اسے شک ہوا کہ وہ دوست نہیں رہا۔ کچھ غلط ہو گیا تھا۔ اس کے تاثرات میں سختی تھی۔ آنکھیں ساکت تھیں۔ مایوسی کے عالم میں اس نے سلیٹی آنکھوں میں گرم جوشی کی رمق تلاش کرنے کی کوشش کی۔ ہمدردی کا عنصر...... لیکن وہاں اشتعال کا عنصر حاوی تھا۔ اس نے بریف کیس میز پر رکھ دیا۔

''لیڈی، تم مصیبت میں پھنس گئی ہو۔'' اس نے کرختگی کے ساتھ کہا۔

سارا نے بے چارگی سے کہا۔ ''جانتی ہوں۔''

''میں جانتا ہوں اور تم کیا کہہ سکتی ہو۔''

''کیا تم میری مدد نہیں کرو گے۔'' اس نے شکستہ آواز میں کہا۔

''یہ تم پر منحصر ہے۔''

''کیسے؟''

''کیا یہ قتل تم نے کیا ہے؟''

''نو، یہ غلط فہمی ہے۔'' وہ رو پڑی۔

پھوٹ پھوٹ کر رونے پر نک اچانک بوکھلا گیا۔ اس نے ہاتھ باندھے اور میز کے کنارے بیٹھ گیا۔ سارا اس کی طرف دیکھنے سے ہچکچا رہی تھی۔ وہ بدل گیا تھا۔ اس کے گمان سے پرے۔ کیا وہ بھی اسے ملزم خیال کررہا ہے؟ وہ کیسے اجنبی تفتیش کنندگان کو مطمئن کرے گی۔ جب نک ہی اعتبار کھو بیٹھا تھا۔ اس کا منہ کڑوا ہو گیا۔ وہ غلط انداز میں نک کے بارے میں سوچتی رہی تھی۔ وہ یہاں کیوں تھا۔ شاید ڈیوٹی پر۔ سارا نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں۔ وہ بے یار و مددگار تھی۔ اس نے بحیثیت دوست نک پر اعتبار کیا۔ کیا غلط کیا۔ وہ دوستی کا ڈھونگ تھا۔

''تم لندن کیوں آئے؟'' وہ بڑبڑائی۔

''تم کیوں آئیں؟ امید ہے سچ بولو گی۔''

''سچ؟ میں نے تم سے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ جھوٹ تم نے بولا تھا۔''

''اوہ، کم آن۔'' وہ بدمزہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا اور ٹہلنے لگا۔

''میں احمق تھا، جو تمہاری معصومیت کے جال میں آگیا۔ پہلے تم نے کہا تم کچھ نہیں جانتیں پھر اچانک تم لندن چلی آئیں۔ میں نے انسپکٹر سے بات کی ہے۔ اب تمہاری کہانی سننا چاہتا ہوں۔ تم ایوی کو جانتی تھیں؟''

''نہیں، میری ملاقات اس کے ساتھ کل ہوئی تھی۔ وہ تم تھے جس نے مجھ سے جھوٹ بولا کہ جیفری مرچکا ہے اور بڑی صفائی سے جھوٹ بولا۔ میں نے یقین کرلیا۔''

''کیا کہنا چاہ رہی ہو؟''

''جیفری زندہ ہے۔''

نک کے چہرے پر حیرانگی کا عنصر گہرا تھا۔ وہ اُسے گھورتی رہی...... کیا واقعی وہ بے خبر ہے کہ جیفری زندہ ہے۔

''وضاحت سے بات کرو...... تم نہیں جانتیں کہ کس مصیبت میں پڑگئی ہو...... شواہد......''

''شواہد واقعاتی ہیں۔''

''ایوی فونٹان کی لاش آدھی رات کو لیمب اینڈ روز سے چند بلاک کے فاصلے پر ملی تھی۔ سنسان گلی میں۔ تمہیں لیمب اینڈ روز میں امریکی عورت کے طور پر ایوی کے ساتھ دیکھا گیا تھا۔ تمہارے درمیان تکرار بھی ہوئی تھی۔ ایوی وہاں سے نکل گئی اور تم اس کے پیچھے گئی تھیں۔ یہ آخری تفصیل ہے۔''

''پب کے باہر وہ غائب ہوگئی تھی۔''

''کوئی گواہ؟''

''نہیں۔''

''بری خبر ہے۔ پولیس ایوی کے گھر مارگیٹ گئی تھی۔ بوڑھے آدمی گراؤنڈ کیپر نے تمہارے بارے میں بتایا تھا۔ وہ پرچہ بھی دکھایا تھا جو تم نے اُسے دیا تھا۔''

''وہ میں نے اس لیے دیا تھا کہ ایوی یا جیفری مجھ سے رابطہ کرسکیں۔''

''تم نے پولیس کو قتل کی وجہ فراہم کر دی...... یعنی انتقام۔ جسے جھٹلانا بہت مشکل ہے۔''

''میں یہ خونریزی نہیں کرسکتی۔ تمہیں یقین کرنا چاہیے۔''

''کیوں یقین کرنا چاہیے؟''

''کیونکہ تمہارے سوا کوئی اور یقین نہیں کرے گا۔ معاً وہ دل گرفتہ ہوگئی۔ نڈھال ہوگئی۔ خوف و ہراس کی چادر اس کے تمام بدن پر چھا گئی۔ اس نے سر جھکا لیا۔ ''کون...... کوئی بھی نہیں...... کون یقین کرے گا۔''

نک اُلجھن زدہ جذبات کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔ سارا کے جسم سے جیسے جان نکل گئی تھی۔ وہ دہشت زدہ تھی اور بمشکل میز کے سہارے ٹکی ہوئی تھی۔ اس کا گاؤن بھی نیم وا ہو گیا تھا اور نیچے سے نائٹ گاؤن جھلک رہا تھا۔ سرخی مائل بال

چہرے پر پریشان تھے۔ پہلی مرتبہ وہ آشفتہ مُو، آشفتہ سر تھی۔
نک کے تصور نے پھر انگڑائی لی...... اس نے بمشکل اسے دبایا۔
وہ کوشش کر رہا تھا کہ اس مسئلے پر توجہ دے جس کے لیے وہ یہاں آیا تھا۔ ایک عورت قتل ہوگئی تھی۔ دوسری شدید مشکل میں تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ سارا اس کے بازوؤں کی پناہ گاہ میں آ کر کیسا محسوس کرے گی۔

دفعتاً سارا کے خلاف اس کا اشتعال پارہ پارہ ہوگیا۔ اس نے سارا کے کرب میں اضافہ کیا تھا۔ وہ خود کو ایک عفریت محسوس کررہا تھا۔ اس نے نرمی سے اس کے سر کو چھوا۔ ''سارا، سارا...... سب ٹھیک ہوجائے گا۔'' سارا نے جھک کر اپنا سر اس کے شانے سے ٹکا دیا۔ اس کے بال نرم اور ریشم کے مانند تھے۔ اس کی جلد کی نسوانی خوشبو مدہوش کن تھی۔

نہ چاہتے ہوئے اس نے سارا کو علیحدہ کیا۔ ''مجھ سے بات کرو۔ مجھے بتاؤ کہ تم کیوں سوچ رہی ہو کہ جیفری زندہ ہے؟''

سارا نے ساری داستان گوش گزار کردی۔ کب اُس نے سارا کو کال کی اور وہ لندن کے لیے نکل کھڑی ہوئی۔ پھر ایوی کے گھر تک رسائی...... معلومات اور ایوی کا پیغام۔ پب کی ملاقات...... موساد...... سائمن۔ ہاگس اور اس کے ہرکارے وغیرہ وغیرہ۔ نک خاموشی سے سنتا رہا۔ وہ سمجھ گیا کہ سارا کو ملنے والی کال جعلی تھی اور تصویر کیوں چرائی گئی۔

''ٹھیک ہے، میں تمہیں شک کا فائدہ دیتا ہوں۔'' وہ درحقیقت اس کی کہانی پر اعتبار کررہا تھا۔

''مسٹر اوہارا، کیا بات ہے...... تم آس پاس ہوتے ہو تو آنسو بہنے لگتے ہیں۔'' سارا نے کہا۔

''یہ ٹھیک ہے۔'' وہ بولا۔ ''میرا مطلب رونے سے ہے۔''

سارا نے نظر اٹھا کر دیکھا، وہ مسکرا رہا تھا۔ کیسی عجیب قلب ماہیت تھی۔ اجنبی سے دوست اور دوست سے...... اسے اب تک احساس ہی نہیں ہوا تھا کہ وہ کتنا وجیہہ ہے۔ اس کے نقوش، جسم، آواز...... نیز اسے سارا کی فکر تھی۔ اس کی آواز میں سارا کے لیے تشویش تھی۔ سارا نے محسوس کیا کہ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا ہے۔ وہ کپکپا اٹھی۔ نک نے ہچکچاہٹ کے ساتھ جیکٹ اتار کر اس کے کندھوں پر ڈال دی۔ جیکٹ میں بھی اس کی خوشبو بسی ہوئی تھی۔ سارا نے جیکٹ کو اچھی طرح لپیٹ لیا۔ اسے ناقابلِ بیان سکون محسوس ہوا...... احساس...... اوہارا کی جیکٹ اس کے ساتھ ہوگی تو وہ محفوظ رہے گی۔

''کونسلیٹ کے ہمارے آدمی جیسے ہی آئیں گے۔ تمہیں یہاں سے نکال لیا جائے گا۔''

''کیا تم ہینڈل نہیں کررہے ہو؟''

''نہیں، سارا یہ میرا دائرۂ کار نہیں ہے۔''

''لیکن پھر تم یہاں کیا کررہے ہو؟''

نک کے جواب دینے سے پہلے دروازہ کھلا۔ ''نک تم یہاں کیا کررہے ہو؟''

نک پلٹا۔ ''ہیلو پوٹر۔''

پوٹر نے کمرے کا جائزہ لیا پھر اس کی نگاہ سارا پر جم گئی۔ اپنا گیلا ہیٹ اس نے نک کے بریف کیس پر رکھ دیا۔ ''تم ہو سارا فونٹان؟''

''سارا یہ مسٹر رائے پوٹر ہیں۔'' نک نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ ''پولیٹیکل آفیسر۔''

''تھرڈ سیکریٹری۔'' پوٹر نے اُکھڑی ہوئی آواز میں تصحیح کی۔

سارا نے نک کی طرف دیکھا۔

''ڈان کہاں ہے؟''

''مجھے خدشہ ہے کہ شاید وہ نہ آسکے اس لیے میں یہاں ہوں۔'' نک نے جواب دیا۔ پوٹر نے رسمی انداز میں سارا سے مصافحہ کیا۔ ''مجھے امید ہے کہ تمہارے ساتھ اچھا سلوک کیا گیا ہوگا۔ افسوس، تمہیں ان حالات سے گزرنا پڑا لیکن میرا خیال ہے ہم جلد معاملہ نمٹالیں گے۔''

''وہ کیسے؟'' نک کی آواز میں شک کا عنصر تھا۔

پوٹر نے نک کی جانب رخ کیا۔ ''اوہارا، تم چھٹیوں پر ہو۔ تمہیں جانا چاہیے۔''

''نہیں، میری چھٹیوں کا اپنا انداز ہے۔''

''یہ سرکاری بزنس ہے اور میں نے سنا ہے کہ تم ہمارے ساتھ نہیں ہو؟''

''میں نہیں سمجھی۔'' سارا نے تیوریاں چڑھائیں۔

''اس کا مطلب ہے کہ میں غیر معینہ چھٹیوں پر ہوں۔'' نک نے پُرسکون انداز میں کہا۔

''ایسا کرنا پڑتا ہے۔ جب قومی سلامتی کا معاملہ ہو۔''

''مجھے نہیں پتا تھا کہ میں اتنا خطرناک ہوں۔'' نک نے تیز آواز میں کہا۔

''ہمیں اصل بات کی طرف آنا چاہیے۔'' پوٹر نے سارا کی طرف دیکھا۔ ''میں نے انسپکٹر ایپل بائی سے تبادلہ خیال کیا تھا۔ تمہارے خلاف کوئی معقول ثبوت موجود نہیں ہے۔ اسے تمہیں آزاد کرنے میں کوئی عار نہیں ہے۔ تم ایک آزاد امریکی شہری ہو۔''

سارا اچھل پڑی۔ ''شکریہ مسٹر پوٹر...... بہت شکریہ۔''

''نو پرابلم...... مشکلات سے دور رہو۔ او کے؟''

''اوہ یس۔'' اس نے کھلے ہوئے چہرے کے ساتھ نک کی طرف دیکھا۔ لیکن اس کا چہرہ مسکراہٹ سے عاری تھا۔ بجائے اس کے وہ سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ کوئی چیز اسے مشکوک محسوس ہو رہی تھی۔ فوراً ہی سارا کی خوشی کافور ہوگئی۔ وہ پوٹر کی طرف مڑی۔ ''کیا کوئی اور بات بھی ہے؟''

''مطلب میرے لیے؟''

''نہیں مسز فونٹان۔ تم اس وقت روانہ ہوسکتی ہو۔ میں خود تمہیں ہوٹل تک چھوڑ دوں گا۔''

''زحمت کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کام میں کردوں گا۔'' نک نے کہا۔

سارا، نک سے قریب تر ہوگئی۔ ''شکریہ مسٹر پوٹر، میں مسٹر اوہارا کے ساتھ چلی جاؤں گی۔ ہم دونوں...... دراصل ہم دونوں پرانے دوست ہیں۔''

''دوست؟''

''جب سے جیفری کا انتقال ہوا ہے۔ اوہارا نے بہت مدد کی ہے۔''

پوٹر کا منہ بن گیا۔ اس نے اپنا ہیٹ اٹھایا۔ ''او کے، گڈ لک مسز فونٹان۔'' اس نے ایک نظر نک پر ڈالی۔ ''اوہارا، میں وان ڈیم کو رپورٹ کروں گا کہ تم لندن میں ہو۔ وہ ضرور دلچسپی لے گا۔ میرے خیال میں تم امریکا جلد واپس آجاؤ گے؟''

''بہت ممکن ہے۔'' نک نے کہا۔ ''مکرر ارشاد کہ بہت ممکن نہ ہو۔''

پوٹر نے دروازے کا رخ کیا اور آخری بار پلٹا۔ ''تم جانتے ہو کہ تمہارا ایک شاندار کیریئر ہے۔'' اس نے پلک جھپکائے بغیر نک کو گھورا۔ ''اسے خراب مت کرو۔ میں تمہاری جگہ ہوتا تو احتیاط سے کام لیتا۔''

''میں بھی احتیاط کا مظاہرہ کروں گا۔''

☆☆☆

''کیا تمہیں ملازمت سے نکال دیا گیا ہے؟'' سارا نے سوال کیا۔

''یہ کہنے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ چھٹی کا تو بہانہ ہے۔''

''لیکن کیوں؟''

نک خاموش رہا۔ ایک گہری سانس لی۔ اس کے انداز میں شکست اور انتہائی تھکن ہویدا تھی۔

''نک؟'' سارا نے سنجیدگی سے کہا۔ ''یہ سب میری وجہ سے ہوا؟''

نک نے دھیرے سے سر ہلایا۔ ''تم اس کا حصہ ہو۔ میری حب الوطنی پر سوالیہ نشان لگا دیا گیا لیکن تمہیں شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں پہلے ہی ملازمت سے اکتایا ہوا تھا۔ تم صرف بہانہ بن گئیں۔''

''آئی ایم سوری، نک۔''

''سارا چھوڑو اس موضوع کو۔''

سارا نے محسوس کیا کہ وہ بے چین سا ہوگیا ہے۔ ''مجھے اب تک یقین نہیں آرہا کہ یہ کہانی کیسے، کہاں سے شروع ہوئی اور کیا اس کا اختتام ہوگیا ہے؟'' سارا نے استفسار کیا۔ ''تم ٹھیک ہو؟''

''سارا، سامنے دیکھتی رہو۔ مڑ کر مت دیکھنا۔ ہمارا تعاقب ہو رہا ہے۔ سارا کے دل نے کہا کہ مڑ کے دیکھے۔ لیکن اس نے اس خواہش کو سختی سے کچل دیا اور سامنے گیلی سڑک کی طرف دیکھنے لگی۔ کیا ہو رہا ہے؟ اس نے خود سے سوال کیا۔ خوف ایک بار پھر اسے لپیٹ میں لے رہا تھا۔

''تم کیا کرنے والے ہو؟''

''کچھ نہیں۔''

''تھنگ؟''

''ہاں یہی بہتر ہے۔ فی الحال کوئی ردِعمل ظاہر نہ کیا جائے۔ ہم ہوٹل جائیں گے۔ تم لباس بدل کر سامان سمیٹو گی اور ہوٹل چھوڑ دو گی۔ گھبراؤ مت۔ اگر انہیں تمہارا خون کرنا ہوتا تو یہ کام رات ہی کر دیتے۔ ذرا جم کر بیٹھو...... میں دیکھتا ہو کہ یہ کتنے ماہر ہیں۔'' نک نے اچانک ایک تنگ گلی میں موڑ کاٹا۔ وہاں چھوٹی دکانیں اور کیفے تھے۔ عقبی گاڑی نے بھی تیزی دکھائی۔ معاً نک نے ایمرجنسی بریک لگائے۔ تعاقب کنندگان کو اس حرکت کی توقع نہیں تھی۔ انہوں نے بریک لگائے اور گاڑی پھسلتی ہوئی ترچھی ہوکر رکی۔ نک کی گاڑی کا عقبی بمپر چند انچ سے بچ گیا تھا۔ سارا نے ڈیش بورڈ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ نک نے قہقہہ لگایا۔

''سارا، میں ان کو جانتا ہوں۔ سی آئی اے کے آدمی ہیں۔'' نک نے ہاتھ باہر نکال کر غیر مہذب اشارہ کیا۔ جواباً عقبی گاڑی سے بھی ویسا ہی اشارہ بلند ہوا۔

سارا نے اطمینان کی سانس لی۔ ''میں سمجھی تھی......''

''میں ان پر اعتبار نہیں کرسکتا اور تم بھی ہوشیار رہنا۔''

تاہم سارا کا خوف رخصت ہوچکا تھا۔ سی آئی اے سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے؟ وہ ہماری طرف ہیں۔ لیکن وہ ہمارا تعاقب کیوں کررہے تھے؟ جب وہ لندن آئی تھی۔ کیا سی آئی اے تب سے ہی پیچھے لگی ہوئی تھی؟ اگر ایسا تھا تو انہوں نے

ایوی کے قاتل کو بھی دیکھا ہوگا۔ اس نے نک کی طرف گردن گھمائی۔
''ایوی کے ساتھ کیا ہوا تھا؟''
مطلب مرڈر کے علاوہ...... نک نے تفصیل بتائی تو سارا کی رگوں میں خون جم گیا۔
''انہوں نے ایوی کو سنسان گلی میں پایا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ لیمپ پوسٹ کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔ منہ میں کپڑا ٹھونس دیا گیا تھا۔ وہ بری طرح چیخی چلائی ہوگی لیکن آواز برآمد نہ ہوسکی۔ قاتل نے اپنا کام سکون سے کیا۔ غالباً ایک گھنٹا لیا ہوگا۔ چاقو کا استعمال وہ خوب جانتا تھا۔ اس نے صرف چاقو استعمال کیا۔ یہ ایک بہت بھیانک موت تھی۔ کسی کا منہ بند کرنا ہو تو اسے فوراً ختم کیا جاتا ہے۔ ایک گھنٹے کا مطلب ہے کہ وہ ایوی سے کچھ اُگلوانا چاہتا تھا، ظاہر ہے کہ جیفری کے بارے میں معلومات۔ وہ جتنی نازک تھی، اس کا حوصلہ اتنا ہی بڑا تھا۔ میرا اندازہ ہے کہ اس نے جیفری کی خاطر جان دے دی۔''

نک نے آنکھیں سکیڑ کر سارا کو دیکھا۔ وہ اس کے قریب تھا۔ اس کے کوٹ کی خوشبو اور گرم جوشی بھی سارا کے نزدیک تھی۔ ایک عورت کو پُرتشدد انداز میں ہلاک کر دیا گیا تھا۔ جیفری یا سائمن غائب تھا۔ سی آئی اے ان کے تعاقب میں تھی۔ پھر بھی لمحہ موجود میں نک کے ساتھ بیٹھی وہ خود کو محفوظ خیال کررہی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ نک کوئی کمانڈو نہیں تھا۔ وہ ایک عام آدمی تھا۔ جس کی زندگی ڈیسک کے پیچھے گزری تھی۔ وہ یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ یہاں کیوں ہے، لیکن وہ تھا اور وہ اس بات کے لیے ممنون تھی۔

''پولیس کا خیال ہے کہ یہ کسی جنونی کا کارنامہ ہے لیکن وہ دونوں موت سے کھیل رہے تھے۔ تمہاری کہانی کے مطابق یہ ماگس کے آدمی کی حرکت ہے۔ ہمیں بہت سی باتیں نہیں معلوم لیکن اتنا یقین ہے کہ اب جیفری/سائمن کی باری ہے۔ سائمن نے جو کھیل کھیلا ہے...... مجھے نہیں لگتا کہ وہ ان کے ہاتھ آئے گا۔ ایوی کی موت نے اسے سرتاپا قہر بنا دیا ہے۔''

''دی میجیشن کا کیا مطلب؟''
''ماگس کا کوڈ نیم ہے۔'' سارا نے جواب دیا۔
نک نے مڑ میں دیکھا۔ ''ہوٹل قریب ہے اور ہمارا تعاقب ابھی تک جاری ہے۔''

☆☆☆

ایک گھنٹے بعد دونوں اسٹرینڈ کیفے کے بوتھ میں ناشتا کررہے تھے۔ سارا خود کو پھر سے نارمل محسوس کررہی تھی۔ وہ بے خبر تھی کہ بے رحم مصائب کا آغاز تو اب ہونے والا تھا۔ نک تیزی سے ناشتے کے ساتھ انصاف کررہا تھا۔ سارا کی کہانی سنتے ہوئے وہ دروازے کی جانب سے غافل نہیں تھا۔ باتیں ختم ہوئیں تو ناشتا بھی ختم ہوچکا تھا۔
''یعنی ایوی تمہارے ساتھ متفق تھی کہ جیفری زندہ ہے؟'' نک نے سوال کیا۔
''ہاں، چرائی گئی تصویر نے اسے سو فیصد قائل کر دیا تھا۔''

''اوکے۔'' نک نے تجزیہ کیا۔ ''ایوی کے مطابق قاتل جیفری کے پیچھے تھے۔ چہرہ بدلنے کے باعث وہ اس کے نئے چہرے سے ناآشنا تھے لیکن نام، آواز اور قد کاٹھ سے واقف تھے۔ جیفری اپنے تعاقب سے آگاہ تھا۔ لہٰذا وہ برلن چلا گیا اور تمہیں خطرات سے آگاہ کیا۔ بعدازاں اس نے اپنی ہی موت کا ڈراما اسٹیج کیا۔''
''لیکن اس بات کی وضاحت نہیں ہوئی کہ ایوی پر تشدد کیوں کیا گیا؟'' سارا نے اعتراض کیا۔
''وضاحت نہیں ہوئی، بات ٹھیک ہے۔ کئی اور سوالات کے جواب ندارد ہیں۔ برلن سے جو باڈی آئی، وہ کس کی تھی.... کم از کم ہمیں اتنا علم ہوگیا ہے کہ تصویر کیوں چرائی گئی؟''
''لیکن ہمارا تعاقب کیوں کیا جارہا ہے؟ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ میں انہیں جیفری تک پہنچادوں گی؟''
نک نے سر اثبات میں ہلایا۔ ''پریشان کن بات یہ ہے کہ تمہیں آزاد کرنے والی کہانی مجھے ہضم نہیں ہوئی۔ جب میری انسپکٹر اپیل بائی سے گفت و شنید ہوئی تھی تو وہ مکمل طور پر تمہارے خلاف تھا۔ بعدازاں پوٹر نمودار ہوا اور کہانی بدل گئی۔ میرا خیال ہے کہ اپیل بائی پر دباؤ ڈالا گیا تھا اور یہ دباؤ غالباً بالائی سطح سے آیا ہوگا۔ کوئی تمہیں آزاد کر کے دیکھنا چاہتا ہے کہ تم کہاں جاتی ہو؟''
نک کے چہرے پر گہری تھکن کے آثار تھے۔ سارا سوچ رہی تھی کہ وہ کب سے نہیں سویا۔ غالباً ٹرانس اٹلانٹک فلائٹ میں بھی وہ ٹھیک طرح نہیں سو سکا تھا۔ بے اختیار اس کے دل نے کہا کہ وہ اس کے بڑھے ہوئے شیو پر انگلیاں پھیرے۔ لیکن ہچکچاہٹ کے ساتھ وہ صرف اس کے سر کو ہی سہلا سکی۔ نک حیرت زدہ رہ گیا۔ سارا کے رخساروں پر سرخی چھانے لگی۔ اس نے ہاتھ ہٹایا۔ تاہم درمیان میں نک نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ نک کے ہاتھ کا گرم لمس انگلیوں سے پھیلتا ہوا سارا کے انگ انگ میں سما گیا۔

"تمہیں یقین ہے کہ جیفری زندہ ہے؟" وہ منمنائی۔

"ہاں۔"

سارا نے نیچے دیکھا۔ جہاں میز پر دونوں کے ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں اُلجھی ہوئی تھیں۔

"تم اس کے بارے میں کیا محسوس کرتی ہو؟"

"میں نہیں جانتی...... مشکل سوال ہے۔ یہی کہہ سکتی ہوں کہ مجھے اس پر یقین ہے۔ اوہ، تم شاید مجھے رنگین مزاج سمجھ رہے ہو۔ شاید ایسا ہو لیکن ہم سب خوابوں کے اسیر ہیں۔ وہ خواب جن کی ہمیں تعبیر چاہیے۔ اگر تم میری جگہ ہوتے۔ عمر 32 سال ہوتی۔ تنہا ہوتے اور عام سی شکل...... پھر کوئی مرد تم سے محبت کا اظہار کرتا۔ تم فوراً یقین کر لیتے۔"

"تم غلط ہو سارا۔" نک نے نرم لہجے میں کہا۔ "تم واقعی بہت خوب صورت ہو۔"

سارا سمجھ رہی تھی کہ نک مہربانی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ سارا نے آہستہ سے ہاتھ کھینچ لیا۔ "وہ ایک جھوٹی شادی تھی۔ میں خواب دیکھ رہی تھی۔ جیفری جیسا مرد مجھ پر کیسے ریجھ گیا۔ نہیں، یہ شادی نہیں تھی۔"

"کبھی میں بھی اس طرح سوچتا ہوں۔"

"یعنی تم شادی شدہ تھے؟"

"محض تین سال...... چار سال پہلے طلاق ہوگئی۔"

"آئی ایم سوری۔" سارا نے اظہارِ معذرت کیا۔

وہ متواتر سارا کی آنکھوں میں تک رہا تھا۔ سارا نے پہلی مرتبہ اس کی آنکھوں میں اداسی دیکھی۔ ویسا ہی دکھ جو اس کی آنکھوں میں تھا۔ نک کی شادی ناکام ہوگئی تھی۔ دونوں کے زخم ایک جیسے تھے۔ فرق صرف یہ تھا کہ سارا کے زخم ہرے تھے۔ جب تک اسے جیفری کے بارے میں خبر نہ ہو جاتی۔

"تمہارے جو بھی خیالات ہیں۔" نک نے سارا کو مخاطب کیا۔ "تم جانتی ہو کہ لندن میں رکنا خطرناک ہے، کیونکہ تم ہو جس پر نظر رکھی گئی ہوگی۔ تمہارے علاوہ جیفری تک پہنچنے کا کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ صرف سی آئی اے ہی ہمارے تعاقب میں ہو...... تم پہلے ہی ان کو ایوی تک پہنچانے کا کام سرانجام دے چکی ہو۔"

سارا نے نک کی طرف دیکھا۔

"ایوی موساد کی تربیت یافتہ تھی۔ پروفیشنل تھی۔ کئی سال سے موساد سے بچتی آرہی تھی۔ لیکن تجسس یا حسد کے ہاتھوں وہ تم سے مل بیٹھی اور ماری گئی۔ یہ اتفاق نہیں تھا کہ جس رات تم دونوں ملے اسی رات اس کی زندگی کا چراغ بجھا دیا گیا۔"

"یعنی میں اس کی موت کی ذمے دار ہوں؟" سارا کے چہرے پر تکلیف کے آثار نمودار ہوئے۔

"میں ہاں کہنے پر مجبور ہوں۔ لیمب اینڈ روز تک انہوں نے تم دونوں کا پیچھا کیا۔"

"اوہ گاڈ، نک مجھے خود سے نفرت محسوس ہو رہی ہے۔"

"تم خود کو الزام نہیں دے سکتیں۔ تم پروفیشنل نہیں ہو۔"

"جس طرح اُسے مارا گیا، یہ انتقام ہے۔" سارا لرز اٹھی۔

"میں یقین سے نہیں کہہ سکتا۔"

"پھر کیا کہو گے؟"

"انتقام سے ہٹ کر...... کچھ اور وجوہات بھی ہو سکتی ہیں۔ شاید ایوی کچھ جانتی ہو۔ شاید قاتلوں نے برلن کی آتشزدگی کے جعلی ڈرامے پر یقین نہ کیا ہو۔ لہٰذا انہوں نے ایوی سے معلومات اُگلوانی چاہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا وہ اس کوشش میں کامیاب ہوگئے یا نہیں؟"

سارا کے تصور میں ایوی کی سبز آنکھیں ابھر آئیں۔ وہ جیفری سے محبت کرتی تھی۔ شاید سارا سے بھی زیادہ...... اسے یقیناً علم ہوگا کہ جیفری کہاں ہے۔ سارا کے خیال میں ایوی کی محبت اس بہیمانہ اور سفاک تشدد سے کہیں بلند تھی۔ اس نے جیفری سے بے وفائی نہیں کی ہوگی۔ جیفری کا راز وہ اپنے ساتھ ہی لے گئی تھی۔

کیا وہ خود بھی وقت پڑنے پر اتنی بہادری کا مظاہرہ کر سکے گی۔ سارا کانپ اٹھی...... ایسا وقت کبھی نہ آئے۔

☆☆☆

"مجھے جوابات درکار ہیں۔ سارا کو کس کے حکم کے تحت ریلیز کیا گیا؟" ڈان لیبرمین کونسلر افیئرز کا چیف تھا۔ وہ اپنا کام بغیر کسی غلطی کے سرانجام دیتا تھا۔ ڈان نے خود کو ڈپارٹمنٹ میں اچھی طرح ایڈجسٹ کر لیا تھا جبکہ نک ناکام رہا تھا۔ اگرچہ اس نے سستی کے آٹھ سال گزار دیے تھے اور اب نک کی وجہ سے ڈان کے لیے چھوٹی سی مشکل کھڑی ہوگئی تھی۔

"یہ کیس میری سمجھ سے باہر ہے۔" نک نے کہا۔

"کچھ بے ضابطگیاں ہوئی ہیں۔" ڈان نے اعتراف کیا۔

"ہاں، پوٹر مردود کو پولیس اسٹیشن میں وارد ہونے کی ضرورت نہیں تھی۔" نک نے پوٹر کو کوسا۔ نک کے کمنٹ پر ڈان کے ہونٹوں پر باریک مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"میں بھول گیا تھا کہ تمہارے اور پوٹر کے درمیان رنجش رہی تھی...... کس لیے؟"

"سوکولوو کی وجہ سے...... اور تم بھول نہیں سکتے۔" نک

نے کہا۔

''سوکولوو کو چھوڑو۔ وہ اب تاریخ ہے۔ یہ بتاؤ فونٹان کیس میں تمہاری کیا دلچسپی ہے؟''

''اخلاقی مخمصہ۔''

''اخلاقی مخمصہ؟ یہ کیا ہوتا ہے؟''

''اس وقت سارا میرے ہوٹل کے کمرے میں ہے۔ وہ بیوہ ہے۔ لیکن آثار و شواہد بتا رہے ہیں کہ اس کا شوہر زندہ ہے۔ دیگر افراد کا کہنا ہے کہ وہ مر چکا ہے...... مجھ سے توقع رکھی جارہی ہے کہ میں موت کا اعلان کروں، تعزیت کروں اور بھول جاؤں۔'' نک نے جواب دیا۔

''ایسا ہی کرو۔ آسان راستہ اختیار کیوں نہیں کرتے؟''

''میں جھوٹ نہیں بول سکتا۔ نہ جھوٹ بولنے کے احکامات کو پسند کروں گا۔ ہاں اگر کوئی معقول وجہ ہے تو میں سننے کے لیے تیار ہوں۔ اور اگر ٹھوس وجہ ہے تو میں پیچھے ہٹ جاتا ہوں...... اس کے اوپر قیامت گزر چکی ہے۔ حقیقت تک پہنچنا اس کا حق ہے۔''

ڈان نے گہری سانس لی۔ کان کھجایا۔ ''نک آخر کیوں تم معدے میں السر پالنے کی کوشش کر رہے ہو...... میرا مشورہ ہے کہ گھر جا کر آرام کرو۔''

''یعنی تم میری مدد نہیں کرو گے؟''

''ایسی بات نہیں ہے، بات یہ ہے کہ میرے پاس کوئی مناسب جواب نہیں ہے۔''

''ٹھیک ہے، اتنا بتا دو کہ پوٹر تھانے میں جلوہ افروز کیوں ہوا تھا؟'' نک نے سوال کیا۔

''اوکے، بتاتا ہوں۔ صبح سینئر لیول سے مجھے کال آئی تھی کہ پوٹر کیس ہینڈل کر رہا ہے اور میری یا میرے کسی ماتحت کی ضرورت نہیں ہے۔''

''اوپر سے کال...... کتنے اوپر سے؟''

''سمجھ لو کہ بہت اوپر سے۔''

''سارا کی آزادی کو کیسے ارینج کیا گیا؟''

''برٹش چیف آف کمانڈ۔''

''انگلش؟'' نک نے آنکھیں سکیڑیں۔ ''گویا مل جل کر کام ہو رہا ہے۔''

''نتائج اخذ کرنا تمہارا کام ہے۔'' ڈان مسکرایا۔ گویا اس نے نک کے خیال کی تردید نہیں کی۔

''رائے پوٹر کی دلچسپی کی وجہ؟''

''کون جانے؟ بظاہر سی آئی اے تمہاری بیوہ عورت میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہی ہے۔''

''تمہارا اپنا کیا خیال ہے؟''

''میرے خیال میں مرڈر چارج میں متعدد سوراخ ہیں۔ کوئی بھی اچھا بیرسٹر اس کے بخیے اُدھیڑ دے گا۔''

''کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم کس حد تک سارا میں انوالو ہو؟''

''نہیں۔''

ڈان مسکرایا۔ ''تمہارے ہوٹل میں...... مطلب بیکر اسٹریٹ؟''

''ہاں۔''

''وہ کیسی عورت ہے؟''

نک نے سوچ کر جواب دیا۔ ''خاموش طبع، ذہین، عام سی شکل وصورت...... تاہم کوئی بات ہے اس میں...... غیر واضح کشش جسے کوئی نام دینا مشکل ہے۔''

''پاسپورٹ پر اس کا فوٹو دیکھا تھا۔ میں نے کوئی خاص بات محسوس نہیں کی۔''

''بہت لوگوں کے نزدیک ایسا ہی ہے۔'' نک کھڑا ہو گیا۔

''دیکھو نک، میرے پاس اتنی ہی معلومات تھیں۔ ہاں کچھ اور سامنے آیا تو کال کروں گا۔ تم کب تک ہوٹل میں ہو؟''

''چند روز۔'' نک نے جواب دیا۔ ''اس کے بعد کچھ کہہ نہیں سکتا۔''

''اور سارا فونٹان...... کیا وہ تمہارے ساتھ رہے گی؟''

اس سوال کا نک کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ سارا کی فلائٹ واشنگٹن کے لیے بک تھی۔ اس کی خواہش تھی کہ سارا اس کے ساتھ رہے۔ وہ اس وقت ہوٹل میں تنہا تھی۔ اگرچہ نک دو آدمیوں کا بندوبست کر کے آیا تھا۔ تاہم ایوی کا وحشیانہ قتل اس کے اعصاب پر سے پوری طرح ہٹا نہیں تھا۔ وہ جلد از جلد ہوٹل واپس جانا چاہتا تھا۔

''اگر سارا نے لندن میں رکنے کا فیصلہ کیا تو میں آس پاس رہوں گا۔'' بالآخر نک نے جواب دیا۔ دونوں نے ہاتھ ملایا۔ ڈان کی گرفت میں ہمیشہ کے مانند گرم جوشی اور مضبوطی تھی۔ اعتماد کی علامت۔ دروازے کی طرف جاتے ہوئے نک نے کہا۔ ''بائی دی وے، تم نے کبھی 'ماگس' کا نام سنا ہے؟''

''ماگس؟ یہ ایک قدیم زبان کی اصطلاح ہے جس کا مطلب ہے۔ 'ذہین آدمی' یا 'جادوگر'۔''

''نہیں، میرا مطلب ہے، کوئی کوڈ نیم؟''

''نہیں، یہ کوڈ نیم میں نے نہیں سنا۔''

☆☆☆

ہوٹل کے کمرے میں نک بستر کے سرہانے کھڑا خوابیدہ سارا کو دیکھ رہا تھا۔ وہ گہری نیند میں آڑی ترچھی پڑی تھی۔ چشمہ نیچے گرا ہوا تھا۔ ڈان نے کہا تھا کہ سارا میں اس نے کوئی خاص بات نہیں دیکھی۔ اکثریت کا یہی خیال تھا۔ نک نے سوچا کہ کیا وہ بھینگا ہو گیا ہے یا اس کی تنہائی نے اسے اس قابل ہی نہیں چھوڑا کہ نسوانی چہروں میں حسن تلاش کرتا پھرے۔ حیران ہوں کہ یہ تماشا کیا ہے۔ یہ پھول ہے تو دل آویزیِ خوباں کہاں گئی۔ تارہ ہے تو جمال روئے تاباں کہاں ہے۔ کہیں سب کچھ حیرانیِ شوق آئینہ تو نہیں۔ نظارہ اسیر... اعتبار نہیں...... آشفتہ سری۔ کیا یہ محض احساسِ جمال ہے، اگر ہے تو کس نے بخشا ہے۔ حسنِ خیال کس نے بخشا ہے۔ کیوں وہ دل و جان پر محیط ہوا جاتا ہے...... نہ حشر ساماں ہے...... نہ آفتِ جان ہے۔ وجہ کچھ بھی ہو، وہ یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔ سوچ رہا تھا کہ یہی حسن ہے، یہی طلسم حسن ہے۔ یہی رعنائی، یہی ناز و نیاز۔ یہی فسوں ہے، یہی فسوں گر۔

نک کی سابقہ بیوی لورین ایک مکمل ایمبیسی وومین تھی جہاں قدم رکھتی، درجنوں سر گھوم جاتے۔ چار سال بعد طلاق کا زخم بڑا اذیت ناک تھا۔ وہ اذیت، درد، دکھ کو سمجھتا تھا۔ سارا کی شادی بھی، شادی نہیں شرمندگی تھی۔ وہ سنبھلی ضرور تھی لیکن کرب اپنی جگہ پر تھا۔ وہ آیا، آنکھوں کے خمار کو نمایاں کر گیا، چہرے کے نکھار کو نمایاں کر گیا۔ یوں بزمِ تخیل کو سجا گیا۔ افلاک سے حوروں کو بلا گیا۔ پھر کیا ہوا۔ وہ محض خام خیالی تھی۔ خود رفتگیِ دل کی حقیقت ایک فریب تھا کہ احساسِ شرار آرزو بھی نہ رہا۔ وہ احساسِ شکست سے نڈھال خوابوں کی دنیا میں کھوئی ہوئی تھی۔

نک نے طلاق کے بعد خود سے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ ایسا زخم نہیں کھائے گا۔ وہ سارا کو دیکھ رہا تھا۔ طلاق کی کڑواہٹ کم ہو گئی تھی۔ کم از کم وہ تھا تو انسان ہی...... وہ آنے والے امکانات پر غور کر رہا تھا۔

سارا، جیفری سے محبت کرتی تھی۔ وہ چاہتی تھی کہ جیفری پر اس کا بھروسا قائم رہے۔ نک مڑا اور کھڑکی سے باہر جھانکنے لگا۔ نیچے سڑک پر وہی سیاہ کار کھڑی تھی۔ اس نے پردے برابر کیے اور دوسرے بستر پر دراز ہو گیا۔

☆☆☆

صبح کی روشنی نے اسے بتایا کہ وہ ٹھیک طرح سو نہیں سکا تھا۔ تھکن کے اثرات اب بھی موجود تھے۔ میں کیا کر رہا ہوں یہاں...... اس نے خود سے سوال کیا۔ گزشتہ شب جب وہ لندن کے لیے جہاز پر سوار ہوا تھا تو سخت غصے میں تھا۔ اسے خیال تھا کہ سارا جھوٹ بول رہی ہے اور اس نے نک کے کیریئر کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی ہے۔ اس کا ارادہ تھا کہ سارا سے مل کر حقیقت معلوم کرے گا۔ بجائے اس کے وہ ہوٹل میں لیٹا دن میں خواب دیکھ رہا تھا۔ جہاں دس فٹ کے فاصلے پر سارا محوِ خواب تھی۔ اس نے گردن گھما کر اسے دیکھا۔ وہ بچوں کے مانند میٹھی نیند میں گم تھی۔ اسے یاد آیا کہ صبح سارا نے جب اس کے سر کو چھوا تھا تو اسے کرنٹ سا لگا تھا۔ یہ کرنٹ خطرہ تھا۔ خطرے کی علامت تھا۔ نک نے آنکھیں بند کر لیں۔ اسے غصہ تھا کہ وہ خود پر کنٹرول کیوں نہیں کر پا رہا تھا۔ کیوں وہ خوامخواہ کی تکلیف دہ الجھن میں پڑ گیا تھا۔ سمجھداری کا تقاضا تھا کہ وہ کیس سی آئی اے کے حوالے کر کے گھر کی راہ پکڑتا۔ لیکن اگر اس کا یہ فیصلہ سارا کے حق میں تباہ کن نکلتا تو وہ خود کو کبھی معاف نہ کر پاتا۔

درجہ بہ درجہ وہ نیند کی آغوش میں چلا گیا۔ شہد رنگ آنکھوں والا ایک چہرہ ابھرا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے چھونا چاہا۔ لیکن اس کا ہاتھ سارا کے بالوں میں الجھ گیا۔ سارا، سارا...... کیوں لوگ تمہیں حسین خیال نہیں کرتے۔ سارا کا چہرہ تحلیل ہونے لگا اور وہ اکیلا رہ گیا۔ ہمیشہ کی طرح تنہا۔

☆☆☆

پوٹر کے عقبی کمرے سے ریسیور پر ریڈیو رپورٹ آئی۔

”اوہارا پینتالیس منٹ قبل ڈان کے دفتر سے نکلا تھا۔ اب وہ ہوٹل میں ہے۔ عورت ایک گھنٹے سے دکھائی نہیں دی۔“

”اپنے ساتھی کے ساتھ نگرانی کرتے رہو۔ دونوں میں سے کوئی باہر نکلے تو بتانا...... تم دونوں کہاں ہو؟“

”ہوٹل کے سامنے، پب میں۔“

”اسے خبر ہے؟“

”ہاں، ایسا معلوم ہوتا ہے۔“

”ہدایت کا انتظار کرو۔“ پوٹر نے بات ختم کر دی۔

☆☆☆

”کیا ہمیں نک کو دوسرے زاویوں سے دیکھنا چاہیے؟“ ٹاراسوف نے کہا۔

”مثلاً؟“

”کہیں وہ نہایت پیچیدہ انڈر کور ایجنٹ کے طور پر کام کر رہا ہو؟“

پوٹر نے قہقہہ لگایا۔

”اوہارا؟ میں بتاتا ہوں۔ یہ ناممکن ہے۔ وہ انتہائی حد تک ایماندار ہے۔ اچھا کونسلر ہے لیکن حقیقی زندگی سے اس کا واسطہ نہیں پڑا ہے۔“

”عجیب بات ہے...... پھر وہ کیوں ملوث ہو رہا ہے، اپنا

مستقبل بھی داؤ پر لگا رہا ہے۔ میری عقل سے بالاتر ہے۔''
''ٹاراسوف، کبھی محبت کی ہے؟''
''میں شادی شدہ ہوں۔''
''میں محبت کی بات کر رہا ہوں۔''
''ویل، یس کی ہے...... وہ سارا کی محبت میں گرفتار ہے؟'' ٹاراسوف کی آنکھیں پھیل گئیں۔
''کیوں نہیں؟''
ٹاراسوف نے نفی میں سر ہلایا۔ ''میرے خیال میں وہ ڈیپ کور ایجنٹ ہے...... ویری ڈیپ۔''
پوٹر نے پھر قہقہہ لگایا۔ ''محبت کے لفظ کو کبھی کمتر مت سمجھنا...... یہ آگ ہے، بھڑکتی ہوئی آگ۔ چاہے لکڑی ہو، کپڑا یا انسانی جسم......''
''میری بیوی بھی کچھ ایسا ہی کہتی ہے۔''
''ہاں، اس سے مشورہ کر لیتا۔'' پوٹر نے کہا۔
اچانک اس کی نظر دروازے کی طرف گئی۔ ٹاراسوف نے پوٹر کی نگاہوں کا پیچھا کیا۔ دروازے میں ایک آدمی کھڑا تھا، وان ڈیم۔

☆☆☆

پوٹر نے کھنکھار کے گلا صاف کیا۔ ''مسٹر وان ڈیم، مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ لندن میں ہیں۔ کوئی نیا مسئلہ؟''
''نہیں، وہی پرانا۔'' وان ڈیم نے کرسی سنبھالی۔ پھر بولا۔ ''ایک عجیب اطلاع مجھ تک پہنچی ہے۔ میں نہیں سمجھ سکا۔ شاید تم کچھ روشنی ڈال سکو۔ سارا کے واشنگٹن والا... فون ریکارڈ ہو رہا تھا۔ حیرت انگیز طور پر چند روز قبل وہاں اس کے شوہر کی کال آئی تھی۔ ناقابلِ یقین۔ طویل فاصلے کی کال؟''
پوٹر اور ٹاراسوف نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔
''مسٹر وان ڈیم، میں وضاحت کر سکتا ہوں۔'' پوٹر نے کہا۔
''ہاں۔'' وان ڈیم نے کہا۔ اُس کا چہرہ مسکراہٹ سے عاری تھا۔ ''میرے خیال میں تمہیں ایسا کرنا چاہیے۔''

☆☆☆

وہ ایک بار پھر مارگیٹ کے پہاڑی علاقے میں تھی۔ تاہم اس مرتبہ نک بھی اس کے ہمراہ تھا۔ صبح کا وقت تھا۔ نیلا آسمان، فضائی پرندوں کی چیخیں، سمندر کی نمکین فضا اور جھاگ اُڑاتی موجیں...... شہری علاقے سے یکسر مختلف منظر۔
دونوں چٹانوں میں کچے راستے پر بڑھتے رہے۔ سارا دو ہفتوں میں کافی بدل گئی تھی۔ زندگی کے آثار لوٹ آئے تھے۔ جیفری کون تھا؟ جو بھی تھا۔ وہ اس کے ساتھ دفن ہونا چاہتی تھی۔ لیکن اس وقت مختلف قدرتی ماحول، زندگی اس کے جسم میں لوٹا رہا تھا۔ وہ جیفری کے خوفناک صدمے سے سنبھل گئی تھی۔ اب یادوں کے دھندلے پڑتے سائے رہ گئے تھے۔
''سارا؟'' نک نے اس کا بازو چھوا۔ ''کتنا فاصلہ ہے؟'' وہ اس وقت بیورو کریٹ سے زیادہ مچھیرا لگ رہا تھا۔
''زیادہ دور نہیں ہے۔ پہاڑی کی چوٹی تک جانا ہے۔''
نک بہ آسانی پہاڑی راستے پر قدم بڑھا رہا تھا۔ ایک بار پھر سارا کی توجہ نک کی جانب مبذول ہو گئی۔ اسے غرض نہیں تھی کہ کن وجوہات کی بنا پر وہ اس کے ساتھ تھا۔ سارا کے نزدیک وہ معتبر تھا۔ سوال جواب کی ضرورت نہیں تھی۔ اہم بات یہ تھی کہ وہ غیر محسوس انداز میں دوست بن چکا تھا۔
نک نے مڑ کر نیچے دیکھا۔ مارگیٹ ٹاؤن پہاڑی کے قدموں میں تھا۔ تعاقب کے آثار ناپید تھے۔ ''حیرت ہے، کیا انہوں نے پیچھا چھوڑ دیا؟''
''شاید تھک گئے ہوں گے۔'' سارا نے کہا۔ انہوں نے دوبارہ چلنا شروع کر دیا۔
''تم سی آئی اے کو پسند نہیں کرتے؟''
''نہیں۔''
''کیوں نہیں؟''
''ان پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ خاص طور پر میں پوٹر پر بھروسا نہیں کر سکتا۔''
وہ خاموشی سے بڑھتے رہے۔ میل باکسز کی قطار شروع ہو گئی تھی۔ وزٹیبل لین کے آخر میں وہ کاٹیج تک پہنچ گئے۔ نک نے آگے بڑھ کر گھنٹی پر انگلی رکھی۔ جواب ندارد۔ ڈور لاک تھا۔
''لگتا ہے کوئی نہیں ہے...... اچھا ہے۔'' وہ گھوم کر عقبی دروازے پر چلا گیا۔ سارا نے ناب پر ہاتھ رکھا۔
''نک، یہ کھلا ہوا ہے۔''
نک نے آہستگی سے دروازہ کھول دیا۔ دن کی روشنی، پتھر کے پولش کیے ہوئے فرش پر پھیل گئی۔ کاٹیج میں پُراسرار سکوت طاری تھا۔ نک کے چھونے پر سارا اچھل پڑی۔ ''یہیں رکو۔'' اس نے سرگوشی کی اور کچن کی طرف چلا گیا۔ چند منٹ بعد اس کی آواز آئی۔ وہ کچن سے نکل کر سارا کو بلا رہا تھا۔ سارا اس کے ساتھ سٹنگ روم میں آ گئی۔ دیوار کے ساتھ شیلف میں چرمی جلد سے مزین کتب موجود تھیں۔ آتش دان میں ایوی کی جلائی ہوئی آخری آگ کی راکھ نظر آ رہی تھی۔ صرف ایک ڈیسک پر بے ترتیبی کے آثار تھے۔ اس کی درازیں کھلی ہوئی تھیں۔ خط و کتابت کا ڈھیر، بل، اشتہارات ..... پھاڑ کر کھولے گئے

تھے۔ ڈھیر کی شکل میں وہ فرش پر پڑے تھے۔ یہ ڈاکے کی واردات نہیں لگ رہی تھی۔ سارا خواب گاہ میں چلی آئی۔ وہ اس بستر میں سوتا تھا، ایوی کے ساتھ..... کیا کبھی اس نے سارا کو مس کیا ہوگا؟ تھوڑا سا ہی سہی۔

ان سوالات کے جواب وہی دے سکتا تھا۔ سارا کو اسے تلاش کرنا تھا۔ ورنہ وہ کبھی اس کی خیالی قید سے چھٹکارا نہیں پا سکے گی۔ وہ آبدیدہ ہوگئی اور کمرے سے نکل بھاگی۔ کچھ دیر بعد وہ ایک چٹان کے سرے پر کھڑی تھی۔ نک اس کے پیچھے آیا۔ سارا کو اس کی آمد کا احساس ہی نہیں ہوا لیکن اس نے نک کے ہاتھوں کا لمس اپنے شانوں پر محسوس کرلیا۔ وہ خاموش تھا۔ دونوں خاموش کھڑے تھے۔ سارا کو سکون کا احساس ہوا۔ اس نے آنکھیں موند لیں۔ اس کی جیفری سے شادی ہوئی اور وہ اسے جان بھی نہ سکی۔ یہاں نک تھا، جو دو ہفتے قبل اسے ملا تھا، یہ ایک انوکھا ملن تھا۔ معاً سارا کے دل میں آرزو نے جنم لیا۔ ناقابلِ مزاحمت آرزو..... کہ نک اسے اپنی بانہوں میں جکڑ لے۔ کیسے معاملات کیسے ہوجاتے ہیں۔ باتیں کیسی، کیسی ہوجاتی ہیں۔ دل تو دل ہے..... کتنا پہلودار ہے۔ نازک بھی اور سنگ و آہن بھی۔ کیا یہ آرزو تنہائی کی پیداوار تھی یا سوگواری کی۔ اسے لگا کہ یہ آرزو نہیں، ضرورت ہے۔ وہ ڈر گئی لیکن نک ہی اس دنیا میں اس کے لیے واحد محفوظ پناہ گاہ تھی۔ سارا نے مڑ کر اسے دیکھا۔ ”مجھے جیفری کو ڈھونڈنا ہے اور تم میرے ساتھ نہیں آسکتے۔“ سارا نے کہا۔

”تم یہ کام تنہا نہیں کرسکتیں، تم ایوی کو بھول گئی ہو۔“

”انہیں میری نہیں جیفری کی ضرورت ہے۔“

”تم کیسے اُسے تلاش کروگی؟“

”میں نہیں، وہ مجھے ڈھونڈ لے گا۔“ وہ واپس چل پڑی۔

بائیک پر ایک باوردی شخص میل باکسز میں ڈاک منتقل کر رہا تھا۔ سارا نے 25 نمبر کو دیکھا۔ اندر کیٹیلاگ اور تین عدد بِل تھے۔ سارا نے بل نکال کر پرس میں رکھ لیے۔

”تم سمجھ رہی ہو کہ اس نے تمہیں خط لکھا ہوگا۔ تم یہ بھی نہیں جانتی کہ تمہارا اگلا قدم کیا ہوگا؟“

”ہاں، نہیں جانتی۔“ اس کے لہجے میں ضد کا عنصر تھا۔ ”لیکن میں اُسے تلاش کرلوں گی۔“

”بھول مت، سی آئی اے تمہارے ساتھ لگی ہوئی ہے۔“

”میں کسی طرح ان سے جان چھڑا لوں گی۔“

”اگر قاتل تمہارے پیچھے آئے تو کیا تم ان سے نمٹ لو گی؟“

سارا جواب دیے بغیر آگے بڑھ گئی۔ نک نے قدم بڑھائے اور اس کا بازو پکڑ کر رخ اپنی جانب کرلیا۔ ”احمق مت بنو۔“

”میں جیفری کو ڈھونڈوں گی۔“

”پھر مجھے بھی ساتھ آنے دو۔“

”کیوں؟“ وہ چلّائی۔ ”آخر.....“ اس کے الفاظ سمندری نمکین ہوا میں گم ہوگئے۔ جو کچھ ہوا اچانک اور بے محابا ہوا۔ جیسے اچانک برسات میں بغیر بتائے بجلی کڑکتی ہے۔ نک نے اسے بانہوں میں سمیٹ کر ہونٹوں سے اس کے الفاظ کا گلا گھونٹ دیا۔ یہ ایک طویل بوسہ تھا۔ دوطرفہ تھا۔ سارا جذباتی طور پر بے بس ہوگئی۔ وہ ردِعمل دے سکی، نہ احتجاج کرسکی۔ شاید اس کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ سی گل کی آوازیں مدھم پڑ گئیں۔ سمندری ہوا نے اسے گود میں اٹھا لیا۔ وہ حواس کھو بیٹھی۔ بے اختیار اس کے بازو نک کی کمر کے گرد لپٹ گئے۔ یہ حرکت ارادے کے ماتحت نہیں تھی۔

حقیقت کے پرندے نے پر کھولے تو فضائی پرندوں کی آوازیں پھر سے بلند ہوگئیں۔ سارا نے بمشکل خود کو الگ کیا۔ اس کے چہرے پر تحیر تھا، اُلجھن تھی، انبساط تھا..... سرخی تھی۔

”یہ میرا جواب ہے۔ مجھے تمہارے ساتھ چلنا چاہیے۔“ نک نے کہا۔ سارا کے ذہن میں اُلجھے ہوئے خیالات کا تانا بانا تھا۔

”تم نے ایسا کیوں کیا؟“ وہ بولی۔

”بس ہوگیا۔ سارا میرا ارادہ نہیں تھا۔“ وہ برہم ہوگیا۔ پلٹ گیا۔ ”معذرت چاہتا ہوں..... واپس لیتا ہوں۔“

سارا مزید اُلجھ گئی۔ وہ جیفری کی محبت میں گرفتار تھی۔ دفعتاً کائنات درہم برہم ہوگئی۔ اب اسے نک کے سوا کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ آنکھوں سے نہ تصور میں۔

”پلیز نک، واشنگٹن واپس لوٹ جاؤ۔“ اس کی سمجھ میں نہیں آیا اور کیا کہے۔ وہ واپس چل پڑی۔ نسوں میں ابھی تک سنسناہٹ ہو رہی تھی۔ نہیں وہ تنہا جائے گی لیکن وہ جان گئی تھی کہ نک ساتھ جانے میں پُرعزم ہے۔

وہ گاڑیوں کے قریب پہنچ گئے۔ وہاں سے لندن تک لانگ ڈرائیو تھی۔ نک ایم جی کرائے پر لایا تھا جو چھوٹی چھوٹی دکانوں کے ساتھ کھڑی تھی۔ دو اجنبی وہاں پہلو بہ پہلو ٹہل رہے تھے۔ ایم جی کے عین پیچھے وہی سیاہ فورڈ کھڑی تھی۔ جو لندن سے تعاقب کرتی آئی تھی۔ سی آئی اے۔ یعنی اب وہ کھلم کھلا سامنے آگئے تھے۔ احمق، اس طرح سارا کو غائب ہونے میں سہولت رہے گی۔ فورڈ کے قریب سے گزرتے ہوئے نک نے رنگین شیشوں کے عقب میں جھانکا۔ ایک ایجنٹ کی شبیہ نظر

گلاس کے ساتھ ٹکی ہوئی تھی۔ اندر کسی قسم کی حرکت مفقود تھی۔
نک نے یہ امر محسوس کر کے کھڑکی کے شیشے پر دستک دی۔ ایجنٹ کی دھندلی شبیہہ نے کوئی حرکت نہیں کی۔ کیا وہ سو رہا ہے؟

''نک کیا بات ہے؟'' سارا نے سرگوشی کی۔

''چلتی رہو۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ایم جی میں جا کر بیٹھ جاؤ۔'' نک نے اسے آہستہ سے دھکیلا۔ ''اور وہیں رکنا۔''

''نک......''

نک نے احتیاط سے دروازہ کھولا۔ سارا کے غیر معمولی تجسّس نے اسے ایم جی تک نہیں جانے دیا۔ وہ خاموشی سے نک کے پیچھے کھڑی رہی۔ ایجنٹ کی شبیہہ ابھی تک غیر متحرک تھی۔ نک نے جھٹکے سے دروازہ کھول دیا۔ ایجنٹ کا ایک ہاتھ بے جان انداز میں سڑک کی جانب جھولنے لگا۔ آنکھوں میں زندگی کی روشنی ناپید تھی۔ نک وحشت کے عالم میں پیچھے ہٹا۔ سرخ خون کے قطرے سائڈ واک کو رنگین کر گئے۔

☆☆☆

سارا کی چیخ بلند ہوئی۔ اگلے ہی لمحے فورڈ کے اندر حرکت نظر آئی۔ نک نے سارا کو زمین بوس کیا اور اسے اپنے نیچے چھپا لیا۔ حرکت کی جھلک کے بعد فوراً ہی فورڈ ہی کے اندر سے فائرنگ ہوئی۔ نک لڑھک کر ایک طرف ہٹا۔ ''گاڑی میں جاؤ'' وہ دہاڑا۔

سارا دہشت زدہ ہرنی کے مانند ایم جی کی طرف گئی۔ دونوں گاڑیاں آگے پیچھے کھڑی تھیں۔ بصورت دیگر وہ ایم جی میں نہ گھس پاتی۔ فائرنگ نے اسٹورز کے شیشے توڑ ڈالے تھے۔ افراتفری مچ گئی تھی۔ نک نے سارا کے پیچھے جست لگائی۔ گاڑی میں گھستے گھستے نک نے چابیاں نکال لی تھیں۔ انجن غرا کر بیدار ہوا۔ سارا دروازہ بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

''نیچے جھکو...... نیچے......'' وہ پھر چیخا۔ سارا دروازہ چھوڑ کر پائیدان میں سمٹ گئی۔ نک نے اندھا دھند کار کو ریورس کیا۔ ایم جی فورڈ سے ٹکرائی۔ اسے فرسٹ گیئر ڈال کر اسٹیئرنگ وہیل کو دائیں جانب کاٹا اور پیڈل دباتا چلا گیا۔ گاڑی جھٹکا لے کر آگے بڑھی۔ تصادم ہوتے ہوتے بچا۔ نک تھرڈ گیئر میں جا چکا تھا۔

''دروازہ بند کرو'' نک نے گاڑی فورتھ گیئر میں ڈالی۔ وہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ تاہم نک رفتار بڑھاتا گیا۔

''وہ ہمیں کیوں مارنا چاہتے ہیں؟'' سارا نے اٹھ کر دروازہ بند کیا۔

''امید رکھو کہ وہ ہم تک نہ پہنچ سکیں۔'' نک نے عقبی آئینے میں دیکھتے ہوئے کہا۔ سارا نے عالم خوف میں گردن گھمائی۔ ایک نیلے رنگ کی پی جو تیزی سے ایم جی کے قریب تر ہوتی جا رہی تھی۔ ڈرائیور کی آنکھوں پر تاریک شیشوں کا چشمہ تھا۔

نک نے ایکسلیریٹر دبایا اور غیر محتاط انداز میں راستہ بنایا۔ پی جو بھی گولی کی طرح آئی۔ وہ قدرے بڑی گاڑی تھی۔ وہ غلط لین میں چلی گئی اور ایک وین سے رگڑ کھاتے کھاتے بچی۔ سیکنڈ کا کچھ حصہ ملا اور دونوں گاڑیوں کے درمیان فاصلہ بڑھ گیا۔ لیکن ٹریفک کا دباؤ کم ہو رہا تھا۔ ایسی حالت میں پی جو سے مقابلہ دشوار تھا۔ اس کی رفتار بہت تیز تھی۔

''میں اس سے پیچھا نہیں چھڑا سکتا، سارا۔''

سارا نے نک کی آواز میں تشویش کو محسوس کر لیا۔

یہ سب میرا قصور ہے۔ اس نے خود سے کہا۔ اگر نک کو کچھ ہوا تو وہ میری وجہ سے ہوگا۔

''سیٹ بیلٹ باندھو۔ امکانات محدود ہوتے جا رہے ہیں۔''

''محدود امکانات،، یعنی اختتام......''

پی جو طوفان بنی ہوئی تھی۔ ڈرائیور کے نقوش میں حیوانیت تھی۔ کوئی غیر انسانی عنصر جبکہ آنکھیں نظر نہیں آ رہی تھیں۔

سارا نے نک کو دیکھا۔ اسٹیئرنگ پر اس کی انگلیوں کے جوڑ سفید پڑ گئے تھے۔ نگاہ سڑک پر جمی تھی۔ سڑک پر بایاں موڑ نظر آیا۔ نک نے نتائج کی پروا کیے بغیر خطرناک موڑ کاٹا اور اپنا سارا وزن دائیں جانب ڈال دیا۔ گاڑی دو پہیوں پر بائیں سڑک پر آئی۔ سارا کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ پی جو عقب میں اتنے قریب تھی کہ وہ نک کے عزائم کا اندازہ نہ لگا سکی۔ ویسے بھی اتنی رفتار کے ساتھ مڑنا ممکن نہ تھا۔ پی جو آگے نکل گئی۔ ایمرجنسی بریک لگا کر پھسلی اور سائڈ واک پر چڑھ گئی۔ دونوں گاڑیوں کی رف ڈرائیونگ کی وجہ سے فضا میں ربر جلنے کی بُو پھیل گئی۔ ایم جی کے دونوں پہیے واپس سڑک سے ٹکرائے۔ سارا کا سر چھت سے جا لگا۔ پی جو سنبھل کر واپس آئی اور آنکھ مچولی پھر شروع ہو گئی۔ نک کی آواز ہموار اور دھیمی تھی۔ خوف کا بادل ذہن میں تشکیل پا رہا تھا۔ ''گولیاں کسی بھی وقت برسنا شروع ہو جائیں گی۔ سر نیچے رکھنا۔ میں حتی الامکان کوشش کروں گا کہ زیادہ سے زیادہ دیر تک ہائی وے پر رہوں۔ اگر گولیاں کام کر گئیں تو گاڑی سے نکل کر پوری رفتار سے بھاگ جانا، گیسولین کا ٹینک پھٹ سکتا ہے۔''

"میں تمہارا ساتھ نہیں چھوڑوں گی۔" سارا کی آواز بھرّا گئی۔

"تم وہی کرو گی جو میں کہہ رہا ہوں۔" نک نے عقبی شیشے پر نگاہ ماری۔

"نک، نہیں۔"

"خدا کے لیے۔" وہ چیخا۔ "جو کہہ رہا ہوں، وہ کرنا۔"

پی جو بہت قریب تھی۔ "وہ فائرنگ کیوں نہیں کر رہا؟"

سارا نے ڈرائیور کی مکروہ مسکراہٹ دیکھی۔ پی جو نے بمپر سے بمپر لگایا۔ نک نے وہیل دائیں پھر بائیں گھمایا۔ چند گز کا فاصلہ پیدا ہو گیا۔

"وہ ہمیں روڈ سے ہٹانا چاہتا ہے۔" نک نے جواب دیا۔ دوبارہ وہی حرکت ہوئی۔ بعدازاں دونوں گاڑیاں گردن سے گردن ملا کر دوڑنے لگیں۔ سارا نے قاتل کا چہرہ دیکھا۔ اس کے زردی مائل بال چمک رہے تھے۔ وہ دانت نکالے سارا کو دیکھ رہا تھا۔ وہ موت کا چہرہ تھا۔ مکروہ چہرہ اس لمحے سارا کے دہشت زدہ چہرے سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ جب اسے سامنے کی رکاوٹ نظر نہیں آئی۔ نک نے گہری سانس لے کر سامنے کھڑی کار کو دیکھا۔

نک نے گاڑی دائیں طرف ڈال دی۔ رانگ سائڈ پر سامنے سے آنے والی گاڑیاں تتر بتر ہو گئیں۔ پہیے چیخنے لگے۔ دائیں بائیں سبزہ زار سارا کی آنکھوں میں گھوم گئے۔ نک اسٹیئرنگ سے لڑ رہا تھا۔ کسی کار کے ٹکرانے اور شیشوں کے ٹوٹنے کی آواز آئی۔ پھر جیسے آندھی، طوفان یکلخت تھم گیا۔ ایم جی سڑک سے اتر کر سبزہ زار میں کھڑی تھی۔ گائیں، بھینسیں حیرت سے یہ منظر دیکھ رہی تھیں۔ دور کہیں سائرن کی آواز ابھر رہی تھی۔ شاید کسی نے فون کیا تھا۔ سارا نے مڑ کر دیکھا۔ دور پی جو بھی سبزہ زار میں کھڑی تھی۔ ڈرائیور باہر تھا۔ فاصلے کے باوجود اس کے چہرے کا اشتعال نظر آ رہا تھا۔ نک گاڑی واپس ہائی وے پر لے آیا۔ پی جو، ڈرائیور سمیت غائب ہو گئی تھی۔

"اب وہ دھیمے پڑ جائیں گے۔" نک نے تبصرہ کیا۔

سارا اس کے اطمینان پر چونکی۔ یوں لگا جیسے وہ مذاق کر رہا ہے۔

"تم کیسی ہو؟"

"ہاں، ہاں......" اس نے بولنے کی کوشش کی لیکن حلق ریگ صحرا کے مانند خشک تھا۔

نک مسکرایا۔ "ایک چیز عیاں ہو گئی کہ تم میرے بغیر کہیں نہیں جا سکتیں۔"

تنہا، خوف حملہ آور ہوا۔ نہیں کبھی نہیں لیکن نک بھی تو کوئی فوجی نہیں ہے۔ وہ ڈپلومیٹ ہے۔ وہ جو کچھ کر رہا تھا، وہ اس کی فطری صلاحیت تھی نہ کہ تربیت کا حصہ؟ بہرحال وہ خطرناک قاتل اور سارا کے درمیان حائل ہو گیا تھا۔

"ہمیں مدد حاصل کرنی چاہیے۔" اس نے تجویز پیش کی۔

"کس سے، سی آئی اے سے...... نہیں ہم اپنے ہی آدمیوں پر بھروسا نہیں کر سکتے۔ وہ نااہل ہو سکتے ہیں۔ شاید خطرناک بھی۔"

"کیا مطلب ہے...... سی آئی اے اپنے ہی آدمی کو نہیں مار سکتی؟"

"ہاں، لیکن کوئی اندر کا آدمی ہو سکتا ہے جس کے رابطے کہیں اور ہوں۔" نک نے امکان ظاہر کیا۔

"اگر تم غلط ہوئے؟"

"پاگل مت بنو۔ ایجنٹ کا گلا کاٹا گیا تھا۔ وہ بے خبری میں مارا گیا۔ اس لیے کہ وہ قاتل کو جانتا تھا۔ اس پر بھروسا کرتا تھا...... کوئی نہ کوئی غدار ہے جو ہمیں راستے سے ہٹانا چاہتا ہے۔"

"میں ایک عام عورت ہوں۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا، میں ایوی کے مانند جاسوس نہیں ہوں۔ سوچ رہی ہوں سفارت خانے میں پناہ لے لوں اور تم کہہ رہے ہو کہ سی آئی اے پر بھروسا نہیں کیا جا سکتا۔"

"پھر یہی وقت ہے کہ ہمیں ایوی کی طرح سوچنا چاہیے۔ میں بھی اس کھیل میں نیا ہوں۔ ایوی ہوتی تو کیا کرتی؟"

"واشنگٹن؟"

"نہیں۔"

"پھر کہاں جائیں؟"

نک نے وقفہ لیا۔ "کار کو پوشیدہ کر کے ڈوور میں ہوور کرافٹ کے ذریعے کیلیس جاتے ہیں۔ وہاں سے بذریعہ ٹرین برسلز پھر کچھ عرصے کے لیے ہم دونوں غائب ہو جاتے ہیں۔"

کب تک، کیا وہ بھی ایوی کی طرح بھاگتی رہے گی۔ مڑ مڑ کر دیکھتی رہے گی۔ شادی کی حقیقت کیا تھی۔ وہ زندہ رہے گی تو پتا چل سکتا ہے۔

"مجھے تم پر بھروسا ہے۔" سارا نے کہا۔ "اور کس پر کر سکتے ہیں؟"

"کسی پر نہیں۔"

☆☆☆

پوٹر نے پہلی گھنٹی پر ریسیور اٹھایا۔ آواز سنتے ہی اُس نے

ریکارڈنگ کے بٹن کو ہٹ کیا۔ ٹرانس چینل کنکشن کے ذریعے اوہارا کی آواز آرہی تھی۔

''اوہارا۔'' پوٹر چلایا۔ ''تم کہاں......''

''ہم جارہے ہیں۔ ہمارا پیچھا چھوڑ دو۔''

''تم مارے جاؤ گے۔ تمہیں ہماری ضرورت ہے۔''

''ہونہہ، غور سے سنو...... اپنے آدمیوں پر نظر رکھو۔ کیونکہ ڈنمارک میں کوئی بدبودار کھچڑی پک رہی ہے۔ اگر مجھے پتا چلا کہ اس کے ذمے دار تم ہو تو تمہاری خیر نہیں۔''

''رکو، اوہارا۔'' مگر لائن ڈیڈ ہو چکی تھی۔

بڑبڑاتے ہوئے اس نے وان ڈیم سے رابطہ قائم کیا۔

''وہ زندہ ہیں۔''

''کیا وہ آرہے ہیں؟''

''نہیں، روپوش ہو رہے ہیں۔ کال برسلز سے آئی تھی۔''

''مسٹر پوٹر، وہ مجھے مطلوب ہیں، اس سے پہلے کہ کوئی اور اُن تک پہنچے۔'' وان ڈیم نے پُرزور مطالبہ کیا۔

''وہ ڈرے ہوئے ہیں۔ وہ ہم پر بھروسا نہیں کریں گے۔''

''مجھے حیرت نہیں ہوئی۔ پتا لگاؤ اُن کا۔'' فون بند ہو گیا۔

''نمبر ملا؟'' پوٹر نے ٹاراسوف کی طرف دیکھا۔

''برسلز کا کوئی نمبر ہے۔''

''مجھے ایڈریس چاہیے۔''

پوٹر نے پھر وان ڈیم کا نمبر ملایا اور برسلز کے بارے میں بتایا۔ ''میں نے مسز فونٹان کے پیچھے دو آدمی لگائے تھے۔ ایک مردہ خانے میں ہے اور دوسرا غائب ہے۔''

''مجھے مردہ ایجنٹ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ مجھے سارا فونٹان چاہیے۔''

''برسلز آفس کو بتا دیا ہے۔ میں خود آج فلائی کر رہا ہوں۔ بینک اکاؤنٹ سے کافی رقم نکالی گئی ہے۔ غالباً وہ طویل عرصے روپوش رہیں گے۔''

''اکاؤنٹس کی نگرانی کرو۔ تصویریں پھیلا دو۔ لوکل پولیس، انٹرپول، ہر کسی کو تصاویر پہنچا دو۔ سارا کو گرفتار مت کرنا۔ صرف لوکیشن معلوم کرنا۔ نیز مجھے اوہارا کا نفسیاتی پروفائل درکار ہے۔''

''میں فراہم کردوں گا۔'' پوٹر نے جواب دیا۔

''نک اوہارا کھیل میں نیا ہے لیکن اس کی فرنچ بہت اچھی ہے۔ وہ بیلجیئم میں بہ آسانی گھل مل جائے گا۔ وہ اسمارٹ بھی ہے۔ ہمیں مشکل کا سامنا ہے۔ میری معلومات کے مطابق سارا اس معاملے میں بے بس ہے۔ وہ اپنے طور پر کچھ نہیں کر سکتی۔''

''اوہارا، بیلجیئم میں کس کو جانتا ہے۔ کوئی دوست؟''

''ڈان، اوہارا کے دوستوں کو جانتا ہے۔'' ٹاراسوف نے مداخلت کی۔

''گڈ۔'' وان ڈیم نے ستائش کی۔

☆☆☆

وان ڈیم کے اپنے مقاصد تھے جن کے باعث اس نے تہیہ کیا ہوا تھا کہ سارا فونٹان کو قابو کرنا ہے... کسی طرح اوہارا جیسے ڈیموکریٹ نے نہایت چالاکی سے علیحدہ کر دیا۔ کسی کو اس کی توقع نہیں تھی۔ وان ڈیم کو ٹاراسوف کی رائے پریشان کر رہی تھی کہ نک، سارا کی محبت میں نہیں بلکہ وہ انڈر کور ایجنٹ ہے۔ ٹاراسوف کے نکتے کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔ جو چیز جیسی نظر آتی ہے، اسے ویسا ہی سمجھنا بسااوقات خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ وان ڈیم، اکثریت کے مقابلے میں اس حقیقت کو زیادہ بہتر سمجھتا تھا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ نک اوہارا فرنچ زبان اور حلیے کے باعث وہاں گھل مل جائے گا۔ برسلز جیسے بڑے شہر میں اسے تلاش کرنا بہت دشوار تھا۔ سارا کا معاملہ مختلف تھا۔ وہ غلط وقت پر زبان کھولتی اور پکڑی جاتی۔ بہتر یہی تھا کہ اوہارا کے بجائے سارا پر توجہ دی جائے۔

☆☆☆

سفر کے دوران میں سارا خوف زدہ رہی۔ تاہم بغیر کسی ہنگامے کے وہ برسلز پہنچ گئے۔ وہ نک کا انتظار کر رہی تھی۔ اسے گئے ہوئے دو گھنٹے بیت گئے تھے۔ سارا گاہے گاہے گھڑی دیکھ رہی تھی۔ دھیرے دھیرے خوف کا عفریت پھر جنم لے رہا تھا۔ وہ لازمی واپس آئے گا۔ اس بارے میں سارا کسی شک کا شکار نہیں تھی۔ وہ اٹھ کر کھڑکی کے پاس آگئی۔ کمرے میں صرف ایک کمزور بلب روشن تھا۔ ہوٹل کا کمرا چھوٹا اور بے ترتیب تھا۔ اسے بھوک لگ رہی تھی۔ لیکن نک کا انتظار ضروری تھا۔ اچانک سیڑھیوں پر آہٹ ابھری۔ دروازہ کھلا اور بند ہو گیا۔ وہ بھڑک اٹھی۔ وہ کوئی اجنبی تھا۔ وہ گھبرا گئی لیکن چابی اس کے پاس کہاں سے آئی۔ سارا منجمد رہ گئی۔ اس نے سیاہ رنگ کی مچھیروں جیسی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ جو نیچے کی طرف جھکی ہوئی تھی۔ ادھ جلے سگریٹ سے دھواں اٹھ رہا تھا۔ مچھلی اور وائن کی بو آرہی تھی۔ شانوں پر بوسیدہ جیکٹ تھی۔ لیکن جب اس نے اوپر نگاہ اٹھائی تو سارا بے ساختہ ہنس پڑی۔

''نک، یہ تم ہو؟''

''کیسے یقین دلاؤں؟'' اس نے شرارت سے جواب

دیا۔

"یقین آگیا۔"

"یہ سب ضروری تھا۔" اس نے ایک تھیلا اس کے حوالے کیا۔ تم بھی حلیہ بدل لو۔ کوئی نہیں پہچان سکے گا۔ ایک بات کا خیال رکھنا کہ تم گونگی ہو۔" نک نے ہدایت دی۔

"نک؟"

"ہونہہ۔"

"تم جب سے ملے ہو، مجھے کنٹرول کیا ہوا ہے؟"

"تم پر یا سچویشن پر؟"

"دونوں پر۔" سارا نے کہا۔

"شاید۔"

"جب میں لندن پہنچی تو تم بھی پیچھے آگئے اور تم غصے میں تھے؟"

"ہاں، بہت زیادہ۔"

"میری گردن مروڑنے پہنچے تھے؟"

"سچی بات ہے کچھ ایسا ہی سوچا تھا پھر ارادہ بدل دیا۔"

"کیوں؟"

"پولیس اسٹیشن میں تم ایکسپوز ہوگئی تھیں۔ بری طرح ٹوٹ پھوٹ گئی تھیں۔ مجھے خیال آیا کہ تمہیں مدد کی ضرورت ہے۔ سارا میں جانتا ہوں کہ عام حالات میں تم اپنا خیال رکھ سکتی ہو لیکن یہ عام حالات نہیں ہیں۔"

سارا نے بحث نہیں کی۔ اوکے، میں تسلیم کرتی ہوں۔ میں تھک گئی ہوں۔ ہراساں ہوں لیکن مجھے کمتر مت سمجھو...... میں زندہ رہنے کے لیے ہر حد پار کرنے کی کوشش کروں گی۔"

"اچھا بتاؤ اس وقت تم کون ہو؟"

"ایک مچھیرے کی بیوی۔" وہ مسکرائی۔ "غریب مچھیرا...... اوپر سے چھ بچوں نے میری زندگی اجیرن کی ہوئی ہے۔ میرا شوہر، مطلب تم زیادہ تر گھر سے باہر رہتے ہو...... ہم ایک دوسرے سے لڑتے رہتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے۔" نک نے کہا۔

☆☆☆

ایوی کے کاٹیج سے جو بل لیے تھے، وہ کہاں ہیں؟"

سارا نے تینوں بل نکالے۔ پہلا بجلی کا بل تھا۔ دوسرا کریڈٹ کارڈ کا بل تھا اور تیسرا...... دونوں چونک اٹھے۔ اس پر برلن کا فون نمبر لکھا تھا۔ "یہ لاسٹ انٹری دیکھو۔ وہ جانتی تھی کہ سائمن برلن میں کہاں ہے۔" نک نے کہا۔

صبح روشن اور خوب صورت تھی۔ پلیٹ فارم پر نک اور سارا ایک دوسرے سے بارہ گز کے فاصلے پر کھڑے تھے۔ وقتاً فوقتاً وہ ایک دوسرے پر سرسری نظر ڈال رہے تھے۔ نک کو شناخت کرنا ناممکن تھا۔ دور سے ٹرین کی آواز ابھری۔ مسافروں نے اٹھنا شروع کیا۔ ٹرین پلیٹ فارم پر رک گئی۔ مسافروں میں ہر قسم کے افراد تھے۔ سارا نے دیکھا کہ نک سگریٹ کو جوتے تلے مسل رہا ہے۔ انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا بند کر دیا۔ نک ٹرین پر سوار ہو کر کھڑکی کے قریب جگہ سنبھال چکا تھا۔ سارا آہستہ آہستہ قطار کے ساتھ کھسک رہی تھی۔ چند گز رہ گئے تھے۔ پھر وہ ٹرین میں ہوتی۔

معاً اس کی نگاہ سے روشنی کا انعکاس ٹکرایا۔ وہم اور خوف کے باعث اس نے آہستگی سے انعکاس کے رخ پر دیکھنا چاہا۔ سورج کی روشنی سلور کے فریم سے منعکس ہوئی تھی۔ فریم میں تاریک شیشے تھے۔ سارا کا دل زور سے دھڑکا۔ ٹکٹ ونڈو کے قریب وہی آدمی کھڑا تھا جس نے پی جو میں ان کا پیچھا کیا تھا۔ اس کی نظریں ٹرین کے دروازوں پر تھیں۔ اس کے جسم کا بیشتر حصہ پلیٹ فارم پوسٹ کے پیچھے تھا۔ تاہم سارا نے وحشی کو پہچاننے میں غلطی نہیں کی تھی۔ سارا کے جسم میں خون جم گیا۔ اگر وہ قطار میں اسی طرح بڑھتی رہتی تو اس کی تیز نگاہ میں آئے بغیر نہیں رہ سکتی تھی۔

☆☆☆

پہلا خیال اُسے مڑ کر بھاگنے کا آیا۔ لیکن ایسی کوئی بھی اچانک تحریک اس کی توجہ کھینچ لیتی۔ اسے بڑھتے رہنا تھا۔ مبہم امید کے سہارے کہ وہ اُسے نہیں پہچانے گا۔ بے چینی سے اس نے وہ کھڑکی تلاش کرنی چاہی جہاں نک تھا۔ تاکہ اسے اشارہ کر سکے لیکن اس کی کھڑکی دور ہو چلی تھی۔ وہ کوئی منحوس لمحہ تھا جب آگے والے بوڑھے مسافر کا ٹکٹ گر گیا۔ وہ اسے اٹھانے کے لیے آہستہ سے جھکا...... اوہ ڈیئر گاڈ، پلیز...... اس نے دعا مانگی۔ وہ بظاہر ایک بیلجیئن وائف تھی۔ شاید سیاہ وگ مدد کرے۔ قاتل کے ذہن میں سرخی مائل بال ہوں گے۔ دل بے تحاشا دھڑک رہا تھا۔

"میڈم؟" بڑے میاں نے اس کی آستین پکڑ لی۔ وہ احمقوں کے مانند اسے دیکھ رہی تھی۔ وہ تیزی سے فرنچ میں کچھ کہہ رہا تھا۔ سارا نے اس کا ہاتھ جھٹکا۔ لیکن وہ بھی جان کو اٹک گیا تھا۔ وہ گرے ہوئے عورت کے اسکارف کے بارے میں کچھ کہہ رہا تھا۔ اس کے اشارے پر سارا کی سمجھ میں آیا۔ سارا نے نفی میں سر ہلا کر بتایا کہ وہ اس کا اسکارف نہیں ہے۔ بڑے میاں نے شانے اچکائے اور ایک طرف چل دیا۔

سارا کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔ اس نے ٹرین پر سوار ہونے کے لیے قدم اٹھایا لیکن کوئی اس کے راستے میں

حائل تھا۔ سارا نے نظر اٹھائی۔ موت کا چہرہ اُس کے سامنے تھا۔ وہ مسکرا رہا تھا۔

”میڈیم۔“ اس نے نرمی سے کہا۔ ”آؤ......“

”نہیں، نہیں!“ اس نے پیچھے ہٹتے ہوئے سرگوشی کی۔ وہ اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ہاتھ میں کوئی چمک دار شے تھی۔ سارا نے خود کو پیچھے کی جانب گرتا محسوس کیا لیکن یہ وہم تھا۔ ٹرین آگے جا رہی تھی۔ اس لیے اسے یوں لگا کہ وہ پیچھے جا رہی ہے۔ سارا نے ٹرین ڈور کی جھلک دیکھی۔ پچاس گز بعد وہ پلیٹ فارم چھوڑ دیتی۔ سارا کے فرار کا آخری موقع۔ قاتل اپنے شکار کی طرف آگے آرہا تھا۔ قدرتی طور پر سارا نے پلٹ کر بھاگنا تھا۔ وہ بھاگی لیکن مخالف سمت میں۔ فرار ہونے کے بجائے وہ پوری رفتار سے شکاری کی طرف گئی۔ وہ اپنے گمان میں بڑھا چلا آرہا تھا۔ سارا کی ناقابلِ یقین حرکت نے اسے گڑبڑا دیا۔ سارا کو سیکنڈ کا معمولی سا حصہ ملا تھا...... وہ بچ کر اس کے پاس سے گزرتی چلی گئی۔ ٹرین ڈور پلیٹ فارم چھوڑنے کے لیے بارہ گز دور تھا۔ سارا کے پاؤں منوں وزنی ہوگئے۔ وہ رخ پھیر کر پیچھے آرہا تھا۔ موت کے خوف نے سارا کے بدن میں بجلی بھر دی۔ اس کا دل جیسے پھٹنے والا تھا۔ آخری چند گز اسپرنٹ کے مانند طے کیے۔ فولادی ڈنڈا انچوں کے فاصلے پر تھا۔ اس کی انگلیوں نے سرد اسٹیل کو تھام لیا اور بے ڈھنگے انداز میں اندر جا گری۔ وہ بُری طرح ہانپ رہی تھی۔ میں جیت گئی۔ اس نے سوچا۔ میں نے کر دکھایا۔ ٹرین نے پلیٹ فارم چھوڑ دیا تھا۔ وہ فٹ بورڈ تک آگیا تھا۔ سارا نے بے تحاشا لات چلائی اور اُسے باہر پھینک دیا۔

”سارا، مائی گاڈ“ کسی نے اسے پکڑ کر کھڑا کیا۔ وہ لرزتی ہوئی نک کی بانہوں میں سمٹ گئی۔ ”سب ٹھیک ہے، سب ٹھیک ہے۔“ وہ بار بار یقین دہانی کرا رہا تھا۔

”کون ہے وہ؟“ وہ سسک اٹھی۔ ”وہ ہمارا پیچھا کیوں نہیں چھوڑتا؟“

”سارا سنو...... قبل اس کے کہ وہ دوبارہ نمودار ہو، ہمیں ٹرین چھوڑنی پڑے گی۔“

”پھر کیا ہوگا؟“ سارا نے چیخ کا گلا گھونٹا۔

ٹرین کی رفتار تیز تھی۔ ”ہمیں اگلے اسٹاپ پر اترنا پڑے گا۔ ہمیں دوسرا راستہ اختیار کرنا پڑے گا۔ اگر ہم نے ڈچ بارڈر کراس کرلیا تو ہم مشرق کی طرف جانے والی ٹرین پکڑ لیں گے۔ سارا اس کے ساتھ لپٹی ہوئی تھی۔ اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔

☆☆☆

برونی آئینے میں اپنا چہرہ دیکھ رہا تھا۔ طوفان کے آثار اس کے چہرے پر نہیں، اندر تھے۔ لاوے کے مانند۔ معمولی عورت دوسری مرتبہ اس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی۔ تاہم عورت نے الٹی سمت بھاگ کر اس کی کاریگری کو مات دے دی تھی۔ اسے حیران کر دیا تھا۔ وہ ٹرین پر چڑھ جاتا لیکن سارا نے لات چلا کر اسے فٹ ہولڈ سے گرا دیا تھا۔ اس حرکت نے اس کے غضب میں بے پناہ اضافہ کر دیا تھا۔ اس نے آئینے پر گھونسا مارا۔ نک اوہارا، بار بار اس کے راستے میں آرہا تھا۔ وہ کون تھا۔ سی آئی اے؟ سائمن ڈانس کا دوست؟ وہ جو بھی تھا۔ آئندہ برونی کے سامنے آیا تو دونوں مارے جائیں گے۔ تاہم ان کو دوبارہ پانا ایک مشکل امر تھا۔ اسے آئیڈیا نہیں تھا کہ ان کی منزل کون سی ہے۔

اسے بوڑھے جادوگر کا سہارا لینا پڑے گا۔ بوڑھے کی نگاہ بہت دور تک دیکھتی ہے۔ وہ دونوں بچ نہیں سکیں گے۔

☆☆☆

دونوں بچ ہائیکنگ کے ذریعے ڈچ بارڈر کراس کر گئے تھے۔ بعد میں رک رک کر وہ میلوں پیدل چلے۔ اب اگلے ٹرین اسٹیشن سے وہ صرف نصف میل کے فاصلے پر تھے۔ تاہم سارا تھک چکی تھی۔ انہوں نے تاریکی تک رکنے کا فیصلہ کیا اور ایک جگہ میدان میں ونڈمیل کو منتخب کر کے اس کے سنگی ٹاور میں دنیا و مافیہا سے بے خبر ہوگئے۔

☆☆☆

بوڑھا آدمی خواب دیکھ رہا تھا۔ زنگی اس کے سامنے کھڑی تھی مسکرا رہی تھی۔ ”فرینس، تم کو چاہیے کہ گلاب کے پودوں کی سنگی رہ گزریں بنوا دو کہ ہمارے دوست اس طرح گلابوں کے درمیان گھوم کر خوش ہو سکیں۔ ایسا راستہ جیسا ہمارے ڈورشیٹ والے کاٹیج میں ہے۔“

”کیوں نہیں۔“ وہ بولا۔ ”میں باغبان سے کہہ دوں گا۔“ زنگی مسکرا کر اس کی طرف بڑھی۔ اس نے زنگی کو چھونا چاہا لیکن ناکام رہا، اس کا سراپا تحلیل ہو رہا تھا۔ وہ جا رہی تھی، جا چکی تھی۔ ہمیشہ کے لیے۔

☆☆☆

ویس کوریگان کو جواب دینے میں پورے پانچ منٹ لگے تھے۔ کوئی اس کی رہائش گاہ کا عقبی دروازہ پیٹ رہا تھا۔ جب اس نے دروازہ کھولا تو پاجامے میں ملبوس تھا۔ وہ حیرت سے آنکھیں جھپکا رہا تھا۔ پہلے وہ دونوں کو اجنبی سمجھا۔

”پرانی حسِ میزبانی کہاں رخصت ہوگئی۔“ نک نے کہا۔

کوریگان کا منہ کھل گیا۔ ”نک..... تم ہو؟“

”اب بھی شک ہے۔“

کوریگان نے انہیں کچن میں بلا کر دروازہ بند کر دیا۔ وہ عمر میں چالیس سے کم تھا۔ آنکھیں نیند کے باعث متورم تھیں۔ اس کی نظر نک کی کنپٹیوں کے سفید بالوں پر گئی۔

”مائی گاڈ، اتنا عرصہ گزر گیا۔“

”یہ ٹیلکم پاؤڈر ہے۔“ نک نے کہا۔ ”گھر میں کوئی ہے؟“

”میری بلّی ہے..... نک کیا چل رہا ہے؟“

نک کچن سے لیونگ روم میں آ گیا۔

”کچھ بولو گے؟“

نک نے سارا کی طرف دیکھا۔ سارا نے ٹوپی اتار دی۔

”اوہ مسز نک اوہارا؟“

”نہیں۔“ نک نے کہا۔

”ڈیٹنگ کے لیے اتنی دور آئے ہو۔“ کوریگان نے تبصرہ کیا۔

”سڑکیں صاف ستھری ہیں؟“ نک نے سوال کیا۔

”ہاں، روز صفائی ہوتی ہے۔“

”میں نگرانی کی بات کر رہا ہوں۔“

کوریگان نے احمقوں کے مانند دوست کو دیکھا۔ ”مطلب؟“

”کوری ہم ایک مشکل میں ہیں۔“

کوریگان نے سوالیہ نگاہوں سے نک کو دیکھا۔ ”سی آئی اے اور کچھ اجنبی ہمارا پیچھا کر رہے ہیں۔“

”ایسا کیا کر دیا تم نے؟ قومی راز فروخت کر دیے ہیں؟“

”نہیں۔ یہ ایک طویل کہانی ہے۔ ہمیں تمہاری مدد درکار ہے۔“

کوریگان نے تھکے ہوئے انداز میں سر ہلایا۔ ”بیٹھ جاؤ..... تم دونوں بھوکے ہو؟“

دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ ”بہت زیادہ۔“ سارا نے جواب دیا۔

کوریگان ریفریجریٹر کی طرف بڑھ گیا۔

ایک گھنٹے میں وہ ضروری تفصیلات کوریگان کو سنا چکے تھے۔ کوریگان پوری طرح بیدار ہو گیا تھا اور پریشان لگ رہا تھا۔

”پوٹر کیوں ملوث ہے؟“

”وہ کیس آفیسر ہے..... سی آئی اے کے آدمی کو کسی اور نے مارا اور اسی نے ہمیں مارنے کی کوشش کی۔“

”مجھے یہ اچھا نہیں لگ رہا۔“

”مجھے بھی۔“ نک نے تائید کی۔

کوریگان سوچ میں ڈوب گیا۔ ”تم چاہتے ہو کہ میں ”ماگس“ کی فائل چیک کروں۔ ٹف جاب! اگر یہ سُپر کلاسیفائڈ ہے تو میں چھو نہیں سکوں گا۔“

”جو کر سکتے ہو، کرو۔ جب تک سارا جیفری تک پہنچ کر حقیقت حال نہیں جان لیتی۔“

”کہاں ٹھہرے ہو؟“

”کوڈام کے نزدیک ایک کمرا ہے۔“ نک نے جواب دیا۔

”یہاں میرا فرش استعمال کرو۔“

”خطرناک ہے۔ ہم خوش قسمت تھے کہ مشرقی جرمنی کے چیک پوائنٹ سے گزر گئے۔ اب تک ان کو پتا چل گیا ہوگا کہ ہم شہر میں ہیں۔ اگر وہ ہوشیار ہیں تو بہت جلد تمہارے گھر کی نگرانی شروع ہو جائے گی۔“

”پھر کیا مشورہ ہے؟“

”میں بارسن کے نام سے فون کروں گا۔ دوسری لائن پر۔ تم مجھے نمبر دے دو۔ یہ ضروری ہے کہ تم ہمارے مسکن سے لاعلم رہو۔“

”بھروسا نہیں ہے؟“

”بھروسا ہے تو آیا ہوں لیکن یہ کھیل خطرناک ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ تم گہرائی میں اتر جاؤ۔“ وہ مڑا اور سارا کے ساتھ تاریکی میں غائب ہو گیا۔ ان کے جانے کے بعد کوریگان بڑبڑایا۔

”دوست تم مجھے گہرائی میں اتار چکے ہو۔“

☆☆☆

ان کی ٹیم میں ایک ساتھی کا اضافہ ہو گیا تھا۔ وہ تھکن کے باوجود سوتے جاگتے رہے۔ نک کی ناک سارا کے بالوں سے لگی تھی۔

”جب سب ٹھیک ہو جائے گا تو میں تمہارے ساتھ اسی طرح رہوں گا۔“ اس نے بہکی سانسوں کے دوران کہا۔

”کب ختم ہوگا؟“ سارا نے ٹھنڈی سانس بھری۔

”میں کب گھر جا سکوں گی؟“

”ہم ساتھ گھر جائیں گے۔“ نک نے یقین کے ساتھ کہا۔

سارا نے آرزومندی سے اُسے دیکھا۔ ”واقعی؟“

”وعدہ، نک اوہارا اپنا وعدہ نبھاتا ہے۔“

سارا اس کے ساتھ لپٹ گئی۔ ''اوہ نک، میں تمہیں چاہتی ہوں۔ نہیں جانتی کیا غلط ہے، کیا صحیح۔ مجھے محبت سے خوف آتا ہے۔''

''ایسے مت کہو۔''

''تم کنفیوز نہیں ہو؟''

''نہیں، سارا تم پہلی عورت ہو جس سے میں اس طرح بات کر رہا ہوں۔''

''اور لورین؟''

''سارا، میرے زخم مت چھیڑو۔ میں نے فیصلہ کیا تھا کہ دوسری شادی کبھی نہیں کروں گا۔ اسے ایمبیسی لائف پسند تھی اور قاہرہ بھی جبکہ میری جاب کا تقاضا تھا کہ میں پسماندہ علاقوں میں رہوں۔ جیسے کیمرون لیکن اس نے صاف انکار کر دیا۔ پھر مجھے لندن کے لیے آفر ہوئی اور وہ خوش ہوگئی۔ شاید سب ٹھیک ہو جاتا...... لیکن......'' نک کی زبان لڑکھڑا گئی۔ سارا نے محسوس کیا کہ اس کے سر کے نیچے نک کا بازو سخت ہو گیا ہے۔

''نک کچھ نہ بتاؤ...... تمہیں تکلیف ہو رہی ہے۔''

''وقت زخموں کو مندمل کر دیتا ہے۔ کبھی کبھی ایسا نہیں بھی ہوتا۔ وہ حاملہ ہوگئی تھی۔ مجھے لندن میں ڈاکٹر نے خوش خبری سنائی۔ میں ہواؤں میں اُڑنے لگا۔ صرف چھ گھنٹے کے لیے۔ لورین کو بچے کی ضرورت نہیں تھی۔ اس نے ابتدا میں حمل ساقط کرا دیا۔'' نک چپ ہو گیا۔

اس کی اذیت کم کرنے کے لیے سارا کے پاس الفاظ نہیں تھے۔

''کبھی کبھی میں سوچتا، کیا وہ لڑکی ہوتی یا لڑکا، وہ کیسا ہوتا۔ بالوں کا رنگ کیسا ہوتا؟ میں نے عملاً اس سے التجا کی کہ وہ ایسا نہ کرے۔''

''تم نے اسے مس کیا؟''

''نہیں، میں نے طلاق کے کاغذات تیار کر دیے۔ پھر ایک دن تم میرے دفتر میں آئیں۔ میں نے کوئی توجہ نہیں دی لیکن جب تم نے چشمہ اتارا تو میں تمہاری آنکھوں میں ڈوب گیا۔ اس وقت میرے دل میں ایک خواہش نے جنم لیا۔ میرے دل نے کہا کہ اس چشمے کو توڑ دو۔''

سارا خاموشی سے اس کی خوب صورت باتیں سن رہی تھی۔

''سارا...... تم اب بھی جیفری سے محبت کرتی ہو؟''

''پتا نہیں۔ وہ کون تھا۔ وہ حقیقت نہیں تھا۔ جیفری تھا یا سائمن ڈانس...... وہ رئیل نہیں تھا۔''

''میں رئیل ہوں...... اور میرے پاس چھپانے کے لیے کچھ نہیں ہے۔''

☆☆☆

کیا یہ وہ جگہ ہے جہاں وہ ملے گا؟ سارا نے نمبر 25 میل باکس سے نکالا ہوا نمبر دیکھا۔ صبح کے ابتدائی اوقات تھے۔ انہوں نے نمبر ملایا جو پھولوں کی ایک دکان کا نکلا۔ دکان کوڈام سے چند میل کے فاصلے پر تھی۔ وہ بس میں وہاں تک پہنچے۔ یہ معقول علاقہ نہیں تھا۔ جیفری کہاں رہا ہوگا؟ سارا نے سوچا۔ ایک بلاک کے فاصلے پر انہوں نے دکان تلاش کر لی۔ یہ گندی کھڑکیوں والی چھوٹی دکان تھی۔ زیادہ تر پھول گلاب کے تھے۔ پچاس سال کی فربہ عورت بوکے بنانے میں مصروف تھی۔ چند سیکنڈ کے لیے اس نے سارا کو دیکھا پھر اس کی نگاہ نک پر جم گئی۔ ''گوٹا نگ'' نک نے سر ہلایا۔ ''گوٹا نگ'' (گڈ ڈے)۔ نک نے اطراف میں نظر دوڑائی۔ موٹی عورت اپنے کام میں لگی رہی۔ پھر سارا کی طرف متوجہ ہوئی۔ ''جا'' اس نے نرمی سے کہا۔

سارا نے جیفری کی تصویر نکال کر رکھ دی۔ عورت تصویر کو خاموشی سے گھورتی رہی۔ نک نے جرمن زبان میں سوال کیا اور جیفری کا نام بھی لیا۔ عورت نے کوئی ردِعمل نہیں دیا۔

''سائمن ڈانس۔'' نک نے کہا۔ عورت حسبِ سابق خالی نظروں سے تصویر دیکھتی رہی۔

''تمہیں معلوم ہونا چاہیے۔'' سارا مضطرب ہوگئی۔ ''وہ میرا شوہر ہے۔ اسے فون کرو میں آگئی ہوں۔''

''سارا وہ نہیں سمجھ رہی ہے...... مجھے بات کرنے دو۔'' نک نے عورت سے الوی کے باپ کے بارے میں پوچھا۔ عورت شانے اچکا کر رہ گئی۔

''وہ نہیں جانتی یا بتانا نہیں چاہتی۔'' نک نے کہا۔

''تمام امیدوں اور آدھا یورپ کراس کر کے وہ بند گلی میں آگئے تھے۔ سارا نے مایوسی سے تصویر اٹھا کر پرس میں رکھی۔ جرمن عورت سکون سے بوکے کے گرد سبز رنگ کا ٹشو لپیٹ رہی تھی۔ سارا نے مایوسی کے عالم میں واپسی کا قصد کیا۔ جرمن عورت نے کچھ کہا۔ وہ اشارے سے سارا کو بلا رہی تھی۔ سارا اُلجھی ہوئی کاؤنٹر پر آئی۔ جرمن عورت نے ٹشو میں لپٹا ہوا گلاب کا بڑا سا پھول سارا کو پکڑا دیا۔ ''اوفی ڈوزی'' اس نے جرمن میں کہا اور اس کی آنکھوں میں جھانکا۔ دونوں کی آنکھیں چار ہوئیں۔ یہ آنکھوں کی مختصر ترین ملاقات تھی لیکن یہ مختصر لمحہ سارا کے لیے بہت اہم تھا۔ اس لمحے کی اہمیت تھی۔ کوئی پیام آنکھوں ہی آنکھوں میں منتقل ہو گیا تھا۔ صرف سارا کی آنکھوں کے لیے۔ سارا نے سر ہلایا۔ گلاب قبول کیا۔

خدا حافظ کہا اور نک کے ساتھ باہر نکل گئی۔ گلاب کو اس نے مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔ ٹشو پھاڑنے سے خود کو روکنے کے لیے اسے تمام تر قوتِ ارادی صرف کرنی پڑی۔ وہ جانتی تھی کہ اندر کوئی پیغام ہے لیکن جرمن عورت کی نگاہوں کی جھلک میں کچھ اور تھا۔ وارننگ تھی۔ جو کہہ گئی تھی کہ خطرہ تمہارے بہت قریب ہے لیکن قریب تو نک تھا۔ نک جس پر وہ بھروسا کرتی تھی۔ نک جس سے وہ پیار کرتی تھی۔ جس نے کئی بار اس کی جان بچائی تھی۔ جیفری کے غیاب کے بعد نک ہی اس کا دوست اور محافظ تھا۔ کیا یہ ایک منصوبہ تھا؟ شاندار منصوبہ۔ نک جب سے لندن وارد ہوا تھا۔ سارا چوبیس گھنٹے اس کے ہمراہ تھی۔ ہمہ وقت نگرانی کا اس سے بہتر کیا طریقہ ہوسکتا تھا۔ وہ شدید کشمکش کا شکار ہوگئی۔ اس نے سوچنا بند کردیا۔ قیام گاہ پر پہنچتے ہی سارا نے واش روم کا رخ کیا، لرزاں ہاتھوں سے ٹشو پیپر پھاڑا۔ پیغام جلدی میں پنسل سے لکھا گیا تھا۔

’’پٹس ڈپلس، کل ایک بجے کسی پر بھروسا مت کرنا۔‘‘

وہ آخری تین حروف کو تکتی رہی۔ ٹرسٹ نو ون۔

کیا وہ غلطیاں کرتی آئی تھی۔ مزید کی گنجائش نہیں تھی۔ جیفری کی زندگی کا انحصار سارا پر تھا۔ اس نے ٹشو کے پرزے پرزے کرکے ٹوائلٹ میں بہا دیے۔ وہ نک کو یک دم نہیں چھوڑ سکتی تھی۔ پہلے اسے یقین حاصل کرنا تھا کہ قریبی خطرے سے مراد نک ہے یا کوئی اور...... کل تک اسے جواب مل جائے گا۔

☆☆☆

کوریگان نروس تھا۔ اس نے حیرت انگیز انکشافات کیے تھے۔ وہ تینوں ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے۔ کوریگان کے بیان کے مطابق اسی رات اس کی نگرانی شروع ہوگئی تھی۔ جیفری کی پولیس رپورٹ، پیتھالوجی رپورٹ، تمام نوٹس، فوٹو کاپیز، پاسپورٹ سے کمپیوٹر سے غائب ہے۔ کوریگان روشنی نہیں ڈال سکا کہ یہ کس کی حرکت ہوسکتی ہے۔ مائیکس کے بارے میں بھی وہ کوئی اشارہ دینے سے قاصر رہا۔ صرف اتنا ہی کہا کہ یہ کوئی ٹاپ سیکرٹ افیئر ہے۔

’’تم کچھ حاصل بھی کرپائے؟‘‘ نک نے سوال کیا۔

کوریگان نے ایک لفافہ نکال کر میز پر رکھ دیا۔ ’’سائمن ڈانس۔‘‘

’’یہ چھ سال پرانی تصویر ہے۔ جس میں سائمن کی اصل صورت نظر آرہی ہے۔‘‘ سارا کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ آنکھوں کے سہارے اس نے جیفری کو پہچان لیا تھا۔ تصویر پاسپورٹ کی تھی۔ جرمن پاسپورٹ۔ پتا برلن کا تھا۔ پیشہ آرکیٹیکچر...... کوریگان وضاحت نہیں کرسکا کہ سائمن کا ریکارڈ کیوں غائب نہیں کیا گیا۔

’’تم نے اس کا پرانا برلن والا ایڈریس چیک کیا؟‘‘

’’ہائی رائز کی تعمیر کے لیے اسے گزشتہ برس منہدم کردیا گیا تھا۔‘‘

’’اور کچھ؟‘‘

’’میرا ایک دوست سی آئی اے میں تھا۔ گزشتہ سال وہ ریٹائر ہوا ہے۔ وہ جاسوسی سے متنفر ہوگیا تھا۔ بہت امکان ہے کہ وہ سائمن اور مائیکس سے واقف ہے۔‘‘

’’پُرامید رہنا چاہیے۔‘‘ نک نے کہا۔

’’میں یہاں زیادہ دیر نہیں رک سکتا۔ نگرانی کرنے والے وین میں گھر کے باہر موجود ہیں۔ کل دوپہر میں فون کرنا۔ طریقہ کار وہی ہوگا۔‘‘

☆☆☆

گڈ مارننگ، مسٹر کوریگان...... کچھ بات ہوسکتی ہے؟‘‘

سوال کا زیروبم کوریگان کو ہوشیار کرگیا کہ یہ وزٹ کوئی سوشل ملاقات نہیں ہے۔ اس نے ڈیسک پر کاغذات کے ڈھیر کو دیکھا۔ پھر دروازے میں کھڑے دو آدمیوں پر نظر ڈالی۔ وہ سنجیدہ دکھائی دے رہے تھے۔

کوریگان نے خود کو پُرسکون رکھا۔ ’’ہیلو، کیا مدد کرسکتا ہوں؟‘‘ دراز قامت نے کرسی سنبھالی اور براہِ راست کوریگان کی آنکھوں میں جھانکا۔ ’’نک اوہارا کہاں ہے؟‘‘

کوریگان نے سنبھلنا چاہا تاہم ذرا سی تاخیر ہوگئی۔ اس نے کاغذات ایک طرف کیے اور کہا۔ ’’اوہ، اوہارا...... کیا وہ واشنگٹن میں نہیں ہے؟‘‘

دوسرے آدمی نے کہا۔ ’’کوریگان ہمارے ساتھ کھیل مت کھیلو۔‘‘

’’کون کھیل رہا ہے؟ کون ہو تم لوگ؟‘‘

دراز قامت نے کہا۔ ’’میرا نام وان ڈیم ہے اور یہ مسٹر پوٹر۔‘‘

سی آئی اے، کوریگان نے سوچا۔ وہ کرسی سے اٹھا، بے پروائی کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کی۔ ’’دیکھو ہفتے کا دن ہے، دوسروں کے مانند کچھ کام نمٹاتے ہیں۔ صاف بات کرو۔‘‘

’’بیٹھ جاؤ۔‘‘

کوریگان نے سیکیورٹی آفیسر کو کال کرنے کے لیے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ تاہم پوٹر نے اس کی یہ کوشش ناکام بنا دی۔ پہلی مرتبہ کوریگان کے دل میں خوف نے جنم لیا۔ کوریگان کو ہاتھ پیر ہلانا پسند نہیں تھا جبکہ داؤ پر اس کا اپنا بدن ہو۔

’’ہمیں اوہارا کی ضرورت ہے۔‘‘ پوٹر نے کہا۔

کوریگان نے بے خبری کا مظاہرہ کیا۔ وان ڈیم کی آواز میں کڑواہٹ تھی۔ ”ہم جانتے ہیں کہ وہ اس شہر میں ہے۔ وہ تم سے ملا۔ تم نے غیر ضروری طور پر کمپیوٹرز کو سرچ کیا۔ تمہارا ہدف جیفری فونٹان اور سائمن ڈانس تھے۔ پھر تم نے ”ماگس“ نامی شخص کو تلاش کرنے کی کوشش کی...... یہ سب تم اوہارا کے لیے کر رہے تھے۔ ہماری معلومات کو چیلنج کرنے کی کوشش فضول ہے۔“

”کیا معاملہ ہے؟“

”اس کے ساتھ ایک عورت ہے۔ دونوں کی حفاظت کا معاملہ ہے۔“

”اوہ، کوئی اور پریوں کی کہانی؟“

وان ڈیم آگے جھکا۔ ”یہ موت کا کھیل ہے۔ انہیں پروٹیکشن کی ضرورت ہے۔“

”میں کیسے یقین کرلوں؟“

”اگر نہیں کرو گے تو ان کا خون تمہاری گردن پر ہوگا۔“

”میں معذرت خواہ ہوں۔“ کوریگان نے انکار کردیا۔

وان ڈیم اور پوٹر نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ ”اپنے آدمیوں کو ارینج کرو۔ ہم سیدھا طریقہ اختیار کریں۔ انتظار...... اوہارا کی کال آئے گی۔ کوریگان تم عمارت میں رہو گے۔“

☆☆☆

12:50 پر سارا، پٹس ڈپلس پہنچ چکی تھی۔ وہ اکیلی تھی۔ حیرت انگیز طور پر نک سے الگ ہونے میں اسے خاص مشکل نہیں ہوئی تھی۔ نک، کوریگان کو کال کرنے نکلا۔ چند منٹ بعد پرس دبوچ کر سارا بھی نکل گئی۔ نقشے میں اس نے جگہ کا تعین کرلیا تھا۔ یہ برٹش، امریکن اور رشین سیکٹرز کا کراس سیکشن تھا۔ وہ طلبا سے بھری ایک بس کے قریب کھڑی ہوگئی۔ نگاہیں چکرا رہی تھیں۔ دھڑکن بے قابو تھی۔

معاً مدھم سرگوشی اس کی سماعت سے ٹکرائی۔ ”فاصلہ رکھ کر میرے پیچھے آؤ۔“

سارا نے گردن گھمائی اور عورت کو پہچان لیا۔ سارا اس کے پیچھے چل پڑی۔ تین بلاک دور عورت ایک دکان میں غائب ہوگئی۔ دکان کی کھڑکیوں پر پردے پڑے تھے۔ سارا سائڈ واک پر گومگو کے عالم میں کھڑی تھی۔ بالآخر وہ اندر داخل ہوگئی۔ اندر عورت کہیں نظر نہیں آئی۔ سارا اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔ اچانک ایک آدمی نمودار ہوا۔ اس نے سارا کو دیکھ کر سر ہلایا اور دکان کی عقبی سمت میں اشارہ کیا۔ گراؤس (سامنے) سارا نے حرکت کی۔ دل حلق میں دھڑک رہا تھا۔ وہ اس کے پاس سے گزر کر عقبی راہ سے باہر نکل گئی۔ اس نے خود کو ایک گلی میں پایا۔ وہ عورت کہاں ہے؟

کسی کار کے غراتے انجن کی آواز سن کر وہ گھومی۔ سیاہ رنگ کی سیڈان سیدھی اس کی طرف آرہی تھی۔ گلی اتنی تپلی تھی کہ فرار کے بارے میں سوچنا عبث تھا۔ دکانوں کے دروازے لاک تھے۔ گلی طویل سرنگ کے مانند تھی۔ دہشت سارا کے روئیں روئیں میں سما گئی۔ وہ دیوار سے چپک کر تیز رفتار کار کو دیکھ رہی تھی۔ فاصلہ تیزی سے کم ہو رہا تھا۔ کم اور کم...... کار ذرا سی پھسلی اور ایمرجنسی بریک کے سہارے رک گئی۔ دروازہ کھلا۔ کسی کی آواز آئی۔ ”اندر آجاؤ...... جلدی کرو۔“ آواز نسوانی تھی۔

سارا دیوار سے ہٹ کر کار میں چلی گئی۔

عورت نے جرمن زبان میں ڈرائیور سے گاڑی بھگانے کے لیے کہا۔ ایک بلاک دور گاڑی بائیں مڑی۔ پھر دائیں اور دوبارہ بائیں جانب۔

”اب ہم بات کر سکتے ہیں۔“ عورت نے سارا کو مخاطب کیا۔

”تم کون ہو؟“

”میں جیفری کی دوست ہوں۔“ جواب آیا۔ پھر اس نے ڈرائیور سے کچھ کہا۔ جس نے کچھ دیر بعد ایک پارک کے نزدیک گاڑی روک دی۔

دونوں پارک میں ٹہلتے ہوئے گفتگو کر رہے تھے۔

”تم میرے شوہر کو کیسے جانتی ہو؟“

”برسوں پہلے ہم ساتھ کام کرتے تھے۔ اس کا نام سائمن ہے۔ وہ غیر معمولی صلاحیتوں کا مالک ہے۔“

”مطلب تم بھی جاسوسی کے نظام کا حصہ تھیں؟“

”ہاں، لیکن پانچ سال پہلے...... اس وقت میرا حلیہ ایسا نہیں تھا۔ سائمن کے مانند میرا شمار بھی بہترین ایجنٹس میں ہوتا تھا۔ لیکن اب میں ہراساں ہوں۔“

”وہ کہاں ہے؟“ سارا نے سوال کیا۔

”میں نہیں جانتی۔“

”پھر تم مجھے یہاں کیوں لائی ہو؟“

”تنبیہ کرنے کے لیے۔ ایک پرانے دوست کے لیے یہ ایک احسان کے مانند ہوگا۔“

”مطلب جیفری؟“

”ہاں، اس دھندے میں سچے دوست عنقا ہیں اور اگر ہوتے ہیں تو وہ جان سے زیادہ عزیز ہوتے ہیں۔ میں نے اسے آخری بار چند ہفتے قبل دیکھا تھا۔ وہ بھی دھندے سے الگ ہوگیا تھا لیکن یہاں برلن میں وہ پھر پرانے روپ میں تھا۔ وہ جن کے

ساتھ کام کر رہا تھا، انہوں نے دغابازی کی اور سائمن غائب ہو گیا۔''

''کس نے دغابازی کی؟''

''سی آئی اے۔''

سارا چلتے چلتے رک گئی۔ اس کا چہرہ تحیر کی آماجگاہ بن گیا۔

''وہ سائمن کی صلاحیتوں سے واقف تھے۔ کسی طرح انہوں نے اسے آپریشن میں داخل کرلیا لیکن امور غلط ہو گئے۔ سائمن نکل گیا۔ وہ میرے پاس آیا۔ میں نے اسے نیا پاسپورٹ، شناخت اور برلن سے نکلنے کے لیے ضروری اشیا فراہم کیں۔ اس نے پرانی شناخت ختم کردی۔ میں اداس تھی۔ اس نے زیادہ وقت میرے ساتھ نہیں گزارا۔ تمہارا فوٹو، میں نے اس کے والٹ میں دیکھا تھا۔ اسی لیے میں نے تمہیں کل پہچان لیا تھا۔ اس نے مجھے تمہارے بارے میں بتایا تھا کہ تم بہت نازک ہو۔ وہ تمہارے بارے میں رنجیدہ تھا۔ جاتے وقت اس نے وعدہ کیا کہ وہ مجھ سے ملنے پھر آئے گا۔ لیکن اس رات آتشزدگی کے باعث مجھے اس کی موت کی خبر ملی۔''

''کیا تم سمجھتی ہو کہ وہ مر چکا ہے؟''

''نہیں۔ ایسا ہوتا تو تعاقب ختم ہو جاتا۔ وہ اب بھی تمہارے پیچھے ہیں۔''

''تم نے سی آئی اے کے آپریشن کا ذکر کیا۔ کیا اس کا تعلق ایسے آدمی سے ہے جس کا نام ماگس ہے؟''

عورت کی آنکھوں میں مدّھم حیرت ابھری۔ ''میرے خیال میں اس نے تمہیں ماگس کے بارے میں نہیں بتایا تھا؟''

''اس نے نہیں، ایوی نے بتایا تھا؟''

''آہ، تم ایوی تک پہنچ گئیں؟'' عورت نے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھا۔ ''مجھے امید ہے کہ تم حسد کا شکار نہیں ہوئی ہو گی۔ لٹل ایوی، وہ چالیس سال کے قریب ہو گئی ہو گی۔ لیکن اب بھی اس کی خوب صورتی ماند نہیں پڑی ہو گی۔''

''کیا مطلب...... تم نہیں جانتیں؟'' سارا نے حیرت ظاہر کی۔

''کیا نہیں جانتی؟''

''ایوی اِز ڈیڈ!''

عورت کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ سفید پڑ گیا۔

''کیسے؟'' اس نے سرگوشی کی۔

''اسے چھری سے تشدد کر کے مارا گیا۔''

عورت نے تیزی سے اطراف کا جائزہ لیا۔ ''ہمارے پاس وقت کم ہے۔'' اس نے سارا کا ہاتھ پکڑا۔ ''وہ میرے پیچھے آرہے ہیں۔ غور سے سنو، اب ہم دوبارہ نہیں ملیں گے۔ جب تمہارا شوہر مجھ سے ملا تھا تو وہ موت سے پنجہ آزمائی کرنے جا رہا تھا۔''

''ماگس؟''

''ہاں، پانچ سال قبل ہم تینوں کو ایک مشن سونپا گیا تھا۔ ٹارگٹ ماگس تھا۔ وہ کار خود ڈرائیو کرتا تھا۔ سائمن نے دھماکا خیز مواد کار میں پلانٹ کر دیا تھا۔ اس روز وہ گھر پر رہا اور اس کی بیوی کار لے کر نکلی...... بعدازاں وہ دھماکے میں ماری گئی۔''

مزید سننے کی گنجائش نہیں تھی۔ سارا کو بہت سے سوالات کے جوابات مل گئے تھے۔ یہ ''انتقام'' کا کھیل تھا۔

''مجھے کیا کرنا چاہیے؟'' سارا نے سوال کیا۔

''تم سائمن کی بیوی ہو۔ وہ کسی کو نہیں چھوڑے گا۔''

''کیا مجھے واشنگٹن جانا چاہیے؟''

''تم نہیں جا سکتیں۔ ابھی نہیں، شاید کبھی نہیں۔'' عورت نے سیٹوئن کار کی طرف دیکھا۔

''لیکن میں ہمیشہ بھاگتے رہنا نہیں چاہتی۔ میں نہیں جانتی کہ اس طرح حالتِ فرار میں زندگی کیسے گزاری جاتی ہے۔ مجھے مدد درکار ہے۔ کیا تم بتا سکتی ہو کہ میں اسے کہاں تلاش کر سکتی ہوں؟''

عورت نے سارا کے تاثرات کا جائزہ لیتے ہوئے اس کے بچنے کے امکانات پر غور کیا۔ ''اگر وہ اب تک زندہ ہے تو ایمسٹرڈیم میں ملے گا۔''

''وہاں کیوں؟''

''کیونکہ ماگس بھی وہیں ہے۔''

☆☆☆

فون کی گھنٹی متواتر بج رہی تھی۔ نک نروس ہو چلا۔ اس کی انگلیاں بوتھ کے ساتھ تھرک رہی تھیں۔

''امریکن کونسلیٹ۔'' بالآخر آواز آئی۔

''مسٹر کوریگان؟'' اس نے فی الفور کہا۔

''ایک منٹ پلیز۔'' وقفہ آیا، پھر دوسری آواز ابھری۔ ''مسٹر کوریگان بلڈنگ میں ہی ہیں۔ شاید لنچ پر...... میں چیک کرتا ہوں۔ پلیز ہولڈ کریں۔''

نک کو احتجاج کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ مزید پانچ منٹ تک انتظار کرتا رہا...... وہ رابطہ منقطع کرنے ہی والا تھا کہ آواز آئی۔ ''آئی ایم سوری، جواب نہیں آرہا لیکن وہ کسی بھی وقت آسکتے ہیں۔ کیا آپ کوئی پیغام دیں گے؟''

''ہاں، کہنا کہ بارنس کا فون تھا۔ پاسپورٹ کی پرابلم ہے۔''

"آپ کا نمبر؟"

"اس کے پاس ہے۔" نک نے فون بند کر دیا۔ اس نے رابطے کے لیے جتنا وقت صرف کیا تھا وہ ضرورت سے زیادہ تھا۔ بوتھ کے قریب رک کر اپنے پے فون پر اس کی کال کا انتظار کرنا خطرناک تھا۔ آپریٹر کا آخری فقرہ بھی مشکوک تھا۔ نک کو 1:30 تک انتظار کرنا چاہیے تھا۔ معاً بوتھ پر دستک ہوئی۔ کوئی عورت تھی۔ نک نے اسے جگہ دی اور خود باہر آ گیا۔ یوں لگ رہا تھا کہ عورت گھنٹوں بات کرتی رہے گی۔ نک نے وقت دیکھا۔ 1:25۔ نک نے اشارہ کیا لیکن اس نے پشت نک کی جانب کر لی۔ نک نے دل ہی دل میں اس کی شان میں گستاخی کی اور سڑک کا رخ کیا۔

سائڈ واک کے کونے پر پیدل چلنے والوں میں سے ایک شخص برآمد ہوا جس کے بدن پر چارکول گرے سوٹ تھا۔ اس کا رخ نک کی جانب تھا۔ اس کا ایک ہاتھ جیب میں تھا۔ دفعتاً نک نے خطرہ محسوس کیا لیکن دیر ہو گئی تھی۔ اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا جس میں گن تھی۔ رخ نک کی جانب تھا۔ نک بھاگنے کے لیے دائیں جانب پلٹا۔ دو مزید پسٹل اس کی طرف اٹھ گئے۔ چند فٹ دور لیموزین جھٹکے سے رکی۔

☆☆☆

"سارا فونٹان کہاں ہے؟"

نک چرمی نشست پر سکون سے بیٹھا تھا۔ اس کی آنکھوں کا بھرپور تاثر کہہ رہا تھا۔ "جہنم میں جاؤ۔"

"مسٹر اوہارا، میرے صبر کا امتحان مت لو۔" وان ڈیم نے کہا۔ نک نے جواب میں شانے اچکائے۔

"اگر تمہیں اس کا اتنا ہی خیال ہے تو بتاؤ کہ وہ کہاں ہے اور جلدی کرو۔"

"مجھے اس کا خیال ہے اسی لیے کسی جواب کی توقع مت کرو۔"

"وہ ناتجربہ کار ہے۔ ایک ہفتہ سے زیادہ نہیں بچ سکتی۔"

"کیا کرو گے اس کا؟ ٹارگٹ پریکٹس؟"

"اوہارا! تم اس کی زندگی بچا سکتے ہو۔" وان ڈیم نے کہا۔ "مارگیٹ میں تمہارے پاس موقع تھا۔ تم نے کیا کر لیا...... اصل بات کیا ہے...... وہ بتاؤ؟"

"میں نہیں بتا سکتا۔"

"جیفری فونٹان چاہیے؟"

"نہیں۔"

"پھر سارا کو آزاد کیوں کرایا گیا...... پھر اس کا تعاقب کیا گیا۔ اس امید پر کہ وہ جیفری تک پہنچا دے گی۔"

پوٹر کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ میز پر مارے۔ "لعنت ہے۔" وہ تڑخا۔ "اوہارا تم سمجھے ہی نہیں۔ جیفری ہمارے ساتھ ہے۔"

چونکا دینے والے انکشاف نے نک کو گنگ کر دیا۔ وہ پوٹر کو گھورتا رہا۔ "مطلب وہ سی آئی اے کے لیے کام کر رہا تھا؟"

"ہاں۔"

"پھر وہ کہاں ہے؟"

پوٹر نے سرد آہ بھری۔ وہ یکلخت تھکا ماندہ نظر آنے لگا۔

"ہی از ڈیڈ۔"

نک ایک بار پھر دنگ رہ گیا۔ تمام بھاگ دوڑ، تلاش بسیار، تعاقب...... خون خرابا...... یہ سب کیا تھا؟

"پھر...... پھر سارا کے پیچھے کون ہے؟" نک نے سرگوشی کی۔

اس مرتبہ وان ڈیم بولا "مجھے یقین نہیں ہے، ہم......"

"ہمارے پاس کوئی چوائس نہیں ہے۔" پوٹر نے کہا۔ "بتانا پڑے گا۔"

وان ڈیم نے وقفہ دے کر سر ہلایا۔ پوٹر کھڑا ہو گیا۔ ٹہلتے ہوئے اس نے بولنا شروع کیا۔ "پانچ سال پہلے موساد کا ٹاپ ایجنٹ سائمن ڈانس تھا۔ اس کی ٹیم تین نفوس پر مشتمل تھی۔ وہ، ایوی اور ہیلگا۔ انہیں ایک روٹین مشن سونپا گیا۔ جو محض اتفاق سے فیل ہو گیا۔ جس آدمی کو ختم کرنا تھا۔ وہ بچ گیا اور اس کی بیوی ماری گئی۔ جلد ہی معاہدہ ختم ہو گیا۔ موساد کے تینوں ایجنٹ خطرے میں تھے۔ سب سے زیادہ رقم سائمن کے سر کی تھی لیکن وہ تینوں غائب ہو گئے۔ ہیلگا، شاید اب بھی جرمنی میں ہے۔ سائمن اور ایوی کا پانچ سال تک سراغ نہ ملا۔ پھر تین ہفتے قبل ہمارا ایک ایجنٹ لندن میں اپنے پسندیدہ پب میں بیٹھا تھا۔ اتفاق سے اس کے کانوں میں ایک شناسا آواز آئی، جسے اس نے پہچان لیا۔ وہ سائمن کے ساتھ کچھ عرصے کام کر چکا تھا۔ اس طرح اس کی نئی شناخت...... یعنی جیفری فونٹان سامنے آئی۔"

"وہ سی آئی اے کے لیے کام کرنے پر کیونکر آمادہ ہوا؟"

"میں نے قائل کیا تھا۔"

"کیسے؟"

"معمول کا طریقہ کار...... پیسا، نئی زندگی۔ اُسے ان دونوں کی خاص ضرورت نہیں تھی۔ ہاں یہ بات اس کے لیے اہم تھی کہ وہ آئندہ زندگی خوف کے بغیر گزارے۔ ماگس کو ختم

کرنا ناگزیر تھا۔ میں خود کئی سال کوشش کرتا رہا۔ میری کامیابی اتنی تھی کہ میں ایمسٹرڈیم تک پہنچ گیا۔ مجھے سائمن کی مدد درکار تھی اور کام آسان تر ہو جاتا۔ وہ رضامند ہو گیا۔ کہانی نک ہضم کر رہا تھا۔

''تم خود نا کام رہے تو ''ہٹ مین'' کا سہارا لیا۔''

''ہاں، یہی بہتر تھا۔''

''پھر کیا ہوا؟ ''ہٹ مین'' نے نتائج کیوں نہیں دیے؟''

پوٹر نے نفی میں سر ہلایا۔ ''مجھے نہیں معلوم...... غالباً وہ نروس ہو گیا تھا۔ کوئی پُراسرار وجہ تھی۔ اس نے واپس آکر برلن کے پرانے ہوٹل میں قیام کیا اور اس رات آتشزدگی کی نذر ہو گیا۔''

''ہوٹل سے اُس کی باڈی ملی تھی؟''

''ہمیں دانتوں کا ریکارڈ نہیں ملا کہ ثابت کیا جا سکے۔ لیکن میرا قیاس ہے۔ برلن میں کسی اور کے غائب یا قتل کی رپورٹ نہیں ملی تھی۔ کمرے سے گولیاں ملی تھیں۔ یہ کیسے ہوا؟ مرڈر یا خودکشی۔ سائمن بعدازاں کہیں نظر بھی نہیں آیا...... وہ ڈپریسڈ تھا، تھکا ہوا تھا۔''

نک نے پُرسوچ لہجے میں کہا۔ ''اگر وہ اس ہوٹل میں مر گیا تھا۔ تو پھر سارا کو کس نے کال کی تھی؟''

''میں نے...... ریکارڈنگ آف وائس...... ہم نے اسے اپنے ساتھ ملانے کے بعد اس کے ہوٹل روم میں ڈیوائس نصب کر دی تھی جو بعد میں مذکورہ پیغام پہنچانے کے کام آئی۔''

''یعنی تمہیں اس پر بھروسا نہیں تھا؟''

''یہ بات نہیں ہے۔ محض حفظِ ماتقدم کے طور پر۔''

کرسی کے ہتھوں پر نک کی گرفت سخت ہو گئی۔

''تم سارا کو ٹارگٹ کے طور پر لندن لانا چاہتے تھے؟''

''او ہارا، ٹارگٹ نہیں...... چارا۔ میں نے سنا تھا کہ ماگس نے سائمن کے سر کی قیمت قائم رکھی ہے۔ اسے یقین نہیں تھا کہ سائمن جل کے مر چکا ہے۔ ہمیں یقین تھا کہ ماگس سارا پر نظر رکھے گا اور ہم سارا پر۔ لیکن تم اسے زیرِ زمین لے گئے۔''

''یو باسٹرڈ۔'' نک کا ضبط جواب دے گیا۔ ''سارا تمہارے لیے بکری تھی...... جیسے شیر کے شکار کے لیے تم نے چارا بنایا۔''

''او ہارا معاملات اُلجھے ہوئے اور خطرناک تھے۔''

نک اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ''جہنم میں گئے تمہارے ایشوز۔''

وان ڈیم نشست پہ کسمسایا۔ ''او ہارا، پلیز بیٹھ جاؤ۔ صورتِ حال کو وسیع تناظر میں دیکھنے کی کوشش کرو۔''

نک نے پوٹر کو دیکھا۔ ''کیا منصوبہ ہے تمہارا۔ کیا ہم اسے ٹاؤن اسکوائر میں باندھ کر بڑا سا سائن بورڈ لگا دیں...... فیئر گیم۔''

''نہیں، آپریشن اِز اوور۔'' پوٹر نے کہا۔ ''وان ڈیم، سارا کو اندر لائے گا...... جلد یا بدیر ہر کوئی یقین کر لے گا کہ سائمن مر چکا ہے۔ وہ سارا کو بھول جائیں گے۔ ماگس کو ہم پھر کبھی دیکھیں گے۔''

''کوریگان کا کیا ہوگا؟ میں چاہتا ہوں کہ اسے نہ چھیڑا جائے۔''

''یہ کام پہلے ہی ہو چکا ہے۔''

نک آہستہ سے بیٹھ گیا۔ صرف ایک سوال رہتا تھا۔ کیا وہ ان لوگوں پر اعتبار کرے۔ اگر وہ نہیں کرتا تو کیا کرے؟ سارا باہر تنہا تھی۔ قاتل اُس کے پیچھے تھا۔ وہ اپنے طور پر بچ نہیں سکتی تھی۔

☆☆☆

''میں ایمسٹرڈیم میں اسے کہاں ڈھونڈوں گی؟'' سارا نے کہا۔

''تم جانتی ہو کہ تم تلاش کے دوران سروائیو نہیں کر سکو گی۔''

سارا لرز اُٹھی۔ اسے ایوی کا خیال آیا۔ ''میں اب بھی بمشکل بچ پا رہی ہوں۔ کہاں اور کب خاتمہ ہوگا۔ کتنا کربناک ہوگا۔ وہ چھری استعمال کرتے ہیں۔''

عورت کی آنکھیں پھیل گئیں۔ ''چھری، برونی کا ٹریڈ مارک ہے۔''

''برونی؟''

''شیطان کا بیٹا۔ ماگس کا خاص آدمی۔'' عورت نے اس کا حلیہ بتا کر سارا کے رونگٹے کھڑے کر دیے۔

''اس کا مطلب تم اُسے دیکھ چکی ہو۔ وہ تمہارے تعاقب میں ہے۔ ایمسٹرڈیم ہو یا برلن...... ہر جگہ۔''

''تم میری جگہ ہوتیں تو کیا کرتیں؟''

عورت نے پھر امکانات کا جائزہ لیا۔ تمہاری جگہ ہوتی۔ تمہاری عمر کی ہوتی تو سائمن کو تلاش کرتی۔''

''پھر میری مدد کرو...... مجھے بتاؤ۔''

''تمہاری وجہ سے وہ مارا جا سکتا ہے۔''

''میں احتیاط کروں گی۔''

عورت نے غور سے سارا کو دیکھا۔ ''کاسا موروہیں ایک کلب ہے۔ اسٹریٹ کا نام ہے اوڈی زس وور برگ وِل۔ کلب ایک عورت چلاتی ہے۔ اس کا نام کوری ہے۔ کسی وقت موساد سے اس کے تعلقات تھے۔ وہ تمہاری مدد کر سکتی ہے۔''

"اور اگر......"

"اس کے علاوہ تمہارے پاس کوئی کارڈ نہیں ہے۔"

"کچھ اور؟"

"نہیں، میں تمہیں تمہاری جگہ پر چھوڑ دیتی ہوں؟"

"ہاں۔" سارا نے سوچا کہ اسے رقم کی ضرورت پڑے گی اور زیادہ کیش نک کے پاس ہوتا ہے۔ رات میں وہ والٹ نکال کر برلن چھوڑ دے گی۔

"جس پر تم بھروسا کرتی ہو۔ اس سے محتاط رہنا، کیا نام ہے اس کا؟"

"اوہارا، نک اوہارا۔"

"تنہا نکلنا، زیادہ محفوظ رہو گی۔"

"میں کس پر اعتماد کر سکتی ہوں؟"

"صرف سائمن پر۔"

وہ رہائش گاہ سے قریب تھے۔ سیٹوئن کی رفتار کم ہو رہی تھی۔ ڈرائیور نے بڑبڑاتے ہوئے رفتار بڑھائی۔ عورت بھی اچانک جرمن میں چلّائی۔ اس کے چہرے پر خوف تھا۔

"کیا ہوا؟" سارا کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔

"سڑک پر ہر طرف سی آئی اے ہے۔"

جہاں سارا اور نک قیام پذیر تھے، وہاں سڑک پر دو آدمی کھڑے تھے۔ ایک پوٹر تھا اور دوسرا نک۔ ایک لمحے کے لیے سارا اور نک کی آنکھیں چار ہوئیں۔ دونوں آدمی گاڑی کی طرف دوڑے۔ سارا صدمے سے بے حال ہو گئی۔ بالآخر نک کی حقیقت کھل گئی تھی۔ نک، سی آئی اے کے ساتھ کام کر رہا تھا۔ سارا شاک کے عالم میں نشست پر ڈھیر ہو گئی۔ آخری مرتبہ اس نے نک کی آواز سنی۔ وہ اس کا نام لے کر چلّا رہا تھا۔ سارا کے جسم سے کسی نادیدہ قوت نے توانائی نچوڑ لی۔ ماگس اس کے پیچھے تھا، سی آئی اے اس کے تعاقب میں۔

"ہم تمہیں ائرپورٹ چھوڑ دیتے ہیں۔" عورت نے کہا۔ "اگر تم بروقت جہاز پر سوار ہو گئیں تو یہاں سے نکل جاؤ گی۔"

"اپنا نام تو بتا دو۔"

"اگر تم اپنے شوہر سے ملو تو کہنا کہ ہیلگا نے بھیجا ہے۔"

ٹیگال ائرپورٹ نظر آنے لگا تھا۔ وہ خدا حافظ بھی نہ کہہ سکی۔ ہیلگا اُسے چھوڑ کر چلی گئی۔

سارا کے پاس کھانے کے لیے بھی پورے پیسے نہیں تھے۔ کریڈٹ کارڈ استعمال کیے بغیر چارہ نہ تھا۔ بیس منٹ بعد جہاز ہوا میں تھا۔

☆☆☆

ہیلگا کی سیٹوئن ائرپورٹ سے جنوب کی طرف کوڈام کی جانب رواں تھی۔ برلن چھوڑنے سے قبل ہیلگا کو آخری کام کرنا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ یہ رِسکی ہے۔ لیکن یہ کام کرنا ہی تھا۔ سی آئی اے نے اس کی لائسنس پلیٹ دیکھ لی تھی۔ وہ اس کا پتا ٹریس کر سکتے تھے۔ موت کا ہرکارہ تیز رفتار تھا۔ ایوی پہلے ہی ختم ہو چکی تھی۔ ہیلگا کو کوری کو خبردار کرنا تھا کہ وہ سائمن کو ہوشیار کر دے۔

وہ آخری کام نمٹا کر فرینکفرٹ کی ٹرین پکڑتی۔ وہاں سے سوئٹزر لینڈ اور اٹلی یا مغرب میں اسپین۔۔ اصل مقصد برلن سے نکلنا تھا۔ اس سے پہلے کہ دوسری دنیا میں ایوی سے ملاقات ہوتی۔ لیکن جاسوس بھی جذباتی ہو جاتے ہیں۔ اسے اپنی چند اشیا سمیٹنی تھیں جو اسے بہت عزیز تھیں۔ دوسروں کے لیے ان کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ اپنی بہن کا فوٹو، والدین کی تصاویر، ماں کا سلور لاکٹ، چھ عدد محبت نامے، فرشتۂ اجل کے پروں کی پھڑپھڑاہٹ بھی اسے روکنے میں ناکام تھی۔ ڈرائیور روبوٹ کے مانند اس کے احکامات پر عمل کر رہا تھا۔ وہ گاڑی میں بیٹھا رہا اور ہیلگا مکان کی طرف بھاگی۔ خوابگاہ کے خفیہ خانوں سے مذکورہ خزانہ سمیٹا اور بستہ نما بیگ میں رکھ لیا۔ بیگ کی مصنوعی تہ میں پسٹل موجود تھا۔ اس نے کھڑکی سے باہر سڑک پر گاڑی کی طرف دیکھا۔ وہ کھڑکی بند کر کے باہر آ گئی۔ رک کر سورج کی روشنی سے آنکھوں کو ہم آہنگ کیا اور یہی چند سیکنڈ اس کی زندگی کی ضمانت بن گئے۔ وہ پورچ میں تھی۔ سڑک پر کسی گاڑی کے پہیے چرچرائے...... فائرنگ کا انتظار کیے بغیر وہ ٹیولپ کے گملوں کے پیچھے گر گئی۔ اگلی ساعت میں گولیوں کے برسٹ نے سناٹے کو اُدھیڑ دیا۔ گاڑی چھلنی ہو گئی تھی۔ دوسرا برسٹ مکان کی کھڑکیوں سے ٹکرایا۔ وہ کروٹ لیتی ہوئی پھولوں کی کیاری کی طرف چلی گئی۔ سڑک کی جانب سے گاڑی کا دروازہ بند ہونے کی آواز آئی۔ قاتل کام مکمل کرنے آ رہا تھا۔ ہیلگا نے بستے کا مصنوعی باٹم کھول کر پسٹل نکال لیا۔ قدموں کی آہٹ قریب آ گئی تھی۔ وہ سیڑھیوں پر تھا۔ اس کے نزدیک ایک سیدھا فائر کافی، شاید اس نے ہیلگا کی جھلک دیکھ لی تھی۔ تاہم وہ عورت کی اہلیت اور اسلحے سے ناواقف تھا۔ ہیلگا نے فائر کیا۔ گولی قاتل کی دائیں آنکھ کے قریب گھس گئی۔ اس کے سر نے پیچھے کی جانب جھٹکا کھایا۔ دونوں کے حملے میں اتنا قلیل وقفہ تھا کہ وہ بھی فائر کر چکا تھا۔ تاہم ہیلگا ایک ساعت کی سبقت لے گئی۔ قاتل زمین بوس ہو چکا تھا۔ وہ ریلنگ سے ٹکرا کر الٹا اور سڑک پر جا گرا۔ ہیلگا نے اس کی حالت دیکھنے میں وقت ضائع نہیں کیا۔ وہ جانتی تھی کہ قاتل فنا کی بھینٹ چڑھ چکا

ہے۔ اسے ڈرائیور کا خیال آیا۔ تاہم اس نے آنکھوں کو بھیگنے سے باز رکھا۔ قاتل کا ساتھی گاڑی میں ہی تھا۔ ہیلگا کے دوسرے فائر سے پہلے اس نے راہِ فرار اختیار کی۔

وہ بستہ لیے تیز قدمی سے سڑک پر چل رہی تھی۔ ایک بلاک دور جانے کے بعد اس نے دوڑنا شروع کر دیا۔ وہ ایک غلطی کر چکی تھی۔ قسمت ساتھ دے گئی۔ قسمت بار بار ساتھ نہیں دیتی۔ اسے جلد از جلد برلن سے نکلنا تھا۔

☆☆☆

خون ہی خون۔

نک، بڑھتے ہوئے ہجوم میں راستہ بناتا ہوا سیاہ سیڈان گاڑی کی طرف جا رہا تھا۔ اس کے اطراف میں جرمن چیخیں بلند ہو رہی تھیں۔ فٹ پاتھ کے قریب ایمبولینس کا عملہ لاش کا جائزہ لے رہا تھا۔ جو طبی امداد سے بے نیاز ہو چکا تھا۔

''پوٹر!'' نک چلّایا مگر وہاں سائرن کے علاوہ اتنا شور شرابا تھا کہ اس کی چیخ شور میں جذب ہو گئی۔ خون سڑک پر پھیل رہا تھا۔ نک کے جسم و جان مفلوج تھے۔ اس کے قریب کوئی آدمی گھٹنوں کے بل بیٹھا۔

''اوہارا!'' پوٹر کی آواز آئی ''سارا نہیں ہے۔ یہ آدمی ہے۔ ڈرائیور بھی مر چکا ہے۔''

''وہ کہاں ہے؟'' نک پھر چیخا۔ پوٹر خاموش رہا۔

ٹاراسوف ان کی طرف آ رہا تھا۔ نک بے بسی اور غصے کے عالم میں اٹھا اور سمت کے تعین کے بغیر ایک طرف چل پڑا۔ اسے پروا بھی نہ احساس تھا کہ وہ کدھر جا رہا تھا۔ خون دیکھ کر اس کے حواس مختل ہو گئے تھے۔ اسے لگ رہا تھا کہ سارا اپنے ہی خون میں ڈوبی سڑک پر کہیں پڑی ہے...... کچھ دور جانے کے بعد وہ ایک طرف بیٹھ گیا اور سر دونوں ہاتھوں میں لے لیا۔ وہ کیا کرے؟ کرنے کو کچھ نہ تھا۔ اس کے پاس دو پتے بچے تھے۔ پوٹر اور سی آئی اے۔ پوٹر صحیح یا غلط کے چکر میں نہیں پڑتا تھا۔ اسے کام سرانجام دینے سے مطلب رہتا تھا۔ نک کو زندگی میں پہلی بار احساس ہوا کہ وہ پوٹر سے مدد لے سکتا ہے۔ سارا کی زندگی خطرے میں تھی۔ نک کو پوٹر کی حکمتِ عملی سے زیادہ سارا عزیز تھی۔

''اوہارا؟'' پوٹر کی آواز آئی۔ ''اٹھو، کلیو مل گیا ہے۔''

''کیسے؟''

''اس نے کریڈٹ کارڈ استعمال کیا تھا...... کے ایل ایم ائر لائنز۔''

''پوٹر تم جہاز کو اتروا سکتے ہو۔''

''نہیں دیر ہو گئی ہے...... جہاز دس منٹ قبل ایمسٹرڈیم میں اتر چکا ہے۔''

☆☆☆

شام کا جھٹپٹا تھا۔ سارا، کاساموروتک پہنچ گئی۔ کاسامورو جسم فروشی کا اڈا معلوم ہو رہا تھا۔ آدھ گھنٹے تک سارا، کاسامورو میں مردوں کا آنا جانا دیکھتی رہی۔ بالآخر اس نے اندر جانے کا فیصلہ کیا۔ وہ سٹنگ روم کی طرف چلی گئی۔ ڈیسک پر موجود عورت نے اس پر نظر ڈالی۔ ''تم امریکن ہو؟'' اس نے انگریزی میں سوال کیا۔

سارا نے جواب دینے سے پہلے اطراف کا جائزہ لیا پھر عورت کو دیکھا۔ ''مجھے ہیلگا نے بھیجا ہے۔''

عورت کا چہرہ قطعی سپاٹ تھا۔ کوئی ردِعمل نہ پا کر سارا نے کہا۔ ''مجھے سائمن سے ملنا ہے۔ وہ کہاں ہے؟''

عورت وقفے کے بعد بولی۔ ''شاید سائمن کسی سے نہیں ملنا چاہتا۔''

''پلیز، یہ بہت اہم ہے۔'' سارا نے کہا۔

عورت نے شانے اچکائے۔

''کیا وہ شہر میں ہے؟''

''شاید۔''

''وہ مجھ سے ملے گا۔'' سارا نے اظہار کیا۔

''کیوں؟''

''میں اُس کی بیوی ہوں۔''

پہلی مرتبہ عورت کے تاثرات میں ارتعاش رونما ہوا۔ وہ نروس انداز میں ڈیسک پر پنسل کھٹکھٹانے لگی اور غور سے سارا کو دیکھا۔ ''اپنا شادی کا رنگ چھوڑ جاؤ...... آج آدھی رات کو آجانا۔ وہ ثبوت دیکھے بغیر نہیں آئے گا۔''

سارا نے رنگ اتار کر اسے دے دیا۔

''رات میں یہ واپس مل جائے گا۔'' عورت نے کہا۔

سارا اٹھی تو عورت کی آواز آئی۔ ''میڈم کوئی ضمانت نہیں ہے۔''

سارا نے سر ہلایا۔ وہ سیکھ چکی تھی کہ کسی چیز کی ضمانت نہیں ہے۔ حتیٰ کہ دل کی اگلی دھڑکن بھی مشکوک ہے۔

☆☆☆

سارا کے جانے کے بعد عورت جو خود کوری ہی تھی۔ باہر نکل کر ایک بلاک دور گئی اور پے فون سے نمبر ملایا۔ جواب فوراً ملا۔ کوری نے فون پر صورتِ حال گوش گزار کر دی۔

''وہ تنہا تھی؟''

''بظاہر۔''

''ہیلگا نے اوہارا نامی آدمی کا نام لیا تھا؟''

"وہ سی آئی اے سے لاتعلق ہے۔ لگتا ہے کہ وہ ذاتی طور پر سارا میں دلچسپی رکھتا ہے۔" کوری خاموشی سے دوسری جانب سے ہدایات سن رہی تھی۔ پھر فون بند کر کے وہ کاساموردو واپس آ گئی۔ رِنگ، ونڈو میں اس نے ایسی جگہ رکھا جہاں وہ سڑک سے دیکھا جا سکتا تھا۔

☆☆☆

کافی ہاؤس کی تلاش میں سارا کو ایک میل دور جانا پڑا۔ باہر دنیا اپنے انداز میں رواں دواں تھی۔ سارا کی کائنات چھوٹے سے کمرے میں سمٹ گئی تھی۔ حیرت انگیز طور پر وہ اب تک حرکت پذیر تھی۔ اس کے پاس تھوڑے پیسے تھے۔ وہ اکیلی تھی۔ وہ اگلے قدم کے بارے میں پُریقین نہیں تھی لیکن ایک بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی کہ وہ اب تک بچتی آ رہی تھی۔ نک کی بے وفائی اُسے چاقو کے مانند کاٹ رہی تھی۔ شاید وہ گہرا زخم کبھی مندمل نہ ہو سکے۔ پھر بھی آگے بڑھنے کی ہمت اس میں باقی تھی۔ یہ تبدیلی ناقابلِ فہم تھی۔ تمام جھوٹے خوب صورت خواب پیچھے رہ گئے تھے۔ اس کے ذہن میں ایک ہی واضح ٹارگٹ تھا کہ اس منحوس خواب کا خاتمہ کیا جائے۔ چند گھنٹوں بعد وہ جیفری کے ساتھ ہو گی اور محفوظ ہو جائے گی۔ اگر وہ محبت نہیں کرتا تب بھی سارا کو یقین تھا کہ وہ اس کا خیال رکھے گا۔ یہ سارا کی آخری امید تھی۔

☆☆☆

"سارا کا کچھ پتا نہیں۔" پوٹر نے ایمسٹرڈم کے ہوٹل روم میں داخل ہوتے ہوئے نک کو مطلع کیا۔ اس نے ٹانگ کی مدد سے دروازہ بند کیا اور کافی کا کپ نک کو پکڑایا۔ خود وہ کرسی میں ڈھیر ہو کر آنکھیں مسلنے لگا۔ دونوں پژمردہ ہو رہے تھے۔

"تمہیں شاید ابھی تک ہم پر شک ہے؟"

"نہیں، میں ایسا کیوں سوچوں گا۔" نک نے کہا۔

"چند کلیو ہیں...... تم دلچسپی لو گے۔" پوٹر نے کہا۔ "ہلاک ہونے والا جرمن ڈرائیور تھا۔ کسی زمانے میں موساد کے ساتھ کام کرتا تھا۔ پڑوسیوں کی رائے ہے کہ وہ دونوں بہن بھائی تھے جبکہ ایسا نہیں ہے وہ دونوں سابقہ ایجنٹ تھے۔"

"ہیلگا۔" نک پُرسوچ انداز میں بڑبڑایا۔ "وہ بھی ایک لنک ہے اگر ہم اُس تک پہنچ گئے۔"

"کوئی چانس نہیں ہے۔" پوٹر نے کہا۔ "اس کی کتاب میں ہر ٹرِک موجود ہے۔"

"ہٹ مین کون ہے؟"

"ڈچ...... لمحے کے فرق سے مارا گیا۔ ہیلگا کی پھرتی...... واؤ! کیا شاٹ تھا۔" پوٹر نے ہیلگا کے نشانے پر تبصرہ کیا۔

"مقتول کا کوئی ریکارڈ؟"

"نہیں۔ وہ سیلز ریپ تھا اور عموماً حالتِ سفر میں رہتا تھا لیکن ایک غلطی ہو گئی۔ دو دن قبل مقتول کے اکاؤنٹ میں فنڈز منتقل کیے گئے تھے۔ بھاری رقم۔ ہم نے ٹریس کیا تھا۔ فنڈ ٹرانسفر کرنے والی کمپنی کا نام ایف۔ برک مین ہے۔ کمپنی ایمسٹرڈم میں ہے۔ وہ کافی کی درآمد برآمد کرتے ہیں۔ ان کا کاروبار دس سال پرانا ہے اور دفاتر بارہ ممالک میں بکھرے ہوئے ہیں۔ باوجود اس کے حیرت انگیز طور پر ان کے منافع کی شرح بلند نہیں ہے۔ کیسی عجیب بات ہے۔"

"برک مین کون ہے؟"

"کوئی نہیں جانتا...... کمپنی کو بورڈ آف ڈائریکٹرز چلاتے ہیں۔ کسی نے بھی برک مین کو نہیں دیکھا۔"

نک، پوٹر کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ بیک وقت دونوں کے ذہن میں ایک نام آیا۔ "ماکس۔" نک نے آہستہ سے کہا۔

"اور سارا اس کے علاقے میں ہے۔ میں اس کی جگہ ہوتا تو دم دبا کر مخالف سمت میں بھاگتا۔" پوٹر نے کہا۔

"وہ اسمارٹ ہے...... لیکن اجنبی جگہ پر دشمن کے علاقے میں تنہا ہے۔"

"تم اس سے محبت کرتے ہو؟"

"ہاں۔"

"لیکن لورین......؟"

"وہ بہت بڑی غلطی تھی۔" نک نے کہا۔

اچانک فون کی گھنٹی بجی۔ شاید میرے لیے ہے۔ پوٹر فون کی طرف گیا۔ لیکن نک نے پہلے ریسیور اٹھا لیا۔ ایک ساعت کے لیے دوسری جانب سکوت طاری رہا پھر کسی آدمی کی آواز آئی۔ "مسٹر او ہارا؟"

"یس۔"

"تم اس سے آدھی رات کو کاساموردو میں مل سکتے ہو۔ اکیلے آنا۔"

"کون ہے؟"

"اسے ایمسٹرڈم سے نکال لے جاؤ۔ مجھے تم پر بھروسا ہے۔"

"سنو......" رابطہ منقطع ہو گیا۔ نک نے ریسیور پٹخا اور دروازے کی طرف بھاگا۔

"کیا ہوا؟ کہاں جا رہے ہو؟"

"کاساموردو۔ سارا وہاں پر ہے۔"

"رکو میں وان ڈیم کو فون کرتا ہوں۔ ہمیں بیک اَپ کی

ضرورت ہے۔"

"مجھے اکیلے جانا ہے۔"

"اوہارا!"

لیکن نک نکل چکا تھا۔

☆☆☆

نک کو گئے ہوئے پانچ منٹ ہوئے تھے۔ جب بوڑھے آدمی نے فون وصول کیا۔ "وہ کاساموروں میں ہے۔" انفارمر نے اطلاع دی۔

"کیسے معلوم ہوا؟"

"اوہارا کے پاس کسی کی کال آئی تھی۔ سی آئی اے اوہارا کے پیچھے گئی ہے۔ تمہارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔"

"میں برونی کو روانہ کرتا ہوں۔"

"اوہارا راستے میں ہے۔"

"برونی کے لیے وہ بچہ ہے۔" بوڑھے نے کہا۔

☆☆☆

وان ڈیم اپنے بستر میں تھا۔ کچھ دیر بعد کاساموروں میں ہنگامہ برپا ہونے والا تھا۔ وہ اس بارے میں سوچنا نہیں چاہتا تھا۔ سی آئی اے میں سروس کے دوران میں وہ ہمیشہ فائرنگ اور تشدد سے دور رہا تھا۔ خون سے وہ بدکتا تھا۔ اس نے حقیقتاً اس دوران کسی کو ہلاک نہیں کیا تھا۔ اگر ایسا کرنا ناگزیر ہو جاتا تو وہ کسی اور کو استعمال کرتا تھا۔ اس کی بیوی کلاڈیا کے معاملے میں بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ کلاڈیا کو گولی ماری گئی تو وہ ایک براعظم کے فاصلے پر تھا۔ خبر سن کر وہ واپس پہنچا تو آزاد اور مال دار ہو چکا تھا۔ لیکن ایک ماہ بعد اسے خط موصول ہوا۔ ایک سطر کا خط۔ "وائی کنگ نے مجھ سے بات کی تھی۔" وائی کنگ اس شخص کا کوڈ نیم تھا جس نے کلاڈیا پر گولی چلائی تھی۔ وان ڈیم خوف سے مفلوج ہو گیا۔ اس نے فرار کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا۔ تاہم اسے یقین تھا کہ یہ کوئی مستقل حل نہیں ہے۔ پھر ایک دن بوڑھے آدمی نے اس سے رابطہ کیا۔ وان ڈیم ڈیل پر آمادہ ہو گیا۔ اس نے بوڑھے کی مطلوبہ اطلاعات اسے فراہم کر دیں۔ احساسِ جرم نے کچوکا لگایا۔ لیکن وہ مجبور تھا۔ بوڑھا کاروباری آدمی تھا۔ وہ سیاست سے لاتعلق تھا۔ وان ڈیم نے خطرہ محسوس نہیں کیا۔ جب مطالبات میں اضافہ ہونے لگا تو وان ڈیم سوچنے پر مجبور ہو گیا بوڑھا کوئی جادوگر تھا۔ وان ڈیم بری طرح اس کے جال میں پھنس چکا تھا۔ وان ڈیم کے صیاد کا کوئی چہرہ نہیں تھا، کوئی نام نہیں تھا۔

☆☆☆

"وہ کہاں ہے؟" سارا نے سوال کیا۔

"اسے ثبوت چاہیے۔" کوری نے جواب دیا۔

"کیا اس نے شادی کا رنگ نہیں دیکھا؟"

"اب وہ تمہیں دیکھنا چاہتا ہے...... محفوظ فاصلے سے۔ سیڑھیوں سے اوپر جاؤ۔ وہاں سے دائیں ہاتھ پر دوسرا کمرا۔ کلوزٹ میں سبز ساٹن کا لباس لے لو۔" اس نے کہا۔

سارا سوال کرنا چاہتی تھی۔ تاہم اس نے خاموشی سے ہدایت پر عمل کیا۔ "چشمہ اتار دو۔" کوری نے کہا اور کھڑکی کی طرف اشارہ کیا۔ "تم بیٹھ سکتی ہو لیکن چہرہ سڑک کی طرف رکھنا۔" باہر سے مردوں کے اشارے اور قہقہے بلند ہو رہے تھے۔ وقت گزرتا رہا۔ اس کے اعصاب جواب دینے لگے۔ کہاں ہے وہ؟ اتنا وقت کیوں لے رہا ہے؟

دفعتاً کسی نے اس کا نام لیا۔ اس نے آواز کی سمت دیکھا۔ اسے اپنی بصارت پر یقین نہیں آیا۔ وہ بے اختیار اٹھ کر بھاگی اور اس کمرے میں گئی جہاں لباس بدلا تھا۔ وہ نک سے خوف زدہ تھی۔ اسے خود کو کمرے میں بند کر لینا چاہیے...... نک کب کہاں سے آیا اور اس کا بازو پکڑ لیا۔ وہ پھنس گئی تھی۔ جدوجہد بے معنی تھی۔ اس کا جسم بری طرح لرز رہا تھا۔ وہ چلائی۔ "دفع ہو جاؤ۔"

"سارا میری بات سنو......"

"میں تم سے نفرت کرتی ہوں۔"

نک نے اس کی دونوں کلائیاں پکڑ لیں۔ "میری بات سنو۔"

"تم نے مجھے استعمال کیا۔ دھوکا دیا؟" وہ چلائی۔

"دھوکا تمہیں ہوا ہے...... میں وہی ہوں، جو تھا۔"

"میں اب بھی نفرت کرتی ہوں۔"

"اور میں اب بھی محبت کرتا ہوں۔"

"جھوٹ مت بولو...... تم سی آئی اے کے ساتھ تھے۔"

"نہیں، سارا کھیل ختم ہو گیا۔ تمہیں بھاگنے کی ضرورت نہیں۔"

"نہیں، جب تک میں اُسے ڈھونڈ نہیں لیتی۔"

"تم نہیں ڈھونڈ سکتیں۔"

"کیا مطلب؟"

"آئی ایم سوری، سارا...... وہ زندہ نہیں ہے۔"

"اس نے واشنگٹن میں مجھے کال کی تھی۔"

"وہ سی آئی اے کی ٹرک تھی۔"

"پھر اُس کے ساتھ کیا ہوا؟"

"برلن کے ہوٹل کی آگ اور گولیاں......"

سارا نے آنکھیں بند کر لیں۔ کرب و اذیت نے سوچنے

سمجھنے کی صلاحیت سلب کرلی۔''میں نہیں سمجھی؟''
''سی آئی اے نے تمہیں چارے کے طور پر استعمال کیا کیونکہ انہیں ماگس کی ضرورت تھی۔''
''اور اب؟''
''آپریشن کلوزڈ۔ ہم گھر جاسکتے ہیں۔ سائمن کو ملا کر... سی آئی اے نے ماگس کے خلاف آپریشن کیا تھا جو فیل ہوگیا۔ سائمن کے بغیر وہ ماگس تک نہیں پہنچ سکتے۔ لہٰذا کھیل ختم۔''
''وہ ہٹ مین؟''
''سائمن کی موجودگی تک ہٹ مین برونی کی ضرورت تھی۔ اب نہیں۔''
''نک تم سچ کہہ رہے ہو؟''
''اگر سی آئی اے نے سچ بولا ہے تو یہی حقیقت ہے۔ اگرچہ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ سی آئی اے ماگس کے پیچھے کیوں پڑی ہوئی تھی؟'' نک نے کہا۔''چلو اٹھو۔''
سارا، اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑی ہوگئی...... ہال...... سیڑھیاں، باہر ٹھنڈ تھی۔ دفعتاً نک اپنی جگہ پر جم کے رہ گیا۔ سیڑھیوں کے اختتام پر خون ہی خون تھا۔ سارا کچھ نہ سمجھی۔ اس نے نک کی نظروں کا تعاقب کیا...... کوری خون میں لت پت پڑی تھی۔

☆☆☆

ایک سایہ سٹنگ روم میں تھا، نظر سے اوجھل...... رخ سیڑھیوں کی طرف تھا۔ فرار کا راستہ بند تھا۔ ان دونوں کو واپس ہال کی طرف جانا تھا۔ نک سارا کا ہاتھ پکڑ کر پلٹا۔ سٹنگ روم سے کسی عورت کی چیخ بلند ہوئی۔ سائلنسر لگے پسٹل سے دو فائر ہوئے۔ قاتل سیڑھیوں پر آتا تو سارا اور نک پر نظر پڑتی۔
دونوں سیڑھیوں کے ذریعے کمرے کے بالاخانے میں گھس گئے۔ نک نے آہستہ سے دروازہ بند کیا لیکن لاک ندارد تھا۔ انہوں نے روشنی بند رہنے دی۔ چھوٹی سی کھڑکی سے روشنی کی کرن اندر آرہی تھی۔ نک سارا کو بانہوں میں لے کر ایک ٹرنک کے عقب میں چلا گیا۔ قاتل آرہا تھا۔ پلیز گاڈ...... پلیز...... سارا نے دعا کی۔ نک نے سارا کو فرش پر لٹا دیا۔
''کہاں جارہے ہو؟''
''وقت نہیں ہے، کچھ کرنا ہوگا۔'' وہ بولا اور سارا کے ردِعمل سے پہلے ہی تاریکی میں رینگ گیا۔ قاتل کے قدموں کی آہٹ قریب تھی۔ سارا نے سانس تک روک لی۔ اس نے کسی ہتھیار کے لیے بے سود نظر دوڑائی۔ اچانک کمرے کا دروازہ کھل گیا۔ اس وقت ہاتھا پائی کی آواز بلند ہوئی۔ سارا اچھل کر کھڑی ہوئی۔ نک قاتل کے ساتھ اُلجھا ہوا تھا۔ وہ دونوں فرش پر کروٹیں بدل رہے تھے۔ نک نے دو تین گھونسے آزمائے۔ تاہم وہ قاتل کے مانند لڑاکا نہیں تھا۔ قاتل نے خود کو چھڑایا اور نک کے پیٹ میں زوردار پنچ رسید کیا۔ نک کراہ کر دہرا ہوگیا۔
قاتل نے فرش پر پڑی گن کی طرف جست لگائی۔ ضرب کی شدت سے نک کی حرکات دھیمی پڑگئی تھیں۔ قاتل کی انگلیاں گن کو چھو رہی تھیں۔ نک نے توانائی مجتمع کر کے جست لگائی۔ تاہم بروقت قاتل تک نہیں پہنچ سکا۔ جس نے گن اٹھا کر رخ نک کی جانب کر دیا تھا۔ موت چند انچ کے فاصلے پر تھی۔ سارا ٹرنک کے پیچھے سے باہر آگئی۔ سکتہ ٹوٹ گیا۔ اسے زنگ آلود پانا ہاتھ لگ گیا تھا۔ اس نے حتی الامکان پھرتی سے پانے کی چوٹ گن والے ہاتھ پر لگائی۔ گن ایک بار پھر قاتل کے ہاتھ سے نکل گئی۔ وہ بوکھلا گیا تھا۔ اس کے خیال میں نک اکیلا تھا۔ نک نے پوری قوت سے اس کے جبڑے پر گھونسا رسید کیا۔ وہ لڑکھڑا کر پیچھے کی طرف گرا۔ اس کا سر میز کے کونے سے ٹکرایا تھا پھر اس نے حرکت نہیں کی۔''نکلو۔'' دونوں ہانپ رہے تھے۔
باہر فوارے کی آڑ میں جو آدمی گھات لگائے ہوئے تھا، اسے دیکھنے میں بہت دیر ہوگئی۔ نک پیچھے تھا۔ نامعلوم آدمی سانپ کے مانند حرکت کر رہا تھا۔ اس کا گن والا ہاتھ سارا کی طرف نہیں تھا۔ وہ عقب میں نک کا نشانہ لے رہا تھا۔ فائر ہوا۔ بظاہر گولی نک کے سینے میں لگی اور شرٹ سرخ رنگ میں بھیگنے لگی۔ سارا حلق کے بل چیخی اور نک کی طرف بھاگی۔ لیکن قاتل نے اسے جکڑ کر قریب کھڑی گاڑی میں پھینک دیا۔ گن کا رخ سارا کے سر کی جانب تھا۔ اس وقت اس نے قاتل کا چہرہ دیکھا۔ موت کا چہرہ...... وہ برونی تھا...... جہنمی بَلا۔

☆☆☆

وان ڈیم فون کے قریب بیٹھا تھا، جب ٹاراسوف نے اسے خونی ڈرامے کی تفصیل بتائی...... اور سارا ایمرجنسی روم میں ہے۔ سارا کا کچھ نہیں پتا۔ خبر نے وان ڈیم کو ہلا کر رکھ دیا۔ کال کے بعد وہ اٹھ کر بے چینی سے ٹہلنے لگا۔ یہ نیا کلیو تھا۔ برک مین نے پیشہ ور قاتل ہائر کیے تھے۔ پوٹر خون کی بُو سونگھ رہا تھا۔ اس کا نِک نیم بلڈ اگ تھا اور وہ کُتّے ہی کی طرح پیچھا کرتا تھا۔ کسی طرح پوٹر کو غلط رستے پر ڈالنا ضروری تھا۔ بوڑھا قابو آگیا تو وان ڈیم کا بچنا ناممکن تھا۔
واقعات تیزی سے رونما ہو رہے تھے۔ اس نے فیصلہ کرلیا۔ بُرے وقت کے لیے اس نے ایک کارڈ تیار رکھا تھا۔ وہ کارڈ تھا۔ رشیئن ایمبیسی۔ کوئی بچت نہیں تھی۔ کارڈ استعمال کرنے کا وقت آگیا تھا۔ وہ خیالات میں غرق تھا کہ ہال میں قدموں کی آہٹ بھی محسوس نہ کرسکا...... اچانک دستک نے

اُسے چونکا دیا۔

''یس؟''

''کرنٹ رپورٹ، سر......''

وان ڈیم نے سکون کا سانس لیا۔ ''ٹاراسوف نے مجھے کال کی تھی۔ اگر کچھ نیا ہے......؟''

''یس سر۔''

''ٹھیک ہے...... آجاؤ۔'' وان ڈیم دروازے کی طرف بڑھا۔

دروازہ کھلتے ہی اُس کے چہرے سے ٹکرایا۔ تکلیف برداشت کرتے ہوئے اس نے آنے والے کو دیکھنے کی کوشش کی۔ وہ مکمل سیاہ لباس میں ملفوف تھا۔ ایک مردہ آدمی۔ وان ڈیم کی نگاہ اس کے ہاتھ میں تھمی گن پر گئی۔ ''کیوں؟'' اس نے چیخنا چاہا۔ وان ڈیم کی تمام کائنات سکڑ کر گن کے دہانے تک محدود ہوگئی۔

''یہ ایوی کے لیے ہے۔'' سیاہ پوش نے کہا اور تین مرتبہ ٹریگر دبایا۔ تین گولیاں وان ڈیم کے سینے میں روپوش ہوگئیں۔ وہ پیچھے کی طرف الٹ گیا۔ چیخ، غرغراہٹ میں بدل گئی۔

☆☆☆

سارا گھٹنے جوڑے چوبی فرش پر بیٹھی تھی۔ کمرے میں ٹھنڈک اور تاریکی تھی۔ چھوٹی سی کھڑکی کافی بلند تھی جہاں سے مدھم روشنی آرہی تھی۔ وہ چاند کی روشنی تھی۔ اس نے اندازہ لگایا کہ تین یا چار بج رہے تھے۔ دہشت نے اُسے لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔ اس نے آنکھیں بند کیں تو نک کا حیرت زدہ چہرہ ابھر آیا۔ جہاں تاثرات میں اذیت تھی۔ پھر خون...... سارا کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا۔ آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے۔ وہ دعا کررہی تھی کہ نک زندہ رہے۔ اگر وہ زندہ بھی ہوا تو دونوں ایک دوسرے کی مدد نہیں کرسکتے تھے...... کیا وہ یہاں مرنے کے لیے چھوڑ دی گئی ہے؟ اس احساس کے ساتھ ہی اسے سکون مل گیا۔ امید، جدوجہد کا امکان نابود ہوگیا۔ ہفتوں کی دہشت کے بعد موت نے سامنے آکر اسے پُرسکون اور بے پروا کردیا تھا۔

خوف و ہراس کی کیفیت ختم ہوئی تو وہ نارمل ہوگئی۔ کھونے کے لیے کچھ نہیں تھا، پھر ڈرنے کی کیا ضرورت تھی۔ جس طرح وہ لیب میں کام کرتی تھی۔ اسی طرح اس نے اطمینان سے صورتِ حال کا تجزیہ کیا۔ اسے امید کی کرن دکھائی نہیں دی۔ عمارت کے چوتھے فلور پر اسے ایک بڑے اسٹور روم میں رکھا گیا تھا۔ باہر نکلنے کے لیے دروازہ ہی استعمال کیا جاسکتا تھا لیکن کیسے...... کھڑکی بہت بلند اور چھوٹی تھی۔ وہ دراصل روشن دان تھا۔

سارا کو کافی کی خوشبو آئی۔ گراؤنڈ فلور پر اس نے اوزن دیکھے تھے، لوڈنگ پلیٹ فارم اور کینوس کے بیگ...... جن پر ایف برک مین، کوفی، ہیلا بونن کی مہر تھی۔ گویا یہ رہائشی عمارت نہیں تھی۔ اگر وہ شور مچائے تو کوئی سن سکتا تھا۔ معاً اسے خیال آیا کہ وہ اتوار کی صبح تھی۔ کسی کارکن کے آنے کا امکان نہیں تھا۔ سوائے برونی شیطان کے۔

سیڑھیوں کی چرچراہٹ نے بتایا کہ کوئی اوپر آرہا ہے...... دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ایک برونی تھا اور دوسرے کا چہرہ بدروح کے مانند ہولناک تھا۔ اسے چہرہ نہیں کہا جاسکتا تھا۔ آنکھیں پلکوں سے بے نیاز تھیں۔ زرد اور سرد گویا وہاں دو چھوٹے پتھر رکھے ہوں۔ چہرے کی جلد جھلسی ہوئی تھی۔ نچلا ہونٹ غائب تھا۔ اس کے بولنے سے پہلے سارا سمجھ گئی کہ وہ ماگس کے مدِمقابل ہے۔

''مسٹر سائمن ڈانس۔'' اس کی آواز بھی سرگوشی نما تھی۔ غالباً آگ نے صوتی نسوں کو متاثر کیا تھا۔ ''کھڑی ہوجاؤ۔''

''میں کچھ نہیں جانتی۔''

''تم نے واشنگٹن کیوں چھوڑا تھا؟''

''وہ سی آئی اے کی ٹرک تھی۔''

''تم کس کے لیے کام کرتی ہو؟''

''کسی کے لیے بھی نہیں۔''

''پھر ایمسٹرڈم کیوں آئیں؟''

''جیفری، میرا مطلب سائمن کی تلاش میں...... پلیز مجھے جانے دو۔''

ماگس نے برونی کو دیکھا۔ ''یہ عورت، بے عقل مخلوق تک پہنچنے میں تم نے دو ہفتے لگادیے۔'' ماگس نے ناگواری سے کہا۔

برونی کی مسکراہٹ غائب ہوگئی۔ ''اسے مدد حاصل تھی اور اس نے ایوی کو خود ڈھونڈ لیا تھا۔ یہ اتنی بے وقوف نہیں ہے جتنی نظر آتی ہے۔''

''تمہارا شوہر کہاں ہے؟'' ماگس پھر سارا کی طرف متوجہ ہوا۔

''مجھے نہیں معلوم۔''

''تم ایوی اور ہیلگا تک پہنچ گئیں لیکن شوہر کے بارے میں نہیں جانتیں۔''

سارا کا سر جھک گیا۔ ''وہ زندہ نہیں ہے۔'' سارا نے سرگوشی کی۔

''کس نے بتایا؟''

''سی آئی اے۔''

"تم نے یقین کرلیا؟"

اُس کے لہجے نے سارا کو چکرا دیا۔ کیا سی آئی اے نے نک سے جھوٹ بولا تھا۔ سارا کی زندگی ماگس کے نزدیک ایک معمولی کیڑے سے زیادہ نہیں تھی۔ جسے وہ بہ آسانی بے رحمی سے ایڑی کے نیچے مسل سکتا تھا۔ سارا کے بدن میں غصے کی لہر اٹھی۔ اگر مرنا ہی ہے تو وہ شان سے مرے گی۔

"اگر میرا شوہر سامنے آیا" وہ بولی۔ "تو وہ تمہیں تمہارے اصل ٹھکانے جہنم تک پہنچا دے گا۔"

زرد آنکھوں میں اشتعال کے بجائے مدھم تعجب کا عنصر ابھرا۔ "تمہارے شوہر کے ساتھ جہنم کے شعلوں میں مزہ آئے گا۔ میں جانتا ہوں آگ کیا ہوتی ہے، وہ نہیں جانتا۔"

"میرا کوئی تعلق نہیں۔"

"تمہارے شوہر کا تعلق ہے۔" ماگس نے کہا۔

"وہ مر چکا ہے۔ مجھے مارنے سے اُسے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔"

"میں مرے ہوئے کو نہیں مارتا...... زندوں کو مارتا ہوں۔ سائمن زندہ ہے۔"

"اگر وہ زندہ ہے تو تم خود کو مردہ سمجھو۔" سارا کا خوف رخصت ہو چکا تھا۔

ماگس نے برونی کی طرف دیکھا۔ "اسے محفوظ مقام پر لے جاؤ۔ اگر سائمن دو دن تک نہ آئے تو اِسے ختم کر دینا لیکن دھیرے دھیرے۔"

برونی مسکرایا۔ سارا بے اختیار لرز اٹھی۔

اسی وقت عمارت میں کہیں الارم چیخنے لگا۔ کمرے کے دروازے کی پیشانی پر سرخ بتی آنکھ مار رہی تھی۔

"کوئی عمارت میں ہے۔" برونی نے کہا۔

"سائمن ہے۔" ماگس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ برونی گن نکال کر کمرے سے نکل گیا۔ ماگس بھی اس کے پیچھے تھا۔ دروازہ بند ہو گیا۔

دروازے کی پیشانی پر سرخ آنکھ تنویمی تاثر پیدا کر رہی تھی۔ سرخ...... خون کا رنگ، خوف کا رنگ...... تم مرنے جا رہی ہو...... دو دن باقی ہیں۔ چند لمحے پہلے وہ اپنا انجام قبول کر چکی تھی لیکن اب وہ جینا چاہتی تھی۔ اس کی برین کیمسٹری بدل گئی۔ سوال پھر اٹھا۔ کیا سائمن زندہ ہے؟ دروازے کے ساتھ زور آزمائی بے کار ثابت ہوئی۔ دل کی دھڑکن کے ساتھ سرخ بتی کے جلنے بجھنے میں اضافہ ہو رہا تھا۔

اس نے پشت دروازے سے لگائی اور کمرے کا جائزہ لیا۔ وہ دونوں عجلت میں بتیاں روشن چھوڑ گئے تھے۔ اس نے اسٹور کے کاٹھ کباڑ کا جائزہ لیا۔ کوئی چیز ایسی نہیں تھی جسے وہ ہتھیار کے طور پر استعمال کر سکتی۔ اس کی نظر کرسیوں پر گئی۔ کرسیاں یہاں خاصی وزنی تھیں۔ اس نے ایک کرسی اٹھا کر دیکھی۔ اسے نیچے رکھا۔ کرسی پر چڑھ کر اس نے سینڈل اتاری اور روشنی اُڑا دی۔ کمرا تاریکی میں ڈوب گیا۔ وہ یہ کام سوئچ سے بھی لے سکتی تھی لیکن اگر وہاں کوئی آتا تو اسے موقع ملنا ضروری نہیں تھا۔ کمرا تاریکی میں ڈوب گیا۔ کرسی اٹھا کر وہ اندازے سے دروازے کے قریب آگئی...... اچانک باہر سے دھماکے اور چیخوں کی آواز آئی۔ پھر مزید گن فائر۔ دھما چوکڑی اور ہنگامے میں سارا نے ادراک کیا کہ فرار ہونے میں آسانی پیدا ہو گی۔ کوئی سیڑھیوں کے ذریعے اسی کمرے کی طرف آ رہا تھا۔ سارا نے مضبوطی سے کرسی تھام لی۔ دروازہ کھلا اور ایک سایہ اندھا دھند اندر گھس آیا۔ سارا نے اندازے سے کرسی گھما کر اس کے سر پر ماری...... اندھیرے میں وہ منہ کے بل گرا۔ سارا نے دوسری ضرب لگائی۔ آنے والے نے ہلنا جلنا بند کر دیا تھا۔ سارا نے کرسی چھوڑ دی۔ کیا وہ قتل کر چکی ہے۔ اندھیرے میں جائزہ لینے کی ضرورت نہیں تھی۔ بھاگنا پہلی ترجیح تھی۔ وہ کمرے سے نکلی اور دروازہ بولٹ کر دیا۔ اسے عمارت سے باہر نکلنا تھا۔ تمام عضلات، اعصاب، جبلّت فرار پر مرکوز تھے۔ اس نے سیڑھیاں پھلانگنی شروع کیں۔ معاً نیچے سے آنے والی آوازوں نے اسے منجمد کر دیا۔ اس نے برونی کی آواز پہچان لی۔ وہ جانور کے مانند جبلّت کے مطابق حرکت کر رہی تھی۔ دائیں جانب کمرے میں جا گھسی اور دروازہ بند کر لیا۔ دروازہ گزشتہ کمرے کے مانند مضبوط نہیں تھا۔ اسٹور روم بند گلی کے مانند تھا۔ تاہم یہاں صورتِ حال مختلف تھی۔ کمرے میں ڈیسک کے اوپر ایک کھڑکی تھی۔ سارا فی الفور ڈیسک پر چڑھ گئی اور کھڑکی سے جھانکا۔ باہر دھند اور تاریکی کے سوا کچھ دکھائی نہ دیا۔ اس نے پٹ کھولنا چاہا لیکن ناکام رہی۔ کھڑکی شاید سیکیورٹی کی وجہ سے لاک تھی۔ سارا نے سوچا، اسے شیشہ توڑنا پڑے گا۔ اس نے پٹ کا سہارا لے کر شیشے پر لات ماری۔ ایک...... دو...... تین...... چوتھی کوشش میں شیشہ ٹوٹ کے بکھر گیا۔ سرد ہوا اس کے چہرے سے ٹکرائی۔ اس نے کھڑکی سے سر نکالا۔ چند فٹ نیچے ترچھی ٹائلڈ چھت تھی جس

کی حد اندھیرے میں اوجھل ہوگئی تھی۔ ایک بڑا سوالیہ نشان تھا۔ یا تو وہ سیدھی تین منزل سے سڑک پر جا کر گرتی۔ یا پھر ڈھلوان .... متصل چھت سے مل جاتی۔ ایسٹر ڈیم کے پرانے علاقوں میں اس قسم کی تعمیرات سارا دیکھ چکی تھی۔ معلوم کرنے کا واحد طریقہ یہ تھا کہ وہ کھڑکی سے نکل کر کود جائے۔ ٹائلز پر پھسلن تھی۔ بہتر تھا کہ وہ ننگے پیر رہے۔ اس نے جوتے اتار دیے۔ اس وقت اسے احساس ہوا کہ پیر خون آلود ہے۔ نئی آوازوں نے خون پر سے اس کی توجہ ہٹا دی۔ برونی کمرے کے دروازے کو پیٹ رہا تھا۔ دوسری طرف اگر اسٹور روم والا آدمی مرا نہیں تھا تو ہوش میں آکر شور مچانا شروع کر دیتا۔ وقت تیزی سے بھاگ رہا تھا۔

سارا کھڑکی سے نکل گئی اور پیر منڈیر پر لکائے۔ دروازے کی دھڑدھڑاہٹ بتا رہی تھی کہ وہ ٹوٹنے والا ہے آگے کنواں، پیچھے کھائی۔ سڑک پر گرتی تو فوراً مرتی۔ برونی کے ہاتھوں ایوی جیسا حشر ہونا تھا۔ دروازہ ٹوٹ گیا اور برونی کی دہاڑ سنائی دی۔

سارا آنکھیں بند کر کے کود گئی۔ دماغ مفلوج ہوگیا تھا۔ وہ دوسری چھت پر چند فٹ نیچے گری اور گیلی ٹائلوں پر پھسلنے لگی۔ وہ ہاتھ پاؤں مار رہی تھی اور پھسلتی جا رہی تھی۔ خود کو روکنے کی ہر کوشش ناکام ہوگئی۔ دو بائی دو کا چھت کا سلاخوں دار گٹر انتہائی سرے پر تھا۔ اتفاقاً سارا اس پر سے ہوتی گئی اور اس کی سن انگلیوں نے سلاخوں کو تھام لیا۔ باقی دھڑ نیچے لٹک رہا تھا۔ گیلی سلاخیں، سن انگلیاں اور تھکن...... اس کی گرفت کمزور ہونے لگی...... اور کمزور۔ انگلیوں کی گرفت ختم ہوئی اور وہ اتھاہ تاریکی میں گم ہوگئی۔

☆☆☆

"یہ گوشت کا زخم ہے، چند روز لگیں گے...... اوہارا آرام کرو۔" نک نے پوٹر کے مشورے کو نظر انداز کیا، کھڑا ہوگیا اور کلوزٹ کھول کے دیکھا۔

"تمہارا کافی خون ضائع ہوگیا ہے۔" پوٹر نے کہا۔

"میری شرٹ کہاں ہے؟"

"ظاہر ہے خون آلود شرٹ کچرے میں ہے۔" پوٹر نے جواب دیا۔

نک نے بائیں شولڈر پر بینڈیج دیکھی۔ ایمرجنسی روم میں جو ٹریٹمنٹ دیا گیا تھا، اس کے اثرات کم ہو رہے تھے۔ تاہم وہ یہاں نہیں رک سکتا تھا۔ پہلے قیمتی گھنٹے ضائع ہوگئے تھے۔

"تم آرام کرو، مجھے سنبھالنے دو۔" پوٹر نے کہا۔

"آخر تم اس حالت میں کیا کرو گے؟"

نک کا غصہ غم میں بدل گیا...... اس نے دیوار پر گھونسا مارا۔ "پوٹر وہ میرے ساتھ ہے...... میری بانہوں میں ہے۔"

"ہم برک مین کمپنی کو ٹریک کر رہے ہیں۔"

"تلاشی لی؟"

"وان ڈیم کے سگنل کا انتظار ہے۔"

"میں انتظار نہیں کرسکتا۔"

"کہاں جا رہے ہو؟ وہ بھی بیک اپ کے بغیر۔"

"قمیص اور گن ادھار دو مجھے۔" نک نے کہا۔

دونوں ایلیویٹر کے قریب تھے۔ وہاں ٹاراسوف برآمد ہوا۔

"سر۔" وہ بولا۔ "نئی اطلاع ہے۔"

"اب کیا ہوا؟"

"برک مین بلڈنگ میں فائرنگ ہوئی ہے۔" نک اور پوٹر نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"مائی گاڈ...... سارا......"

"وان ڈیم کہاں ہے؟" پوٹر نے سوال کیا۔

"نہیں معلوم، اس کے نمبر سے جواب نہیں آرہا۔"

"اوکے، موو ناؤ...... اوہارا مجھے نہیں معلوم کہ میں تمہیں ناپسند کرنے کے باوجود تمہارے لیے اپنا کیریئر کیوں داؤ پر لگا رہا ہوں۔ لیکن تم صحیح کہہ رہے ہو۔ یہ حرکت کا وقت ہے۔ ہم وان ڈیم کا انتظار نہیں کرسکتے۔" پوٹر نے کہا۔ "یہ آف دی ریکارڈ ہے۔" اس نے تیز نظروں سے ٹاراسوف کو تنبیہ کی۔

تینوں پارکنگ کی طرف جا رہے تھے۔ "ریڈیو پر ٹیم کو آپریشن کے لیے الرٹ کردو۔" پوٹر نے کہا۔

☆☆☆

تھڈ...... ڈ...... سارا پشت کے بل قریبی چھت پر گری۔ اُسے یقین نہیں آیا کہ وہ زندہ ہے۔ وہ کچھ دیر یونہی لیٹی رہی۔ آسمان اور ستارے نظروں کے سامنے گھوم رہے تھے۔ دو بار گرنے کے بعد وہ کمرے کی کھڑکی سے پندرہ فٹ نیچے آگئی تھی۔ برونی کھڑکی میں تھا۔ وہ اکیلا نہیں تھا۔ کچھ اور آوازیں بھی تھیں جنہیں وہ ہدایات دے رہا تھا۔ آوازیں نیچے تاریکی سے ابھر رہی تھیں۔ غالباً وہ سارا کی باڈی تلاش کر رہے تھے۔ ناکامی کے بعد ان کی توجہ چھتوں کی طرف مبذول ہوگئی۔ صبح کاذب کے آثار قریب تھے۔ سارا کھڑی ہوگئی۔ روشنی ہوتے ہی مشکل کھڑی ہوجاتی۔ وہ

رینگتی ہوئی قریبی اگلی چھت پر چلی گئی۔ دھند بھی اس کی مددگار تھی۔ لباس بھیگ چکا تھا۔ ٹھنڈ لگ رہی تھی، نہ درد محسوس ہو رہا تھا۔ دہشت کے باعث ایک ہی احساس تھا کہ جان بچائی جائے...... کسی بھی طرح۔ سارا نے اس کے دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھا اور زور لگایا۔ کچھ بھی نہیں ہوا۔ آسمان پر روشنی جھلکنے لگی تھی۔ کسی کی مردانہ آواز آئی۔ اسے دیکھ لیا گیا تھا۔ اس کا دماغ کام نہیں کر رہا تھا۔ وہ اگلی چھت پر گئی۔ سامنے سلیٹ کے مانند سیدھی عمودی دیوار تھی۔ کافی اوپر دیوار پر ایک کھڑکی تھی۔ ٹاپ پر ایک اینٹینا تھا۔ سپاٹ عمودی دیوار پر چڑھنا ناممکن تھا۔ آوازیں قریب آرہی تھیں۔ وہ پلٹی اور برونی کو جھپٹتے دیکھا۔ سارا کی حالت پنجرے میں پھنسے ہوئے پرندے کے مانند تھی۔ برونی دوسری چھت پر تھا۔ سارا نے چھت سے دوسری سمت جھانکا۔ دور سائڈ واک اس کا انتظار کر رہی تھی۔ برونی اس کے سر پر تھا۔ کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی۔ برونی کی گن سڑک پر جا گری تھی۔ کاش وہ اُڑ سکتی۔

معاً آنسو بھری آنکھوں سے اس نے اینٹینا کا سیاہ تار دیکھا۔ کیا وہ اس کا بوجھ اٹھا لے گا؟ سارا کی ہچکچاہٹ لمحاتی تھی۔ برونی اس کے بہت قریب تھا۔ سارا نے بلاتامل دونوں ہاتھوں سے تار دبوچا، دونوں پیر دیوار پر ٹکائے...... ذرا پھسلی، پھر اوپر چڑھتی چلی گئی۔ اس کے جسم کی توانائی کا ہر ذرہ اس بات پر مرکوز تھا کہ وہ پھسل نہ جائے...... وہ ٹاپ پر پہنچ کر اینٹینا کے پاس لیٹ گئی۔ اس کی سانس سینے میں نہیں سما رہی تھی۔ برونی اوپر آجاتا تو بغیر گن کے بھی بہ آسانی اسے مار سکتا تھا لیکن وہ باخبر تھی کہ ماگس اسے زندہ رکھنا چاہتا ہے۔

سارا میں اتنی سکت نہیں تھی کہ برونی کو اوپر آتے دیکھ سکے۔ دفعتاً اسے احساس ہوا کہ اینٹینا کی ٹاپ کا حدود اربعہ بہت مختصر تھا۔ ذرا سی غفلت اسے گہرائی میں پھینک سکتی تھی۔ سارا نے تار چھوڑ کر اینٹینا کا مضبوط اسٹینڈ پکڑ لیا۔ نیچے سے فائر ہوتا تب بھی امکان تھا کہ گولی اسے لگتی...... وہ لیٹی رہی۔ اس کی سماعت سے سائرن کی آواز ٹکرائی جو بہت مدھم تھی۔ برونی نے بھی وہ آواز سن لی۔ وہ بڑبڑاتا ہوا تار کے سہارے اوپر چڑھنے لگا۔ سارا نے بھی دیکھ لیا۔ وہ پاگلوں کی طرح تار کو اینٹینا سے الگ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ سائرن کی آواز بلند ہوتی جا رہی تھی۔ سارا کو تھوڑا وقت درکار تھا۔ تاہم برونی پہلے چھت تک آگیا۔ برونی کی آنکھوں میں نفرت تھی نہ غصہ۔ آنکھوں سے اجل جھانک رہی تھی۔

"نہیں...!" سارا چلائی اور جھپٹ کر ناخنوں سے اس کا چہرہ نوچنے لگی۔ برونی نے اس کی کلائی جکڑ لی۔ سارا کا توازن خراب ہوا اور برونی ٹاپ پر چڑھ گیا۔ لمحہ بھر کے لیے دونوں ایک دوسرے کے مدِمقابل کھڑے تھے۔ دونوں میں سے ایک کو مرنا تھا۔ اس کا ہاتھ جیکٹ میں گیا اور چاقو کے ساتھ باہر آیا۔ سارا نے ایک قدم پیچھے ہٹایا۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ پیچھے کتنی جگہ ہے۔ سارا کے ہاتھ دفاعی انداز میں پھیل گئے۔ برونی کا وار کلائی پر کٹ لگا گیا۔ وہ گھٹنوں کے بل گری۔ وہ عین اس کے سر پر کھڑا تھا۔ برونی کو جلدی نہیں تھی۔ وہ سارا کے گلے پر چھری پھیر کر اسے آسان موت سے ہمکنار نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس کا مذکورہ ارادہ غلطی میں بدل گیا۔ سارا کے بارے میں اندازہ بھی غلط نکلا۔ پیر کے نیچے آکر چیونٹی بھی کاٹ لیتی ہے۔ وہ چاقو ہاتھوں میں تولتے ہوئے بے بس شکار کو دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔ سارا کے لیے تمام امکانات اختتام پذیر ہو چکے تھے۔ مختصر چوکور جگہ پر وہ کہاں جاتی۔ برونی لات بھی مارتا تو وہ نیچے گہرائی میں سڑک پر جا گرتی۔ اس خیال نے ایک نئے خیال کو جنم دیا۔ بچاؤ آخری جبلی حربہ...... وہ چیخ مار کر گھٹنوں کے بل ہی آگے جھپٹی...... جسم و جان کی تمام قوت سے وہ برونی کے گھٹنوں سے ٹکرائی۔ قاتل کی ایک ٹانگ مڑی۔ اس نے توازن برقرار رکھنے کی کوشش کی۔ سارا نے چیخ مار کر مڑی ہوئی ٹانگ کے نیچے پر حملہ کیا۔ اس کا ٹخنہ مڑا۔ وہ کنارے سے زیادہ دور نہیں تھا۔ گرتے گرتے اس نے کنارہ تھامنے کی کوشش کی۔ چاقو گر گیا تھا۔ لمحہ ضائع کیے بغیر سارا نے چاقو اٹھا کر اس کے ہاتھ میں گھونپ دیا...... گرتے وقت اس کی آنکھیں سارا کی آنکھوں سے ملیں۔ ایک ساعت کے لیے۔ قاتل آنکھوں میں بے پناہ حیرت کے ساتھ اجل کی دیوی رقصاں تھی۔ وہی رقص جسے وہ اپنے شکار کی آنکھوں میں دیکھ کر حظ اٹھاتا آیا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف تھے...... پھر وہ نیم تاریکی میں ڈوب گیا۔ سارا نے سختی سے آنکھیں بند کر لیں۔ ذرا دیر بعد نیچے سڑک پر کسی چیز کے ٹکرانے کی آواز آئی۔ درندے کی آخری چیخ کافی دیر تک سارا کی سماعت میں گونجتی رہی...... وہ نیم جان ہو کر لیٹ گئی۔ کائنات گویا اس کے گرد چکرا رہی تھی۔ اس نے رخسار ٹھنڈے فرش پر ٹکا دیا۔ اچانک اسے سردی کا احساس ہوا۔ بدن میں توانائی کی رمق باقی نہیں بچی تھی۔ وہ لیٹی رہی۔ نک کی پکار نے اسے ہلنے پر مجبور کیا۔ کیا وہ خواب دیکھ رہی ہے۔ وہ تو مر چکا تھا۔ وہ آہستہ سے اٹھی۔ نک سڑک پر

کھڑا دونوں ہاتھ لہرا رہا تھا۔
اُجالا اتنا تھا کہ وہ اسے پہچان گئی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ چلے۔ وہ چیخنا چاہتی تھی لیکن حلق میں جیسے گولا پھنس گیا۔ وہ پہلے کبھی اس طرح پھوٹ پھوٹ کر نہیں روئی تھی۔ نک زندہ تھا۔

''سارا حرکت مت کرو...... ہم نے فائر ٹرک منگوایا ہے۔ وہ تمہیں نیچے اتار لے گا۔'' نک نے چیخ کر کہا۔ ''وہ سر ہلا کر رہ گئی۔ کہانی انجام پذیر ہو چکی تھی لیکن وہ ماگس کو بھول گئی تھی۔ پولیس کی تین کاریں مزید آگئیں۔

اچانک دھماکا سا ہوا۔ سارا مڑی۔ ماگس اس چھت پر نظر آرہا تھا جہاں اینٹینا والے اونچے چبوترے پر سارا موجود تھی۔ اس کے ہاتھ میں رائفل تھی۔ اس رخ سے صرف وہ اُسے دیکھ سکتی تھی۔ چند سیکنڈ تک وہ اسے گھورتا رہا پھر ڈرامائی انداز میں رائفل بلند کی۔ سائمن نہ سہی اس کی بیوی سہی...... سائمن تو سارا کی موت پر تڑپے گا...... کم یا زیادہ۔ انتقام کا آخری مرحلہ رہ گیا تھا۔ سارا سکتے کے عالم میں رائفل کو تک رہی تھی۔ کہیں بہت دور نک اس کا نام لے کر چیخ رہا تھا۔

رائفل کا دھماکا پُرشور تھا لیکن درد نہ تکلیف۔ کیا وہ بے حس ہو چکی ہے۔ پھر اس کی بصارت نے گویا دھوکا کھایا۔ ماگس لڑکھڑا کر گرا۔ اس کی شرٹ خون سے رنگین ہو رہی تھی۔ رائفل اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ چند لمحوں میں وہ بے حس و حرکت ہو گیا۔ ایک اور چھت کی بلندی پر کوئی چیز منعکس ہوئی۔ سارا کی توجہ مبذول ہو گئی۔ سورج کچھ اور بلند ہو چکا تھا۔ دو عمارت کے فاصلے پر کوئی آدمی کھڑا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھوں میں موجود رائفل جھکا لی۔ ہوا اس کے بالوں اور شرٹ سے کھیل رہی تھی۔ وہ سارا کو دیکھ رہا تھا۔ سارا اس کے نقوش پہچان نہ سکی۔ تاہم اُس کے دل کی دھڑکنوں نے بتا دیا کہ وہ کون ہے...... وہ پیچھے ہٹ رہا تھا۔ سارا نے ہاتھ پھیلا دیا۔ واپس آجاؤ۔''

''جیفری!'' وہ چلّائی۔ ''نہیں' مت جاؤ۔ جیفری واپس آجاؤ۔'' وہ چیختی رہی۔ چلّاتی رہی، آخری جھلک اس کے سنہرے بالوں کی تھی پھر وہ غائب ہو گیا۔

☆☆☆

رائفل کے دھماکے نے نیچے سڑک پر ہلچل مچا دی۔ نک کی رگوں میں لہو جم گیا۔ ''کیا ہو رہا ہے؟'' وہ چلّایا۔

پوٹر نے ٹاراسوف کی جانب دیکھا۔ ''کون پاگل فائرنگ کر رہا ہے؟''

''سر ہم میں سے کوئی نہیں ہے۔''

ڈچ پولیس مین نے بھی تردید کی۔ نک نے اوپر دیکھا۔ سارا زندہ تھی۔ بدحواسی میں اس نے اطراف کی کھڑکیوں میں جھانکا۔

''پوٹر، کچھ کرو۔'' وہ بے قرار ہوا جا رہا تھا۔

''ٹاراسوف۔'' پوٹر نے بلند آواز میں کہا۔ ''اپنے آدمی اوپر لے جاؤ۔ دیکھو کیا ہو رہا ہے۔'' پھر وہ ڈچ آفیسر کی طرف مڑا۔ ''فائر ٹرک کب تک پہنچے گا؟''

''پانچ سے دس منٹ۔''

☆☆☆

سارا اسپتال میں تھی۔ اُسے ڈاکٹر کے علاوہ ماہرِ نفسیات کی بھی ضرورت تھی۔ اس نے کسی چھت پر بھوت دیکھا تھا۔ التباسی نظر کہا جا سکتا تھا۔ ہسٹریا کے امکانات واضح تھے۔ اسے نارمل ہونے میں مہینے سے زیادہ وقت لگ سکتا تھا۔

ماگس اور اس کے چار آدمی مرے تھے اور چار گرفتار تھے۔ پوٹر کا دماغ ماؤف تھا کہ ماگس نے خودکشی کیوں کی؟ بہرحال لیب رزلٹ کے بعد یہ سوال حل ہو جانا تھا۔ ''بھوت۔'' سارا کے سوا کسی نے نہیں دیکھا تھا۔

''مسٹر پوٹر؟''

پوٹر نے گردن گھمائی۔ وہ ڈچ پولیس مین تھا۔ ''میرا خیال ہے کہ کوئی امریکی آپ سے ملنا چاہتا ہے۔''

پوٹر باہر نکلا، آدمی کی پشت نظر آرہی تھی۔ وہ کھڑکی کے قریب کھڑا تھا۔ وہ سیاہ لباس میں تھا۔ بالوں کا رنگ سنہری تھا۔ پوٹر کے دماغ میں کلبلاہٹ ہونے لگی۔ پوٹر اُسے لے کر ایک کمرے میں آگیا اور دروازہ بند کر دیا۔

''کیا مجھ سے ملنا ہے؟''

''ہیلو، مسٹر پوٹر۔'' وہ مسکرایا۔ پوٹر دنگ رہ گیا۔ وہ گونگوں کی طرح اسے دیکھ رہا تھا۔ کیا اس نے بھی بھوت دیکھنا شروع کر دیے ہیں۔

اس کے سامنے سائمن ڈانس کھڑا تھا۔

سائمن نے کہانی کے پیچ و خم اُجاگر کرنے میں ایک گھنٹا لیا۔

''میرے خیال میں تم اِن حقائق کی قدر کرو گے۔'' اس نے کہا۔ ''بدلے میں تم مجھ پر ایک احسان کر سکتے ہو۔''

''تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟''

''پہلے صرف شک تھا۔ جو وقت اور واقعات کے ساتھ گہرا ہوتا گیا۔ میں نے طے کر لیا کہ کسی پر بھروسا نہیں کروں گا۔ میرا مطلب سی آئی اے سے ہے...... بات بہت

اوپر چلی گئی تھی۔"
"ہائی لیول؟"
"وان ڈیم۔"
"کیسے؟"
"سائمن نے شانے اُچکائے۔" ایک آدمی آدھی رات کو فون بوتھ پر کیوں جائے گا؟"
"ایسا کب ہوا؟"
"پچھلی رات جب میں نے اوہارا کو ٹپ دی تھی۔"
"میرا قصور ہے۔" پوٹر نے کہا۔ "وان ڈیم کو میں نے بتایا تھا۔"
سائمن نے سر ہلایا۔ "ابتدا میں آدھی رات کو اسے فون بوتھ استعمال کرتے دیکھ کر میں سمجھا نہیں...... بعدازاں مجھے پتا چلا کہ برونی اور اس کے آدمی کا سیامورو کی طرف رواں ہیں۔ یقیناً وان ڈیم نے ماگس کو کال کی تھی۔"
"دیکھو یہ کافی نہیں ہے۔ مجھے اور شواہد درکار ہیں اور بھی۔"
سائمن نے سگریٹ سلگائی۔ "وان ڈیم مال دار شخص تھا۔ اس کی بیوی نے اس کے لیے ملینز رقم چھوڑی تھی۔ وہ مری تو اس وقت جوان تھی۔ موت میں جرم کی ملاوٹ تھی لیکن وان ڈیم ملک سے باہر تھا۔ اگر تم گہرائی میں جاؤ تو جان جاؤ گے کہ کلاڈیا کو وان ڈیم نے مروایا تھا۔ بعد میں سی طرح یہ بات ماگس کے علم میں آگئی اور اس نے وان ڈیم کو بلیک میل کرنا شروع کر دیا۔ ماگس کو اندرونی انفارمیشن چاہیے تھیں اور وان ڈیم کا محرک بیوی کی دولت تھی۔"
"وان ڈیم کے لیے مجھے فوراً ایکشن لینا چاہیے۔"
پوٹر نے عندیہ دیا۔
"جلد بازی کی ضرورت نہیں۔ ممکن ہے اب تک وہ غائب ہو چکا ہو۔"
"اور تم؟"
"ایوی میرے لیے سب کچھ تھی۔ میں نے اُسے کھو دیا۔"
"لیکن سارا تو ہے؟"
سائمن نے نفی میں سر ہلایا۔ "میں اس کے لیے بہت تکلیف کا باعث بنا ہوں۔ لیب رپورٹ تمہیں بتا دے گی کہ ماگس اپنی رائفل کی گولی سے نہیں مرا۔ مجھ سے وعدہ کرو کہ یہ حقیقت سارا تک نہیں پہنچے گی۔"
"کیا خدا حافظ بھی نہیں کہو گے؟"
"زیادہ مہربانی یہ ہوگی کہ میں اُس کے سامنے نہ جاؤں۔" اوہارا اچھا آدمی ہے۔" سائمن نے کہا۔ "وہ دونوں ساتھ خوش رہیں گے۔"

پوٹر نے سر ہلایا۔ سائمن ایک بات بتاؤ، کیا تم نے سارا سے محبت کی تھی؟"
"نہیں، لیکن اس نے اس کا خیال رکھا تھا۔ مجھے اب جانا چاہیے۔" سائمن نے آخری کش لیا اور کھڑا ہو گیا۔
"اگر مجھے تمہاری ضرورت پڑے؟"
"مجھے افسوس ہے، مسٹر پوٹر......"
"لیکن میں تمہیں کیسے تلاش کروں گا؟"
سائمن دروازے میں رکا۔ پُرسوچ انداز میں مسکرایا اور بولا۔ "تم مجھے تلاش نہیں کر سکتے۔"

☆☆☆

سہ پہر کا وقت تھا جب سارا کی آنکھ کھلی۔ سفید پردوں پر سے ہوتی ہوئی اس کی نظر پاٹ پر گئی جس میں سرخ اور زرد رنگ کے ٹیولپ سجے ہوئے تھے۔ نک کرسی پر نیم دراز تھا۔
"سارا۔" اس نے سرگوشی کی۔
"اوہ نک، بستر کی ضرورت مجھ سے زیادہ تم کو ہے۔"
"تم کیسی ہو؟"
"عجیب لیکن محفوظ...... نک میں نے اُسے دیکھا تھا۔"
"تم بھوتوں پر یقین رکھتی ہو؟"
"نہیں۔"
"نک نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اگر وہ بھوت تھا تو مجھے اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔"
"آئی لو یو، نک...... لیکن کیا وہ واقعی بھوت تھا؟"
"سارا میں ان چیزوں پر یقین نہیں رکھتا لیکن وہ واقعی تم سے محبت کرتا تھا اور تمہیں خدا حافظ کہنے آیا تھا یا تم نے التباسی نظر کے تحت اسے خدا حافظ کہنا چاہا تھا۔"
"اب کیا پروگرام ہے؟"
"میں...... تم اور واشنگٹن میں ہمارا گھر...... اور ہاں تم نے اب بھی چشمہ لگایا ہوا ہے؟"
"کیوں؟"
"اتار دو۔"
"کیوں؟"
"مجھے تمہاری آنکھیں دیکھنی ہیں۔"
"کیوں؟"
"ان آنکھوں نے مجھے گرفتار کیا تھا۔"
"جھوٹ؟"
"نہیں...... سچ...... بڑا سچ...... بہت بڑا......"

آئینِ وفا

امجد رئیس

حسن و عشق کی پیہم کشمکش... گریز و کشش... ہزار اوج سے پستی تک... عقل و خرد کی چیرہ دستی... جذبوں کا مدّوجزر... تگ و تاز کی انتہا... اندیشہ و احتمال... افعال و انفعال۔ رہ گزر بھی لہو رنگ... خنجر بکف... شمشیر بدست... راہِ عشق و فنا میں وہ دلبں دلربا... آفتِ جاں، ستم گر... زہرہ نگاہ بھاگتی رہی... تابِ غم آزماتی رہی... اشک گراتی رہی... حسن و عشق کے پیچ و خم۔ تجسس و ابہام سحرناک... جو آخری سطر تک قارئین کو اپنے شکنجے میں مقید رکھیں گے...

رومان پرور...... فسوں گر...... سحر انگیز...... مثل طلسم...... حشر ساماں ناول کی تلخیص

سائمن ٹروٹ، کوسیما کے ڈیک پر کھڑا شبِ دیجور میں بلند ہوتے شعلوں کا نظارہ کر رہا تھا۔ وہ ساحل سے زیادہ دور نہیں تھے۔ آگ شدید تھی۔

کوسیما کے کیپٹن نے ٹروٹ سے کہا۔ ”آگ اسے تیزی سے سمندر بُرد کر دے گی۔“ وہ مڑا اور کوسیما کی رفتار بڑھانے کا حکم دیا۔

”کسی کے بچنے کا امکان کم ہے۔“ ٹروٹ نے کہا۔ شعلے فوارے کے مانند بلند ہو رہے تھے۔

”رفتار کم کرو، پانی میں تیل ہے۔“ کیپٹن نے کہا۔ کوسیما، آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہا تھا۔ پانی میں گویا چھوٹا سا آتش فشاں بنا ہوا تھا۔ آگ میں گھرے ہوئے بدقسمت جہاز کا نام میکس ہیولر تھا۔ وہ پانی کے اندر جا رہا تھا۔ چند منٹ بعد اس کا نام ونشان مٹ جانا تھا۔ وہ اسپینش واٹر سے دو میل دور تھے۔ وہاں پانی گہرا تھا۔ آخری لمحات میں ٹروٹ نے تاریکی میں حرکت کی معمولی جھلک دیکھی۔ جھلک میکس ہیولر سے دو سو گز دور تھی جو آگ کی روشنی کے باعث نظر آ گئی۔ فوراً بعد اسے کئی افراد کی چیخیں سنائی دیں۔

”یہاں...... ہم یہاں ہیں۔“ وہ ایک لائف بوٹ تھی۔ کیپٹن نے سرچ لائٹ لائف بوٹ پر مرکوز کر دی۔ دو بج رہے تھے۔ عملے نے کوسیما کا رخ پھیرا



اور لائف بوٹ سے پُرمسرت آوازیں بلند ہونے لگیں۔ وہ پانچ یا چھ تھے اور زندہ بچنے کے ہیجان میں مبتلا ہو گئے تھے۔

''یہ مکمل کر یو ہے؟'' اس نے پوچھا۔

''نہیں، دو مر گئے ہیں۔''

''تم لوگ کیوں بچ گئے؟'' ٹروٹ نے اپنے آدمیوں کو بہ آواز بلند اشارہ کیا۔ آٹومیٹک گن سے گولیاں بارش کی طرح برسیں۔ بچانے والے موت کے ہرکارے ثابت ہوئے۔ چیخ و پکار کے ساتھ سرخ رنگ اچھلنے لگا۔ بوٹ میں گولیوں سے سوراخ ہو گئے تھے جس کے باعث پانی بھرنے لگا اور لاشوں کو لے کر بوٹ بھی سمندر بُرد ہو گئی۔

''کام ختم، کیپٹن...... میرا خیال ہے اب......''

اچانک اس کی زبان بند ہو گئی۔ چند گز دور پانی کی آواز آئی...... جیسے کوئی مچھلی تڑپی ہو۔ کوئی چیز ابھر کر پانی میں غائب ہو گئی۔

''اس طرف۔'' ٹروٹ چیخا۔ ''فائر۔''

اس کے آدمی اُلجھن میں تھے۔ ''فائر کرو۔'' وہ پھر چلّایا۔ عملے کے ایک آدمی نے مذکورہ سمت میں ایک کلپ اسپرے کر دیا۔ ٹروٹ نے کچھ دیر جائزہ لیا۔ ''پورٹ کی طرف چلو۔'' ٹروٹ کی نگاہ وہیں تھی۔ پانی میں خفیف حرکت اس نے پھر دیکھی۔ مچھلی ہے شاید۔ وہ بڑبڑایا اور مطمئن ہو گیا۔

☆☆☆

وہ ایک معمولی سی چوری کی فرمائش تھی۔ جو ویرونیکا نے جورڈن سے کی تھی۔ اس کی زمرد آنکھوں میں آنسو جھلملا رہے تھے۔ تینتیس برس کی عمر میں اس کا حسن فتنہ پرور تھا۔

''ویرونیکا، میں یہ نہیں کر سکتا۔'' اس کا انکار متوقع تھا۔

''جورڈی پلیز۔'' اس نے التجا کی۔ ''سوچو کیا ہوگا اگر وہ خطوط اولیور کے ہاتھ لگ گئے۔''

''کچھ دن کی تلخی کے بعد حالات معمول پر آجائیں گے۔''

''اگر ایسا نہیں ہوا...... اگر طلاق ہو گئی؟''

''ویرونیکا تمہیں یہ افیئر شروع کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔''

''میرا خیال نہیں تھا کہ وہ کمینگی کا مظاہرہ کرے گا۔ یہ محبت نہیں تھی اور وہ محبت کا دعویٰ کر کے مجھے دھمکا رہا ہے۔ شریف آدمی ایسے ہوتے ہیں؟'' اس نے معصومیت سے سوال کیا۔

''نہیں، ویسے تم نے خطوط میں کیا لکھا ہے؟''

ویرونیکا کا سر جھک گیا۔ ''وہ جو نہیں لکھنا چاہیے تھا۔''

جورڈن نے اسے ترحم آمیز نظروں سے دیکھا۔

جورڈن کے تعلقات ویرونیکا سے تھے لیکن اس وقت وہ اکیس سال کی تھی۔ یہ سلسلہ جلد ختم ہو کر دوستی تک محدود رہ گیا تھا۔ اس نے اولیور سے شادی کر لی...... یہ ایک کلاسک جوڑ تھا۔ اولیور کی دولت اور ویرونیکا کا حسن...... جورڈن مطمئن تھا۔ اسے توقع نہیں تھی کہ ویرونیکا ایسی بچکانا حرکت کرے گی۔ اگر اولیور، ویرونیکا کو معاف بھی کر دیتا ہے تو عاشق نا ہنجار خطوط تقسیم کرنے کے لیے آزاد ہوگا۔

''کیا وہ اتنا ہی بُرا ہے؟''

''بہت زیادہ...... میں نے منہ بند کرنے کے لیے اسے رقم کی بھی پیشکش کی تھی۔ مجھے کسی دوست سے اس قسم کی مدد طلب نہیں چاہیے لیکن......''

''چوری۔'' جورڈن نے کہا۔

''جورڈی میں جانتی ہوں کہ اس نے خطوط کہاں رکھے ہوں گے، یہ دشوار کام نہیں ہے۔ تمہاری بہن کی ہفتے کو منگنی ہے۔ اس رات تم اسے مدعو کر سکتے ہو۔''

''میرل، گائے ڈیلینسی کو پسند نہیں کرتی۔'' جورڈن نے کہا۔

''کسی طرح اُسے بلالو...... یہاں چیٹ وِنڈ میں پھر وہ شیمپئن میں کھو جائے گا۔''

''اور میں چوری کے لیے اس کے گھر میں گھس جاؤں۔'' جورڈن نے نفی میں سر ہلایا۔ ''اگر میں پکڑا گیا؟''

''گائے کا اسٹاف ہفتے کو چھٹی کرتا ہے۔ تم ایک ہوشیار آدمی ہو۔ تم نے کبھی میرے کسی سیکرٹ کا فائدہ نہیں اٹھایا۔'' اس نے اعتماد کے ساتھ جورڈن کو دیکھا۔ ''اور تم ہی ہو جس پر میں اعتبار کر سکتی ہوں...... بولو، پلیز...... تم میرے لیے یہ کام کرو گے؟''

جورڈن نے تھکے ہوئے انداز میں پیشانی مسلی اور کرسی پر ڈھیر ہو کر بولا۔ ''سوچوں گا۔'' اس کی نظر ٹاوسٹوک فیملی کی پینٹنگ پر تھی۔ قابلِ قدر، معزز افراد، ان میں کوئی بھی چور نہیں تھا اب تک......

☆☆☆

مقررہ وقت پر سرونٹ کوارٹرز کی روشنیاں اندھیرے میں بدل گئیں۔ دیرینہ ملازم وائٹ مور کا

شیڈول یکساں تھا۔ اس نے مکان کا چکر کاٹ کر دروازے اور کھڑکیاں چیک کیں۔ کچھ وقت کچن میں گزارا۔ پھر تمام بتیاں گل کر دیں۔

ایک ہفتے سے کیلی رائس، اس کا روٹین چیک کر رہی تھی اور دس دن سے وہ گائے ڈیلنسی کے گھر کے گرد منڈلا رہی تھی۔ اب سوال یہ تھا کہ وائٹ مور نیند کی بانہوں میں ہلکورے کب لیتا ہے۔ باڑھ کے پیچھے سے وہ اٹھی اور قدم بہ قدم چٹانی سطح پر چڑھنا شروع کیا۔ ہوا میں نمی تھی اور گھاس بھیگی ہوئی تھی۔ اس کی چست پتلون رانوں سے چپکی ہوئی تھی۔ وہ آنے والے واقعات کے بارے میں سوچ رہی تھی اور ہیجانی کیفیت میں تھی مگر وہ باصلاحیت تھی اور پر اعتماد بھی۔ اسے یقین تھا کہ وہ پکڑی نہیں جائے گی۔ کام تھوڑا سا مشکل تھا مگر اس نے سر کر لیا تھا۔ وہ عمارت کے اندر داخل ہو گئی تھی۔

کیلی کو عالیشان بیڈ روم کی تلاشی کے لیے گھنٹوں درکار تھے۔ یہ ممکن نہیں تھا۔ اس نے رائٹنگ ٹیبل سے آغاز کیا۔ پھر ڈریسر، وارڈ روب...... وہ وارڈ روب کا دروازہ کھولنے والی تھی کہ ایک نامانوس آواز نے اس پر سکتہ طاری کر دیا۔ آواز دوبارہ آئی تو پہلے سے بلند تھی۔ کیلی نے بالکونی میں جھانکا اور پھرتی سے پلٹ کر وارڈ روب میں چھپ گئی۔

ونڈر فل۔ دوسرا چور...... کیا تیسرا بھی آئے گا؟ یہ اتفاق کیلی رائس کے گمان میں نہ تھا۔ آنے والا بالکونی کے راستے آ رہا تھا۔ کیلی بلند قیمتی وارڈ روب میں مزید پیچھے چلی گئی۔ ملبوسات اسے آڑ فراہم کر رہے تھے۔ کیلی کی صرف دھڑکنیں بول رہی تھیں۔

دھیرے سے فلیش لائٹ کی دھار ظاہر ہوئی، جو وارڈ روب کے کنارے سے ہوتی ہوئی درمیان میں رک گئی۔ کیلی کو پسینے کا احساس ہوا۔ وہ مرد کی جھلک بالکونی سے پرے پہلے ہی دیکھ چکی تھی۔ اس کے سر پر سنہرے بال تھے۔ کوئی وجیہہ اور جوان چور تھا لیکن وہ اس وقت وارڈ روب پر ہاتھ رکھ چکا تھا۔

اچانک وہ وارڈ روب کے پاس سے ہٹ گیا اور ڈریسنگ کی طرف چلا گیا۔ کیلی نے رکی ہوئی سانس خارج کی...... تجسس نے اسے جھانکنے پر مجبور کر دیا۔ چور بڑبڑاتے ہوئے درازوں کو کھنگال رہا تھا۔ کیلی نے اس کا پورا سراپا دیکھا اور دنگ رہ گئی۔ وہ کسی رخ سے نقب زن نہیں لگ رہا تھا۔ ٹیکیڈو جیکٹ اور بلیک بو ٹائی میں ملبوس...... وہ کسی کاک ٹیل پارٹی سے بھاگا ہوا مفرور نظر آ رہا تھا۔ معاً اس کی بڑبڑاہٹ مطمئن سرگوشی میں تبدیل ہو گئی۔

کیا وہ بھی ”آئی آف کشمیر“ کی تلاش میں آیا تھا لیکن اس نے کوئی لفافہ نکال کر جیب میں رکھا تھا۔ کیلی نے محسوس کیا کہ اس کی آمد کا مقصد پورا ہو چکا ہے اور وہ جانے کے لیے پر تول رہا ہے۔ اس نے تیزی سے وارڈ روب کا رخنہ بند کر کے دیکھنے کی کوشش کی۔ تاہم گھبراہٹ میں یہ ایک غیر متوازن حرکت ثابت ہوئی۔ اس کی پشت وارڈ روب کے عقب سے ٹکرائی۔ کیلی کی سانس رک گئی۔ فلیش لائٹ بجھ گئی تھی...... کچھ دیر بعد کسی نے وارڈ روب پر ہاتھ رکھا۔ ظاہر ہے ہاتھ چور کا تھا...... چور کیا ہیرو تھا۔ پتا نہیں یہاں کیوں گھس آیا تھا؟ فلیش لائٹ پھر روشن ہوئی اور وارڈ روب کا در کھول دیا گیا۔ لائٹ، کپڑوں میں سے جھلکتے کیلی کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ روشنی آنکھوں میں تھی، لہٰذا کیلی اسے دیکھنے سے قاصر تھی لیکن وہ دیکھ رہا تھا۔ دونوں بے آواز و بے حس و حرکت تھے۔

بالآخر ہیرو چور بولا۔ ”کون ہو تم؟“

وہ کسمسائی اور خاموش رہی۔ خاموشی بھی جواب تھا۔

جورڈن نے لائٹ کا رخ بدلا۔

”آخری بار پوچھ رہا ہوں...... کون ہو تم؟“

جواب میں جورڈن نے پُراسرار مسکراہٹ وصول کی جس میں شرارت کی آمیزش تھی۔ مسکراہٹ کے ساتھ ہی وہ بلی کے مانند اچھلی۔ غیر متوقع تصادم کے باعث جورڈن لڑکھڑا کر بستر پر گرا۔ کیلی بالکونی کی طرف لپکی۔ جورڈن نے جست لگائی اور ٹخنے کے پاس سے اس کی ٹانگ پکڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ دونوں زمیں بوس تھے۔ کشمکش کے دوران کسی کا ہاتھ میز کے پائے پر لگا...... کئی پین اور پنسل فرش پر گرے۔ جورڈن پھرتیلے چور پر چھا گیا جس نے بل کھا کر جورڈن کی ناف کے نیچے گھٹنا مارا۔ جورڈن اذیت کے مارے تڑپ اٹھا۔ حریف تقریباً آزاد ہو گیا تھا۔ قبل اس کے کہ تاخیر ہو جاتی، جورڈن نے بروقت چہرے کی جانب آتی ہوئی حریف کی کلائی تھام لی۔ اس کے گھونسوں سے بچتے ہوئے جورڈن نے ٹوپی پر ہاتھ مارا اور سن ہو گیا۔ ٹوپی کے نیچے سے اخروٹی رنگت کی لہردار زلفیں نکل کر بکھر گئیں۔

اندر آنے والی چاندنی میں اس کی حرکت کے ساتھ ریشمی زلفیں پارے کے مانند لہرا رہی تھیں۔ جورڈن عالم حیرت میں گھورتا چلا گیا......

لڑکی کا مچلنا کم ہو گیا۔ دونوں ایک ٹک ایک دوسرے

کو دیکھے جا رہے تھے۔ دونوں کا تنفس ناہموار تھا۔ دل کی دھڑکنیں آپس میں سرگوشیاں کر رہی تھیں۔

اسے پہلے کیوں احساس نہیں ہوا کہ اس کے نیچے ایک نرم گرم نسوانی بدن ہے۔ اچانک وہ بولی۔ ''چھوڑو مجھے۔''

''پہلے بتاؤ، کون ہو تم؟''

جواباً وہ مسکرائی۔ سانسوں کی مہک...... چہرہ بہت قریب تھا۔ قدموں کی آہٹ نے جورڈن کی سوچ کا شیرازہ بکھیر دیا۔ بہکے حواس واپس جگہ پر آ گئے۔ شور شرابے سے یقیناً بٹلر کی آنکھ کھل گئی تھی۔

''کیا ہو رہا ہے؟ کون ہے وہاں؟''

پلک جھپکتے ہی دونوں اپنے قدموں پر آ گئے اور بالکونی کی جانب لپکے۔ لڑکی ریلنگ پر پہلے پہنچ گئی۔ اس کی حرکات میں بندر کی لپک جھپک تھی۔ جب جورڈن درخت کے سہارے زمین تک پہنچا، وہ دوڑتی ہوئی لان کراس کر رہی تھی۔ تاہم باڑھ تک پہنچتے پہنچتے جورڈن نے اسے جا لیا۔

''کیا کر رہی تھیں وہاں؟'' اس نے سوال کیا۔

''تم کیا کر رہے تھے؟'' لڑکی نے الٹا سوال کیا۔

عقب میں بیڈروم کی بتیاں روشن ہو گئیں۔

''چور، بدمعاش، میں پولیس کو فون کر رہا ہوں۔''

''میں پولیس کا انتظار نہیں کر سکتی۔'' وہ بولی اور باڑھ پھلانگ کر درختوں کی جانب بھاگی۔ جورڈن نے گہری سانس لی اور اس کے پیچھے دوڑا...... وہ ایک ناہموار علاقہ تھا۔ درخت، جھاڑیاں، شاخیں، پتھر...... دراڑیں۔ دونوں ایک میل تک اُچھلتے کودتے، جھکتے...... بچتے بچاتے، چکراتے دوڑتے رہے۔ دونوں کی سانس بحال ہوئی تو جورڈن ہم کلام ہوا۔

''ہم م...... م...... تو گزر بسر کے لیے تم یہ کام کرتی ہو؟''

لڑکی نے پُرسکون انداز میں جواب دیا۔ ''اگر تم مجھے چور سمجھ رہے ہو تو غلطی پر ہو۔'' دونوں پہلی بار نارمل انداز و حالات میں بات کر رہے تھے۔ جورڈن اس کی سُریلی آواز سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

''یہ چور نہیں ہو سکتی۔'' جورڈن نے سرگوشی کی۔

''کیا کہا؟'' پھر وہی ساز کی جھنکار۔

''لیکن تمہارا عمل اور لباس...... چہرے کی حالت؟ یہ ایک چور کا حلیہ ہے۔'' وہ بولا۔

''میں چور نہیں ہوں۔'' اس نے اضمحلال سے کہا اور پتھر سے ہٹ کر ایک درخت کے ساتھ ٹیک لگا لی۔ ''کیا تم چور ہو؟''

''یقیناً نہیں۔'' وہ مسکرایا۔

''لباس اور حلیے کا سہارا لے رہے ہو؟''

''نہیں، میں چور نہیں ہوں...... وہ بس ایک عملی مذاق تھا۔''

وہ ابھی تک مشکوک نظروں سے جورڈن کو تک رہی تھی۔

''ڈریسنگ میں سے تم نے کیا نکالا تھا؟'' اس نے سوال کیا۔

جورڈن نے ٹھنڈی سانس بھر کے جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ فوراً ہی لڑکی حرکت میں آئی اور راہِ فرار کی تیاری کی۔

''ارے نہیں، کوئی ہتھیار نہیں ہے۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔ یہ محض ایک پاؤچ ہے۔'' جورڈن نے یقین دہانی کرائی۔

''اب تم بتاؤ، چور ہو؟''

''نہیں، کچھ ثابت کرنا تھا۔''

''اچھا کیا؟''

''یہی کہ مسٹر گائے ڈیلنسی کو سیکیورٹی سسٹم کی ضرورت ہے اور میری کمپنی یہ کام کر سکتی ہے...... خوب اچھی طرح۔''

''تم سیکیورٹی کمپنی کے لیے کام کرتی ہو؟'' جورڈن ہنس پڑا۔ ''کون سی کمپنی؟''

لڑکی کے موتی جیسے دانت بھی جھلک دکھلا گئے۔ ''میں نیمروڈ ایسوسی ایٹس کے ساتھ کام کرتی ہوں۔'' وہ جانے کے لیے مڑی۔

''رکو، مس...... تمہارا نام تو معلوم ہی نہیں ہوا۔''

لڑکی نے الوداعی انداز میں ہاتھ ہلایا۔ ''اور تمہارا بھی۔'' وہ گھاس پر دوڑ پڑی۔ ''ایسے ہی چلنے دو۔''

جورڈن نے تھکے ہوئے انداز میں ہاتھ ہلایا۔ کیا لڑکی کو جانے دینا چاہیے تھا؟ مگر وہ کیا کرتا، اس کی گاڑی اس مقام سے نصف میل دور تھی۔ اسے چیٹ ونڈ، آبائی جاگیر پر پہنچنا تھا۔ پارٹی اس نے مس کر دی تھی۔ تاہم ویرونیکا کے لیے وہ خطوط حاصل کرنے میں کامیاب رہا تھا۔

☆☆☆

جورڈن کا خیال غلط نکلا۔ چیٹ ونڈ پر پارٹی جوبن پر تھی۔ وہ ڈرائیو وے میں کھڑا سوچ رہا تھا کہ کس جانب سے

اندر قدم رکھے۔ اپنا حلیہ درست کرتے ہوئے اس نے سامنے سے ہال میں جانے کا فیصلہ کیا۔ خوش قسمتی سے وہاں کوئی نہیں تھا۔ اس نے دبے قدموں ہال روم کراس کیا اور گھومتی سیڑھیوں پر قدم رکھا۔ ابھی وہ دوسری منزل پر پہنچا تھا کہ عقب سے ایک نسوانی آواز نے اسے ساکت کر دیا۔

''جورڈی، تم کہاں غائب ہو گئے تھے؟''

جورڈن خاموشی سے مڑا۔ نیچے اس کی بہن بیرل کھڑی تھی۔ وہ میک اپ اور لباس کے انتخاب میں ہمیشہ سے زیادہ حسین دکھائی دے رہی تھی۔ ایک ماہ قبل رچرڈ وولف کے ساتھ منگنی کے بعد سے مسکراہٹ مستقل بیرل کے لبوں پر کھیلتی رہتی تھی اور جورڈن دیکھ رہا تھا کہ اس وقت بہن کا حسین چہرہ مسکراہٹ سے عاری تھا۔

جورڈن کی شکن آلود جیکٹ، پتلون پر گرد اور جوتوں کی کیچڑ...... بیرل کی نگاہوں کی زد میں تھیں۔ اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے سوال کرتے ہوئے ڈر لگ رہا ہے۔''

''تو سوال نہ کرو۔'' جورڈن نے کہا۔

''لیکن یہ ضروری بھی ہے۔'' وہ بولی۔ ''کیا ہوا ہے تمہارے ساتھ؟''

وہ پلٹ کر سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ ''میں چہل قدمی کے لیے نکل گیا تھا۔''

''بس اتنا ہی؟ پہلے تم نے فرمائش کی کہ گائے کو بھی مدعو کیا جائے...... جو مے نوشی اس طرح کرتا ہے جیسے پانی پیا جاتا ہے۔ خواتین کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا بھی عادی ہے اور پھر تم غائب ہو گئے۔ اب اس حالت میں نمودار ہوئے ہو۔'' وہ بھی سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔

''بیرل۔'' اس نے ٹھنڈی سانس بھری اور رخ اس کی جانب پھیرا۔ ''گائے کے بارے میں، میں دل سے معذرت خواہ ہوں لیکن مجھے اپنا منہ بند رکھنا ہے۔ میں کسی کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچا سکتا۔''

''ہونہہ، کپڑے تبدیل کر لو۔ قبل اس کے کہ کوئی اور تمہیں اس حال میں دیکھے۔ وہ مڑی اور واپس چلی گئی۔ اپنے پیچھے دروازہ اس نے بند کر دیا تھا۔

جورڈن نے سر جھکا کر نیچے دیکھا۔ کھلی جیکٹ کے بٹن کے سوراخ میں ایک پتا سبز جھنڈے کے مانند اٹکا ہوا تھا۔ آدھی رات گزر چکی تھی۔ پارٹی جاری تھی۔ شیمپئن کا دور چل رہا تھا۔ جورڈن نے نیا سوٹ زیب تن کیا۔ بال سنوارے اور پارٹی میں شامل ہو گیا۔ کسی نے اس کی غیر حاضری کو محسوس نہیں کیا تھا۔ اس کا رخ بوفے ٹیبل کی طرف تھا۔ خوشبو کا جھونکا آیا اور کسی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ جورڈن پلٹا۔ وہ ویرونیکا تھی۔ ''کیا بنا؟'' اس نے بے تابی سے سرگوشی کی۔

''تمہاری اطلاع نامکمل تھی۔ میں پکڑا جا سکتا تھا۔''

جورڈن نے جواب دیا۔ ''وہاں ایک اور ملازم تھا۔''

''اوہ، نو......'' وہ کراہ اٹھی۔ ''یعنی کام نہیں ہوا؟''

''خیر کام تو ہو گیا۔''

''گریٹ۔'' خوشی کے رنگ اس کے چہرے پر بکھر گئے۔ مسکراہٹ لوٹ آئی۔ ''اوہ جورڈی۔'' اس نے بانہیں اس کے گلے میں حمائل کر دیں۔ ''تم نے مجھے نئی زندگی دی ہے۔''

معاً جورڈن نے ویرونیکا کے شوہر اولیور کی جھلک دیکھی اور ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ ''اولیور آ رہا ہے۔'' جورڈن نے سرگوشی کی۔

''آنے دو۔'' ویرونیکا ہزار واٹ کی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر مڑی۔ ''ڈارلنگ، کہاں ہو تم...... میں نے تو تمہیں کھو دیا تھا۔''

''لگ تو نہیں رہا۔'' اولیور نے مشتبہ نظروں سے جورڈن کو دیکھا۔ اولیور اپنی زوجہ محترمہ سے بیس برس بڑا تھا۔ تاہم وہ ویرونیکا کا ہاتھ جیتنے میں کامیاب رہا تھا۔ اس ہاتھ میں اب ہیرے جگمگا رہے تھے۔

''کافی دیر ہو گئی ہے۔ اب ہمیں چلنا چاہیے۔'' اس نے خمار آلود آواز میں کہا۔

''ابھی تو رات بھیگی ہے، ڈارلنگ۔'' ویرونیکا نے مستی بھرے انداز میں کہا۔

''میں تھک گیا ہوں۔ صبح ایک ضروری میٹنگ بھی ہے۔''

''ٹھیک ہے، چلتے ہیں۔'' ویرونیکا نے شوخ نظروں سے جورڈن کو دیکھا۔ ''میرا خیال ہے کہ آج میں پُرسکون نیند لوں گی۔''

'ہاں اپنے شوہر کے ساتھ......' جورڈن نے سوچا۔ اور گلاس لے کر ہال میں چکرانے لگا۔ اُسے گائے نظر آیا...... جو مسز بکسوم کے ساتھ خوش فعلیوں میں مگن تھا، پھر اس کی نظر رچرڈ پر گئی اور وہ ہونے والے بہنوئی کی جانب بڑھ گیا۔

''کیا تم نے کسی سیکیورٹی فرم نیمروڈ ایسوسی ایٹ کے بارے میں سنا ہے؟'' اس نے رچرڈ سے سوال کیا۔

''نہیں، میں نے نہیں سنا لیکن تمہارے لیے میں

چیک کر کے بتا سکتا ہوں۔'' رچرڈ نے کہا۔

''میں ممنون ہوں گا۔''

رچرڈ پُرسوچ انداز میں جورڈن کو دیکھ رہا تھا۔ رچرڈ کا انٹیلی جنس پس منظر بیدار ہو رہا تھا۔ سوالات اس کے ذہن میں اُمڈنا شروع ہو گئے تھے۔ جورڈن نے خفیف سی پریشانی محسوس کی۔

اس اثنا میں بیرل بھی دونوں کے قریب آگئی۔

رچرڈ، بجلیاں گراتی اپنی دلربا منگیتر کی طرف متوجہ ہو گیا۔

جورڈن نے گلاس خالی کیا اور سوڈا واٹر کے لیے اطراف میں نظر گھمائی۔ نگاہ انکل ہیو پر ٹھہر گئی۔ جو اس خوشی کے موقع پر میزبانی کے فرائض انجام دیتے ہوئے خوب چہک رہے تھے۔

دفعتاً گائے انکل ہیو سے بات کرنے لگا۔ اس کے چہرے پر بدمزگی کے آثار واضح تھے۔ کچھ دیر بات کرنے کے بعد وہ لمبے ڈگ بھرتا ہوا باہر نکل گیا۔

''کیا معاملہ ہے؟'' جورڈن نے استفسار کیا۔ بیرل نے انکل کو دیکھا جو انہی کی طرف دیکھ رہے تھے۔ چہرے پر سنجیدگی تھی۔ وہ ان تینوں کے قریب چلے آئے۔

''خوب صورت شام کا انجام اچھا نہیں ہوا۔'' ان کی بڑبڑاہٹ سنائی دی۔

''کیا ہو گیا؟'' بیرل کا سوال تھا۔

''گائے ڈیلنسی کے آدمی کی کال تھی۔ اس نے چوری کی رپورٹ کی ہے۔ بٹلر بھی گھر پر تھا۔ کوئی بالکونی کے راستے ماسٹر بیڈ میں گیا تھا۔''

''کچھ چرایا گیا ہے؟'' رچرڈ نے سوال کیا۔

''ابھی تک ایسا کچھ سامنے نہیں آیا لیکن یہاں کسی پر شک کیا جا سکتا ہے۔''

''شک؟'' جورڈن نے قہقہہ لگایا۔ ''لیکن کیوں؟''

''اگر ہم اُسے آج رات یہاں مدعو نہ کرتے تو چور کو اس کے گھر میں گھسنے کا موقع نہ ملتا۔''

''عجیب بات ہے۔'' جورڈن نے کہا۔

''جورڈن نے مسکراتے ہوئے سوڈا واٹر کا سپ لیا۔

تاہم وہ دیکھ رہا تھا کہ بیرل متواتر اسے گھورے جا رہی تھی۔ اس کی نظروں میں شک کا رنگ نمایاں تھا۔

☆☆☆

کیلی ہوٹل کے کمرے میں داخل ہوئی تو فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ فون تک پہنچنے سے پہلے ہی گھنٹی بند ہو گئی۔ تاہم اسے علم تھا کہ گھنٹی پھر بجے گی۔ ٹونی بے قرار ہو گا جبکہ وہ فوراً ہی بات کرنے کے لیے تیار نہیں تھی۔ اگرچہ اسے جواب دینا ہی تھا...... جو کچھ ہوا، وہ قطعی غیر متوقع تھا۔

وہ باتھ روم میں آگئی۔ عالمِ مایوسی میں آئینے میں چہرے کو گھورتی رہی۔ واپسی کے دوران کار میں اس نے چہرے کا رنگ صاف کر دیا تھا لیکن اصل نکھار پیدا نہیں ہوا تھا۔ پانی اور تولیا کی مدد سے اس نے باقی ماندہ نشانات ختم کیے۔

فون کی گھنٹی دوبارہ بجنے لگی تھی۔ وہ باتھ روم سے نکل آئی اور فون اٹھایا۔

''کیلی؟'' ٹونی کی آواز آئی۔ ''کیا بنا؟''

وہ بستر پر بیٹھ گئی۔ ''ناکامی۔'' اس نے مختصر جواب دیا۔

''کیا تم گھر میں داخل ہو گئی تھیں؟''

''ہاں...... میں کامیابی کے قریب تھی، بہت قریب......''

''پھر......؟''

''پھر مداخلت ہو گئی۔''

''گائے ڈیلنسی؟''

''نہیں، یقین کرو یا نہ کرو۔ وہ کوئی دوسرا چور تھا۔'' کیلی تھکے ہوئے لہجے میں ہنس دی۔ ''یوں لگتا ہے کہ گائے کا گھر چوروں کے لیے کافی پُرکشش ہے۔''

دوسری جانب سے طویل وقفہ در آیا پھر ٹونی نے سوال کیا۔ جسے سن کر کیلی منجمد ہو گئی۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ محض ایک دوسرا چور تھا؟ کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ وان ویلڈن کا آدمی نہیں تھا؟''

نام سن کر کیلی کی انگلیاں برف ہو گئیں۔

''نہیں۔'' اس نے سرسراتی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

''یہ ممکن ہے کہ انہیں اندازہ ہو گیا ہو کہ تم کس چیز کے پیچھے ہو۔ لہٰذا وہ خود بھی ''آئی آف کشمیر'' کے پیچھے پڑ گئے ہوں۔''

''وہ میرا تعاقب نہیں کر سکتے۔ میں نہایت محتاط تھی۔''

''کیلی، تم ان لوگوں کو نہیں جانتیں۔''

''جہنم میں جائیں...... میں خوب جانتی ہوں کہ میرا واسطہ کن لوگوں سے ہے۔''

وقفے کے بعد ٹونی نے نرمی سے کہا۔ وان ویلڈن کے دوست لندن میں بھی موجود ہیں...... اونچے عہدوں

پر...... بلکہ اس کے دوست اور مخبر ہر جگہ موجود ہیں۔''

''جانتی ہوں۔''

''تمہاری اہمیت اُن کے نزدیک ملین ڈالرز سے زیادہ ہے۔مردہ کیلی......''

کیلی کے ہاتھ کانپے۔آنکھوں میں غصے اور مایوسی کا پانی اتر آیا۔اس نے پلکیں جھپکائیں۔

''میرا خیال ہے کہ تم دوبارہ پولیس کو آزماؤ۔'' ٹونی نے مشورہ دیا۔

''ایسی غلطی میں دوسری مرتبہ نہیں کرسکتی۔میں ثبوت حاصل کروں گی۔''

''کیلی تم تن تنہا یہ کیسے کروگی؟''

''میں کرسکتی ہوں۔مجھے یقین ہے کہ میں کرلوں گی......اب میں دوسرا راستہ اختیار کروں گی۔''

''کون سا؟''

''براہِ راست...... سیدھا۔فرنٹ ڈور۔شراب اور شباب اس کی کمزوری ہے۔''

''کیلی، نہیں......'' ٹونی کراہ اٹھا۔

''اس جیسے آدمی کو میں سنبھال سکتی ہوں۔وہ جلد ہی مجھ میں دلچسپی لینے پر مجبور ہوجائے گا۔وان ویلڈن مجھ تک پہنچنے کے لیے آٹھ دس دن لگا دے گا۔اس سے پہلے میں کام کرلوں گی۔''

''گڈلک، کیلی۔'' ٹونی نے نیک نیتی سے کہا۔

☆☆☆

''میں نے نیمروڈ ایسوسی ایٹس کا نام چیک کیا ہے۔'' رچرڈ نے کہا۔''کم از کم انگلینڈ میں ایسی کوئی فرم نہیں ہے۔''

وہ تینوں ٹیرس پر بیٹھے تھے۔دو کپ کافی کے بعد جورڈن کے دماغ نے کام کرنا شروع کیا۔رات وہ کئی مرتبہ بیدار ہوا۔ہر بار خواب میں وہی لڑکی نظر آئی تھی۔اس نے تصور کو جھٹکا اور کافی کا تیسرا کپ تیار کیا۔

بیرل ٹوسٹ کے ساتھ مارملیڈ انجوائے کررہی تھی اور نگاہیں جورڈن کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔

''جورڈی کیا تم بتاؤ گے کہ نیمروڈ کا نام تم نے کہاں سنا؟''

''وہاٹ؟'' جورڈن نے نگاہ اٹھاتے ہوئے پُراعتماد نظر آنے کی کوشش کی۔''پتا نہیں......شاید خواب میں۔''

''میرا قیاس ہے کہ کل رات کی بات ہے۔'' رچرڈ نے کہا۔

''ہاں، شاید ویرونیکا نے ذکر کیا تھا۔'' جورڈن بولا۔

بیرل کی مشکوک نگاہیں جورڈن کے چہرے کا طواف کررہی تھیں۔''ان دنوں تم کچھ بدلے بدلے نظر آتے ہو۔میں صرف یہ جاننے کی کوشش کررہی ہوں کہ آخر معاملہ کیا ہے؟''

''کچھ نہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔'' اس نے تردید کی۔

''دیکھو، وہ پولیس کی گاڑی نہیں ہے۔'' رچرڈ کی آواز آئی اور کافی کا کچھ حصہ جورڈن کی سانس کی نالی میں جاتے جاتے رہ گیا۔پولیس کار چیٹ ونڈ کی ذاتی سڑک پر مڑ کر ڈرائیو وے کی طرف آئی۔کار رکی اور کانسٹیبل گلین نے باہر قدم رکھا۔ٹیرس کی طرف دیکھ کر اس نے ان تینوں کی طرف ہاتھ ہلایا۔گلین سیڑھیاں چڑھ رہا تھا اور جورڈن کے دماغ میں تین الفاظ چکرا رہے تھے۔جیل، اخبارات میں تصویر اور بدنامی۔

''سب کو صبح بخیر۔'' اس نے کہا۔''کیا میں لارڈ لیوٹ (انکل) سے بات کرسکتا ہوں؟'' گلین نے خوشگوار انداز میں کہا۔

''تمہیں کچھ دیر ہوگئی۔وہ ایک ہفتے کے لیے لندن سے باہر ہیں۔'' بیرل نے جواب دیا۔

''اوہ، شاید میں آپ لوگوں سے بات کرسکوں۔''

''بیٹھ جاؤ۔'' بیرل نے مسکراتے ہوئے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔''ناشتا کرو۔''

کانسٹیبل گلین بیٹھ گیا۔اس نے کافی پر اکتفا کیا۔

''میرا خیال ہے کہ آپ کے علم میں ہوگا کہ گائے کی رہائش گاہ پر کوئی چور داخل ہوا تھا؟''

ڈیلنسی ''گزشتہ رات ہم نے سنا ہے۔'' بیرل نے کہا۔

''کوئی سراغ ملا؟''

''ہاں، ایک معقول شے ملی ہے جس کا تعلق یہاں سے بن سکتا ہے۔'' گلین، جورڈن کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

جورڈن نے کمزور انداز میں مسکراہٹ کا جواب دیا۔

''خوب، پولیس بہت اچھا کام کررہی ہے۔'' بیرل نے کہا۔

''نہیں۔اتنا شاندار بھی نہیں۔'' گلین نے اعتراف کیا۔''بس چور سے کچھ بے پروائی ہوگئی تھی جس کے سہارے ہم آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔لڑکی اپنی ٹوپی وہاں گرا گئی تھی۔''

''شی؟'' رچرڈ بولا۔''تمہارا مطلب چور کوئی عورت یا لڑکی تھی؟''

"ہمیں یہ فرض کرنا پڑے گا۔ اگرچہ غلط بھی ہوسکتا ہے۔ لیکن مفروضے کو تقویت پہنچانے کے لیے وہ دراز ریشمی زلفیں کافی ہیں جن کے چند بال ٹوپی کے ساتھ پائے گئے۔ وہ لڑکی ہے، جوان معلوم ہوتی ہے۔ زلفوں کی رنگت اخروٹی ہے۔ تمہاری واقفیت میں ایسی کوئی لڑکی تو نہیں؟" گلین نے پھر جورڈن پر نگاہ ڈالی۔

ٹوپی اور زلفوں کے بارے میں سن کر جورڈن نے اطمینان کی سانس لی اور دفاعی انداز ترک کردیا۔

"ہاں ہیں...... اور سب کی سب چور ہیں، کچھ طوائف اور قاتل بھی ہیں...... آخری بات یہ کہ تم سیدھے یہاں کیوں چلے آئے؟ تمہیں پتا ہے تم کہاں بیٹھ کر کس سے کیا سوال کررہے ہو؟"

جورڈن کے بھڑکنے پر گلین سٹپٹا گیا۔ بیرل اور رچرڈ بھی اس اچانک تبدیلی پر متحیّر تھے۔ کچھ دیر سکوت طاری رہا۔ پھر گلین نے آہستہ سے کہا۔ "یہ پہلی واردات نہیں ہے...... دس مہینے میں تیسری واردات ہے۔ تینوں وارداتیں اسی علاقے میں ہوئی تھیں۔ لڑکی دلیر اور پروفیشنل معلوم ہوتی ہے۔ اس مرتبہ وہ چوک گئی اور پیچھے ٹوپی چھوڑ گئی۔"

"کوئی چیز چرائی گئی ہے؟" بیرل نے سوال کیا۔

"گائے کے بیان کے مطابق کچھ نہیں۔"

جورڈن دل ہی دل میں مسکرایا۔

"امکان ہے کہ وہ آس پاس پھر نمودار ہوگی۔ اسی لیے میں، محض تنبیہ کی خاطر آیا تھا۔ آپ ہوشیار رہیں۔ گائے کا گھر یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے۔ چیٹ ونڈ، اس کے ٹارگٹ زون میں آتا ہے۔" گلین نے اتھارٹی کے ساتھ کہا۔" اس نے پھر جورڈن پر نظر ڈالی۔

جورڈن نے سوچا کہ گلین اس سے کہیں زیادہ جانتا ہے، جتنا وہ ظاہر کررہا ہے...... یا پھر یہ خود اس کا احساسِ جرم ہے۔

گلین اٹھ کھڑا ہوا۔ "ہم سیکیورٹی بڑھا دیں گے۔"

بیرل نے رچرڈ کی طرف دیکھا۔

گلین نے مطمئن انداز میں سر ہلایا اور رخصت ہوگیا۔

"حیرت ہے اسے ہمیں ذاتی طور پر ہوشیار کرنے کی ضرورت کیوں پڑی؟" رچرڈ نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ انکل ہیو کی وجہ سے اس نے یہ عنایت کی ہے۔" بیرل نے کہا۔ "کئی برس پہلے وہ ایم سولہ میں "نگراں" کی حیثیت سے ملازم تھا۔ علاقائی نگرانی۔ میرا خیال ہے کہ وہ خود کو ابھی تک ٹیم کا حصہ سمجھ رہا ہے۔"

"لیکن میں ابھی تک یہ سمجھ رہا ہوں کہ یہ معاملہ کچھ اور ہی ہے۔" رچرڈ نے پُرسوچ انداز میں آنکھیں سکیڑیں۔

"چور لڑکی؟" بیرل نے کہا اور اچانک ہنسنے لگی۔ "لارڈ، کتنا سکون ملا ہے یہ سن کر کہ وہ کوئی مرد نہیں تھا۔"

"کیا مطلب ہوا؟" رچرڈ نے استفسار کیا۔

"مضحکہ خیز بات لگتی ہے۔"

"جو کچھ ہے...... بتادو۔" رچرڈ نے مطالبہ کیا۔

"دیکھو ذرا...... گزشتہ رات، میں سمجھی...... میرا مطلب ہے، یوں لگا......" اس نے قہقہہ لگایا اور ہاتھ منہ پر رکھ لیا۔ ہنستے ہنستے اس نے بتایا۔ "جورڈی...... میں سمجھی جورڈی کہیں واردات کرکے آیا ہے۔" رچرڈ بھی ہنس پڑا۔

☆☆☆

کیلی کی تفتیش کے مطابق اس کے علم میں یہ بات آئی کہ کسی روز دوپہر کے وقت بیشتر امرا پولو فیلڈ میں ہوں گے۔ یہ معلوم ہوتے ہی وہ گائے کی غیر حاضری میں اس کے گھر پہنچ گئی۔ اپنا تعارف لیڈی لیمب کے نام سے کرایا اور بٹلر سے استفسار کیا...... کیا مسٹر گائے حسبِ وعدہ پولو گیم کے لیے اس سے ملیں گے؟

بٹلر نے یقین دہانی کرائی کہ مسٹر گائے میدان میں ہوں گے۔ واپسی پر کراوڈ میں گائے کی تلاش پر کیلی کے تیس منٹ صرف ہوئے۔ کیلی نے لباس پر خاص توجہ دی تھی اور قیمتی پرفیوم استعمال کیا تھا۔ ناز و انداز کے ساتھ امریکی حسن کے ہتھیاروں سے لیس وہ کوئی پری چہرہ امیرزادی ہی دکھائی دے رہی تھی۔ سبز اور سفید دھاری دار ٹینٹ کے نیچے وہ کراوڈ کے ساتھ موجود تھی۔ جہاں مے نوشی کے انتظامات بھی تھے۔

گائے کی جھلک بار کے نزدیک دکھائی دی تھی۔ وہ گلاس ہاتھ میں لیے اکیلا تھا۔ کیلی کی توجہ ٹارگٹ پر مرکوز تھی۔

"ابھی نہیں تو کبھی نہیں۔" اس نے سوچا۔ وہ بے پروائی سے ٹہلتی ہوئی بار کے قریب جا رکی گئی۔ کچھ دیر بعد وہ گائے کے قریب کھڑی تھی۔ تاہم اس نے گائے کی طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کی۔

"شیمپین۔" اس نے بارمین سے کہا۔ بارمین نے حرکت کی۔ کیلی دیکھے بغیر محسوس کررہی تھی کہ گائے اس کی طرف متوجہ ہوچکا تھا۔ سرسری انداز میں کیلی نے رخ بدلا۔ اب وہ پوری طرح نہیں دزدیدہ نظروں سے اسے دیکھ سکتی

تھی۔ تاہم گائے کی بے باک نگاہیں امریکن ہنسی کے فسوں میں کھوگئی تھیں۔ کیلی نے بے نیازی سے اِدھر اُدھر دیکھا۔ بارٹینڈر نے گلاس آگے کیا۔ کیلی نے چھوٹا سا گھونٹ بھرا اور ادائے دلبرانہ کے ساتھ اپنی زلفوں کو چھیڑا۔ گائے گویا ریشہ خطمی ہوگیا۔

''کیا یہ ایک طویل دن نہیں ہے؟'' بالآخر اس نے راہ ورسم بڑھانے کی ابتدا کی۔

کیلی نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔ کسی وقت وہ ایک وجیہہ اور توانا شخص رہا ہوگا لیکن بداعتدالی نے اسے خاصا نقصان پہنچایا تھا۔

''طویل سے بھی زیادہ۔'' کیلی نے اکتائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''ہوائی جہاز کا سفر بھی اچھا نہیں رہا اور وعدے کے مطابق میرے دوست بھی یہاں نظر نہیں آرہے۔''

''اوہ، تم کہاں سے آرہی ہو؟''

''پیرس، میں نے چند ہفتے کے لیے چھٹی لی تھی۔ خطرہ ہے کہ مجھے اپنا پروگرام تبدیل کرنا پڑے گا۔ پیرس میں مزہ نہیں آیا۔''

''تمہیں ''پراونس'' ٹرائی کرنا چاہیے تھا، بجائے پیرس کے۔''

''پراونس، ہم......م...... میں یاد رکھوں گی۔''

گائے کچھ قریب آگیا۔ ''تمہارا لہجہ...... امریکن ہو؟''

''واؤ...... تم تیز ہو۔'' کیلی نے تعریفی نظروں سے اسے دیکھا۔ ''ہاں میں امریکن ہوں۔'' تعریف نے گائے کو پھلا دیا۔

''کچھ عرصے میں لندن میں رہی ہوں۔ میرے شوہر کا انتقال ہوچکا ہے۔''

''اوہ، آئی ایم سوری۔''

''اس کا وقت تھا۔ وہ اسّی سال کا ہوچکا تھا۔'' گائے کچھ اور قریب ہوگیا۔

''اب تم کیا کرو گی؟''

''مجھے ٹرین کے ذریعے گھر جانا چاہیے۔'' کیلی نے ارادہ ظاہر کیا۔

''اس کی ضرورت نہیں ہے۔'' وہ مسکرایا اور تقریباً کیلی کے پہلو میں آگیا۔ ''شاید میری آفر تمہیں کچھ قبل از وقت محسوس ہو۔ لیکن تمہارا پروگرام خراب ہوگیا ہے۔ تم اُلجھن کا شکار رہو۔ یہ اچھی جگہ ہے۔ مجھے تمہیں سیر کرانے میں خوشی محسوس ہوگی۔''

''میں تمہارے اوپر کوئی ذمّے داری......''

''کوئی ذمّے داری والی بات نہیں ہے۔ میں بھی بور ہو رہا تھا۔ سوچا تھا کہ کچھ دیر پولو دیکھوں گا۔ پھر کلب سے واپس ہوجاؤں گا لیکن یہ صورت حال خوشگوار ہے۔''

کیلی نے اسے نیچے سے اوپر تک دیکھا، جیسے سوچ رہی ہو کہ اس پر بھروسا کرنا چاہیے یا نہیں۔

''مجھے تمہارا نام تک نہیں معلوم۔'' اس نے کمزور آواز میں کہا۔

گائے نے فی الفور ہاتھ آگے بڑھایا۔ ''گائے ڈیلنسی، خوشی ہوئی مل کر۔ اور تم......''

''ڈیانا۔'' وہ مسکرا کر بولی۔ ''ڈیانا لیمب۔''

☆☆☆

جورڈن کو پولو سے خاص دلچسپی نہیں تھی۔ وہ ویرونیکا کی وجہ سے وہاں آیا تھا۔ خطوط کا بنڈل اس نے ویرونیکا کے حوالے کیا۔ اس کا شوہر گراؤنڈ میں موجود تھا۔ لہٰذا جورڈن زیادہ دیر ویرونیکا کے ساتھ نہیں رک سکتا تھا۔ اولیور کے آنے سے پہلے وہ ویرونیکا سے الگ ہوگیا۔

وہ سبز اور سفید پٹیوں والے ریفریشمنٹ ٹینٹ کی طرف جا رہا تھا۔ کونے میں اسے ایک میز دکھائی دی اور وہ اس جانب چل پڑا۔ میز کے قریب پہنچ کر اس نے دیکھا کہ قریب والی میز پر گائے موجود تھا۔ گائے کے بالمقابل کوئی عورت بیٹھی تھی جس کی پشت جورڈن کی طرف تھی۔ وہ اس کے شانوں سے کچھ نیچے آئی ہوئی اخروٹی رنگ کی ریشمی زلفوں کو ہی دیکھ سکتا تھا۔ وہ دونوں بے تکلفی سے گفتگو کر رہے تھے۔ جورڈن نے مداخلت کرنا مناسب خیال نہیں کیا اور اپنی میز پر کرسی سنبھالی۔

گائے کی کسی بات پر عورت ہنسی اور جورڈن کے کان کھڑے ہوگئے...... آواز تھی یا ساز کی جھنکار۔ جورڈن کی نگاہ صنفِ نازک کی زلفوں پر جم گئی۔ جورڈن نے آہستگی سے کرسی کا رخ بدلا اور لڑکی کا چہرہ دیکھنے کی کوشش کی۔

بلاشبہ وہی تھی، وہی لڑکی تھی۔ اس کی آنکھیں۔ شاید لڑکی کی چھٹی حس پھڑکی۔ اس نے گردن موڑی۔ دونوں کی نظریں چار ہوئیں۔ دونوں کو ایک جیسا جھٹکا لگا تھا۔ گائے، کیلی میں مگن تھا۔ جورڈن کو نہ دیکھ سکا۔ لیکن کیلی کے بدلتے تاثرات کے باعث اس نے نظروں کا تعاقب کیا اور جورڈن کو دیکھ لیا۔ جورڈن سوچ رہا تھا کہ اب کیا ہوگا۔ کیا وہ گائے کو خبردار کردے۔ لیکن وہ خود بھی وہیں تھا۔ وہ کیسے کہے گا کہ یہ لڑکی چور ہے جبکہ اس کا دل نہیں مانتا تھا کہ وہ کوئی

چورنی ہے۔لیکن یہاں دونوں کو دیکھ کر اسے یقین ہو گیا کہ لڑکی گائے کے پیچھے لگی ہوئی ہے۔
''اوہ، ہیلو جورڈی......تم یہاں بیٹھے ہو۔''
لڑکی کے چہرے کی رنگت بدل گئی تھی۔ اس نے بوکھلاہٹ چھپاتے ہوئے گلاس اٹھایا، گائے نے جورڈن کی نگاہ کا پیچھا کیا۔
''کیا تم دونوں مل چکے ہو؟'' گائے نے سوال کیا۔
دونوں نے بیک وقت جواب دیا۔''ہاں۔''
''نہیں۔''لڑکی نے جواب بدلا۔
گائے کی آنکھوں میں حیرت نمودار ہوئی۔ ''تم دونوں پُریقین نہیں ہو؟''
''اس کا مطلب ہے۔'' لڑکی جورڈن سے پہلے بولی۔''ہم پہلے ایک دوسرے کو دیکھ چکے ہیں۔ہم متعارف نہیں ہوئے تھے۔'' وہ براہِ راست جورڈن کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔اس کی نظر میں خاموش چیلنج تھا۔''تردید کر سکتے ہو تو کرو۔''
''بڑی چنٹ ہے۔''جورڈن نے سوچا۔
''میں تعارف کراتا ہوں۔''گائے نے کہا۔
''لارڈ لیوٹ کا بھتیجا ہے۔ جورڈن ٹاوسٹوک۔ اور یہ......'' گائے نے فخر سے ہاتھ لہرایا۔''ڈیانا لیمب۔''
لڑکی نے ہاتھ سے جورڈن کو میز پر آنے کا اشارہ کیا۔''مسٹر ٹاوسٹوک سے مل کر مسرت ہوئی۔'' اس کی آنکھیں جورڈن کی آنکھوں میں گڑی ہوئی تھیں۔ بولتی آنکھیں......وارننگ......اگر راز کھولا تو میں بھی کھول دوں گی۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ لڑکی پہلا راؤنڈ جیت گئی تھی۔ اسے جورڈن کی ساکھ اور خاندان کا پتا چل گیا تھا۔
''ٹھیک ہے، دوسرے راؤنڈ میں تمہاری قسمت ساتھ نہیں دے گی۔'' اس نے خود سے سرگوشی کی۔

☆☆☆

ٹینٹ سے کچھ فاصلے پر چارلس اوگلی نے لڑکی کو تاڑا۔ اسے یقین تھا کہ وہ غلطی نہیں کر رہا۔ وہ دو مرتبہ پہلے کیلی رائس کو کھو چکا تھا۔ تاہم تجربے کی بنیاد پر چارلس نے اسے تیسری مرتبہ کھوج لیا تھا۔ وہ جس حلیے میں تھا، کیلی اس سے ناآشنا تھی۔ چارلس ٹہلتا ہوا ٹینٹ میں قریب چلا گیا۔ وہ کیلی کے پروفائل سے مزید تصدیق کرنا چاہتا تھا۔ اس نے کیلی اور گائے دونوں کو شناخت کر لیا۔ گائے اٹھ کر ایک طرف چل پڑا تھا۔ کیلی میز پر تھی۔ اس کے ساتھ دوسرے آدمی کو وہ نہیں پہچان سکا۔ دونوں کے انداز سے چارلس نے اندازہ لگایا کہ وہ ایک دوسرے کے لیے اجنبی نہیں ہیں۔ یہ نئی دشواری تھی۔ سنہرے بالوں والے آدمی کو کہاں فٹ کیا جائے۔ کیلی کی دستاویزات میں ایسے کسی آدمی کا ذکر نہیں تھا جبکہ وہ دونوں بے تکلفی سے گفتگو میں مصروف تھے۔
چارلس نے ٹیلی فوٹو سے لینس ہٹایا اور وائن بار کے پیچھے چلا گیا۔ فوٹو لینے کے لیے اس نے ایک محفوظ جگہ منتخب کی۔ پہلے اس نے آدمی کے چند شاٹ لیے، پھر کیلی رائس کے...... وہ تین ہفتے سے کیلی کے پیچھے تھا اور اس کی صلاحیتوں سے متاثر ہو چلا تھا اور کتنے وسائل اس نے قلیل مدت میں مہیا کیے ہیں؟ یہی آدمی یا اور بھی؟ لیکن کیا وہ اتنی ہوشیار ہے کہ خود کو زندہ رکھ سکے؟ اس نے کیمرا ری لوڈ کیا اور شوٹنگ کے لیے دوسرا رول تیار کیا۔

☆☆☆

''مجھے تمہارے بال بہت پسند ہیں۔'' جورڈن نے کہا۔
''صرف بال؟''
''نہیں، اور بہت کچھ۔''
''مثلاً؟''
''سننا چاہتی ہو؟''
''کیا حرج ہے؟''
جورڈن مسکرایا۔''کسی دن بتاؤں گا۔''
''تمہیں یقین ہے، ہم کسی دن ملیں گے؟''
''ہاں ملتے رہیں گے۔''
''بہت یقین ہے خود پر یا...... یا دل کا معاملہ ہے؟''
''دل کا معاملہ کون جانے......عشاق کا حوصلہ کون جانے اور ہاں تقدیر کا فیصلہ کون جانے۔''
''اچھا لگا۔'' اس نے آہ بھری۔''جورڈن میری زندگی خطروں میں گھری ہے۔ مجھ سے دور رہو۔''
''تیری نگاہ کی فسوں کاری کا کیا کروں۔ اپنے جنوں کی ہشیاری کا کیا کروں۔''جورڈن نے سینے پر ہاتھ رکھا۔
''تم سنجیدہ ہو؟''
''لکھ کر دوں؟''
''نہیں۔''
''نیمروڈ ایسوسی ایٹس جعلی نام ہے۔تم کون ہو۔ مجھے یقین ہے کہ تم چور نہیں ہو اور ڈیانا لیمب تمہارا اصل نام ہے؟''
''تم میری توقع سے زیادہ دلچسپ آدمی ہو۔''
''دلچسپ، دلدار اور دیوانہ بھی......''

"چیٹ ونڈ تمہاری جاگیر ہے؟" کیلی نے سوال کیا۔ وہ خوب صورتی سے جورڈن کے سوال ٹال گئی تھی۔

"انکل ہیو کی...... میرا مطلب لارڈ ہیوٹ کی۔"

"گائے نے جو ذکر کیا تھا...... بیش قیمت آرٹ کے ذخیرے کا؟"

"فیملی کا ہے۔ برسوں میں اکٹھا کیا گیا تھا...... کئی نسلوں کا سرمایہ ہے۔"

"میں تمہیں انڈر ایسٹی میٹ کرتی رہی ہوں۔ تم لارڈ نہیں تو لارڈ فیملی سے تعلق رکھتے ہو اور میں......" وہ تھم گئی۔ چہرے پر سایہ آ کے گزر گیا۔

"اگر میں سنجیدہ ہو جاؤں تو بھی ہم دونوں کا کوئی جوڑ نہیں بنتا۔"

"خیر تمہاری فضول منطق پر پھر بات کریں گے۔ یہ بتاؤ کہ تمہارے گرد کون سے خطرے منڈلا رہے ہیں؟"

"تم نے وہاں سے کاغذات نکالے تھے اور کہہ رہے ہو کہ تم چور نہیں ہو۔" کیلی نے اس کا سوال نظر انداز کر دیا۔

"تم مجھے چور ثابت کرنے پر کیوں تلی ہوئی ہو۔ یہ ایک ذاتی معاملہ تھا۔ مجھے چوری کرنے کی کیا ضرورت پڑی ہے۔"

"تم پولیس تک جاسکتے تھے۔"

"تم بھی جاسکتی تھیں۔"

"میرا بھی ذاتی معاملہ تھا۔"

"تو پھر ختم کرو۔ میں نے یقین کر لیا۔ تم بھی یقین کر لو...... میں اتنا تو سمجھ رہا ہوں کہ تمہیں جس چیز کی تلاش ہے وہ گائے کے پاس ہے...... آخر کیا ہے اُس کے پاس؟"

"دل ہے میرا اس کے پاس۔" کیلی کی آنکھوں میں شوخی لہرائی۔

"اور میرا تمہارے پاس۔" جورڈن نے کہا۔

"خیر چھوڑو مذاق...... اپنا خاندانی ذخیرہ دکھاؤ گے؟"

"وہ تو دکھا دوں گا۔ عشق کا ناز بھی سکھا دوں گا۔"

"تم شاعر تو نہیں؟"

"شاعری کی الف بے کا نہیں پتا۔ ہاں جب سے تمہیں دیکھا ہے...... شاعری کو دل کرتا ہے لیکن کام مشکل ہے...... تمہارا کام بھی مشکل ہے چھوڑ دو۔ یہ مستقل مزاجی تمہیں سلاخوں کے پیچھے لے جائے گی۔ ایک پری زاد سلاخوں کے پیچھے، کتنا برا لگے گا۔"

"مستقل مزاجی سے تمہاری کیا مراد ہے؟"

"میں تمہیں سلاخوں کے پیچھے نہیں جانے دوں گا۔"

"یا تم اسے بتا دو گے کہ ہم اس کے گھر میں داخل ہوئے تھے۔" لڑکی کی آنکھوں میں خفیف سی تشویش نظر آئی۔

"نہیں، لیکن میں اُسے خبردار کر دوں گا۔"

"تم ایسا نہیں کر سکتے۔" کیلی عرف ڈیانا نے سرگوشی کی۔

"میں کر سکتا ہوں۔ مجھے کرنا پڑے گا۔"

"تم نہیں جانتے، داؤ پر کیا کچھ لگا ہے...... سب تباہ ہو جائے گا۔"

"کیسا داؤ...... کیا تباہ ہو جائے گا؟"

وہ جواب دینے والی تھی کہ گائے نمودار ہوا۔

"سب ٹھیک ہے؟" وہ بولا۔

"یس، فائن۔" اگرچہ ڈیانا لیمب کا رنگ پھیکا پڑ گیا تھا۔ تاہم وہ مسکرانے میں کامیاب رہی۔ "کار تیار ہے؟"

"مائی لیڈی، کار گیٹ پر ہے۔" گائے نے اٹھنے میں اس کی مدد کی۔ ڈیانا نے چلتے چلتے برہم نگاہ جورڈن پر ڈالی۔ جورڈن سوچ رہا تھا، کیا وہ اس کی وارننگ کو سنجیدہ لے گی۔ البتہ وہ کچھ بتانے جا رہی تھی کہ گائے کی آمد کے باعث بات ادھوری رہ گئی۔ جورڈن نے رومال نکال کر ڈیانا کا شیمپین گلاس پیندے سے پکڑا اور مسکرایا۔ گلاس کی کرسٹل کلیئر سطح پر انگلیوں کے نشانات موجود تھے۔

☆☆☆

چارلس اوگلی نے ضرورت سے زیادہ شوٹنگ کر لی تھی۔ کیلی کے ساتھ موجود آدمی نے اسے پریشان کر دیا تھا۔ اس کی معلومات کے مطابق وہ تنہا سفر کرتی تھی۔ چارلس نے سنہری بالوں والے آدمی کا تعاقب کرنے کا فیصلہ کیا۔

☆☆☆

وکٹر وان ویلڈن کے لیے وہ بُرا دن تھا۔ پھیپھڑوں کی حالت خراب تھی۔ ڈاکٹر نے آکسیجن کی ہدایت کی۔ ٹیوبس اس کے نتھنوں میں تھیں۔ بے بسی کا احساس فزوں تر ہو گیا۔ ایک وقت تھا جب اسے اپنی قوت اور بے رحمی پر ناز تھا اور اب وہ ایک بوڑھا اور قریب المرگ شخص تھا۔ دیکھ بھال، ڈاکٹرز اور ادویات کا محتاج۔

یہ کونسا وقت تھا جو سائمن ٹروٹ نے میٹنگ رکھنے پر اصرار کیا تھا۔ وہ سائمن پر انحصار کرنے کے لیے مجبور تھا۔

اگرچہ وہ سائمن کو اپنا جانشین نامزد کر چکا تھا۔ تاہم کمپنی کی باگ ابھی وہ سائمن کے ہاتھ میں دینے کے لیے تیار نہیں تھا۔ آخری سانس تک کمپنی میری ہے۔ اس نے سوچا۔

کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔ وان ویلڈن نے وہیل چیئر گھمائی اور اپنے جوان ساتھی سائمن کو اندر آتے دیکھا۔ اس کے تجربے نے بتا دیا کہ سائمن کوئی اچھی خبر نہیں لایا ہے اور وہ نئی خبر سنانے کے لیے ہچکچاہٹ کا شکار ہے۔

''کیا خبر لائے ہو؟'' وان ویلڈن نے سوال کیا۔

''میرے خیال میں، میں جان گیا ہوں کہ کیلی رائس انگلینڈ کیوں گئی ہے۔'' سائمن نے کہا۔ ''بلیک مارکیٹ میں افواہیں گرم ہیں۔'' اس نے رک کر گلا صاف کیا۔

''کیسی افواہیں؟''

''ایک انگریز کی بڑک ہے کہ...... کہ وہ ''آئی آف کشمیر'' کی خفیہ خریداری میں کامیابی حاصل کر چکا ہے۔''

''اس کے آئیڈیے پر چل کر ہم نے غلطی کی، کئی پریشانیاں کھڑی ہوگئی ہیں۔''

''میں ٹھیک کرلوں گا۔'' ٹروٹ نے کہا۔

''اگر کیلی رائس نے افواہیں سن لی ہیں تو یہ ہمارے لیے تباہ کن ہوگا۔'' وان ویلڈن نے کہا۔

''میں سمجھتا ہوں۔'' سائمن ٹروٹ بولا۔

''وہ انگریز کون ہے؟''

''گائے ڈیلنسی۔ ہم اس کی رہائش گاہ تلاش کر رہے ہیں۔''

وان ویلڈن نے سر ہلا کر پشت گاہ سے ٹیک لگالی۔ وقفے کے ساتھ وہ بولا۔ ''ڈیلنسی تک پہنچو...... میرا خیال ہے کہ اس طرح ہم کیلی رائس تک پہنچ سکتے ہیں۔''

☆☆☆

''نئے دوست کے نام۔'' گائے نے شیمپئن سے لبریز گلاس کیلی کو پکڑایا۔

''نئے دوست کے نام۔'' کیلی مسکرائی اور ایک سپ لیا۔ شیمپئن عمدہ تھی۔ وہ سیدھی اس کے دماغ کو چڑھتی اگر کیلی محتاط نہ ہوتی۔ وہ اور زیادہ چوکس ہوگئی۔ مدہوش دماغ کے ساتھ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ صاف نظر آرہا تھا کہ گائے فلرٹیشن سے بہت آگے جانا چاہتا ہے۔ وہ اس کے ساتھ سیٹی پر جڑا بیٹھا تھا۔ کیلی بمشکل اس کی قربت برداشت کر رہی تھی۔ اسے اطمینان تھا کہ گائے نے ابھی تک اسے چومنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ اسے باتوں میں اُلجھانا ہی بہترین حربہ تھا۔

کیلی دلفریب انداز میں مسکرائی۔ ''تمہارا گھر بہت شاندار ہے۔''

''شکریہ۔''

''اور آرٹ، بہترین۔ کوئی نقل نہیں ہے۔''

''ہاں۔'' گائے نے فخریہ انداز میں دیواروں پر پینٹنگز کی جانب ہاتھ لہرایا۔ لیکن یہ میرا بہترین انتخاب نہیں ہے۔''

''واقعی؟'' کیلی نے اظہارِ حیرت کیا۔

''میرا خاص ذخیرہ لندن ٹاؤن ہاؤس میں ہے۔ وہاں کی سیکیورٹی بھی اعلیٰ ہے۔''

کیلی کا دل ڈوب گیا۔ لعنت ہے...... اور وہ بکنگھم شائر میں وقت ضائع کر رہی تھی۔

''تم بہت حسین ہو۔'' وہ اس کی طرف جھکا...... چہرہ قریب آیا...... کیلی نے جھرجھری لی۔

''میں بہت عرصے سے تم جیسی لڑکی کی تلاش میں تھا۔'' اس نے سرگوشی کی۔ ''ایک شفاف روح...... آج وہاں جب میں نے تمہاری آنکھوں میں دیکھا تو یوں لگا جیسے میری تلاش ختم ہوگئی ہے۔''

کیلی نے ہنس کر کہا۔ ''لیکن احتیاط بھی ضروری ہے۔''

''ہاں، ہاں...... میں جانتا ہوں۔'' اس نے پھر کسی...... پُرجوش۔ کیلی کے دماغ میں غصے کی لہر اٹھی۔ وہ پیچھے ہٹی۔ گائے نے توجہ نہیں دی۔ وہ مدہوش ہوا جا رہا تھا۔

''جلدی مت کرو۔'' وہ بولی۔ ''میں تیار نہیں ہوں۔ پلیز گائے، پھر سہی۔ ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنے کے لیے وقت لینا چاہیے۔''

''کیا سمجھنا ہے؟'' اس کا منہ بن گیا۔

''کچھ بھی...... مثلاً......'' وہ مڑی اور پینٹنگز کی طرف اشارہ کیا۔ ''تمہیں آرٹ سے دلچسپی ہے لیکن میں نہیں جانتی کہ کونسی چیز یا آرٹ کی قسم تمہیں زیادہ اپیل کرتی ہے۔ پینٹنگ کے علاوہ بھی تم نے کچھ پسند کیا ہے...... میرا مطلب ہے۔'' اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

گائے نے شانے اچکائے۔ ''میرے پاس کچھ آثارِ قدیمہ سے متعلق ہتھیار بھی ہیں۔''

''بہت خوب، تمہارا ذوق محدود نہیں ہے۔'' وہ مسکرا کر قریب آگئی۔ ''کس قسم کے ہتھیار؟''

''قدیم تلواریں، پسٹل، چند خنجر......''

کیلی کا دل زور سے دھڑکا۔ وہ کچھ اور قریب ہوگئی۔
''قدیم ہتھیار۔'' وہ بڑبڑائی۔ ''پتا نہیں انہیں دیکھ کر مجھے کیوں نفسیاتی لذت کا احساس ہوتا ہے۔''
''کمال ہے، تم پہلی لڑکی ہو جو......'' وہ اٹھ کھڑا ہوا۔
''آؤ جان، میں تمہیں چند خاص چیزیں دکھاؤں۔ تمہارا بدن سنسنا اٹھے گا۔'' وہ اسے لے کر ہال وے میں آیا۔ وہاں سے گزر کر سیڑھیاں طے کرنے لگا۔
تو یہ دوسری منزل پر ہے۔ شاید بیڈ روم میں۔ کیلی نے سوچا۔ کہیں فون کی گھنٹی بجی۔ گائے نے نظر انداز کردیا۔ اوپر پہنچ کر وہ دائیں جانب مشرقی سمت مڑا۔ بیڈ روم...... پھر معاً رک گیا۔
''ماسٹر گائے۔'' ایک آواز آئی۔
''یس۔''
''لیڈی ویرونیکا کا فون ہے۔''
گائے کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ ''کیا چاہیے اُسے؟''
''وہ فوراً ملنا چاہتی ہیں۔''
''تمہارا مطلب ہے، اس وقت؟''
گائے نے تیزی سے سیڑھیاں طے کیں اور فون اٹینڈ کیا۔ کیلی اس کی آواز سن رہی تھی۔
''یہ ٹھیک وقت نہیں، ویرونیکا۔'' وہ بولا۔ ''نہیں، ایسا مت کرو...... دیکھو مجھے کچھ اور کام ہے...... تمہارا رویہ مناسب نہیں ہے...... کسی اور وقت...... ہیلو...... ہیلو؟'' ریسیور گھورتے ہوئے اس نے اسے واپس کریڈل پر ڈال دیا۔
''سر، میرے لیے کیا حکم ہے؟''
گائے نے سیڑھیوں کے اوپر دیکھا۔ ''ہاں، تم مس لیمب کو ہوٹل چھوڑ آؤ۔''
''اس وقت؟''
''ہاں، ابھی...... گو۔'' اس نے سیڑھیاں چڑھیں اور کیلی کا بازو پکڑ کر معذرت کی۔ ''ایک ضروری کام آن پڑا ہے۔''
کیلی نے قدم قالین میں گاڑ دیے۔ ''ایسی کیا بات ہے؟''
''بتا دوں گا۔ شوفر تمہیں اچھے ہوٹل میں چھوڑ دے گا۔ کل شام پانچ بجے ہم ایک خوب صورت شام منائیں گے۔'' کیلی کے پاس چوائس نہیں تھی۔ کچھ دیر بعد وہ گاڑی میں سوار ہو رہی تھی۔ کیلی نے غصے سے آرام دہ سیٹ کو دبوچا۔ وہ ٹارگٹ سے کتنے قریب آکر محروم رہ گئی۔ یہ ویرونیکا کون ہے؟

☆☆☆

ویرونیکا فون رکھ کر جورڈن کی طرف مڑی۔ کیا یہ ٹرک کام کرے گی؟''
''اگر نہیں کرنے گی تو یہ کام تمہارا وزٹ کرے گا۔'' جورڈن نے جواب دیا۔
''مجھے اس آدمی سے کوئی غرض نہیں ہے لیکن میں جاتی ہوں۔''
''اس لڑکی کو وہاں سے نکالنے کے لیے یہ ضروری ہے۔ قبل اس کے کہ وہ کوئی مجرمانہ حرکت کر جائے۔''
ویرونیکا نے جورڈن سے ہاتھ ملایا۔ ''تمہارا احسان اتارنے کا یہ اچھا موقع ہے۔''
''گائے کے لیے تمہارے جو کڑوے احساسات ہیں...... پھر بھی تم نہیں چاہو گی کہ کوئی اسے لوٹ لے جائے۔''
''میں لعنت بھیجتی ہوں، اس پر۔'' ویرونیکا ہنسی۔ ''یہ تمہاری لیڈی برگلر ہے جس کے بارے میں، میں سوچ رہی ہوں۔ اگر وہ پولیس کے ہاتھ لگ گئی۔''
''تو میری عزت خاک میں مل جائے گی۔'' جورڈن نے کہا۔
''اس نے زبان کھول دی تو میرا بھی ایسا ہی حال ہو گا۔'' ویرونیکا نے کہا۔

☆☆☆

کیلی نے سینڈل جھٹکے سے اتاریں۔ پرس کرسی میں پھینکا اور خود بستر پر ڈھیر ہوگئی۔ سب کچھ بھلا کر وہ سوجانا چاہتی تھی۔ آئی آف کشمیر سمیت ہر شے بھلا کر...... کیا فضول رات تھی۔ تاہم وہ جب بھی سونے کے لیے آنکھیں بند کرتی، یادیں بادلوں کے مانند امنڈ آتیں۔ خوفناک یادیں...... خوب صورت یادیں، وہ دونوں یادوں کے ساتھ لڑ رہی تھی۔
72ء کا موسم گرما، جب وہ آٹھ برس کی تھی اور ٹونی دس سال کا، دونوں کا مسکراتا فوٹو انکل والٹر کے مینٹل پیس پر رکھا تھا۔ ٹونی کا ہاتھ اس کی گردن میں حمائل تھا۔ انکل والٹر کی شکل میں انہیں ایک غیر معمولی استاد ملا تھا۔ والٹر ایک ٹھگ تھا جو ایک موقع پر معمولی غلطی کر بیٹھا...... اب وہ قید خانے میں تھا۔ جلد ہی وہ پیرول پر رہا ہو جاتا اور شاید زندگی کا ڈھنگ بدل دیتا۔ جیسے ٹونی بدل گیا تھا۔ جیسے وہ خود بدل گئی تھی۔ دفعتاً فون کی گھنٹی نے اسے خیالات کی دنیا سے باہر کھینچ لیا۔

''ہیلو؟''

''ڈیانا ڈارلنگ، میں ہوں۔'' گائے کی آواز آئی۔

''ہیلو گائے۔''

''مجھے معاف کر دو۔ میں بہت معذرت خواہ ہوں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔''

''میں کیا کہوں؟''

''یہ ایک اتفاق تھا۔ سوری...... مجھے یقین ہے کہ تم مجھے ایک موقع دو گی، کل رات......''

''میں کچھ کہہ نہیں سکتی۔'' کیلی نے جواب دیا۔

''میں تمہیں قدیم ہتھیاروں کا ذخیرہ دکھاؤں گا۔ تم مدہوش ہو جاؤ گی۔ میں تمہارے ذوق کو سمجھ رہا ہوں۔'' وہ بولا۔

کیلی نے ٹھنڈی سانس بھر کر آمادگی ظاہر کی۔

''میں تمہیں پانچ بجے پک کر لوں گا۔''

''رائٹ، بائے۔'' کیلی نے فون بند کر دیا۔

☆☆☆

گائے ترنگ میں تھا۔ وہ گاڑی ایسے بھگا رہا تھا جیسے کسی ریس میں حصہ لے رہا ہو۔ کیلی کے نزدیک وہ رف ڈرائیونگ کر رہا تھا...... کئی جگہ ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا۔

''تم بہت تیز جا رہے ہو۔'' کیلی نے تنبیہ کی۔

''فکر مت کرو۔ یہ بتاؤ کیسی میوزک پسند کرتی ہو؟ پہلے ہم فورسٹر میوزک روم جائیں گے۔''

''ویرونیکا وہاں ہوگی؟''

گائے چونکا۔ ''وہاٹ؟''

''کل رات جس نے فون کیا تھا۔''

''اوہ نو...... اُسے موسیقی سے دلچسپی نہیں ہے۔''

بیس منٹ بعد وہ فورسٹر میں داخل ہو رہے تھے۔

''یہاں کیوں آئے ہو؟'' کیلی نے وہاں موجود افراد کا جائزہ لیا۔

''تمہیں اپنے دوستوں سے متعارف کرانا چاہتا ہوں......'' معاً اس کی چال دھیمی ہو گئی۔ ''یقین نہیں آتا۔'' وہ ایک دلکش عورت کو گھور رہا تھا۔ لیکن کیلی کی نظریں اس آدمی پر جمی تھیں جو اس عورت کے ہمراہ تھا...... جورڈن ٹاوسٹوک۔

گائے کھنکھارا۔ ''ہیلو ویرونیکا۔''

''سنا ہے کہ نئی دوست تمہاری زندگی میں آ گئی ہے۔''

''ہاں۔'' گائے کے ہونٹوں پر کمزور مسکراہٹ ابھری۔ ''یہ ڈیانا لیمب ہے۔''

''ویرونیکا کیرن کراس۔'' ویرونیکا نے ہاتھ بڑھایا۔ کیلی نے بھی ہاتھ ملایا۔

''ہم پرانے دوست ہیں، گائے اور میں۔'' ویرونیکا نے کہا۔ ''پھر بھی یہ مجھے کبھی کبھی حیران کر دیتا ہے۔''

''میں حیران کر دیتا ہوں؟ تم کب سے موسیقی کے شوق میں مبتلا ہو گئیں؟''

''جب سے جورڈن نے مجھے مدعو کیا۔'' ویرونیکا نے جواب دیا۔

''اولیور کو تم پر بہت بھروسا ہے؟'' گائے نے طنز کیا۔

''اولیور کون ہے؟'' کیلی نے سوال کیا۔

گائے ہنس پڑا۔ ''ویرونیکا کے شوہر نامدار۔''

''تم کمینے ہو۔'' ویرونیکا رخ پھیر کر دوسری طرف چلی گئی۔ گائے بھی اس کے پیچھے گیا۔ کیلی اور جورڈن نے ایک طرف نشست سنبھالی۔

''محبت کے بھی کتنے رنگ ہیں......'' جورڈن نے کہا۔

''کیا وہ دونوں......؟''

''میرا خیال ہے کہ ابھی تک ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔''

''اسی لیے تم اُسے یہاں لائے کہ میرا راستہ کھوٹا کرتے رہو؟''

جورڈن نے وائن کے دو گلاس اٹھائے۔ ''میں تو اپنا راستہ سیدھا کرنے کے چکر میں ہوں۔'' ایک گلاس اس نے کیلی کو پکڑایا۔

''اُف تم کیا چیز ہو؟'' کیلی نے بے زاری سے کہا۔

''ناچیز۔'' جورڈن بے اختیار بولا۔ ''دل و جان تجھ پہ نثار اور کیسے سمجھاؤں؟''

''خوامخواہ گلے پڑ رہے ہو۔'' کیلی مسکرائی۔

''سچ بتاؤ، گائے جیسے ڈھیلے اور اس جواں مرد وجیہہ مرد میں کتنا فرق ہے۔'' جورڈن نے انگلیوں سے بال پیچھے کیے؟

کیلی نے پہلی بار سنجیدگی سے جورڈن کو دیکھا۔ شروع سے ہی اس کی وجاہت میں کوئی شک نہیں تھا۔ چوڑے شانے، خصوصاً آنکھیں، ذہانت اور حسِ مزاح کی حامل۔ آنکھوں میں خاص قسم کا عزم تھا۔ وہ اناڑی چور تو ہو سکتا تھا لیکن اس کی علیحدہ کلاس تھی۔ خاص تعلقات تھے۔ وہ دوسروں پر انحصار کرنے والا انسان نہیں معلوم ہوتا تھا۔

کیلی نے اطراف میں دیکھا اور جورڈن کو ایک طرف خاموش کونے میں لے آئی۔ ”کیا ارادے ہیں؟“ جورڈن نے آنکھیں گھمائیں۔

”تم میری مدد کرو، میں تمہاری مدد کرتی ہوں۔“

”واقعی، کیسی مدد؟“

وہ جورڈن کے چہرے کو پڑھ رہی تھی۔ آہستہ آہستہ کیلی کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ ابھرنے لگی۔ ”تم واقعی ایک جنٹلمین ہو...... ٹرو جنٹلمین اور مہربان بھی۔“

جورڈن اچانک بدلی ہوئی صورتِ حال کو جانچ رہا تھا۔ ”اچھا کیسی مدد؟“

”کوئی خاص نہیں۔ ایک معمولی چوری۔“ کیلی نے کہا۔

”گویا تم مجھے ایک شریف آدمی سمجھنے کے لیے تیار نہیں ہو؟“

”نہیں، ایسی بات نہیں۔“

”بدلے میں تم میری کیا مدد کروگی؟“

”کیا چاہتے ہو؟“

”ہائے یہ بے خبری کا عالم...... اپنے دل سے پوچھو۔“ جورڈن نے کہا۔

کیلی نے محسوس کیا کہ دونوں کے دماغ میں ایک ہی بات ہے۔ اسے زبان تک نہیں آنا چاہیے۔ لطف غارت ہو جائے گا۔

”میں سمجھ گئی شاید، کہہ دو...... دل و جان تجھ پہ نثار۔“

”ٹھیک ہے میں خاموش ہوں۔“

”بدلے میں، میں تمہیں ماہرانہ ٹرکس بتاؤں گی جن کے استعمال سے تمہارا کام آسان ہو جائے گا۔“

”تم مجھے شریف آدمی کے بجائے چور بنا کر چھوڑو گی۔“

”میری خاطر صرف ایک بار۔“ وہ قریب آ گئی۔

”ارے تمہارے لیے تو گولی کھانے کے لیے تیار ہوں۔“ اس نے عاشقانہ انداز میں کہا۔

”تم شریف آدمی نہیں ہو۔“ اس نے بھی جواباً معنی خیز انداز میں حملہ کیا۔

”کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے۔“ جورڈن نے تبصرہ کیا۔ ”ماہرانہ ٹرکس...... یعنی میں ٹھیک سمجھا تھا کہ تم ایک چور ہو...... پیشہ ور چور۔“

”میں چور نہیں ہوں۔ یہ ماضی کی بات ہے۔“

”چلو مان لیا۔ لیکن میں تو شروع سے جنٹلمین ہوں۔“

”آل رائٹ، تمہیں کیا چاہیے...... تم میرے راستے میں نہیں آؤ گے۔“

”تاکہ تم گائے کا کام اتار دو یا خود پھنس جاؤ۔“

”میرا وعدہ ہے کہ میں پھر ہمیشہ کے لیے غائب ہو جاؤں گی۔“

”میرا دل لے کر؟“

”تم جنٹلمین ہو یا پیدائشی عاشق؟“

”یہ احساس تمہیں دیکھ کر ہوا ہے...... ہم محبت کریں گے، شادی کریں گے اور میں تمہاری خاطر چوری بھی کر ڈالوں گا۔“

”مجھے تم سے محبت نہیں ہے۔“

”زبان بول رہی ہے...... دل محبت کی تال پر دھڑک رہا ہے۔“ جورڈن اڑا ہوا تھا۔

کیلی جانے کے لیے مڑی۔

”اچھا یہ تو بتاؤ کہ ایسی کیا چیز ہے گائے کی ملکیت میں کہ تم مری جا رہی ہو۔“ کیلی الجھن میں پڑ گئی۔ بھروسا کرے نہ کرے۔ اگر آئی آف کشمیر خود اس نے ہتھیا لیا تو واحد ثبوت بھی اس کے ہاتھ سے نکل جائے گا اور وکٹر وان ویلڈن کو گرفت میں لینے کا خواب چکنا چور ہو جائے گا۔

”اس کی اہمیت جذباتی ہے۔“ بالآخر وہ بول پڑی۔

”میں سمجھا نہیں۔“

گائے کے قبضے میں ہماری فیملی کا ایک قدیم خنجر ہے جو کئی نسلوں سے ہماری فیملی کے پاس تھا۔ ایک ماہ قبل اسے چرا لیا گیا۔ مجھے وہ واپس چاہیے۔“

”تم پولیس کا سہارا کیوں نہیں لیتیں؟“

”گائے اس کی اہمیت سے واقف ہے۔ وہ اس کی ملکیت کبھی تسلیم نہیں کرے گا...... مجھے اسے واپس چرانا ہے...... اور کوئی چوائس نہیں ہے۔“ کیلی نے کہا۔

”تو تم نے مجھ پر اعتماد کر لیا؟“

”ہاں۔“

”اور محبت بھی؟“

کیلی خاموش رہی۔

جورڈن کی براؤن آنکھیں بر مے کے مانند تھیں۔ قبل اس کے وہ کچھ اور کہتا۔ گائے کی صورت نظر آئی۔ اسی اثنا میں میوزک شروع ہو گیا۔

کیلی اور گائے ساتھ بیٹھ گئے۔ جورڈن ویرونیکا کے ہمراہ تھا۔ میوزک کے آغاز پر گائے نے جام چڑھانے شروع کر دیے۔ میوزک کی تان بلند ہوئی۔

"گائے بس کرو۔" جورڈن نے پہل کی۔

"کیا بس کرو؟"

"تم نے بہت زیادہ پی لی ہے۔ تم لیڈی کو گھر پہنچانے کے لیے ڈرائیو کرو گے۔"

"میں ہینڈل کرلوں گا۔"

"کم آن، کنٹرول کرو۔" جورڈن نے کہا۔

"کنٹرول، کون ہوتے ہو تم۔ خود کسی اور کی بیوی کے ساتھ فلرٹ کرتے ہو اور مجھے سمجھا رہے ہو، گائے کی آواز بلند تھی۔ کمرے میں ہونے والی بھنبھناہٹ تھم گئی۔

"میں کسی کی بیوی بھگا کر نہیں لے جارہا۔" جورڈن نے غصے سے کہا۔ ویرونیکا نے نفرت سے گائے کو دیکھا اور کمرے سے نکل گئی۔

"بزدل۔" گائے...... نے ویرونیکا کو آواز لگائی۔

"پلیز، گائے...... ہوش میں آؤ۔" جورڈن نے کہا۔

گائے، ویرونیکا کے پیچھے گیا۔

جورڈن نے کیلی کو دیکھا۔ "تم اس کی گاڑی میں گھر نہیں جاؤ گی۔ وہ حواس میں نہیں ہے۔"

"میں سنبھال لوں گی۔"

"ٹھیک ہے، ڈرائیونگ خود کرنا۔"

یہ سچویشن کیلی کے پلان کے مطابق تھی لیکن جب وہ باہر نکلی تو گائے اور ویرونیکا کو بلند آواز میں تکرار کرتے پایا۔ وہ نشے میں دھت تھا۔ اس کی چال بھی غیر متوازن تھی۔

خاصے نازیبا الفاظ استعمال کیے جارہے تھے۔ معاً گائے، کیلی کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی کی طرف بڑھا۔

"تمہاری حالت ٹھیک نہیں ہے، گاڑی میں چلاؤں گی۔" کیلی نے چابیوں کا مطالبہ کیا۔

"تو پھر جاؤ، خود چلی جاؤ، تم دونوں ہی ایک جیسی ہو۔" وہ لڑکھڑاتا ہوا گاڑی کی طرف بڑھا۔ بے تکے انداز میں دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

ویرونیکا نے پھر ایک ناگفتنی لفظ ایجاد کیا۔ "مرے گا مردود۔"

وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔ کیلی نے غصہ ضبط کیا۔ اس کا پلان بگڑ جاتا۔ اس نے بھاگ کر گائے کی کار کا دروازہ کھولا۔ "باہر آؤ۔"

"میں ڈرائیو کروں گا۔"

"تم پچھلی نشست پر لیٹ جاؤ۔ میں گھر لے جاتی ہوں۔"

"میں عورتوں کے حکم پر نہیں چلتا۔" اس نے کیلی کو دھکا دیا۔ وہ لڑکھڑاتی ہوئی پیچھے گئی اور ایک جھاڑی میں اُلجھ گئی۔ اس کا ضبط جواب دے رہا تھا۔ وہ اُٹھی...... لیکن نیکلس شاخوں میں اُلجھ گیا۔ سماعت سے انجن اسٹارٹ ہونے کی آواز آئی۔ انجن بند ہوگیا۔ اس نے بکواس کرتے ہوئے پھر اگنیشن گھمایا۔ اسی وقت کیلی نے خود کو جھاڑی سے آزاد کرلیا۔ تاہم گائے کی گاڑی غراتی ہوئی آگے بڑھ گئی تھی۔

"ایڈیٹ۔" کیلی نے کپڑے جھاڑے اور سماعت شکن دھماکا ہوا۔ کیلی اچھلی اور جھاڑی کے اوپر سے ہوتی ہوئی دوسری جانب سطح زمین پر گری۔ شاک کے باعث اسے کسی تکلیف کا احساس نہیں ہوا تھا۔ پہلا احساس شور شرابے اور چیخ و پکار کا تھا۔ دھاتی ٹکڑوں کے سڑک پر گرنے کی آوازیں تھیں اور بھڑکتے شعلوں کی روشنی۔ ابھی تک وہ تکلیف کے احساس سے عاری تھی۔ وہ گھٹنوں کے بل اٹھی اور بچوں کے مانند رینگنے لگی۔ آہستہ آہستہ اس کے دماغ نے بیدار ہونا شروع کیا۔ درد کا ادراک ہوا۔ وہ پُریقین نہیں تھی کہ وہ رو رہی ہے۔ چیخ پکار میں اسے اپنی آواز کا احساس نہیں تھا۔ رخسار پر آنسو تھے یا خون...... یا پھر دونوں۔ وہ رینگتی رہی...... میں کار میں ہوتی تو مرگئی ہوتی۔

معاً جوتوں کا ایک جوڑا اس کی راہ میں آگیا۔ کیلی نے نظر اٹھائی۔ کون ہے، اس نے شناخت کرنے کی کوشش کی۔

مردانہ آواز آئی۔ "میں تمہیں اسپتال لے چلتا ہوں۔"

"نہیں۔"

"کم آن، تم زخمی ہو۔" مرد نے اس کا بازو پکڑا۔

دفعتاً گرفت ہٹ گئی اور وہ شخص غائب ہوگیا۔ ایک اور آواز آئی۔ کسی نے اسے دونوں شانوں سے پکڑا۔

"ڈیانا؟ ڈیانا؟"

"وہ کیوں اس نام سے پکار رہا ہے؟" یہ اس کا اصل نام نہیں تھا۔ اس نے آنکھیں سکیڑ کر دیکھا۔ وہ جورڈن ٹاوسٹوک تھا۔

وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوگئی۔

☆☆☆

ڈاکٹر نے اوپتھالمواسکوپ بند کردیا اور روم لائٹ آن کردی۔ "نیورولوجیکلی سب ٹھیک ہے۔" اس نے بتایا۔ "لیکن ہلکی نوعیت کا ٹراما ہے۔ میں ایڈوائس کروں گا کہ کم از کم ایک رات کے لیے مریض کو اسپتال میں رکنا

چاہیے۔انڈر اوبزرویشن۔''

جورڈن نے نیم بے ہوش ڈیانا (کیلی) کو دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔بالوں میں گھاس پھوس نظر آرہا تھا۔چہرے پر خشک لہو کے نشان تھے۔

''ڈاکٹر، میں اتفاق کرتا ہوں۔''

ڈیانا نے پٹ سے آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔

''میں نہیں رکوں گی۔'' وہ بولی۔

''تمہیں رکنا ہے ڈیئر۔'' جورڈن نے دھیرے سے اسے واپس لٹا دیا۔ڈیانا کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔وہ ٹشو پیپر کے مانند نازک دکھائی دے رہی تھی۔اس روشن آنکھوں میں خوف تھا؟ یا غم؟

''مس لیمپ، تمہاری مدد کے لیے میں ایک نرس متعین کردیتا ہوں۔سب ٹھیک رہے گا۔''

جورڈن نے اس کا ہاتھ دبایا جو برف کے مانند سرد ہو رہا تھا۔بعدازاں وہ ہچکچاہٹ کے ساتھ ڈاکٹر کے ہمراہ کمرے سے نکل گیا۔باہر آکر اس نے گائے کے بارے میں پوچھا۔آواز اندر کیلی تک پہنچ رہی تھی۔

''اس کی سرجری ہو رہی ہے۔تم فرسٹ فلور پر معلوم کرسکتے ہو۔تاہم مجھے خدشہ ہے کہ صورتِ حال امید افزا نہیں ہے۔''

''میں حیران ہوں کہ بلاسٹ کی شدت دیکھتے ہوئے وہ ابھی تک زندہ ہے۔'' جورڈن نے تبصرہ کیا۔

''تمہیں یقین ہے کہ یہ بم تھا؟''

''بلاشبہ۔'' جورڈن نے جواب دیا۔

ڈاکٹر نے نرسز اسٹیشن کی طرف دیکھا۔جہاں ایک پولیس مین ڈیانا سے سوالات کا منتظر تھا۔دو اہلکار پہلے ہی اس سے سوال جواب کر چکے تھے۔دونوں اس کی جانب سے خاص فکرمند معلوم نہیں ہوتے تھے۔

''گاڈ، یہ کیا ہو رہا ہے...... ہمارے یہاں بم بلاسٹ، دہشت گردی۔'' ڈاکٹر نے تشویش کا اظہار کیا۔

دہشت گردی؟ جورڈن نے سوچا۔گائے کو نشانہ بنانے کی کیا وجہ ہوسکتی ہے۔معاً اس کی دھڑکن بڑھ گئی۔گائے نہیں ڈیانا۔وہ کار میں ہوتی تو ماری جاتی۔وہاٹ اے لک۔ڈیانا نے جورڈن کے اظہارِ محبت کے جواب میں ایک مرتبہ کہا تھا کہ اس کی زندگی کو خطرات لاحق ہیں...... وہ فرسٹ فلور پر جاتے جاتے واپس پلٹا اور دومین فلور پر آگیا۔پولیس مین نرسنگ اسٹیشن پر خوش گپیوں میں مصروف تھا۔کافی کا کپ اس کے سامنے رکھا تھا۔جورڈن عام سے انداز میں ڈیانا کے کمرے میں داخل ہوگیا۔بستر خالی تھا۔

اس کے دماغ میں گھنٹیوں کا شور بلند ہوا۔اس نے باتھ روم کے دروازے پر دستک دی۔''ڈیانا؟'' جواب نہ ملنے پر اس نے احتیاط سے دروازہ کھولا۔وہاں کوئی نہیں تھا۔اسپتال گاؤن کموڈ پر پڑا تھا۔اس نے تیزی سے کلوزٹ چیک کیا۔ڈیانا کے کپڑے اور پرس دونوں ندارد تھے۔

کیا پاگل پن ہے...... وہ چکرا گیا۔وہ کیوں چوروں کی طرح رات میں یہاں سے نکلی...... احمق، کیونکہ وہ چور ہے۔وہ باہر نکلا اور ہال کے دونوں سروں کو دیکھا...... ایڈیٹ کاپ، کلرک کے ساتھ فلرٹ کر رہا تھا۔جورڈن تیزی سے ہنگامی سیڑھیوں کی طرف لپکا۔اگر وہ پولیس کو نظرانداز کر رہی ہے تو لفٹ استعمال نہیں کرے گی۔وہ سائڈ ایگزٹ سے نکلے گی۔جو سیدھی پارکنگ لاٹ میں جائے گی۔

وہ تھرڈ فلور پر تھا جب اسے ڈیانا کی جھلک نظر آئی۔وہ کمزور نظر آرہی تھی اور تیزی سے حرکت میں ناکام تھی۔دو فلائٹس باقی تھیں۔کہیں وہ آخری فلائٹ پر ہی نہ گر جائے۔

جورڈن حرکت میں آیا۔

☆☆☆

اس کا سر ڈول رہا تھا۔ہائی ہیل کے باعث چلنا دشوار تھا۔تاہم اسے چلتے رہنا تھا اور چلی جا رہی تھی۔رکومت، چلتی رہو...... وہ اپنے ذہن کے احکامات پر عمل کر رہی تھی۔دشمن قریب ہے۔چلتی رہو یا مر جاؤ۔

اس کے قدم اٹھتے رہے۔سر میں ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔دو مرتبہ اسے کار کی آواز آئی اور وہ جھاڑیوں میں چلی گئی۔لیکن کسی نے نہیں دیکھا۔کسی طرح چند میل دور وہ ٹرین اسٹیشن تک پہنچ جائے۔پھر وہ بکنگھم شائر سے نکل جائے گی۔بیرونِ لندن۔

وہ بُری طرح ناکام ہوچکی تھی۔اب وہ وان ویلڈن کی ہٹ لسٹ پر سب سے اوپر تھی۔عالمِ مایوسی میں اس نے آگے بڑھنا چاہا۔سڑک نگاہ کے سامنے لہرا گئی۔وہ رک نہیں سکتی تھی۔ٹانگیں بے جان ہو رہی تھیں۔نظر دھندلا رہی تھی۔معاً وہ گھٹنوں کے بل گری اور سر جھکا لیا۔تاریکی میں وہ نظر صاف ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔قریب ہوتی خفیف تھرتھراہٹ کو وہ محسوس نہ کرسکی۔دھند کا پردہ چاک ہوا۔اس کے عقب سے کار نمودار ہوئی۔اس نے جھٹکے سے سر

اٹھایا۔ ہیڈ لائٹس اس کی طرف رینگ رہی تھیں۔ وہ کھڑی ہوئی اور جھاڑیوں میں گھسنے کی کوشش کی۔ تاہم اگلے لمحے وہ پھر گھٹنوں پر تھی۔ نظروں میں تاریک بادل لہرا گیا۔ گاڑی کا دروازہ کھل کر بند ہوا...... آہ، وہ نظروں میں آ گئی تھی۔

''نہیں۔'' وہ کراہی۔ بازو اس کے جسم کے گرد لپٹ گئے تھے۔ ''پلیز، نو!''

''آل رائٹ۔''

''نو۔'' وہ چلائی۔ چلائی تھی یا محض ذہن چیخا تھا۔ اس کا چہرہ کسی کے سینے کے ساتھ لگا تھا۔ وہ مٹھیاں برسا رہی تھی۔

''ڈیانا، رک جاؤ...... کیا کر رہی ہو؟''

سسکتے ہوئے اس نے سر اٹھایا۔ دھند اور آنسوؤں کے دوسری جانب سے جورڈن اسے دیکھ رہا تھا۔ اس کی مٹھیاں موم کی طرح پگھل گئیں۔ ڈیانا نے جورڈن کی جیکٹ پکڑ لی۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ جورڈن اس کے سرد ہونٹوں پر جھکتا چلا گیا۔ ڈیانا کے بدن کی ٹھنڈ اور نقاہت تحلیل ہونے لگی۔ وہ جورڈن کے ساتھ لپٹ گئی۔ آرام، تحفظ، جذبات......

دونوں ایک اور گاڑی کے قریب تر ہونے سے بے خبر تھے۔ ہیڈ لائٹس نے انہیں جدا کر دیا۔ کیلی نے مڑ کر دیکھا اور جھاڑیوں کی طرف جھپٹی۔

''ڈیانا...... رکو۔''

وہ فرار ہونا چاہتی تھی لیکن ٹانگیں ابھی تک پوری طرح کام نہیں کر رہی تھیں۔ جورڈن نے جلد ہی اسے پکڑ لیا۔ ''ڈنایا......''

''وہ مجھے دیکھ لیں گے۔''

''کون؟''

''مجھے جانے دو۔''

سڑک پر کوئی کار رکی اور دروازہ کھلا۔ کیلی فوراً ہی زمین پر لیٹ گئی۔ کسی آدمی کی آواز آئی۔ ''سب ٹھیک ہے؟ تمہاری کار یہاں کھڑی ہے۔''

''پلیز جورڈن...... کچھ نہ بتانا...... پلیز...... پلیز۔'' کیلی نے دعا کی۔

وقفہ آیا۔ ''سب ٹھیک ہے۔'' جورڈن کی شرمندہ آواز آئی۔ وہ...... وہ پیشاب......

''اوہ، کال آف نیچر...... جاری رکھو۔'' کار کا دروازہ بند ہوا اور عقبی بتیاں دور ہوتی چلی گئیں۔

کیلی اب تک کانپ رہی تھی۔ ''تھینک یو۔'' اس نے سرگوشی کی۔

چند لمحے وہ خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ پھر جھک کر اسے اٹھایا۔ ''آؤ۔'' اس نے نرمی سے کہا۔ ''تمہیں اسپتال کی ضرورت ہے۔''

''نہیں۔''

''دیکھو، ڈیانا، تمہاری حالت ٹھیک نہیں ہے۔''

''میں نہیں جا سکتی۔''

''بات کیا ہے؟ کس چیز کا خوف ہے؟ پولیس؟''

''تم نے کچھ نہیں کیا...... وہ تمہیں گرفتار نہیں کر سکتے۔ اگر کیا ہے تو بتاؤ۔'' جورڈن نے کہا۔

کیلی نے خود کو چھڑایا۔ اسے یاد نہیں رہا کہ اس کوشش میں وہ اندھیرے میں ڈوب کر زمین کی طرف جھکتی چلی گئی۔ وہ سیاہ رنگ کے پانی میں ڈوب رہی تھی۔ انتہا کی تھکن تھی۔ جورڈن نے اسے اٹھا کر گاڑی میں منتقل کیا...... شدید جدوجہد کے بعد کیلی نے خود کو بے ہوش ہونے سے بچایا اور اسپتال نہ جانے کی التجا دہرائی۔

''آرام سے رہو۔ میں وہاں نہیں جا رہا اگر تم بضد ہو تو تمہیں ہوٹل لے جاتا ہوں۔''

''نہیں، وہاں بھی نہیں۔'' خوف کی تحریر اُس کے چہرے پر لکھی تھی۔

''آل رائٹ، کہاں جانا چاہتی ہو؟''

''ٹرین اسٹیشن۔''

جورڈن نے نفی میں سر ہلایا۔ ''تم سفر کے قابل نہیں ہو۔''

''میرے پاس چوائس نہیں ہے۔'' وہ رو پڑی۔

جورڈن خاموشی سے اس کا دُکھتا ہوا چہرہ پڑھتا رہا۔ ''میرے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ میں تمہیں سفر کی اجازت دوں۔''

''اجازت؟''

کیلی کو غصہ آ گیا۔ ''تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا۔ تم نہیں جانتے مجھے کس درندے کا سامنا ہے؟''

''غور سے سنو۔ درندے، پرندے سے تو میں نمٹ لوں گا۔ فی الحال تمہیں محفوظ جگہ پہنچا دیتا ہوں۔ کیا یہ پوچھنے کی ضرورت ہے کہ تمہیں مجھ پر بھروسا ہے؟''

اس کے ذہن نے کہا کہ اسے جورڈن پر اعتماد کرنا چاہیے اور بہترین کی امید رکھنی چاہیے۔ ویسے بھی اس کے پاس اور کوئی سہارا نہیں تھا۔ حالات بھی ابتر تھے۔ درحقیقت وہ پہلے ہی اس پر بھروسا کر چکی تھی۔

☆☆☆

''کیا حال ہے اس کا؟'' رچرڈ نے سوال کیا۔

''تھکن، نقاہت......'' جورڈن نے جواب دیا۔ وہ رچرڈ کے ساتھ لائبریری میں تھا اور برانڈی سے شغل کر رہا تھا۔ ''وہ خوف زدہ ہے۔ دوسری طرف ٹھیک بھی لگتی ہے۔ بیرل نے اس کا بیڈروم مخصوص کر دیا ہے۔ صبح تک شاید ہم مزید معلومات حاصل کر سکیں۔''

رچرڈ اسے مشتبہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ظاہر ہے جورڈن انجانی، بھٹکی ہوئی لڑکیوں کو جاگیر پر نہیں لاتا تھا۔ شکر ہے ابھی تک بیرل نے سوالات کی بمباری نہیں کی تھی لیکن وہ وقت دور نہیں تھا۔ جب جورڈن کو لامتناہی سوالات کا جواب دینا پڑتا۔ لیکن اس کے پاس جوابات نہیں تھے۔ وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ ڈیانا کو گھر کیوں لے آیا۔ کیا اسے واقعی محبت ہو گئی ہے۔ وہ کم از کم دو مرتبہ اسے بچا چکا تھا۔ پہلی مرتبہ اسپتال میں پولیس کو ہوشیار نہیں کیا۔ دوسری مرتبہ سڑک سے بچا کر گھر لے آیا تھا۔ جورڈن نے دونوں ہاتھوں سے چہرہ رگڑا۔

وہ اسے پہلے چور یا چورنی سمجھا تھا۔ تاہم دل نے انکار کر دیا۔ وہ گائے کے پیچھے ہی کیوں پڑی تھی؟ کیا خنجر والی بات سچ تھی؟ دھماکے نے معاملہ الجھا دیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ بم کیلی کے لیے تھا...... جس کی قسمت کام کر گئی۔ رچرڈ کی آواز نے اسے خیالات سے باہر نکالا۔

''بہت مصروف جا رہے ہو۔ کار بم...... گھر سے بھاگی ہوئی لڑکیوں کو اٹھا لانا...... بتاؤ گے، کیا پک رہا ہے؟''

''مجھے کوئی آئیڈیا نہیں تھا کہ بمباری شروع ہو جائے گی...... میں اتنا ہی سمجھ رہا تھا کہ چور سے واسطہ پڑ گیا ہے۔ چوری کی ایک بات ہے لیکن اس نے بم کا کوئی ذکر نہیں کیا تھا۔''

رچرڈ قریب ہو گیا۔ ''میرا سوال ہے...... شکار کون تھا؟''

''وہاٹ؟'' جورڈن نے رچرڈ کی آنکھوں میں دیکھا۔ وہ اپنے ہونے والے بہنوئی کی بہت عزت کرتا تھا۔ رچرڈ سراغ رسانی کی ایجنسی سے منسلک تھا اور اس کی جاسوسی حس پھڑکنے لگی تھی۔

''بم، گائے کی کار میں پلانٹ کیا گیا تھا۔ کیا یہ ایک اندھا حملہ تھا یا ٹارگٹڈ۔ اگر ٹارگٹڈ تھا تو ٹارگٹ کون تھا بظاہر گائے ٹارگٹ معلوم ہوتا ہے۔ یا......''

جورڈن نے آنکھیں سکیڑیں۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ دونوں کے ذہن میں ایک ہی بات تھی۔

''یا گائے ٹارگٹ نہیں تھا۔'' جورڈن نے جملہ مکمل کر دیا۔

''گائے کے ساتھ ڈیانا بھی ماری جاتی کیونکہ اسے ساتھ جانا تھا۔ گولڈن لک؟...... تاہم وہ ہراساں تھی۔''

''اس کے بارے میں کیا جانتے ہو؟''

جورڈن نے نفی میں سر ہلایا۔ ''کچھ خاص نہیں۔ صرف اس کا نام۔ ڈیانا لیمب۔''

''اس کی انگلیوں کے نشان تم نے گلاس پر سے لیے تھے۔ انکل ہیو کے دوست نے اسکاٹ لینڈ یارڈ کے کمپیوٹر پر دیکھا لیکن نشانات میچ نہیں ہوئے۔ یہ حیرت کی بات نہیں۔ کیونکہ وہ امریکن ہے۔ اگر تم مجھے پہلے مطلع کر دیتے تو میں امریکن اتھارٹی کو استعمال کرتا۔''

''محرک؟'' جورڈن نے کہا۔

بیرل لائبریری میں داخل ہوئی۔

''محرک، شکوک......؟'' وہ بولی۔

''رچرڈ ہر کسی کو شامل کرنا چاہتا ہے...... جس کا افیئر گائے کے ساتھ رہا تھا۔'' جورڈن نے کہا اور کھڑا ہو گیا۔ ''گڈ نائٹ آل۔''

''جورڈن۔'' بیرل نے آواز دی۔ ''ڈیانا کا کیا ہو گا؟''

''مجھے بالکل اندازہ نہیں ہے۔'' اس نے تھکی ہوئی آواز میں کہا اور باہر نکل گیا۔ وہ سیڑھیوں کے ذریعے اپنی خوابگاہ کی طرف جا رہا تھا۔ آدھا راستہ طے کر کے وہ رک گیا۔ کچھ سوچ کر مڑا...... اس کا رخ ڈیانا کے کمرے کی جانب تھا...... کچھ دیر کھڑا رہا۔ پھر اس نے دستک دی۔

''ڈیانا؟'' کوئی جواب نہیں ملا۔

آواز دے کر وہ دھیرے سے کمرے میں داخل ہو گیا۔ کارنر لیمپ کی مدھم روشنی میں وہ گھٹنے پیٹ کی طرف موڑے سو رہی تھی۔ لینن کا نائٹ گاؤن بیرل کا تھا۔ وہ بیڈ کے قریب کرسی پر بیٹھ گیا۔ ڈیانا کا وجود کتنا مختصر لگ رہا تھا، قطعی ناقابل دفاع۔

''میری چھوٹی سی چورنی۔'' اس نے سرگوشی کی۔ جورڈن نے آہ بھری۔ ڈیانا کسمسائی۔ جورڈن نے اٹھنا مناسب خیال کیا لیکن وہ بیدار ہو گئی تھی۔ اس نے بھٹکی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا پھر اسے احساس ہوا کہ وہ کہاں ہے۔

"معذرت خواہ ہوں۔" وہ اٹھ گیا۔ "سو جاؤ۔" وہ پلٹنے ہی والا تھا۔

"جورڈن؟" جورڈن نے گردن گھمائی۔

"مجھے، تمہیں کچھ بتانا ہے۔" اس نے آہستہ سے کہا۔

"میں کل تک انتظار کرلوں گا۔"

"نہیں، ابھی بتانا ہے۔ میں تمہیں اس گرداب میں نہیں کھینچنا چاہتی تھی۔ تمہیں کچھ ہو جاتا تو......" اس کی آنکھیں جھلملا اٹھیں۔

جورڈن بیڈ پر بیٹھ گیا۔ "کیا دھماکا گائے کے لیے تھا؟"

"نہیں، میرے لیے۔ وہ اس کا حق دار نہیں تھا، وہ میری غلطی کی وجہ سے مارا گیا۔"

"ہوسکتا ہے بچ جائے۔" جورڈن نے کہا۔

"نہیں، تم مجھے بہلا رہے ہو۔"

"تم کیوں کہہ رہی ہو کہ دھماکا تمہارے لیے تھا؟"

"کیونکہ......" اس نے گہری سانس لی۔ "ایسا پہلے بھی ہوتا رہا ہے۔"

"بمباری......دھماکے؟"

"نہیں......مختلف۔ جیسے ایکسیڈنٹ۔ چند ہفتے قبل لندن میں ایک ٹیکسی نے مجھے کچلنے کی کوشش کی تھی۔" وہ بولی۔

"ایسا کسی کے ساتھ بھی ہوسکتا ہے۔" جورڈن نے کہا۔

"ایسا ایک بار نہیں ہوا تھا...... انڈر گراؤنڈ پلیٹ فارم پر میں ٹرین کے انتظار میں کھڑی تھی۔ اس وقت کسی نے مجھے دھکا دیا۔ ٹرین سر پر تھی۔ وہ کوئی فرشتہ تھا جس نے بروقت ہاتھ پکڑ کر مجھے اٹھالیا۔"

"ممکن ہے کوئی اتفاقی طور پر تم سے ٹکرا گیا ہو؟"

"تم مجھے احمق سمجھ رہے ہو۔" وہ رونے لگی اور چہرہ بازوؤں میں چھپالیا۔ جورڈن بوکھلا گیا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا تو اس نے ڈیانا کو اپنے بازوؤں میں بھرلیا۔

"بتاؤ، مجھے پھر بتاؤ۔" اس نے نرمی سے کہا۔

"تم یقین نہیں کروگے۔"

"مجھے موقع دو، پلیز۔"

ڈیانا نے سر اٹھایا اور جزئیات کے ساتھ کہانی دہرائی۔

"تم نے ایسا کیا کردیا کہ کوئی تمہاری جان کے درپے ہے؟"

وہ پھر برافروختہ ہوگئی۔ "میں کیا کروں گی؟ کیا مطلب ہے تمہارا؟"

"میں الزام نہیں لگا رہا۔ پلیز میں سمجھنا چاہ رہا ہوں......مرڈر کے پیچھے کوئی نہ کوئی محرک ہوتا ہے۔ تم مجھ پر بھروسا کرسکتی ہو۔ میرے لیے آسانی ہوگی تمہاری مدد کرنے کے لیے۔"

"نہیں، تم پہلے ہی میری مدد کرچکے ہو۔ میں تم سے مزید امداد کی طلب گار نہیں ہوں۔"

"اگر دھماکے یہاں ہونے لگے تو مجھے وجہ معلوم ہونی چاہیے۔"

ڈیانا نے غصے سے جورڈن کو دیکھا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھی۔

"اگر تم نہیں بتاؤ گی تو میں مجبور ہوجاؤں گا کہ پولیس کو اطلاع کروں۔" جورڈن نے کہا۔

ڈیانا نے حیرت سے اسے دیکھا اور غیر یقینی انداز میں ہنسی...... "پولیس تک جانے سے پہلے سوچنا کہ تم گائے کے بیڈروم میں کیا کررہے تھے؟"

"چوری، چھوٹے سے معاملے کی معمولی چوری...... وقت آگیا ہے کہ ہم صاف بات کریں۔" جورڈن نے کہا۔ "میں وہاں اس لیے داخل ہوا تھا کہ ایک لیڈی کو بلیک میلنگ سے بچاسکوں۔"

"کیسی بلیک میلنگ؟"

"خاتون نے افیئر کے دوران جذبات میں کھل کر گائے کو خطوط لکھے تھے۔ خطوط اگر لیڈی کے شوہر تک چلے جاتے تو اس کی ازدواجی زندگی تباہ ہوجاتی۔"

"یہ کسی انٹیلی جنس کا کام نہیں۔" وہ بولی۔

"ہاں، تم کہہ سکتی ہو۔"

"تم نے پہلے کسی لیڈی کا ذکر نہیں کیا؟"

"کیونکہ میں نے خاموش رہنے کا وعدہ کیا تھا اور شریف آدمی وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ اس پر تو تم اتفاق کروگی...... لیکن اب چونکہ صورتِ حال بدل چکی ہے تو ہمیں سچائی سے کام لینا چاہیے۔"

ڈیانا کی آنکھوں میں سوچ کی پرچھائیاں تھیں۔

"آل رائٹ۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اعتراف کرلینا چاہیے۔" اس نے گہری سانس لی۔ "میں بھی چور نہیں ہوں۔"

"تم وہاں کیوں گئی تھیں؟" جورڈن نے کہا۔

’’میں جاب پر تھی۔ ہمیں ثبوت درکار تھا۔ انشورنس فراڈ کیس کے لیے۔‘‘

اس مرتبہ جورڈن ہنس دیا۔ ’’یعنی پولیس کے ساتھ تمہارا تعلق بنتا ہے۔ کون سی برانچ...... لوکل کانسٹیبلری، اسکاٹ لینڈ یارڈ، انٹرپول......شاید؟‘‘

’’میں پولیس کے لیے نہیں، پرائیویٹ انویسٹی گیٹر کے لیے کام کرتی ہوں۔‘‘

’’انویسٹی گیٹر؟‘‘ جورڈن نے سوال کیا۔

’’تم کمپنی کو نہیں جانتے۔‘‘

’’خوب، نام بتانے میں کیا حرج ہے؟‘‘

’’وہ انگلش نہیں ہے۔‘‘

’’گائے درمیان میں کیسے آیا؟‘‘

’’چند ہفتے قبل گائے نے ایک قدیم خنجر، ’’آئی آف کشمیر‘‘ خریدا تھا۔ ذرائع کے مطابق خنجر دیگر آرٹ کے نمونوں کے ساتھ ’’میکس ہیولر‘‘ نامی بحری جہاز پر تھا۔ یہ گزشتہ مہینے کی بات ہے۔ اسپین کے قریب جہاز ڈوب گیا۔ کچھ بھی ہاتھ نہیں آیا۔ جہاز ایک بیلجیئن کا تھا جس نے بتیس ملین ڈالر کا کلیم داخل کر دیا۔ کلیم جہاز اور آرٹ ورک دونوں کے لیے تھا۔‘‘

جورڈن کی ایک ابرو پیشانی پر چڑھ گئی۔ ’’لیکن تم کہتی ہو کہ گائے نے خنجر حاصل کرلیا تھا۔ کب؟‘‘

’’تین ہفتے قبل، جہاز ڈوبنے کے بعد۔‘‘

’’یعنی...... خنجر جہاز پر تھا ہی نہیں۔‘‘ جورڈن نے نتیجہ اخذ کیا۔

’’ظاہر ہے۔ گائے نے آرٹ کا وہ نمونہ ایک پرائیویٹ فروخت کنندہ سے حاصل کیا تھا۔‘‘

’’اور تم بیلجیئن کے خلاف کیس بلڈ کرنے کی کوشش کررہی ہو۔‘‘

’’ہاں، اس نے انشورنس کمپنی سے کلیم وصول کرلیا اور فروخت کرنے کے لیے ذخیرہ بھی اس کی ملکیت ہے، گویا دہرا ہرجانہ......ڈبل معاوضہ۔‘‘ ڈیانا نے کہا۔

’’تمہیں کیونکر معلوم ہوا کہ وہ گائے کے پاس ہے؟‘‘

’’وہ بڑ بولا ہے۔ پیٹ کا ہلکا ہے۔ اس نے دوستوں کو بتایا۔ بات مارکیٹ میں پھیل گئی کہ سترھویں صدی کا آئی آف کشمیر، گائے کی تحویل میں ہے۔ اس کی ساخت اور نگینوں نے تصدیق کردی تھی۔‘‘

’’تم نے کہا تھا کہ وہ تمہاری فیملی سے چرایا گیا تھا؟‘‘

ڈیانا نے شانے اچکائے۔ ’’میں نے تمہاری طرح جھوٹ بولا تھا۔‘‘

’’واقعی؟‘‘

’’میں نہیں جانتی تھی کہ تم پر اعتبار کیا جاسکتا ہے۔‘‘

’’اور اب تم بھروسا کر چکی ہو؟‘‘

’’اعتماد نہ کرنے کی کوئی وجہ تم نے نہیں چھوڑی۔‘‘ اس کے لبوں پر بامسکراہٹ ابھرنا شروع ہوئی۔ جورڈن اٹھ کر ٹہلنے لگا۔ نئی کہانی لیکن اس کی تصدیق کی جاسکتی تھی۔

’’جھوٹ بولنے پر ناراض ہو؟‘‘ وہ بولی۔

’’نہیں ہونا چاہیے؟‘‘

’’ویل، یس...... لیکن اب تو میں نے سچ بتا دیا ہے۔‘‘

’’واقعی؟‘‘

’’ہاں۔‘‘

بیلجیئن، میکس ہیولر، خنجر اور دھماکا...... جہاں وہ بال بال بچی تھی۔ وہ خود کو روک نہ کرسکا اور جھک کر اس کی پیشانی چوم لی۔ ’’تم یہاں محفوظ ہو۔‘‘

’’مجھے یقین ہے۔‘‘

☆☆☆

جب تک رہائش گاہ میں مکمل سناٹا نہیں ہوگیا، کیلی انتظار کرتی رہی۔ بعدازاں وہ دبے قدموں بستر سے اتری، سر میں ابھی تک دکھن تھی۔ قدموں کے نیچے قالین پوش فرش جیسے لہریں لے رہا تھا۔ وہ ننگے پیر تھی۔ تاہم وہ ہمت کر کے کمرے سے نکل گئی۔ ہال وے سنسان تھا۔ فاصلے پر کونے میں ایک لیمپ روشن تھا۔ لیمپ کے نزدیک فون نظر آرہا تھا۔ کیلی احتیاط سے فون تک پہنچی۔ احساسِ جرم کے تحت وہ لرز رہی تھی۔ اس نے برسلز میں ٹونی کا نمبر ملایا۔ یہ طویل فاصلے کی کال تھی۔ اسے یقین تھا کہ ٹاوسٹوک فیملی بہ آسانی فون بل برداشت کرسکتی ہے۔

چار گھنٹیوں کے بعد ٹونی کی آواز آئی۔ ’’کیلی؟‘‘

’’میں مشکل میں ہوں۔‘‘ اس نے سرگوشی کی۔ ’’کسی نہ کسی طرح وہ مجھے ڈھونڈ لیں گے۔‘‘

’’تم کہاں ہو؟‘‘

’’فی الحال محفوظ ہوں۔ ٹونی، گائے اسپتال میں ہے اور بچنے کے امکانات برائے نام۔‘‘ کیلی نے اطلاع فراہم کی۔

’’کیا ہوا......؟‘‘

کیلی نے مختصر احوال بتایا۔ ’’پولیس نے اس کے گھر کو گھیرا ہوا ہے۔ تمہارے لیے وہاں جانا ممکن نہیں ہے۔‘‘ ✥

"پھر کیا پلان ہے؟"

"پتا نہیں۔" کیلی نے اردگرد دیکھا۔ معمولی آواز تھی۔ تاہم وہاں اسے کوئی نظر نہیں آیا۔ دل سینے میں ذبح کیے ہوئے کبوتر کے مانند پھڑک رہا تھا۔ "اگر وہ مجھ تک پہنچ گئے تو لازمی تمہیں بھی گھیر لیں گے۔ فوراً وہاں سے نکل کر کسی اور جگہ چلے جاؤ۔"

"کیلی مجھے کچھ کہنا......"

وہ گھوم گئی، آواز پھر آئی تھی۔ کوئی بیدار تھا۔ اس نے پوری بات سنے بغیر فون بند کر دیا۔ اپنے کمرے میں پہنچ کر اس کی سانس میں سانس آئی۔ وہ دروازے سے پشت لگائے کھڑی رہی۔ وہ مطمئن تھی...... کم از کم اس نے ٹونی کو خبردار کر دیا تھا۔ قسمت اب تک اس کے ساتھ تھی لیکن یہ صورت تادیر برقرار نہیں رہ سکتی تھی۔ وان ویلڈن کے آدمی اسے ٹریک کر لیں گے...... اس سے پہلے ضروری تھا کہ وہ اپنے مہربانوں کو مصیبت سے بچاتے ہوئے یہاں سے نکل جائے، انگلینڈ سے نکلنے کے بعد وان ویلڈن اس کا پیچھا چھوڑ دے گا۔ تاہم اسے ایک بار پھر حلیہ تبدیل کرنا تھا۔ ہیئر کٹ، بالوں کی رنگت، گلاسز، چال...... وغیرہ۔

☆☆☆

"انہوں نے اسے کھو دیا ہے۔" سائمن ٹروٹ نے بتایا۔

وان ویلڈن کا چہرہ تاثرات سے عاری رہا۔ تاہم اس کے دماغ میں غصے کی لہر اٹھی تھی۔ اسے خود کو قابو میں رکھنا تھا۔ کم از کم سائمن ٹروٹ کے سامنے۔

"یہ کیسے ہوا؟" ویلڈن کی آواز برف کے مانند سرد تھی۔

"اسپتال میں۔ دھماکے کے بعد وہ وہیں تھی اور خاموشی سے نکل گئی۔"

"وہ زخمی تھی؟"

"سر کی چوٹ تھی۔ اس نے جرأت مندی کا مظاہرہ کیا۔"

"مطلب وہ زیادہ دور نہیں جا سکی ہوگی۔ ٹریک کیا جا سکتا ہے۔" وان ویلڈن نے کہا۔

"کوشش کی تھی۔ یوں لگتا ہے کوئی اس کی مدد کر رہا ہے۔"

بیمار ویلڈن کے سینے میں گولا سا بن گیا۔ وہ رک کر سانس بحال کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہو گیا۔ سینے میں بننے والے گھونسے کو تحلیل ہونے کے لیے وقت درکار تھا۔ وہ سیکنڈ گننے لگا۔ اس بار سینے کی جکڑ میں سختی تھی۔ اس نے سوچا...... کیلی کی وجہ سے اس کی زندگی مزید مختصر ہو جائے گی۔ اس نے نائٹروگلیسرین کی بوتل نکالی اور دو گولیاں زبان کے نیچے رکھ لیں۔ کچھ دیر میں سینہ ہلکا ہو گیا۔ مجھے نہیں مرنا...... ابھی نہیں مرنا۔

"کیسے کہہ رہے ہو کہ کوئی اس کی مدد کر رہا ہے؟"

"وہ چار پانچ مرتبہ جان بچا گئی ہے۔ ایسا مدد کے بغیر ممکن نہیں...... شاید پولیس یا انٹرپول۔"

"نہیں، کیلی رائس، پولیس پر اعتماد نہیں کرتی...... اس کی قسمت ساتھ دے رہی ہے جو جلد ہی دغا دے جائے گی۔"

☆☆☆

وہ دیر تک سونے کی عادی نہیں تھی۔ تاہم سر کی چوٹ ابھی تک تنگ کر رہی تھی۔ اگرچہ چکر آنا بند ہو گئے تھے۔ بستر بے حد آرام دہ تھا۔ نیز وہ یہاں خود کو محفوظ خیال کر رہی تھی۔ کئی ہفتوں میں پہلی بار اس نے خود کو محفوظ ترین جگہ پر تصور کیا تھا۔ وہ اٹھی تو سورج کھڑکی سے جھانک رہا تھا۔ سر کا درد بھی تقریباً مفقود تھا۔

"میں ابھی تک زندہ ہوں۔" اس نے حیرانی سے سوچا۔ فرار ہونے کے لیے خاصی دیر ہو گئی تھی۔ فی الحال اسے مہمان کا کردار ہی ادا کرنا تھا۔ بعدازاں موقع ملتے ہی وہ پیدل نکل جائے گی۔ سیدھی ٹرین اسٹیشن۔ وہ اس قابل ہو گئی تھی کہ چند میل طے کر سکے۔ ڈریسر میں سے اس نے پنک سلیپرز کا انتخاب کیا۔ مناسب باتھ روب زیب تن کیا اور کمرے سے نکل گئی۔ گھر کے دیگر افراد پہلے ہی بیدار ہو چکے تھے اور ٹیرس پر جمع تھے۔ سیڑھیاں طے کر کے وہ فرنچ ڈور سے گزری اور ٹیرس پر آ گئی۔ وہاں ناشتے کی میز تیار تھی۔ بیرل، رچرڈ اور جورڈن میز کے گرد موجود تھے۔ وہ ہمیشہ کے مانند وجیہہ نظر آ رہا تھا۔ سورج کی کرنیں جورڈن کے چمک دار بالوں سے کھیل رہی تھیں...... وہ ان نجیب الطرفین افراد سے مختلف تھا۔ یہ خون کی بات تھی۔ اس کی رگوں میں انکل والٹر جیسوں کا خون گردش کر رہا تھا۔ احساس کمتری کے زیراثر وہ واپسی کے لیے مڑی۔ تاہم جورڈن کی آواز نے اس کے قدم پکڑ لیے۔ وہ بے بس ہو گئی۔ مڑی اور دھیرے دھیرے چلتی ہوئی ان میں شامل ہو گئی۔ جورڈن نے اٹھ کر اس کے لیے کرسی کھینچی۔

"میں چیک کرنے والا تھا۔ کیسا محسوس ہو رہا ہے؟"

"بہتر ہوں۔" وہ بیٹھ گئی۔

جورڈن نے کافی، انڈے اور طعام کی دیگر اشیا اس کے آگے کیں۔ ''انڈوں سے پرہیز تو نہیں ہے؟''

ڈیانا نے پلکیں جھپکائیں اور کانٹا لے کر انڈوں پر جھک گئی۔ اسے احساس ہوا کہ تینوں افراد کی نظریں اس پر ہیں۔

''صبح میں نے کپڑے پہنچانے کے لیے تمہارے کمرے میں جانا چاہا لیکن ناکام رہی۔'' بیرل نے کہا۔

''وہ...... وہ میں نے ڈور کے ساتھ کرسی پھنسا دی تھی۔'' ڈیانا نے شرمندگی سے کہا۔

''اوہ۔'' بیرل خوامخواہ مسکرائی۔ کوئی نہیں سمجھا، کیا ردعمل پیش کیا جائے۔ لٰہذا وہ خاموشی سے اسے شکم سیر ہوتا دیکھتے رہے۔ ان کی نگاہ غیر دوستانہ نہیں تھی...... محض الجھن تھی نظروں میں۔ جورڈن نے اس کا ہاتھ پکڑا تو وہ سکڑ کر رہ گئی۔ ''ڈیانا، میں نے ان کو بتا دیا ہے۔''

ڈیانا نے جورڈن کو دیکھا۔ ''بتا دیا؟ تمہارا مطلب ہے......''

''ہر چیز، شروع سے اب تک۔'' وہ بولا۔

''یقین کرو، ہم تمہاری مدد کریں گے۔'' بیرل نے کہا۔ ''تم ہم پر اس طرح اعتماد کر سکتی ہو...... جیسے جورڈن پر کرتی ہو۔''

ڈیانا کے ہاتھ کانپے، اس نے دونوں ہاتھ گود میں رکھ لیے۔

''یہ لوگ ٹرسٹ کی بات کر رہے ہیں۔'' اس نے اذیت کے ساتھ سوچا۔ ''اور میں جھوٹ بولتی چلی جا رہی ہوں۔''

''ہمارے مفید ذرائع ہیں۔'' جورڈن نے کہا۔ ''خفیہ کے ساتھ تعلقات ہیں...... رچرڈ کی فرم، سیکیورٹی میں مہارت رکھتی ہے۔''

یہ پیشکش ٹھکرانا بہت دشوار تھا۔ ہفتوں سے وہ خود پر انحصار کرتی آ رہی تھی۔ بھٹکتی پھر رہی تھی۔ یقین سے محروم تھی کہ کس پر اعتماد کرے۔ اگلے قدم کے بارے میں غیر یقینی کا شکار تھی۔ بھاگتے بھاگتے نڈھال ہو گئی تھی۔

اور...... وہ اب بھی اپنی زندگی دوسروں کے ہاتھوں میں دینے کے لیے آمادہ نہیں تھی۔ چاہے وہ جورڈن ہی کیوں نہ ہو۔ شکریہ کے ساتھ اس نے کہا۔ ''میں ایک سہولت مانگوں گی کہ مجھے ٹرین اسٹیشن تک پہنچا دیا جائے اور شاید......'' وہ نظریں جھکا کر ہنسی...... انداز حزنیہ تھا۔ ''اور نیا لباس؟''

بیرل کھڑی ہو گئی۔ ''میں بندوبست کرتی ہوں۔''

رچرڈ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ ڈیانا اور جورڈن تنہا رہ گئے۔ کچھ دیر کے لیے سکوت طاری رہا۔ ''تم یہاں سے جا رہی ہو؟'' جورڈن نے سوال کیا۔

''ہاں۔'' ڈیانا نے نیپکن تہ کر کے میز پر رکھ دیا۔ اسے احساس تھا کہ جورڈن گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا ہے۔ وہ اس کے ساتھ بہت جھوٹ بول چکی تھی۔ بار بار کہانیاں بدلی تھیں۔ اس نے ابھی تک بدترین سچ نہیں اُگلا تھا۔ وہ کیا تھی؟ وہ کون تھی؟ بہتر تھا کہ وہ چلی جائے۔ وہ خود اس کے بارے میں بہترین رائے قائم کرلے گا۔ بجائے اس کے کہ بدتر کا انکشاف ہو......

''کیا کرو گی؟''

''کوئی آسان کام...... جس میں دھماکا نہ ہو... جان کا خطرہ نہ ہو۔''

''ڈیانا، اگر تمہیں کہیں، کبھی میری ضرورت پڑے...... کسی بھی چیز...... کے لیے......''

ڈیانا نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ مدد کرنا چاہتا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں مدد کے رنگ کے علاوہ بھی ایک رنگ تھا۔ سب سے الگ سب سے گہرا...... ڈیانا کا ارادہ کمزور پڑنے لگا۔ وہ سب کچھ بتا دے اسے...... خطرات کے بھنور میں کھینچ لے۔ نہیں وہ جورڈن کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی۔ جورڈن پُرامید نظروں سے اسے تک رہا تھا۔ ڈیانا نے نظر جھکا لی۔ ''نہیں، جورڈن...... لیکن تمہاری پُرخلوص پیشکش کا میں دل کی گہرائی سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔''

اس نے بدقت تمام سر کو نفی میں جنبش دی۔ وہ یہ نہ دیکھ سکی کہ جورڈن کا چہرہ پھیکا پڑ گیا تھا۔ اس کا مان ریزہ ریزہ ہو گیا تھا۔ دل کی بات دل میں پنہاں رہ گئی۔ وہ کھڑا ہو گیا۔

☆☆☆

پلیٹ فارم کی بینچ پر گرے سوٹ میں ایک آدمی بظاہر اخبار کا مطالعہ کر رہا تھا۔ تاہم اس کی نظریں مسافروں پر تھیں۔ لندن جانے کے لیے بارہ پندرہ کی ٹرین کے لیے مسافر جمع ہو رہے تھے۔ یہ اس دن کی چوتھی ٹرین تھی اور وہ اب تک کیلی رائس کو نہیں دیکھ پایا تھا۔ اس کا شک بڑھنے لگا کہ کیلی نے باہر نکلنے کے لیے ٹرین کے بجائے کوئی اور راہ اختیار کی ہے۔ وہ بہت تیز تھی، اسی لیے اب تک بچتی چلی آ رہی تھی۔ وہ ابھی تک نہیں سمجھ پایا تھا کہ کیلی اسپتال سے کیسے غائب ہوئی تھی۔ اسٹیشن پر وہ ایک بار پھر آزمائش بننے جا رہی تھی۔

وہ نئے امکانات کا جائزہ لینے لگا۔ تب دفعتاً کیلی اسے دکھائی دی۔ اس نے اپنا حلیہ تبدیل کیا ہوا تھا۔ وہ اسے گھورتا رہا...... گزشتہ تجربے کی بنیاد پر اسے یقین ہو گیا کہ وہ کیلی ہی ہے۔ وہ پلیٹ فارم کے کنارے کے ساتھ چل رہی تھی۔

مرد نے فیصلہ کیا کہ اسے ٹرین پر چڑھنے دیا جائے۔ شولڈر ہولسٹر میں اس نے اپنا آٹومیٹک سہلایا۔

☆☆☆

لندن کے لیے بارہ پندرہ کا انتخاب چارلس کی نظر میں اچھا نہیں تھا۔ چیٹ ونڈ سے وہ جورڈن کی جیگوار کے پیچھے بہ آسانی وہاں آیا تھا۔ اگر وہ یہ کام کر سکتا تھا تو کوئی اور بھی کر سکتا تھا۔ کیا وہ تنہا ہے...... کیلی کو نظر میں رکھتے ہوئے وہ دوسرے چہروں کو بھی جانچ رہا تھا پھر اسے جورڈن دکھائی دیا جو کیلی سے قریب تر ہوتا جا رہا تھا۔ جو کچھ ہوگا، جلد ہوگا۔ چارلس نے سوچا اور ٹرین پر ہوگا۔ وہ کھڑا ہو گیا۔ کیا ہونے والا ہے۔ کیلی بے خبر تھی۔ چارلس نے کوٹ سامنے سے کھول دیا۔ شولڈر ہولسٹر میں گن محفوظ تھی۔ اس کی نگاہ جورڈن پر تھی جو کیلی کی واحد لائف لائن تھا۔ چارلس یہ لائن کاٹنے کے لیے تیار تھا۔ اس کے بعد کیلی کے لیے دوسری لائف لائن نہیں تھی۔

☆☆☆

قریب...... اور قریب۔ کیلی ٹرین پر سوار ہونے والی تھی۔ بس چند قدم اور...... اس کی تمام تر توجہ ٹرین پر تھی۔ ایک پیر پہلے پائیدان پر...... عقب میں کیا گڑبڑ تھی۔ وہ لاعلم تھی۔ کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر واپس پلیٹ فارم پر کھینچ لیا۔ وہ تیزی سے گھومی...... مزاحمت کے لیے تیار تھی۔ معاً جیسے بجلی چمکی۔ وہ جم کے رہ گئی۔

''جورڈن؟'' اس کے حلق سے تحیر زدہ آواز برآمد ہوئی۔ جورڈن نے اس کی کلائی پکڑی ہوئی تھی۔ ''نکلو یہاں سے۔''

''تم کیا کر رہے ہو؟''

''بعد میں بتاؤں گا، چلو۔''

''لیکن میں جا رہی......''

''کوئی چیٹ ونڈ سے ہمارا تعاقب کر رہا ہے...... نکلو یہاں سے۔''

ڈیانا کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ دونوں ساتھ پسپا ہوئے۔ جورڈن حد درجے چوکس تھا۔ اچانک ایک آدمی غیر متوقع طور پر نمودار ہوا۔ وہ دونوں کے راستے میں تھا۔ گرے سوٹ۔ اس کے چہرے کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ بات اس کے ہاتھ میں موجود گن کی تھی جس پر ڈیانا (کیلی) کی نگاہ جم کے رہ گئی تھی۔ تاہم وہ پھرتی سے بائیں جانب گھوم گئی...... دھماکا ہوا۔ اس کے شانے پر دھکا لگا۔ جورڈن کی جیکٹ کی جھلک نظر آئی۔ جو اس سے ٹکرایا تھا۔ وہ پلیٹ فارم پر زمین بوس ہو گئی۔ اس کی کمر میں چوٹ آئی اور آنکھوں میں اندھیرا اتر گیا۔

اطراف میں شور شرابا بلند ہوا۔ وہ لڑکھڑاتی ہوئی کھڑی ہوئی اور حملہ آور کو تلاش کیا۔ خوف زدہ افراد کی بھگدڑ مچی ہوئی تھی۔ جورڈن، اس کے لیے آڑ بن گیا تھا جس کے کاندھے پر سے اس نے گن مین کو دیکھا...... دوسرا دھماکا۔ وہ اضطراری طور پر سکڑ گئی۔ تاہم حیرت کے سوا کچھ بھی نہ تھا۔ وہ ابھی تک زندہ تھی۔ گن مین کے چہرے پر بھی یکساں حیرت نمودار ہوئی۔ وہ سر جھکا کر اپنے سینے کی جانب دیکھ رہا تھا جہاں سرخ دھبا نمودار ہو کر پھیلتا جا رہا تھا۔ وہ ڈولتا ہوا گھٹنوں کے بل گرا۔ کیلی نے مڑ کر دوسرے آدمی کو دیکھا۔

''بھاگ جاؤ۔'' وہ دہاڑا۔ اس کے ہاتھ میں بھی گن تھی۔ دوسرا فائر اسی نے کیا تھا۔ گرے سوٹ والا ہاتھ پیروں کے بل رینگ رہا تھا۔ گن ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھی۔ جورڈن نے پھر ڈیانا کو دھکیلا...... وہ بے اختیار دوڑ پڑی۔ جورڈن اس کے عقب میں تھا۔ وہ ٹرین کے عقبی کونے کے قریب سے پٹڑیوں پر کودے اور مخالف سمت پلیٹ فارم کی طرف بھاگے۔ ڈیانا نے جسمانی اذیت کو نظرانداز کر دیا تھا۔ ڈیانا پہلے پلیٹ فارم پر چڑھی اور جورڈن کا ہاتھ پکڑ کر اسے اوپر کھینچا۔

''میرا انتظار مت کرو۔'' اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''پارکنگ لاٹ میں جاؤ...... جیگوار، اسٹیشن گیٹ کے قریب ڈبل پارکنگ میں ہے۔'' اس نے چابیاں اس کی جانب اچھالیں۔

ڈیانا ریس کے گھوڑے کے مانند بھاگی۔ ''تم کہاں ہو؟''

''میں ساتھ آرہا ہوں۔'' جورڈن نے رفتار بڑھائی۔

جلد ہی ڈیانا جیگوار تک پہنچ گئی۔ اندر بیٹھ کر وہ مڑی۔ جورڈن قریب تھا۔ اس نے گاڑی اسٹارٹ کی اور پسنجر سیٹ کا دروازہ کھول کر گیئر بدلا۔ جورڈن کے کار میں گھستے ہی پہیے چیخے اور جیگوار اچھل کر پارکنگ سے نکلی۔ وہ بات کیے بغیر توجہ سے ڈرائیونگ کر رہی تھی۔ سڑک پر آتے ہی ہمائرن کی

آواز سنائی دی۔ پولیس جیگوار کے قریب سے گزر کر اسٹیشن کی طرف چلی گئی۔ اس نے ایرویو میں دیکھا۔ کوئی تعاقب میں نہیں تھا۔

''وی آرکلیئر۔'' اس نے کہا۔

''فی الحال۔'' جورڈن بولا۔

''کون چیٹ وِنڈ سے پیچھا کر رہا تھا؟'' کیلی عرف ڈیانا نے سوال کیا۔

''پہلے مجھے شک تھا۔ وہ سیاہ رنگ کی MG تھی۔ پھر وہ غائب ہوگئی۔ دوسری بار اسے میں نے اسٹیشن گیٹ کے نزدیک دیکھا۔ اس وقت مجھے خطرے کا احساس ہوا۔'' جورڈن نے وضاحت کی۔

''لیکن تم میری خاطر... آئے تھے؟'' وہ بولی۔

''تم بتاؤ گی، یہ سب کچھ کیا ہے؟'' جورڈن نے سوال کیا۔

''کوئی ہمیں مارنا چاہتا ہے۔''

''ہمیں...... مطلب ہم ایک ہی کشتی میں سوار ہوگئے ہیں۔'' جورڈن مسکرایا۔ وہ خاموش رہی۔

''وہ دوسرا آدمی کہاں سے ٹپکا تھا، کون تھا؟ جس نے ہمیں بچایا؟''

''مجھے اس کا نام نہیں معلوم۔ لیکن......'' وہ رکی۔

''میرا خیال ہے کہ میں نے اسے دیکھا ہے۔ لندن میں...... زیرِ زمین اسٹیشن۔''

''اوہ تمہارا حفاظتی فرشتہ۔ لیکن اس مرتبہ تم نے اسے دیکھ لیا۔ لہٰذا وہ فرشتہ نہیں کوئی آدمی ہے۔ باڈی گارڈ؟''

''پتا نہیں ہے...... کہاں جانا ہے چیٹ وِنڈ؟''

''وہاں نہیں جاسکتے۔''

''کون لوگ ہیں وہ؟'' جورڈن نے سوال کیا۔

''وہی، جنہوں نے گائے کی کار اُڑائی تھی۔''

''کیا ان کا تعلق بیلجیئن سے ہے؟ یا کوئی نئی کہانی۔''

''کہہ سکتے ہیں۔''

''کیا مطلب؟'' جورڈن نے کہا۔ اس کے جبڑے بھنچے ہوئے تھے۔ وہ سوچ رہی تھی کہ جورڈن بھی اس کے مانند ہراساں ہے۔

''میرے خیال میں مکمل سچائی کا علم میرا حق بنتا ہے۔'' وہ بولا۔

''کچھ انتظار کرو، کسی مناسب جگہ پہنچ جائیں۔'' اس نے ایکسلیریٹر دبایا۔ ''اس وقت میری ترجیح لندن پہنچنا ہے۔''

''تمہارے خیال میں یہ اتنا آسان ہے۔ اگر وہ اتنے ہی خطرناک ہیں تو ہائی وے پر ان کی نظر ہوگی اور میری جیگوار ان کی نظر سے بچ نہیں سکتی۔''

ڈیانا سوچ رہی تھی کہ مصائب کے فولادی ذرات کے لیے وہ مقناطیس کی حیثیت اختیار کر گئی ہے جو متواتر اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اسے چاہیے کہ جیگوار سے چھٹکارا حاصل کرے اور جورڈن سے بھی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ جورڈن خوامخواہ کراس فائر کی زد میں آجائے۔

''اگلا موڑ کہاں جارہا ہے؟''

''گیسٹ ہاؤس۔'' جورڈن نے کہا۔ ''اس کے مالک کو میں جانتا ہوں۔ ہمیں کچھ دیر وہاں رکنا چاہیے۔ وہاں باڑے میں کار بھی چھپائی جاسکتی ہے۔'' جورڈن نے جواب دیا۔

''میں لندن کیسے جاؤں گی؟''

''وہیں رک کر سوچیں گے۔''

''میں زیادہ دیر یہاں نہیں ٹھہر سکتی۔''

''لیکن مجھے خدشہ ہے کہ ہمیں رکنا چاہیے۔'' جورڈن نے سرگوشی کی۔ ڈیانا نے چونک کر اسے دیکھا اور دہشت کے باعث گاڑی سڑک سے اترتے اترتے رہ گئی۔ جورڈن نے جیکٹ واپس اپنی جگہ پر کرلی۔ اس کی نفیس لینن شرٹ پر خون کے دھبے تھے۔

☆☆☆

''مائی گاڈ، تم نے بتایا کیوں نہیں؟''

''یہ سیریس نہیں ہے۔''

''وہ کیسے؟'' ڈیانا نے جورڈن پر آنکھیں نکالیں۔

''کھانے کا ارادہ ہے کیا؟''

''تم پاگل ہو۔''

''دیکھو میں سانس لے رہا ہوں۔''

''اوہ بڑا کمال ہے۔'' اس نے گاڑی گھمائی۔

''تمہیں اسپتال لے جارہی ہوں۔''

''نہیں۔'' جورڈن نے اس کی کلائی پکڑ لی۔ ''وہ تمہیں پکڑ لیں گے۔''

''کیا میں جریانِ خون کے باعث تمہیں مرتا دیکھتی رہوں؟''

''مجھے خوشی ہوگی، اگر تم اتنی دیر تک مجھے دیکھتی رہو۔''

''تمہارے دماغ کا کوئی اسکرو تو ڈھیلا نہیں ہے۔''

''ہاں، پہلی مرتبہ تمہیں دیکھا تھا تو ڈھیلا ہوگیا تھا۔ اب تو

نکل کر گر پڑا ہے۔''

''جورڈن، پلیز۔''

''میں ٹھیک ہوں۔ خون رک چکا ہے۔'' اس نے شرٹ کی طرف دیکھا۔ ''معمولی زخم ہے۔''

''اگر یہ اندر بلیڈ کر رہا ہوا تو؟'' ڈیانا نے تشویش ظاہر کی۔

''تمہیں کیا فرق پڑتا ہے...... بار بار چھوڑ کے بھاگ جاتی ہو۔'' وہ تکلیف سے مسکرایا۔ ''یقین کرو میں خاصا بزدل ہوں۔ خطرہ ہوتا تو سیدھا اسپتال بھاگتا۔''

ڈیانا سمجھ گئی کہ جورڈن نے خود ڈرائیونگ کیوں نہیں کی۔ وہ یہ بھی سمجھ گئی کہ وہ بزدل نہیں ہے۔ جب تمام بزدل گر جائیں گے جورڈن تب بھی کھڑا رہنے کی کوشش کرے گا۔

''کہاں ہے گیسٹ ہاؤس؟'' بالآخر اس نے استفسار کیا۔

☆☆☆

گیسٹ ہاؤس، کاٹیج گارڈن کی طرح تھا۔ ڈیانا نے اسے گاڑی سے اترنے کے لیے سہارا دینے کی کوشش کی۔

''میں چل سکتا ہوں۔'' جورڈن نے قوتِ برداشت کا مظاہرہ کیا۔

''خود پر ظلم مت کرو۔''

''اوہ...... سہارا دینے کے بہانے قربت کی متلاشی ہو۔'' جورڈن کی رگ پھڑکی۔ ''یہ کیف اضطراری ہے یا غیر اختیاری۔''

اس مرتبہ ڈیانا نے اس کی شوخیِ گفتار کو نظر انداز کیا اور بغلوں میں ہاتھ دے کر سہارا دیا۔

''یہ شیوۂ ناز ہے یا ادائے دلبری۔'' وہ باز کہاں آنے والا تھا۔

''ہمدردی ہے اور کچھ نہیں۔''

''پندارِ خودی اتنی نہ بڑھاؤ...... اپنے دل کی دھڑکن سنو...... اور ذرا ٹھیک طرح سہارا دو...... گولی کھائی ہے تمہارے لیے۔''

''جورڈن تمہیں ڈر نہیں لگتا؟'' دونوں آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔

''تم ساتھ رہو تو نہیں لگتا۔''

''تم آگ سے کھیل رہے ہو۔''

''کتنی نرم آگ ہے۔''

ڈیانا نے خاموشی اختیار کر لی۔ حقیقتاً جورڈن کا قرب نشے کی طرح اثر کر رہا تھا۔

دستک کے جواب میں گیسٹ ہاؤس کا دروازہ ایک عمر رسیدہ معقول آدمی نے کھولا تھا۔ اس دوران جورڈن نے ڈیانا کو خود سے الگ کر کے جیکٹ بند کر لی تھی۔ گیسٹ ہاؤس والا دبلے پتلے بدن کا مالک تھا۔ اس نے آنکھیں سکیڑ کر خوش کن انداز میں کہا۔

''مسٹر ٹاوسٹوک، اتنے عرصے بعد...... شادی کر لی کیا؟'' اس نے ڈیانا کو دیکھا۔ وہ خجل سی ہو گئی۔

''کمال ہے...... عجیب آدمی ہو، شادی شدہ جوڑا اس حال میں ہوتا ہے...... بہرحال تمہارا حسن ظن اچھا ہے۔ کر لوں گا۔''

ڈیانا نے جورڈن کے کولہے میں چٹکی بھری۔ جورڈن کی سسکی نکل گئی۔

''کیا ہوا؟'' بڑے میاں نے پوچھا۔

''یہاں شہد کی مکھیاں ہیں غالباً...... ایلون، باہر ہی کھڑا رکھو گے؟''

''آجاؤ...... آجاؤ...... بہت خوشی ہوئی۔'' وہ ایک طرف ہٹ گیا۔ ''چیٹ ونڈ، ہاؤس فل جا رہا ہے کیا...... تم اپنے مہمان کو یہاں لے آئے؟''

''دراصل یہ جگہ صرف ہم دونوں کے لیے ہے؟'' جورڈن نے معنی خیز انداز میں کہا۔

''تم اور...... اوہ اچھا...... سمجھ گیا۔'' ایلون مسکرایا۔

وہ سیڑھیوں کے ذریعے انہیں دوسری منزل پر لے آیا۔ جورڈن حال احوال معلوم کرتا رہا، خصوصاً مسز ایلون کی صحت کے بارے میں۔ ڈیانا کو یہ جگہ اندر اور باہر سے بڑی رومینٹک لگ رہی تھی۔ لیکن اس وقت اس کی توجہ جورڈن کی جانب تھی۔ ایلون چلا گیا تھا اور جورڈن بیڈ پر بیٹھا تھا۔ ڈیانا نے اسے بستر پر لٹانے سے پہلے جیکٹ اتاری۔ بعدازاں احتیاط سے شرٹ کے بٹن کھولے۔ بالوں بھرا چوڑا سینہ عریاں ہو گیا۔ زخم دائیں بغل کے قریب تھا۔ سینے کے بال بعض جگہ سے سرخ ہو گئے تھے۔ وہ حیران تھی زخم گولی کے بجائے چھری کا شاخسانہ معلوم ہو رہا تھا۔ اس نے اطمینان کی سانس لی۔ ''شاید گولی چھو کر گزر گئی۔ ورنہ بہ آسانی سینے کے پار جاتی۔ یو آر لکی۔'' وہ بولی۔

''غالباً تمہیں دھکا دیتے وقت میرا توازن بگڑا تھا لیکن یہ لک سے زیادہ کچھ اور ہے۔'' جورڈن نے گردن موڑ کر زخم کی طرف دیکھا۔

''مطلب؟''

"میری جیکٹ دو۔"

ڈیانا اُلجھ گئی۔ تاہم جیکٹ اس نے جورڈن کو پکڑا دی۔ جیکٹ میں بغل کے قریب گولی کا سوراخ تھا۔ جورڈن نے جیب میں ہاتھ ڈال کر چین والی فولادی گھڑی نکالی۔ گھڑی پرانی لیکن قیمتی تھی۔ ڈیانا نے گھڑی کی پشت پر ایک بدنما ڈینٹ دیکھا۔

"یہ امدادی ہاتھ قبر سے آیا تھا۔ ڈیڈی اب بھی مجھ پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔" جورڈن نے گھڑی کھولی۔ اندرونی سمت برنارڈ ٹاوسٹوک کھدا ہوا تھا۔ "مائی فادر۔"

"بہتر ہے، اسے ساتھ رکھا کرو...... دوسری گولی روکنے کے کام آئے گی۔"

"امید ہے اب ایسا نہیں ہوگا۔" جورڈن نے کہا۔

ڈیانا باتھ روم سے تولیا بھگو کر لائی اور جھک کر زخم صاف کرنے لگی۔ دونوں کے سر بہت قریب تھے۔

خون، پسینا اور آفٹر شیو کی خوشبو آپس میں مل گئی تھی۔ یہ عجیب خوشبو نتھنوں کے ذریعے ڈیانا کے پورے بدن میں پھیل رہی تھی۔ مخالف جنس کے ازلی جذبات میں ہلچل تھی۔ ڈیانا نے بمشکل جورڈن کی طرف دیکھنے سے خود کو باز رکھا۔

"حیرت ہے مجھے پتا ہی نہیں چلا کہ تم زخمی ہو۔"

"تمہیں کیا پتا چلتا...... تم اپنی فکر میں رہتی ہو۔"

ڈیانا نے شکوہ کناں نظروں سے جورڈن کو دیکھا۔ دفعتاً اس نے دونوں ہاتھ جورڈن کے سر کے اردگرد رکھے۔ جھکی...... آشفتگی دل سے نڈھال...... ضبط کا حصار ٹوٹ گیا...... سازِ رگِ جاں کے تار بج اٹھے۔ بمشکل تاروں کی جھنکار ختم ہوئی۔ ڈیانا کے چہرے پر قوسِ قزح کے رنگ بکھرے تھے۔

"میرا دم گھٹ رہا تھا۔" جورڈن نے کیف آگیں لہجے میں کہا۔

"تمہاری وجہ سے بھاگتی ہوں۔ میری وجہ سے مارے جاؤ گے۔"

"ایک دن تو مرنا ہے۔ تمہارے لیے جان دی تو زیادہ اچھا رہے گا......" دونوں خاموشی سے ایک دوسرے کو تکتے رہے۔

"میں اس کی ڈریسنگ کیسے کروں؟" اس نے سکوت کا پردہ چاک کیا۔

"گاڑی میں فرسٹ ایڈ کٹ ہے۔"

"میں لاتی ہوں۔"

وہ واپس آئی تو جورڈن کھڑکی کے پاس خاموش کھڑا تھا۔

"کیا بات ہے؟"

وہ مڑا۔ "میں نے چیٹ وڈ کال کی ہے...... انہیں بتانا ضروری تھا۔ ہمیں مدد درکار ہے۔"

"بہتر ہوتا، اگر وہ نہ جانتے...... اس طرح ہم زیادہ محفوظ رہتے۔"

"محفوظ...... کس سے؟"

"ہر کسی سے۔ وہ غلط لوگوں سے تفتیش کریں گے۔ غلط چیزیں سامنے آئیں گی۔"

جورڈن کی پشت اب بھی اس کی جانب تھی۔ وہ اس کے تاثرات نہ دیکھ سکی۔ تاہم اس کی آواز میں جھلکتا ہوا غصہ اس نے محسوس کرلیا۔

"اگر میں اپنی فیملی پر ہی بھروسا نہیں کرسکتا تو پھر کس پر کروں گا؟"

جورڈن کی آواز کسی بچھو کے ڈنک کے مانند لگی۔ وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔ "یہاں آجاؤ۔" اس نے کٹ کھولی۔ جورڈن بیڈ پر بیٹھ گیا۔ ڈیانا نے بینڈیج شروع کی۔ جراثیم کش کے استعمال پر اس نے اپنی کراہ دبالی۔ اس کی خاموشی ڈیانا کو ڈرا رہی تھی۔ ذرا سی دیر میں کچھ تبدیل ہوگیا تھا اور معلوم کرتے ہوئے خوف زدہ تھی۔ طویل آنکھ مچولی کے بعد اب اسے چند دھاگے کاٹنے تھے جو اُن دونوں کے درمیان باقی رہ گئے تھے لیکن وہ سوال نہ کرسکی۔ کیا وہ اسے کھو چکی ہے یا اس سے بھی بدتر...... کیا وہ اس کے خلاف ہوگیا ہے۔ کال پر کیا بات ہوئی ہے؟

بینڈیج ختم ہوئی تو اس کے بدترین خدشات کی تصدیق ہوگئی۔

"رچرڈ آرہا ہے۔" اس نے بتایا۔

"تم نے بتایا کہ ہم کہاں ہیں؟"

"بتانا ہی تھا۔"

"یہ کافی نہیں تھا کہ تم خیریت کی اطلاع دے دیتے؟"

"وہ کچھ بتانا چاہتا ہے۔" جورڈن نے کہا۔

"وہ فون پر بتا سکتا تھا۔"

"یہ رُوبرو کرنے والی بات ہے۔" جورڈن وقفہ دے کر سنجیدگی سے بولا۔ "یہ تمہارے متعلق ہے۔"

ڈیانا کی نگاہ اس کے چہرے پر جم گئی۔ دل نے کہا کہ اسے معلوم ہوگیا ہے۔ وہ خود کو بیمار محسوس کررہی تھی۔ اس کا آلودہ ماضی سامنے آنے والا تھا۔ جورڈن کی محبت یقینا

ختم ہوگئی ہوگی۔ ڈیانا نے تھوک نگلا۔ ''رچرڈ نے کیا بتایا ہے؟''

''یہی کہ تم نے ایمانداری کا مظاہرہ نہیں کیا۔''

''کیسے؟''

''تمہاری انگلیوں کے نشانات جو تم پولو گراؤنڈ میں گلاس پر چھوڑ گئی تھیں۔''

''تو...... تم نے۔'' وہ یک دم کھڑی ہوگئی۔ ''میں نے تم پر اعتبار کیا تھا۔''

''میں نے کبھی تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کی۔ تمہاری کہانیاں میری سمجھ سے بالاتر تھیں۔ مجھے سچائی کی تلاش تھی۔''

''کیوں؟ کیا فرق پڑتا؟'' وہ چیخی۔

''میں تم پر یقین کرنا چاہتا تھا۔ مکمل یقین۔''

''کہ میں فراڈ نہیں ہوں۔ یا ثابت کرنا چاہتے تھے کہ میں فراڈ ہوں۔''

''مجھے نہیں پتا۔''

''تمہارے لیے میں شہزادی تھی جبکہ شہزادی کے روپ میں تمہیں کچھ اور نظر آیا...... تم مایوس ہوگئے۔ میرے لیے بھی یہ مایوس کن ہے کہ میں اپنے ماضی سے پیچھا نہیں چھڑا سکتی۔ میں کتنی ہی جدوجہد کروں، ماضی میرا تعاقب کرتا رہے گا۔'' وہ خاموش ہوگئی۔ ''لیکن میں تمہاری مدد کا شکریہ پوری طرح ادا نہیں کرسکتی۔ میرے لیے تم دنیا کے سب سے بہتر جنٹلمین ہو...... کاش...... کاش ہم نہ ملے ہوتے۔'' وہ مرجھائے ہوئے چہرے کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھی۔

''کہاں جارہی ہو؟''

''لندن تک پیدل جانا...... لمبا سفر ہے۔ مجھے شروع کرنا چاہیے۔''

وہ فوراً ہی کھڑا ہوکر اس کی طرف بڑھا۔ ''تم نہیں جاسکتیں۔''

''کچھ تو کرنا ہے۔''

''کتنا وقت لگے گا اور اگلے اسٹیشن پر کیا ہوگا؟''

''کیا تم رضاکارانہ طور پر ایک اور گولی کھانے کے لیے تیار ہو؟''

جورڈن نے اس کا بازو پکڑا...... معاً اپنی طرف گھما کر سینے سے لگالیا۔ ہونٹوں کے نیچے وہ موم کی طرح پگھلنے لگی۔

ہوچکا ہوں۔'' اس نے ڈیانا کو بانہوں میں لے لیا۔ زینے پر آہٹ ہوئی پھر دروازے پر دستک نے دونوں کو الگ ہونے پر مجبور کردیا۔

''کون ہے؟'' جورڈن نے کہا۔

''یہ میں ہوں۔''

جورڈن نے دروازہ کھول دیا...... رچرڈ نے ڈیانا کے سرخ چہرے کو دیکھا پھر جورڈن کے عریاں سینے پر نظر ڈالی۔ کوئی تبصرہ کیے بغیر وہ اندر آیا اور دروازہ لاک کردیا۔

کیلی نے اس کے ہاتھ میں ایک فائل فولڈر دیکھا۔ امید و بیم کی کیفیت میں وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔ وہ دونوں میں سے کسی کی طرف بھی نہیں دیکھ رہی تھی۔ احساسِ شکست نے اسے نیم مردہ کردیا تھا۔ اس کا اصل نام سامنے آنے والا تھا۔ ساتھ میں اور بھی بہت کچھ۔ دفاع کے لیے اس کی تحویل میں کچھ نہ تھا پھر وہ چلی جائے گی۔ اس مرتبہ جورڈن اسے .... روکے گا بھی نہیں۔

وہ خاموشی سے سنتی رہی، آغاز ہی اس کے نام سے ہوا۔ کیلی رائس۔

جورڈن نے کیلی کی طرف دیکھا کہ کوئی تردید۔ جواب یا احتجاج آئے گا۔ اس کی نظر میں مثبت توقعات کا عنصر گم تھا۔ لیکن کیلی مہر بہ لب تھی۔ اس کے شانے ڈھلک گئے۔ جورڈن کی نظر نے اس کا سر جھکا دیا۔ وہ یک لخت تھکن سے چور ہوگئی۔

رچرڈ نے فولڈر جورڈن کے حوالے کردیا۔ ''مجھ تک ایک گھنٹے قبل واشنگٹن سے پہنچا ہے۔''

''نکی؟''

رچرڈ نے اثبات میں سر ہلایا۔ نکولائی ساکاروف اس کا پارٹنر تھا۔ سیکیورٹی کنسلٹنٹ۔ کے جی بی کا سابقہ کرنل۔ جورڈن نے فولڈر کھولا۔ پہلے صفحے پر دھندلی تصویر تھی۔ گرفتار شدہ کیلی کا پورٹریٹ۔ سامنے اور سائڈ سے۔ وہ پہچان گیا کہ وہ کیلی کی نوعمری کی تصویریں تھیں۔ جورڈن نے دوبارہ کیلی کی طرف دیکھا۔ وہ ساکت اور خاموش بیٹھی تھی۔

اس نے اگلا صفحہ دیکھا۔ تین سال کی سزا، دس مہینے میساچوسٹس کی جیل میں جہاں بہتر رویّے کے باعث سزا میں کمی۔

''یہ سب سچ ہے؟''

''ہاں سچ ہے۔'' کیلی نے سرگوشی کی۔

لیکن ...... ''رضا کارانہ کا تو نہیں معلوم لیکن میں پہلے ہی وابستہ ...... جورڈن نے رچرڈ سے سوال کیا۔ ''کس مجرم کی کیلی

نے مدد کی تھی؟‘‘
’’اس کا نام والٹر ہے۔ وہ ابھی تک جیل میں ہے۔‘‘
’’جرم؟‘‘
’’چوری، فراڈ، ٹریفکنگ، ڈاکا...... اس کا معاملہ طویل ہے۔‘‘ رچرڈ نے جواب دیا۔
’’رائس، وہ تمہارا رشتے دار ہے؟‘‘
’’انکل۔‘‘
’’کیلی بھی ان جرائم میں شریک تھی؟‘‘
کیلی نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔ پہلی مرتبہ اس کے چہرے پر غصہ نظر آیا۔ ’’یہ جھوٹ ہے۔ کم عمری کی وجہ سے میں بچہ جیل میں تھی۔ گھناؤنے جرائم میں، میں عملی طور پر شریک نہیں ہوسکتی تھی۔‘‘
’’بارہ سال کی عمر میں تم نے زیور چرانے کی کوشش کی تھی۔ چودہ سال کی عمر میں اپنے کزن کے ہمراہ بیکن ہل میں تم نے چوری کی چھ وارداتیں کی تھیں۔‘‘
’’میں بچی تھی۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ میں کیا کر رہی ہوں۔‘‘
’’اس دوران تم کیا سمجھتی تھیں؟‘‘
’’وہی جو انکل والٹر بتاتے تھے۔‘‘
’’کیا ان کا تم دونوں پر اتنا اثر تھا کہ تم انکار نہ کر سکو؟‘‘
کیلی نے دوسری طرف دیکھا۔ ’’انکل والٹر...... میں ان کے گھر میں پلی بڑھی تھی۔ ہم تین تھے۔ انکل، میں اور ٹونی۔ میں جانتی تھی کہ انکل ہمیں غلط استعمال کر رہے ہیں لیکن چوری...... یہ مجھے کھیل کی طرح لگتا تھا۔ وہ چالاکی سے کام لیتے تھے۔ ہم دونوں کو چیلنج کرتے تھے کہ کون فلاں گھر میں گھس کے دکھائے گا۔ یہ رقم کا معاملہ نہیں تھا...... ہمیں لگتا کہ اگر کامیاب نہیں ہوں گے تو بزدل کہلائیں گے...... ہو سکتا ہے کہ آگے چل کر انکل ہمیں باقاعدہ چور بنا دیتے۔‘‘
’’رائٹ یا رانگ کے معاملے کا کیا ہوا؟‘‘
’’میں نے فیصلہ کر لیا تھا۔ میں اٹھارہ سال کی تھی جب میں نے انکل والٹر کا گھر چھوڑ دیا تھا۔ آٹھ سال تک میں سیدھے راستے پر چلتی رہی۔ میں قسم کھا سکتی ہوں۔‘‘
جورڈن سوچ رہا تھا کہ وہ کیسے اپنی آنکھوں اور چھٹی حس پر بھروسا کرے۔ کیلی کامیابی سے فریب دیتی آئی تھی۔ وہ پھر سے بغور فائل کا جائزہ لینے لگا۔ نکی ساکا روف کے نوٹ میں لکھا تھا۔ بوسٹن ایریا میں والٹر ایک لیجنڈ کے مانند تھا۔ وہ صرف پیسے والوں کو لوٹتا تھا۔ وہ بڑا اسٹائلش چور تھا۔ اس نے کبھی کسی کو جسمانی طور پر نقصان نہیں پہنچایا۔ وہ ’’ریڈ روز تھیف‘‘ کے نام سے مشہور تھا۔ اس کی عادت تھی کہ اپنے پیچھے سرخ گلاب چھوڑ جاتا تھا...... نیز معذرت نامہ بھی۔ مہارت نامہ رکھنے والا چور بھی غلطی کر جاتا ہے۔ لہٰذا اس کا بُرا دن بھی آیا اور وہ پکڑا گیا۔
جورڈن نے ٹونی کے بارے میں رچرڈ سے سوال کیا۔
’’برگلری کی مد میں اس نے چھ سال کی سزا بھگتی تھی۔ نکی کے مطابق وہ اس وقت یورپ میں کہیں ہے اور آرٹ کے قدیم نمونوں کی بلیک مارکیٹنگ سے منسلک ہے۔ مس رائس میں ٹھیک کہہ رہا ہوں؟‘‘
کیلی نے سر اٹھایا۔ ’’ٹونی کو چھوڑو۔ وہ اب کسی کالے دھندے میں ملوث نہیں ہے۔‘‘
’’تم اس کے ساتھ کام کرتی تھیں؟‘‘
’’میں کسی کے لیے کام نہیں کرتی۔‘‘
’’پھر لوٹے گئے مال کا کیا ہوتا ہے؟‘‘
’’کیسی لوٹ مار؟‘‘
’’گائے ڈیلینسی!‘‘
ردِعمل کے طور پر اس کے چہرے پر یاس کے سائے گہرے ہو گئے۔ ’’مجھے جوابات دینے کی ضرورت نہیں ہے...... تم دونوں پہلے ہی مجھے مجرم بنا چکے ہو۔ اب کہنے کے لیے کیا رہ گیا ہے۔‘‘
’’کافی کچھ باقی ہے۔‘‘ جورڈن نے کہا۔ ’’کون اور کیوں تمہاری جان لینے کی کوشش کر رہا ہے، اب میں بھی نشانے پر ہوں۔‘‘
’’میں چلی جاؤں گی تو تمہارے لیے خطرہ ناپید ہو جائے گا۔‘‘
’’وہ کون ہے؟‘‘
’’میں بتا چکی ہوں۔‘‘ اس نے آہ بھری۔ ’’وہ بیلجیئن ہے۔‘‘
’’مطلب کہانی کا وہ حصہ حقیقت تھا۔‘‘
’’ہاں، سورج کی طرح ہے...... اور ’’میکس ہیولر‘‘ بھی۔‘‘
’’بیلجیئن کا نام؟‘‘ رچرڈ نے استفسار کیا۔
’’وان ویلڈن۔ اس کے ذرائع وسیع ہیں۔ بہت سے لوگ اس کے لیے کام کرتے ہیں۔ گائے حادثاتی طور پر مارا گیا۔ وان ویلڈن میری جان لینا چاہتا ہے۔‘‘
سکوت کا طویل وقفہ آیا پھر رچرڈ نے دھیرے سے

کہا۔ ''وان...... وکٹر وان ویلڈن؟''

کیلی کی آنکھوں میں خوف جاگا۔ ''تم اسے جانتے ہو؟'' اس نے رچرڈ سے سوال کیا۔

''میں نے اس کا نام سنا ہے۔'' رچرڈ کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ ''اسٹیشن پر جس نے حملہ کیا تھا، اس کا نام فریز رہے۔ پتا لندن کا ہے۔ پولیس اس کے رشتے داروں کی تلاش میں ہے۔'' رچرڈ نے نئے زاویے سے کیلی کا چہرہ دیکھا۔ ''لیکن سوائے اس کے آجر کے کوئی نام سامنے نہیں آیا۔ آجر کا نام ہے۔ شپنگ کمپنی کا مالک وان ویلڈن۔''

کمپنی کے نام پر جورڈن نے کیلی کو جھرجھری لیتے دیکھا...... جیسے کسی شیطانی ہاتھ نے اسے چھولیا ہو۔ وہ اٹھ کر کھڑکی کے قریب چلی گئی

''دوسرا گن مین کون تھا؟'' جورڈن نے سوال کیا۔

''کوئی نشان نہیں ملا۔ وہ سلپ کر گیا۔''

''میں جانتی ہوں کہ کون کیوں مجھے ختم کرنا چاہتا ہے لیکن میں یہ نہیں جانتی کہ وہ کون ہے جو مجھے زندہ دیکھنا چاہتا ہے؟''

''جو تم جانتی ہو، وہ بتا دو۔'' جورڈن نے نرمی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ ''وکٹر وان ویلڈن تمہیں کیوں مردہ دیکھنا چاہتا ہے؟''

''کیونکہ میں ''میکس ہیولر'' کے راز سے آگاہ ہوں۔''

''وہ کیوں اور کیسے ڈوبا...... یہ مطلب ہے تمہارا؟''

کیلی نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''بحری جہاز پر نوادرات نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ انشورنس کلیم جعلی تھا۔ میکس ہیولر کے عملے کو مار دیا گیا تھا۔'' کیلی نے کہا۔

''تم کیونکر یہ سب جانتی ہو؟''

''میں اس بحری جہاز پر تھی۔'' کیلی نے دھماکا کیا۔

☆☆☆

''نیپلز کی جانب، یورپ میں وہ میرا پہلا ٹرپ تھا۔ ماضی کی بُری یادوں کو بھلانے کے لیے میں بے قرار تھی۔ لٰہذا جیسے ہی ٹونی نے مجھے مدعو کیا، میں فوراً تیار ہوگئی۔''

''ٹونی، تمہارا کزن؟''

''ہاں، ایک حادثے کی وجہ سے وہ وہیل چیئر تک محدود ہوگیا تھا۔ کاروبار کی دیکھ بھال کے لیے اسے کسی بااعتماد ساتھی کی ضرورت تھی۔ کوئی ایسا ساتھی جو نوادرات کی فروخت کے لیے خریدار تلاش کرسکے۔ یہ قطعی فیئر اور صاف کاروبار تھا۔ اس نے بلیک مارکیٹ سے اپنا تعلق ختم کرلیا تھا۔''

''اس لیے تم نیپلز میں تھیں...... کزن کی خاطر؟''

''ہاں، اور وہاں میری دو اٹالین ملاحوں سے ملاقات ہوئی جو دوستی میں ڈھل گئی۔ ایک کا نام کارلو اور دوسرے کا گیانی تھا۔ وہ دونوں ٹونی کے اچھے دوست تھے...... ہم تینوں نے جہاز پر سات دن بہت اچھے گزارے۔''

''کیا وہ قابلِ بھروسا تھے؟''

''میں نے انہیں ایسا ہی پایا۔'' کیلی نے جواب دیا۔

''شپ میں کیا تھا؟''

''بطور کارگو محض چند کریٹ...... عملہ آٹھ افراد پر مشتمل تھا۔ نویں فرد میں تھی۔ میرے خیال میں نوادرات کی صورت میں کریٹ بہت گراں قدر تھے۔''

''کیا مالک کا نام موجود تھا؟''

''ہاں، وان ویلڈن کمپنی...... وہ شپنگ ایجنٹ بھی تھے۔''

''تم نے وہاں کیا کیا تھا؟''

''کچھ نہیں، محض تجسس کے تحت پین لائٹ کے ذریعے میں نے ایک کریٹ کے سوراخ سے جھانکا تھا۔ اندرونی صورتِ حال ناقابلِ یقین تھی۔''

''کیا تھا اندر؟''

''پتھر۔''

''کیا تم نے کریو کو بتایا؟''

''میں نے جہاز کے ڈیک سے ہٹنے کا انتظار کیا۔ بعدازاں گیانی کو آگاہ کیا۔ وہ ہنسنے لگا۔ اس نے کہا کہ جب کریٹ لادے جارہے تھے تو وہ خود موجود تھا۔''

''کس نے لوڈ کرائے تھے؟''

''وان ویلڈن کمپنی۔ وہ براہِ راست ٹرک میں ان کے گودام سے آئے تھے۔''

''پھر تم نے کیا کیا؟''

''میں مُصر تھی کہ کیپٹن سے بات کرنی چاہیے۔'' میری اس رائے پر وہ پھر ہنسنے لگا اور بولا کہ وہ بعد میں چیک کرے گا۔ بہرحال جلد ہی عملہ کریٹس کھولنے پر آمادہ ہوگیا...... جہاں پتھروں کے سوا کچھ نہ تھا۔ کیپٹن یقین کرنے پر مجبور تھا۔ اس نے نیپلز، ریڈیو کرنے کا فیصلہ کیا۔ ہم سیڑھیاں طے کرکے برج کی طرف گئے ہی تھے کہ وہاں پہنچتے ہی انجن

روم میں خوفناک دھماکا ہوا۔

جورڈن اور رچرڈ خاموشی اور سنجیدگی سے میکس ہیولر کی آبی تدفین کی کہانی سن رہے تھے۔ ’’کپتان نے SOS کا اشارہ دیا۔ بچے ہوئے عملے نے لائف بوٹ اتاری۔ بحری جہاز تیرتا ہوا آتش فشاں بن چکا تھا۔ انہوں نے تاریکی میں سرد پانی میں چھلانگ لگائی۔ کپتان نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے لائف بوٹ پر چڑھانے کی کوشش کی اور عین اسی وقت ’’کوسیما‘‘ نے فائر کھول دیا۔ ابتدا میں مجھے احساس نہیں ہوا کہ کیا ہورہا ہے۔ گن فائر کی شناخت بھی میں نے تاخیر سے کی۔‘‘ کیلی کی آواز سرگوشی میں ڈھل گئی۔ ’’پھر کیپٹن نیم مردہ حالت میں بوٹ سے باہر گرا۔ میرا ہاتھ چھوٹ گیا تھا۔‘‘

’’تم فرار کیسے ہوئیں؟‘‘ جورڈن نے سوال کیا۔

کیلی کے چہرے پر اذیت کے آثار تھے۔ ’’میں نے غوطہ لگایا۔‘‘ وہ بولی۔ ’’جب تک میرے پھیپھڑوں نے ساتھ دیا، میں زیرِآب تیرتی رہی۔ ساحل تک پہنچنے کے لیے مجھے دو میل تیرنا پڑا۔ کوسیما کو شک نہیں ہوا تھا، لہٰذا کچھ دیر بعد میں سطحِ آب پر آگئی تھی۔‘‘

جورڈن اور رچرڈ نے شاک کی حالت میں روح فرسا کہانی سنی۔ انسانی ہوس کی کوئی حد نہیں۔

’’صبح کے قریب میں پولیس تک پہنچ گئی۔‘‘ کیلی نے بات آگے بڑھائی اور نفی میں سر ہلایا۔ ’’وہ میری خوفناک غلطی تھی۔‘‘

’’ہوں؟‘‘

’’میں نے واردات کی وضاحت کی۔ انہوں نے سچائی جاننے کے لیے مجھے عقبی کمرے میں ٹھہرایا۔ مجھے کوئی شک نہیں ہوا۔ اس طرح حالتِ انتظار میں تین گھنٹے گزر گئے۔ شاید پولیس کا قصور نہیں تھا۔ وان ویلڈن کی رسائی دور تک تھی۔ اس کا کوئی بندہ وہاں پہنچا۔ اس کی آواز میں نے پہچان لی۔ وہ آواز میں نے کوسیما پر سنی تھی۔

’’تمہارا مطلب ہے کہ قاتل بھی، وان ویلڈن کے لیے کام کرتے ہیں؟‘‘

کیلی نے سر ہلایا۔ ’’میں کھڑکی سے نکل کر بھاگی اور آج تک بھاگ رہی ہوں۔ اصل نوادرات کہیں اور ہیں۔ جنہیں مناسب وقت پر ایک ایک کر کے بلیک مارکیٹ میں فروخت کیا جائے گا۔‘‘

’’پالیسی کس کی تھی؟‘‘

’’لائیڈز آف لندن کی۔‘‘

’’کیا تم نے ان سے رابطہ کیا؟‘‘

’’ہاں، تاہم انہوں نے یقین نہیں کیا۔ وہ جاننا چاہتے تھے کہ میری کیا دلچسپی ہے۔ ماضی کا کرمنل ریکارڈ علم میں آنے کے بعد انہوں نے مجھے نظرانداز کردیا۔‘‘ کیلی نے چہرہ ہاتھوں میں چھپالیا۔ ’’میں نے ٹونی کو روپوش رہنے کے لیے کہہ دیا، معذوری کے باعث اس کے لیے زیادہ دشواری تھی۔ نیز اس کے ذریعے مجھ تک پہنچنا آسان تھا۔ اب میں خود پر انحصار کررہی ہوں۔‘‘

خاموشی کا طویل وقفہ آیا۔ بالآخر اس نے ہمت کر کے نظریں اٹھائیں...... دیکھا کہ جورڈن دیوار کو تک رہا تھا جبکہ رچرڈ واضح طور پر غیر مطمئن نظر آرہا تھا۔

’’مسٹر رچرڈ، شاید تمہیں اعتبار نہیں آیا۔‘‘

’’ابھی میں کسی نتیجے پر نہیں پہنچا ہوں۔ مجھے تھوڑی بہت تفتیش کرنی پڑے گی۔‘‘ وہ جورڈن کی طرف مڑا۔ ’’کیا ہم باہر بات کرسکتے ہیں؟‘‘

جورڈن نے سر ہلایا اور دونوں کمرے سے نکل گئے۔ کیلی کھڑکی سے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ وہ سن نہیں سکتی تھی۔ البتہ باڈی لینگویج نظر آرہی تھی۔ کچھ دیر بعد رچرڈ اپنی کار میں روانہ ہوگیا۔ کیلی، جورڈن کا انتظار کرتے ہوئے گھبرا رہی تھی۔ وہ کیوں اس پر اعتبار کرے گا؟ اس نے سچ کہنے میں بہت دیر لگادی تھی۔ دروازہ کھلا اور وہ اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔ اس نے چند لمحے کیلی کے چہرے کا جائزہ لیا جیسے سوچ رہا ہو کہ کیا کرنا چاہیے۔ پھر اس نے ایک طویل سانس خارج کی اور کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا۔

تاہم کیلی سبقت لے گئی۔ ’’آئی ایم سوری۔‘‘

’’سوری؟‘‘

’’میں تمہیں اور تمہاری فیملی کو ان معاملات سے دور رکھنا چاہتی تھی۔ تم چلے جاؤ۔ میں کسی طرح لندن پہنچ جاؤں گی۔‘‘

’’دیر ہوگئی ہے...... اب ہم علیحدہ نہیں رہ سکتے۔‘‘

’’وان ویلڈن کو مجھ سے غرض ہے...... تم میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔‘‘ کیلی نے کہا۔

’’اب ایسا نہیں ہے۔‘‘ جورڈن نے تردید کی۔

’’کیا؟‘‘

’’یہی بات رچرڈ مجھے بتانا چاہتا تھا۔ وہ یہاں آیا تھا تو اس کا تعاقب کیا گیا۔ تعاقب چیٹ ونڈ سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ وہ لوگ ہر ایک پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ تاہم رچرڈ

پر قابو پانا ان کے بس کی بات نہیں۔ وہ اُن کو غچا دے کر یہاں آیا تھا۔''

کیلی کا جسم اکڑ گیا۔ قلب کی رفتار بڑھنے لگی۔ وہ اٹھ کر ٹہلنے لگی۔ وہ ایک مہینے سے اپنی زندگی کی جنگ لڑ رہی تھی۔ وان ویلڈن کے بارے میں جاننا اس نے.... اپنا مشن بنا لیا تھا اور وہ وان ویلڈن کے بارے میں کسی سے بھی بہتر معلومات حاصل کر چکی تھی۔ وان ویلڈن کا جال خوفناک حد تک وسیع تھا۔ وہ کیلی اور جورڈن کے تعلق سے آگاہ تھا۔ وہ وقت زیادہ دور نہیں تھا جب وہ کیلی کو دبوچ لیتا۔ وہ رک گئی۔ ''اب کیا ہوگا؟ رچرڈ کے ذہن میں کیا ہے؟''

''معلومات، تفتیش اور لائیڈز آف لندن سے رابطہ......''

''اس دوران میں ہم کیا کریں؟''

''یہیں جم کر بیٹھیں۔ وہ صبح کال کرے گا۔''

کیلی سر ہلا کر گھوم گئی...... 'صبح تک میں جا چکی ہوں گی،' اس نے سوچا۔

☆☆☆

وان ویلڈن پھر تکلیف میں تھا۔ چہرہ زرد اور ہونٹوں پر نیلاہٹ تھی۔ دنیا میں اس کے لیے زیادہ گنجائش باقی نہیں رہ گئی تھی۔ زیادہ سے زیادہ چند ماہ، سائمن تروٹ نے سوچا، پھر سب کچھ اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ اگرچہ تازہ خبر کے بعد امکانات پیدا ہو چکے تھے کہ وان ویلڈن، سائمن کا نام بطور جانشین حذف کر دے۔

''یہ کیسے ہوا؟'' وان ویلڈن نے کھانستے ہوئے کہا۔

''تم نے کہا تھا کہ سب کچھ انڈر کنٹرول ہے؟''

''عین وقت پر تیسری پارٹی سامنے آگئی اور ہم نہ صرف ناکام ہو گئے بلکہ ہم نے اپنا ایک آدمی بھی کھو دیا۔''

''تم نے ٹاوسٹوک کیملی کا ذکر کیا تھا...... کیا ہوا؟''

''ان کی وجہ سے محض توجہ بٹ گئی تھی۔ میں ان کی طرف سے متفکر نہیں ہوں۔'' سائمن نے کہا۔

''پھر پریشانی کس کی جانب سے ہے؟''

سائمن نے جواب دینے سے پہلے وقفہ لیا۔ ''انٹر پول۔'' بالآخر وہ بولا۔ ''یوں لگتا ہے کہ اس نے انٹر پول کو متوجہ کر لیا ہے۔''

ردِعمل کے طور پر وان ویلڈن پر کھانسی کے دورے نے حملہ کیا۔ سانس بحال ہونے پر اس نے بددلی سے سائمن پر نظر ڈالی۔ ''تم نے بربادی کا در کھول دیا ہے...... ذمے داری نااہل افراد کو دی...... پولیس بھی کام نہ آسکی۔ ایک آدمی مارا گیا۔ کیسے؟ اُدھر وہ چڑیا روز بروز چالاک تر ہوتی جا رہی ہے۔''

''ہمیں بکنگھم شائر میں سراغ ملا تھا۔ وہاں ہمارا ایک مخبر......''

وان ویلڈن نے غرانے کی کوشش کی۔ ''مخبر ایک بوجھ ہے۔ اسے اتار پھینکو...... ختم کر دو، میں مزید کوئی غلطی یا نقصان برداشت نہیں کر سکتا۔''

سائمن نے سر ہلایا۔ اس نے خطرہ محسوس کیا، کسی وقت خود اسی کے خاتمے کا حکم جاری نہ ہو جائے۔

☆☆☆

رچرڈ وولف، چیٹ ونڈ کے گیٹ سے اندر داخل ہو رہا تھا، تاریکی کا پردہ گر گیا تھا۔ سنگی پلرز کے درمیان سے گزرتے ہوئے اس کی نگاہ سامنے سڑک پر تھی۔ اس کی حسیات بتا رہی تھیں کہ جھاڑیوں میں نگرانی ہو رہی ہے۔ اگرچہ اسے پوری طرح کیلی رائس کی کہانی پر یقین نہیں آیا تھا لیکن اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ اس کی جان کو شدید خطرات لاحق تھے۔ کیلی کے خوف نے رچرڈ کی تمام حسیات کو بیدار کر دیا تھا۔ اسے خوشی تھی کہ بیرل چند روز کے لیے لندن گئی ہوئی تھی۔ وہ کال کر کے کہہ سکتا تھا کہ وہ وزٹ کا دورانیہ بڑھا دے۔

ڈرائیو وے میں ایک کار کھڑی تھی۔ رچرڈ صاب (Saab) کو شناخت نہ کر سکا۔ وہ احتیاط سے باہر آیا۔ صاب کے گرد گھوم کر سیڑھیوں پر قدم رکھ دیا۔ گاڑی والے کو پہچاننا مشکل تھا۔ فرنٹ ڈور پر ڈیوس نے اس کا استقبال کیا اور برساتی اتاری۔ ''مسٹر وولف، کوئی ملاقاتی منتظر ہے۔''

''میں نے دیکھا ہے، کون ہے؟''

''کوئی مسٹر آر جی بالڈ میک لوئڈ۔ وہ لائبریری میں ہیں اور ڈرائیور گاڑی میں۔''

''مقصد؟''

''پولیس بزنس شاید۔''

رچرڈ لائبریری میں چلا گیا۔ وہ براؤن ہیئر، درمیانی قد اور کسرتی بدن کا مالک تھا۔ کسی کتاب کا جائزہ لے رہا تھا۔

''مسٹر میک لوئڈ؟''

''یس، مسٹر رچرڈ۔ کچھ دیر قبل میری تمہارے ایک پرانے ساتھی کلاڈ، فرنچ انٹیلی جنس سے بات ہوئی تھی۔ کچھ سوالات ہیں۔ کلاڈ نے یقین دہانی کرائی ہے کہ میں تم پر

پورا بھروسا کرسکتا ہوں۔'' اس نے کتاب واپس رکھ دی۔
''میرا تعلق انٹرپول سے ہے۔''
''مجھے خدشہ ہے کہ میں اندھیرے میں ہوں۔'' رچرڈ نے کہا۔
''ہمیں یقین ہے کہ تم اور مسٹر جورڈن اتفاقیہ ایک پیچیدہ مسئلے میں اُلجھ گئے ہو۔ مجھے فکر ہے کہ کسی کو نقصان نہ پہنچے۔ اسی لیے میں یہاں ہوں...... تمہارا تعاون درکار ہے۔''
''کس سلسلے میں؟'' رچرڈ چہرے کو سپاٹ رکھنے میں کامیاب رہا تھا۔
''کیلی رائس؟'' میک لوئڈ نے بے تاثر چہرے کے ساتھ کہا۔
رچرڈ خاموش رہا۔
''مجھے یقین ہے کہ تم اس نام سے واقف ہو۔ کیونکہ تم نے اس کے فنگر پرنٹس کی آئی ڈی چیک کرائی تھی...... تمہاری درخواست امریکن اتھارٹی نے کرمنل ریکارڈ میں بھجوائی تھی۔ وہیں سے ہمیں معلوم ہوا ہے۔''
رچرڈ نے اندازہ لگایا کہ اسے احتیاط کرنی چاہیے...... رچرڈ فائر پلیس کے قریب بیٹھ گیا۔ ''اس سے پہلے کہ میں کچھ بتاؤں میں حقائق سننا پسند کروں گا۔''
''مطلب، کیلی رائس کے بارے میں؟''
''نہیں۔ وکٹر وان ویلڈن کے بارے میں۔''
''بدلے میں تم کیلی رائس کا پتا بتاؤ گے؟''
''تم اُس کے پیچھے کیوں ہو؟''
''ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اب آگے بڑھا جائے۔''
''گرفتار کرنا ہے؟''
''بالکل نہیں...... ہم اسے کافی استعمال کر چکے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ اسے حفاظتی تحویل میں لے لیا جائے...... ہم پہلے ہی دو مرتبہ اسے بچا چکے ہیں۔''

☆☆☆

آدھی رات بیت گئی تھی۔ ہر طرح سے مطمئن ہونے کے بعد کیلی حرکت میں آئی۔ جورڈن ایک جنٹلمین تھا، ان دونوں کا کوئی جوڑ نہیں بنتا تھا۔ وہ کبھی ایک نہیں ہو سکتے تھے۔ وہ بہ آسانی باہر نکل گئی۔ سڑک پر آنے کے لیے وہ حکمت عملی بنا رہی تھی۔ جیکٹ اس نے مضبوطی سے جسم کے گرد لپیٹی ہوئی تھی۔ دفعتاً وہ برف کے مانند جم کے رہ گئی۔ وہ کسی آدمی کا سایہ تھا۔ عین اس کے سامنے، کچھ فاصلے پر......
''تم مجھے بتا کر بھی نکل سکتی تھیں۔'' جورڈن نے کہا۔ اس کی آواز نے کیلی کو پُرسکون کر دیا۔ ''ہاں، میں ایسا کرسکتی تھی۔''
''پھر؟''
''پھر یہ کہ تم مجھے روک لیتے۔'' اس نے جواب دیا۔
''تنہائی کے بجائے تم میرے ساتھ زیادہ محفوظ ہو...... کب تک اکیلی بھاگتی رہو گی...... ایک دن وہ تمہیں ختم کر دے گا۔''
وہ چل پڑی۔ ''مجھے جانے دو۔''
''کیا واقعی خنجر کی حقیقت ہے اور تم اس کے پیچھے تھیں؟''
''ہاں۔ وہ مل جاتا تو میں وان ویلڈن کا فراڈ ثابت کرسکتی تھی۔'' وہ پھر چل دی۔
''تم بھاگ نہیں سکتیں۔ بحری جہاز پر جو کچھ ہوا، تم اس کی واحد گواہ ہو۔ تم وان ویلڈن کو کورٹ میں گھسیٹ سکتی ہو۔''
''اگر وہ پہلے مجھ تک پہنچ گیا؟''
''نہیں، وہ سو کیل کرسکتا ہے۔ سیکڑوں پولیس والے اس کی جیب میں ہیں۔ درجنوں جہاز اس کی ملکیت میں ہیں...... چودہ ہوٹل اور مونا کو میں تین کیسینو......''
''میں تمہارے لیے امداد مہیا کروں گا۔''
''تمہارے پاس اچھا مینشن اور ایک بااثر بہنوئی ہے۔ یہ کافی نہیں ہے۔''
''میرے انکل نے M16 کے لیے کام کیا ہے۔''
کیلی نے نفی میں سر ہلایا۔
جورڈن نے اس کا بازو پکڑ لیا۔ ''تم ان آٹھ بے گناہ مقتولین کو بھول گئیں۔''
''تم سمجھتے ہو یہ آسان ہے۔'' وہ آبدیدہ ہوگئی......
''مجھے سونے کے لیے کاوش کرنی پڑتی ہے۔ لائف بوٹ پر مرتا ہوا غریب گیانی میری آنکھوں میں گھوم جاتا ہے۔ گن فائر کی آواز مجھے سوتے سے اٹھا دیتی ہے اور کوسیما کے آدمی کی آواز جو قتل کا حکم جاری کرتا ہے۔'' آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔
معاً دور سے کار کی روشنی نظر آئی۔ جورڈن نے کیلی کو باڑھ میں دھکا دیا اور بروقت خود بھی جست لگائی۔ چند سیکنڈ میں وہ دوسری طرف گھاس کے بستر پر پڑے تھے۔ جورڈن نے اسے آڑ میں رکھتے ہوئے جھاڑیوں کے سوراخ سے جھانکا۔ کچھ دیر بعد کار سامنے سے گزری۔ اس کا رخ گیسٹ ہاؤس کی طرف تھا۔

''کیا وہ چلے گئے؟'' کیلی نے سرگوشی کی۔
''نہیں، یہ ڈیڈ اینڈ ہے۔ وہ گیسٹ ہاؤس سے آگے نہیں جاسکتے۔''
''پھر وہ کیا کررہے ہیں؟''
''نگرانی، انتظار...... کسی کی تلاش۔''
'ہماری تلاش......' کیلی نے سوچا۔
کوئی آواز نہیں تھی۔ کار کے دروازے بھی نہیں کھلے تھے۔ کیلی پر دہشت طاری تھی۔ وہ فرار کے لیے تیار تھی۔ روڈ وہ استعمال نہیں کرسکتی تھی۔ اس نے میدان کو کراس کرنے کا فیصلہ کیا۔ ابھی وہ پوری طرح اٹھی نہیں تھی کہ جورڈن نے کلائی پکڑ کر اسے زمین بوس رہنے پر مجبور کیا۔
''پاگل ہوگئی ہو۔'' وہ بولا۔ ''یہاں باڑھ کی اونچائی کم ہے، کھڑی ہوئیں تو نظروں میں آجاؤ گی۔ اس طرف کھسکو جہاں باڑھ اونچی ہے...... وہاں زاویہ بھی بدل جائے گا۔ ہم اٹھ کر دوڑے تو کار والے دیکھ نہیں سکیں گے۔''
خوف زدہ ذہن نے جورڈن کی بات کا مطلب سمجھ لیا۔ محفوظ مقام پر پہنچ کر وہ اٹھے اور بھاگ پڑے۔ زمین نرم تھی۔ گھاس اور کیچڑ کے باعث قدموں کی آواز بھی ناپید تھی۔ کہیں کہیں علاقہ زیادہ نرم اور دلدل جیسا تھا جہاں قدم دھنس جاتے...... نہ صرف سانس پھول جاتی بلکہ ایسی جگہ پر بھاگنا بھی دشوار تھا۔ تاہم جورڈن سہارا بنا ہوا تھا۔ ورنہ کیلی کو اتنی خبر بھی نہیں تھی کہ وہ کس طرف جارہی ہے۔ ذہن میں صرف ایک ہی بات تھی کہ زیادہ سے زیادہ دور نکل جائے۔
''ہمارے پیچھے کوئی نہیں آرہا۔'' جورڈن نے اس کا حوصلہ بڑھایا۔ وہ خود بھی ہانپ رہا تھا۔ ٹھنڈ تھی، بادل بھی پر تول رہے تھے۔ خوف اور سردی نے کیلی کو کپکپانے پر مجبور کردیا۔
''آگے ایک جگہ ہے، خشک اور گرم...... محفوظ بھی۔ مجھ پر بھروسا کرو۔'' جورڈن نے کہا۔ ''اگرچہ فاصلہ ہے۔ ہمیں خاصا چلنا پڑے گا۔ کیلی کے پاس کوئی چوائس نہیں تھی۔ جورڈن نے اس کی کلائی پکڑی اور ایک سمت روانہ ہوگیا۔ ''میدان سے نکل کر ہم سڑک کے ساتھ فٹ پاتھ پر آجائیں گے۔ اگر تعاقب ہوا تو وہ میدان تک محدود رہے گا جہاں وہ ہمارے قدموں کے نشانات دیکھ سکتے ہیں۔''
بادلوں نے منہ کھول دیا۔

☆☆☆

تین چار میل کا سفر تھا۔ ٹھنڈ کے باعث کیلی کی حالت خاصی ابتر ہوگئی تھی۔ تاہم وہ منزل تک پہنچ گئے۔ وہ ایک پرانا کاٹیج تھا۔ جورڈن نے پتھر برسا کر کھڑکی کا شیشہ توڑا اور اندر گھس کر سامنے کا دروازہ کھولا۔ کیلی اندر چلی گئی۔ بدن کی لرزش تشویشناک حد تک بڑھ گئی تھی۔ جورڈن اسے جس کمرے میں لایا، وہ برائے نام سرد تھا۔ اس نے کھڑکیوں کے شٹر بند کیے۔ کیلی کا جیسے دماغ بھی لرز رہا تھا۔ کمرے میں آنے کے بعد بھی اس کے دانت بج رہے تھے۔ اس نے اپنے گیلے کپڑے فوراً اتارنے تھے۔ لیکن اس کے اعضا سن ہوگئے تھے۔ جورڈن نے لیمپ جلایا۔
''اُف خدایا۔'' اس نے کیلی کے چہرے کو چھو کر دیکھا۔ ''تم برف کی ڈلی بن گئی ہو۔''
''آگ...... گ......'' کیلی نے سرسراتی آواز میں کہا۔
''لیمپ سے کام نہیں چلے گا۔ تمہیں فوری تپش کی ضرورت ہے۔'' وہ اسے کھینچتا ہوا ہال میں اور وہاں سے باتھ روم میں لایا۔ گرم پانی کا شاور کھول کر اس نے کیلی کی جیکٹ اتاری۔ ''بس ایک منٹ کی بات ہے۔ الیکٹرک کوائل ہیٹر زیادہ وقت نہیں لے گا۔'' اس نے اسکرٹ بھی اتار دیا۔ ہاتھ سے پانی چیک کیا اور کیلی کو شاور کے نیچے دھکیل دیا۔ گرم پانی گویا برفانی بت پر گر رہا تھا۔ باوجود اس کے، کیلی کو لگ رہا تھا کہ اسے نارمل ہونے میں مدت لگے گی۔ بالآخر گرم پانی نے برفیلے بت میں کریک ڈالنے شروع کیے۔ اس کی حسیات واپس آنے لگیں۔ خون گویا جم گیا تھا۔ گردش کرنے لگا۔
''کیلی؟'' پردے کی دوسری جانب سے جورڈن کی آواز آئی۔
وہ اتنی مگن تھی کہ کچھ نہ سن سکی۔
''تم ٹھیک ہو؟''
اس سے پہلے کہ وہ جواب دیتی، پردہ ہٹ گیا۔ جورڈن اسے اور وہ جورڈن کو تک رہی تھی۔ پانی گرنے کے سوا کوئی آواز نہ تھی۔ کیلی نے ہاتھ بڑھا کر اس کے رخسار کو چھوا۔ کیلی کے بھیگے بدن پر برائے نام لباس تھا...... کائنات پھر سمٹنے لگی۔ خواب کے عالم میں بیڈ تک گئے۔ بے خودی و مدہوشی نے حصار میں لے لیا۔ راز، راز نہ رہا اور حائل اسرار نہاں، ایک دوسرے کی تلاش میں نکلے اور کھو گئے۔ اندیشہ و اعتدال سب ساتھ بہہ گئے۔

☆☆☆

''یہ لڑکی کتنی زندگیاں لے کر آئی ہے۔'' وکٹر وان ویلڈن نے کڑواہٹ سے کہا اور کھانسنے لگا۔ اس کے

پھیپھڑوں کی کارکردگی مایوس کن حد تک محدود ہو چکی تھی۔

''بہت جلد۔'' سائمن نے سوچا۔ ''وکٹر مر جائے گا اس وقت تک اسے وکٹر کی گڈ بکس میں شامل رہنا چاہیے پھر کمپنی پر اس کی حکومت ہوگی۔ اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ کیلی رائس کا مسئلہ حل کرے۔

''تم اُسے خود دیکھو۔ اس سے پہلے کہ ہم......'' وہ پھر کھانسنے لگا۔

''ہم جانتے ہیں کہ وہ جورڈن کے ساتھ ہے۔ ہم جلد اس تک پہنچ جائیں گے۔''

''تم ہر ذمے داری اپنے ہاتھ میں لو۔''

سائمن نے اثبات میں سر ہلایا۔

☆☆☆

وہ دونوں ایک بار پھر گائے ڈیلنسی کے یارڈ میں موجود تھے۔ وہ گھر کی روشنیاں بند ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔ وائٹ مور کی روٹین میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔ نو بجے دروازے، کھڑکیاں چیک کر کے وہ چائے کے لیے کچن میں گیا۔ کچھ دیر بعد وہ سیڑھیاں طے کر کے سرونٹ ونگ کی طرف چلا گیا۔ گھر کے اندر تاریکی چھا گئی۔

''تیس منٹ اسے دینے چاہئیں۔'' جورڈن نے کہا۔

آدھ گھنٹے بعد وہ ایک بار پھر سابقہ جائے واردات پر دھاوا بولنے کے لیے تیار تھے۔ ''کس رخ سے جانا چاہیے؟''

کیلی نے گزشتہ واردات کو ذہن میں دہرایا۔ ''نئے راستے سے جائیں گے۔'' وہ بولی۔ ''دوسری منزل کی بالکونی سے ماسٹر بیڈروم میں۔''

''کیلی اگر کچھ غلط ہوا تو وعدہ کرو کہ تم میرا انتظار کیے بغیر فرار ہو جاؤ گی۔ پیچھے مڑ کر بھی مت دیکھنا۔''

''کچھ نہیں ہوگا۔''

''ہر مرتبہ خوش قسمتی ساتھ نہیں دیتی۔ ایک چیز ہوتی ہے بیڈ لک۔'' جورڈن نے اسے گلے لگا لیا۔ وہ الگ ہوئے تو ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

کیلی کو یوں محسوس ہوا کہ یہ الوداعی ملاقات ہے...... ایسا ہوا تو کیا وہ اسے بھول پائے گی...... کیا وہ اسے یاد کرے گا...... میری طرح اسے مس کرے گا۔ بالآخر وہ ٹارگٹ کی طرف متوجہ ہوئے۔ سائے میں رہتے ہوئے وہ نرم گھاس میں آگے بڑھے اور قطعہ پار کر گئے۔ دیوار کے ساتھ رک کر انہوں نے سن گن لی۔ ہوا اور پتوں کی سرسراہٹ کے علاوہ کوئی آواز نہیں تھی۔

''میں پہلے جاؤں گا۔'' جورڈن نے کہا۔ کیلی کو موقع دیے بغیر اس نے بل کھائی مضبوط بیل پر چڑھنا شروع کیا۔ شاخوں کی آواز نے کیلی کو بے چین کر دیا۔ قسمت اب بھی ساتھ تھی۔ وائٹ مور خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا۔ جورڈن بلا کسی رکاوٹ کے بالکونی میں پہنچ گیا۔ ذرا دیر بعد کیلی بھی اس کے ہمراہ تھی۔

''لاکڈ۔'' جورڈن نے ڈورناب پر ہاتھ رکھا۔

''توقع تھی۔'' کیلی نے سرگوشی کی۔ ''ذرا ہٹو۔'' کیلی نے مخصوص لاک اوپنر نکالا اور احتیاط سے کارروائی شروع کی۔ ''زنگ ہوا تو یہ چابی سے ہی کھلے گا۔'' وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔

''ڈن۔'' اس نے جورڈن کی طرف دیکھا۔ دونوں آہستگی سے اندر داخل ہو گئے۔ کمرا ویسا ہی تھا، جیسا کیلی نے پہلی بار دیکھا تھا۔ گزشتہ مرتبہ وہ ڈیسک اور ڈریسر دیکھ چکی تھی۔

''تم وارڈروب کی تلاشی لو۔ میں نائٹ اسٹینڈ دیکھتی ہوں۔'' وہ پین لائٹ کی مدد سے اپنے کام میں مصروف تھی۔ کچھ دیر بعد وہ دوسرے نائٹ اسٹینڈ کو کھنگال رہی تھی اور پوشیدہ درازوں کی جستجو میں اتنی مگن تھی کہ ہال وے کے چوبی فلور کی خفیف سی آواز نہ سن سکی۔ واحد تنبیہ جورڈن کی جانب سے تھی۔ مدھم سسکی نما آواز اور اس کے بعد کمرے کا دروازہ کھل گیا۔ بتیاں روشن ہو گئیں۔ کیلی کو ردعمل کا موقع ہی نہیں ملا۔ شاٹ گن بیرل اس کے سر سے آن لگی تھی۔ وہ نائٹ اسٹینڈ کی طرف سے مایوس ہو کر بیڈ پر آ گئی تھی۔

☆☆☆

گن عمر رسیدہ وائٹ مور کی غیر متوازن گرفت میں خوفناک ہتھیار کے مانند تھی۔ ''ایک مردہ شخص کے گھر میں برگلری کا خیال...... بہت بُری بات ہے۔ تم نے سوچا ہوگا کہ بہ آسانی نکل جاؤ گے۔ احمق بوڑھا کیا کر لے گا۔''

''بظاہر تم احمق نہیں دکھائی دیتے۔'' کیلی نے کہا۔ اس نے جورڈن کی طرف دیکھنے کی حماقت نہیں کی تھی جو ہاتھ پیروں کے بل وارڈروب کے قریب موجود تھا۔ بوڑھے بٹلر کو ابھی تک ادراک نہیں تھا کہ کمرے میں ایک نہیں دو چور موجود ہیں۔

''چلو اب اٹھ جاؤ۔'' وائٹ مور نے حکم جاری کیا۔ کیلی دھیرے سے قدموں پر کھڑی ہوئی۔ وہ دعا کر رہی تھی کہ گن پر وائٹ مور کی لرزاں گرفت کے مانند لبلبی پر انگلی بھی نہ لرز اٹھے۔ جیسے ہی وہ پورے قد سے ایستادہ ہوئی۔ وائٹ مور کی آنکھیں چوڑی ہو گئیں۔

''تم صرف ایک عورت ہو۔'' وہ حیرت سے بولا۔

''ہاں، صرف ایک عورت...... کتنے شرم کی بات ہے، تم شاٹ گن تانے کھڑے ہو۔''

آواز سن کر وائٹ مور کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ اس نے کیلی کے گریس لگے سیاہ چہرے کو دیکھا۔ ''میں نے تمہاری آواز سنی ہے۔ کیا میں تمہیں جانتا ہوں؟''

کیلی نے انکار میں سر ہلا یا۔

''تم ماسٹر گائے کے ساتھ آئی تھیں۔'' گن پر اس کی گرفت سخت ہوگئی۔ ''بیڈ سے دور ہٹو...... نیچے اترو۔''

''تم مجھ پر گولی چلاؤ گے؟''

''ہم پولیس کا انتظار کریں گے...... وہ پہنچنے والی ہے۔''

پولیس...... کاؤنٹ ڈاؤن...... کسی بھی طرح بڑے میاں سے شاٹ گن ہتھیانی پڑے گی۔ بیڈ سے پرے ہٹتے وقت اس کی نظر جورڈن پر پڑی، وہ اشارہ کر رہا تھا کہ بٹلر کی توجہ بائیں جانب رکھے۔

''کم آن...... بیڈ کے پیچھے سے ہٹو۔'' وائٹ مور نے پھر کہا۔ ''تاکہ ضرورت پڑنے پر میں ٹھیک نشانہ لے سکوں۔''

کیلی میٹرس سے اترتے وقت بائیں طرف گئی۔ وائٹ مور نے بھی رخ بدلا۔ اس کی پشت مکمل طور پر جورڈن کی طرف ہوگئی۔

''میں چور نہیں ہوں، تم غلط سمجھ رہے ہو۔''

''چور یہی کہتا ہے...... یعنی تم نے چور ہونے کی تصدیق کردی ہے۔''

کیلی اسے باتوں میں لگا رہی تھی اور عقب سے جورڈن گائے کا شارٹس ہاتھ میں لیے بٹلر کے سر پر آ گیا تھا۔ حملہ کرنے کی صورت میں بڑے میاں کی جان جانے کا خطرہ تھا۔ جورڈن نے پھرتی سے شارٹس کا ایک حصہ ہڈ کی طرح بٹلر کے سر پر ڈال دیا۔ عین اسی وقت کیلی نے گن بیرل کا رخ چھت کی طرف کر دیا۔ وہ گھبرا کر فائر کرسکتا تھا۔ وہ بری طرح بوکھلا گیا تھا۔ کیلی دائیں طرف ہٹ کر اکڑوں بیٹھ گئی۔ اسی وقت دھماکا ہوا۔ یہ اندھا فائر تھا۔ وزنی گائے کے شارٹس کا ایک حصہ بہ آسانی بٹلر کے چھوٹے سے سر پر چڑھا کر جورڈن نے لپیٹ دیا تھا۔ ایک ہاتھ سے اس نے وائٹ مور کا بازو مروڑا اور شاٹ گن نیچے گر گئی۔ غیر متوقع یلغار بٹلر کے سان و گمان میں نہیں تھی۔

کیلی اچھل کر کھڑی ہوگئی اور جورڈن کی مدد سے اسے وارڈروب میں ٹھونس دیا۔

''پلیز، مجھے چھوڑ دو۔'' بٹلر کو کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ کیلی نے پھرتی کے ساتھ اس کے ہاتھ پاؤں ٹائیوں سے جکڑ دیے۔

''ہوسکتا ہے، ہم تمہیں زندہ چھوڑ دیں۔ میں نے ٹھیک کہا تھا۔ میں چور نہیں قاتل ہوں۔'' وہ بولی۔

''کک...... کیا مطلب؟'' اس نے خوف زدہ انداز میں سوال کیا۔

''اگر تم بتا دو کہ گائے نوادرات میں شامل قدیم ہتھیار کہاں رکھتا تھا...... تو تمہاری جان بچ سکتی ہے۔'' کیلی نے نوادرات کی وضاحت کی۔

''وقت کم ہے۔'' جورڈن نے سرگوشی کی جسے کیلی نے نظرانداز کر دیا اور اپنا سوال دہرایا۔ بٹلر کی گویا جان پر بنی تھی۔

''بیڈ کے نیچے۔'' اس نے جواب دیا۔

کیلی بلاتوقف بیڈ کے نیچے گھس گئی۔ وہاں قالین کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ غور کرنے پر اسے قالین کے درمیان ایک لکیر نظر آئی۔ جلدی ہی اس نے وہاں سے قالین کو اطراف میں ہٹا کر خفیہ دراز دریافت کر لی...... دور سے سائرن کی آواز ابھری۔

''کیلی، نکلو......''

''ایک منٹ۔'' دراز کے نوادرات دیکھ کر اس کا منہ کھل گیا۔ تاہم اس نے آئی آف کشمیر پر اکتفا کیا۔ وہاں ایک جیسے چھ خنجر رکھے تھے لیکن وہ اصل کی شناخت سے واقف تھی...... جس کے دستے کے سر پر یاقوت جڑا تھا۔

''بھاگو۔'' جورڈن نے وارننگ دی۔ سائرن کی آواز قریب آ گئی تھی۔ کیلی نے خنجر لیا اور دونوں بالکونی کی طرف بھاگے۔

☆☆☆

''لارین مین پب'' میں سائمن ٹروٹ بار کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس کا موڈ بہتر نہیں تھا اور یہ خطرے کی علامت تھی۔ اس نے گھڑی دیکھی۔ نصف شب کا وقت تھا۔ پب کا مالک رخصت ہونے کے لیے بے چین تھا۔

ایک جوان پولیس مین اندر داخل ہوا۔ اطراف میں نظر دوڑا کر وہ بار کے قریب آ گیا۔ ''دلچسپ خبر ہے، آج کے لیے۔'' اس نے بارٹینڈر کو مخاطب کیا۔

''کیسی خبر؟''

''گائے کی ناگہانی موت یاد ہے، اس کے گھر میں

پھر چوری کی واردات ہوئی ہے۔''

''کیا ہو رہا ہے یہاں...... وہاں ایسا کیا رکھا ہے؟''

''پتا نہیں......'' کچھ دیر بات کر کے وہ پب سے نکل گیا۔

سائمن نے بھی جگہ چھوڑ دی۔ ذرا دیر میں اس نے پولیس مین کو جالیا۔

''ہاں، کوئی چوری ہوئی ہے وہاں پر۔'' اس نے پولیس مین سے پوچھا۔ جو بار میں بظاہر بارٹینڈر سے بات کر رہا تھا لیکن مقصد سائمن کو پیغام ارسال کرنا تھا۔

''بٹلر کے بیان کے مطابق ایک نوادر چوری ہوا ہے۔''

سائمن کی آنکھیں چمکیں اور تجسس میں اضافہ ہو گیا۔

''کوئی خنجر؟''

''ہاں، عجیب بات ہے کہ ذخیرے کی کسی اور چیز کو ہاتھ نہیں لگایا گیا۔''

''چور کون تھا؟''

''تھے...... وہ دو تھے لیکن بٹلر صرف ایک کو دیکھ سکا اور وہ کوئی لڑکی تھی۔''

''دیکھنے میں کیسی تھی؟''

''پتا نہیں...... چہرے پر سیاہ گریس لگائی ہوئی تھی۔''

''آخری بار کہاں دیکھے گئے؟'' سائمن نے سوال کیا۔

''فرار ہو گئے...... کچھ یقین سے نہیں کہا جاسکتا۔''

بہت ممکن ہے کہ کیلی رائس اب بھی بکنگھم شائر میں موجود ہو۔ سائمن نے سوچا۔

''کوئی خبر ملی تو مطلع کروں گا۔'' پولیس مین نے کہا۔

سائمن نے جیکٹ کی جیب سے ایک لفافہ نکالا جس میں پانچ پانچ پاؤنڈز کے نوٹ جھلک رہے تھے، پولیس مین نے لفافہ وصول کیا پھر دونوں جدا ہو گئے۔ بعدازاں اپنے ٹھکانے پر پہنچ کر سائمن نے فی الفور اپنی کارکردگی کی رپورٹ وان ویلڈن تک پہنچائی۔

''چند گھنٹے قبل وہ دونوں اسی علاقے میں تھے اور گائے کے گھر میں جا گھسے تھے۔'' اس نے وان ویلڈن کو اطلاع فراہم کی۔

''کیا وہ خنجر لے گئے؟''

''ہاں، لہٰذا اب ان کے یہاں ٹھہرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ ان کی اگلی منزل لندن ہونی چاہیے......''

سائمن کے خیال میں وہ لندن پہنچنے کے لیے ذیلی سڑکوں کا انتخاب کرے گی۔ وہ فتح مندی کے جذبے سے سرشار ہو گی...... امید اور کامیابی، دونوں ہی اس کے ذہن میں سر اٹھائے ہوں گے...... اس کا سبب خنجر تھا جسے وہ آئی آف کشمیر کہتی تھی۔

کتنا غلط سوچ رہی تھی وہ......

☆☆☆

وہ خوب سمجھ رہے تھے کہ متعاقبین کے خیال میں وہ اس مرتبہ اسٹیشن کا رخ کرنے کی حماقت نہیں کریں گے۔ انہوں نے الٹی چال چلی اور ٹرین کے ذریعے لندن پہنچ گئے۔ وہ صبح چھ بجے ہوٹل پہنچے تھے اور بستر پر گر کے غافل ہو گئے۔ وہ بہت دیر تک سوتے رہے۔ پہلے کیلی کی آنکھ کھلی، جورڈن کا چہرہ اس کی طرف تھا۔ اس کا بالائی بدن عریاں تھا۔ کیلی مسکراتے ہوئے دھیرے دھیرے اس کے بالوں کو سہلاتی رہی۔

مائی ڈارلنگ جنٹلمین، اُسے خیال آیا...... میں کتنی خوش قسمت ہوں کہ تم سے ملاقات ہوئی۔ ایک دن آئے جب تم اپنے معیار کی اور ہم پلہ لڑکی سے بیاہ کرو گے۔ تم اور تمہارے گھر والے سب شاداں ہوں گے...... ایک شاندار اور ہموار زندگی تمہاری منتظر ہو گی۔ اس وقت تم کیلی رائس کو یاد رکھو گے؟

وہ اٹھ کر آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ دفعتاً ڈپریشن کا حملہ ہوا۔ وہ باتھ روم میں چلی گئی۔ باہر آئی تو اس کے بال کوئی چھٹی بار رنگ بدل چکے تھے۔ اس نے خوابیدہ جورڈن کو دیکھا۔ ذہانت، صلاحیت، حسن، خود انحصاری، کیلی کے پاس سب کچھ تھا لیکن اس کا مجرمانہ ماضی اور خاندانی پس منظر۔ دونوں چیزیں جورڈن کی فیملی کے برعکس تھیں۔ وہ ان کی دنیا میں کیسے فٹ ہو سکتی تھی۔ لیکن یہاں اس کمرے میں، اس کاٹیج کے مانند وہ عارضی طور پر اپنی دنیا بسا سکتے تھے...... وہ بیڈ پر جورڈن کے قریب لیٹ گئی۔ ایک ہاتھ اس کے سینے پر رکھا۔ اس نے کسمسا کے آنکھیں کھول دیں۔ کروٹ بدلی۔ دونوں کی آنکھیں چار ہوئیں۔ کچھ نیند کا نشہ، کچھ قربت کا خمار...... کائنات سمٹنے لگی۔ عالم خود فراموشی۔ احساس سود و زیاں مٹتا چلا گیا۔ اگر کچھ تھا تو بس اِک بے خودی تھی۔

☆☆☆

''مس رائس آپ یہ بات ذہن میں رکھیں......'' ویگزال نے کہا۔ ''وان ویلڈن شپنگ ہمارے چند اہم اور معتبر کلائنٹس میں سے ایک ہیں۔ نیز ان کے ساتھ ہمارا تعلق

خاصا پرانا اور بے داغ ہے۔ یہ تعلق تین نسلوں پر محیط ہے۔ مسٹر وان ویلڈن کے لیے فراڈ کا لفظ...... ویل میں......'' اس نے کھنکھار کر گلا صاف کیا۔

''شاید تم نے مس رائس کی کہانی پر غور نہیں کیا۔ وہ غرقاب بحری جہاز پر موجود تھی اور واحد گواہ ہے۔ وہ کوئی حادثہ نہیں بلکہ سبوتاژ کا واقعہ تھا۔'' جورڈن نے کہا۔

''اگر اسے حقیقت تسلیم کر لیا جائے، پھر بھی ہم کیونکر وان ویلڈن کو اس کا ذمے دار سمجھ سکتے ہیں۔ کسی تیسری پارٹی کا کام بھی ہو سکتا ہے......''

''کیا ملٹی ملین ڈالرز کلیم (Claim) کو فرم کوئی اہمیت نہیں دیتی؟''

''یقیناً...... اہمیت ہے۔''

''پھر بھاری نقصان کی اہمیت کے پیشِ نظر ذمے داران نے تفتیش بھی کی ہوگی؟''

''بالکل، لیکن......''

''پھر تو مس رائس کی کہانی کو سنجیدگی سے لینا چاہیے...... کیوں؟''

ویگزال نے گہری سانس لی۔ ''میں نے کولن ہیمر اسمتھ سے معاملے پر بات کی تھی۔ وہ انویسٹی گیشن برانچ کا انچارج ہے۔ اس نے چند ہفتے قبل افواہیں سنی تھیں۔'' ویگزال نے پہلو بدلا۔ ''اس کا مشورہ تھا کہ 'گواہ' کی حیثیت کو اہمیت دو۔''

گواہ یا سورس، کیلی رائس کے ماضی کی طرف اشارہ تھا۔ جورڈن نے بمشکل اپنے اشتعال کو دبایا۔ وہ اشتعال کی وجہ سے آگاہ تھا۔ وہ بہت پہلے اس کی محبت میں گرفتار ہو چکا تھا۔ کیلی نے ہیمر اسمتھ کا مشورہ سن کر کتنی اذیت محسوس کی ہو گی، یہ دیکھنے کے لیے جورڈن نے اس کا چہرہ دیکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

''تم مس رائس کی اسٹوری کو چیلنج کر رہے ہو یا اس کی شخصیت کو؟'' جورڈن کے لہجے میں تلخی عود کر آئی۔

''نہیں...... میرا ایسا کوئی......''

''پھر کیا سوال ہے؟''

ویگزال نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ ''مسٹر ٹاڈسٹوک، سمندر میں قتلِ عام...... اپنے ہی جہاز کو تباہ کرنا...... یہ بہت شاکنگ ہے۔''

''شاکنگ یا ناقابلِ اعتبار۔''

''ہاں...... وہی۔ مستزاد یہ کہ وان ویلڈن کا نام آجائے تو اسٹوری بہت کمزور ہو جاتی ہے۔''

''میں وہاں تھی، میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔'' کیلی نے پُرزور لہجے میں کہا۔

''ہیمر اسمتھ کے ڈپارٹمنٹ نے اپنا کام کیا ہے...... انہوں نے اسپینش پولیس سے بھی بات کی تھی۔ انہوں نے بھی اسے انجن پھٹنے کے باعث ایک حادثہ قرار دیا۔ نہ قتل کے شواہد اور کوئی لاش بھی دریافت نہیں ہوئی۔''

''ایسا امکان بھی نہیں تھا۔'' کیلی نے کہا۔ ''وان ویلڈن کے آدمی چالاک اور اثر و رسوخ کے حامل ہیں۔''

''غرقاب جہاز گہرائی میں بیٹھ گیا تھا۔ لہٰذا سبوتاژ کے شواہد حاصل کرنا ناممکن تھا۔''

کیلی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ موٹی ناک والے افسر کا منہ نوچ لے۔ وقت آگیا تھا کہ ترپ کا پتّا نکالا جائے۔ اس نے پرس کھول کر کپڑے میں لپٹا ہوا خنجر نکالا۔ ''میرے الفاظ تمہاری سمجھ میں نہیں آ رہے...... لیکن یہ تمہارا ذہن بدل دے گا۔''

ویگزال کی پیشانی شکن آلود ہو گئی۔ ''یہ کیا ہے؟''

''ثبوت۔'' کیلی نے کپڑے میں لپٹا خنجر باہر نکالا۔

بے اختیار ویگزال کا منہ کھل گیا۔ خنجر کے دستے پر جڑے جواہر طویل مدت کے باوجود جگمگا رہے تھے۔

''سترھویں صدی کا آئی آف کشمیر۔ تمہاری فائلوں میں اس کی تفصیل دیگر نوادرات کے ساتھ موجود ہو گی۔ یہ وان ویلڈن کے ذخیرے کا حصہ تھا۔ ذخیرہ تمہاری کمپنی میں انشورڈ تھا...... ایک ماہ قبل اسے نیپلز سے برسلز، میکس ہیولر کے ذریعے ٹرانسپورٹ کیا جا رہا تھا۔ اتفاقاً یہ غرقاب ہو گیا اور اتفاقاً یہ بھی تمہاری کمپنی میں انشورڈ تھا۔''

ویگزال کی نگاہ جورڈن پر گئی اور پلٹ کر واپس کیلی کی طرف آئی۔ ''میں سمجھا نہیں۔''

''یہ خنجر غرقاب جہاز کے ساتھ تہِ آب میں ہونا چاہیے تھا لیکن ایسا نہیں ہے کیونکہ یہ کبھی جہاز پر تھا ہی نہیں۔ اسے کہیں اور محفوظ مقام پر رکھا گیا تھا...... بعد ازاں بلیک مارکیٹ میں اسے ایک انگریز نے خرید لیا۔''

''تمہیں کیسے ملا؟''

''مجھے چرانا پڑا۔''

چند لمحوں تک ویگزال کی سمجھ میں ہی نہ آیا کہ کیلی نے جواب میں کیا کہا...... پھر اس کا ہاتھ سلو موشن میں انٹر کام کی طرف گیا۔ وہ کسی مسٹر جیکب کو بلوا رہا تھا۔ ساتھ چند ہدایات بھی دیں۔ کیلی سمجھ گئی کہ وہ جواہر کو پرکھنے کا سامان بھی منگوا رہا ہے۔ اس نے آئی آف کشمیر کی فائل بھی منگوائی۔ بات کر

ے وہ نشست سے ٹک گیا۔ چہرے کے تاثرات میں تفکر جھلک رہا تھا۔

جورڈن نے کیلی کی طرف دیکھا۔ وہ مطمئن دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی آنکھوں سے صاف ظاہر تھا کہ کھیل بالآخر ختم ہو رہا ہے۔ بھیانک خواب کے آسیبی سائے چھٹ رہے ہیں۔ اس نے کیلی کا ہاتھ تھام لیا اور مستقبل کے سہانے سپنے دیکھنے لگا۔ آفس میں سکوت طاری تھا۔ تینوں اذہان الگ الگ انداز میں سوچ رہے تھے۔

پہلے سیکریٹری فائل کے ساتھ داخل ہوئی۔ کچھ دیر بعد مسٹر جیکب نمودار ہوئے۔ جیکب کے تمام بال سفید تھے۔ اس کی چال ڈھال اور بشرے سے نفاست اور وقار نمایاں تھا۔ رسمی گفتگو اور تعارف کے بعد وہ آئی آف کشمیر کی جانب متوجہ ہو گیا۔ اس کا ارتکاز اور محویت قابلِ قدر تھی۔ کافی دیر بعد اس نے سر اٹھایا اور ویگزال سے ''پالیسی'' کی درخواست کی...... کاغذات میں بغور اس نے خنجر کا جائزہ لیا اور دوبارہ توجہ خنجر کی طرف مبذول کی۔ اس مرتبہ اس کی توجہ کا مرکز دستے کے سر پر لگا یاقوت تھا۔ ''لاجواب'' وہ بڑبڑایا۔ ''کاریگری ہے۔''

''کیا اتھارٹی کو کال کرنے کا وقت نہیں ہے؟'' جورڈن نے ویگزال سے کہا۔

ویگزال نے سر ہلایا۔ ''وان ویلڈن خود بھی تردید نہیں کر سکتا۔''

جیکب نے سر اٹھایا۔ ''لیکن یہ آئی آف کشمیر نہیں ہے۔'' کمرے میں گویا بے آواز دھماکا ہوا۔ چھ آنکھیں جیکب کو گھور رہی تھیں۔

''کیا مطلب؟'' ویگزال نے سوال اٹھایا۔

''ری پروڈکشن۔ سنتھیٹک کورنڈم۔ لاجواب نقل۔'' جیکب نے اعتماد کے ساتھ جواب دیا۔ ''ورنیل فارمولا استعمال کیا گیا ہے۔''

کسی نے کیلی کے چہرے سے خون نچوڑ لیا۔

''تم غلطی تو نہیں کر رہے؟'' جورڈن نے جیکب سے سوال کیا۔

''نہیں، مجھے پورا یقین ہے۔''

''میں دوسری رائے کا مطالبہ کروں گا۔'' جورڈن نے کہا۔

''کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں دوسرے ایکسپرٹ کو......''

''نہیں، ایکسپرٹ ہم خود ارینج کریں گے۔''

جیکب کے چہرے پر خفت کا عنصر ابھر کر غائب ہو گیا۔ اس نے کرسی چھوڑ دی۔ ''جہاں چاہو لے جاؤ۔'' اس نے کہا۔

''مسٹر جیکب!'' ویگزال نے آواز لگائی۔ ''مسئلہ حل ہونے تک ہمیں خنجر اپنی تحویل میں رکھنا چاہیے؟''

''کوئی جواز نہیں ہے۔ جانے دو۔ بہرحال وہ جعلی ہے۔''

☆☆☆

جعلی ہے...... جعلی ہے...... کاریگری ہے...... کیلی نے کپڑے میں لپٹا ہوا خنجر اتنی سختی سے پکڑا ہوا تھا کہ انگلیوں کے جوڑ سفید پڑ گئے تھے۔

جعلی ہے...... نقلی...... کیلی رائس اور اتنی بڑی غلطی۔ اس نے جواز تلاش کرنے کی کوشش کی تاہم ذہن نے کام کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ جسم سن ہو گیا تھا۔ وہ ایسی مشین کی طرح تھی جو آٹو پائلٹ پر چل رہی ہو۔ سب خاک ہو گیا تھا جبکہ وان ویلڈن اب بھی اس کے تعاقب میں تھا۔ وہ سو مرتبہ نام بدل لے...... بالوں کے شیڈز سو مرتبہ بدل ڈالے...... لاحاصل تھا۔ وکٹر وان ویلڈن جیت گیا تھا۔

کیلی کو کچھ خبر نہیں تھی کہ جورڈن اس کا ہاتھ پکڑے کہاں جا رہا ہے۔ پھر وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھ گئے۔ دونوں خاموش تھے۔ جورڈن نے ڈرائیور کو بروک اسٹریٹ کا پتا بتایا۔ ٹیکسی نے انہیں جس دکان پر چھوڑا، وہ ایک عام سی دکان تھی۔ گھڑیاں، کراکری، عام جیولری وغیرہ۔ کیلی سمجھ نہیں سکی۔ تاہم خاموش رہی۔ دونوں اندر چلے گئے۔ اندر جا کر جورڈن نے بتایا کہ وہ وہاں کیوں آیا ہے...... کس سے ملنا ہے...... مقصد کیا ہے...... عقبی کمرے سے درمیانی عمر کا ایک شخص برآمد ہوا جس کا شیو بڑھا ہوا تھا۔

دونوں ایک دوسرے سے ملے۔ اجنبی شکوہ کناں تھا۔ غالباً جورڈن وہاں طویل عرصے بعد آیا تھا۔ جورڈن نے کیلی کا تعارف کرایا۔ مختصر گفتگو کے بعد جورڈن نے مدعا بیان کیا...... کیلی نے کپڑا ہٹا کر خنجر کاؤنٹر پر رکھ دیا۔

جورڈن نے براہِ راست سوال کیا۔ ''یہ یاقوت قدرتی ہے یا انسانی ہاتھوں کی فنکاری؟''

اجنبی نے خنجر ہاتھ میں لیا۔ ''وقت لگے گا۔''

''ہم انتظار کریں گے۔'' جورڈن نے کہا۔

وہ آدمی عقبی کمرے میں غائب ہو گیا اور دروازہ بند کر لیا۔

''کیا ہم اس پر بھروسا کر سکتے ہیں؟'' کیلی نے

سوال کیا۔

''ایک سو ایک فیصد۔''

کیلی کھڑکی کے قریب چلی گئی۔ ''اگر یہ نقلی ہے۔'' وہ بولی۔ ''جورڈن، کیا پھر بھی تم مجھ پر اعتبار کرو گے؟'' شام کا وقت ہو چلا تھا۔ دکانوں پر کام کرنے والی خواتین گھروں کا رخ کر رہی تھیں، ایک آدمی اسٹاپ پر بس کے انتظار میں کھڑا تھا۔

جورڈن نے فوراً جواب نہیں دیا۔ یہ معمولی وقفہ کیلی کا دل چیر گیا۔

''اتنا کچھ ہو چکا ہے، جس کے بعد مجھے اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔''

''شکوک؟''

''نہیں...... سوالات...... گائے مال دار تھا۔ اُسے نقلی خریدنے کی ضرورت نہیں تھی۔''

''شاید اُسے دھوکا دیا گیا ہو۔'' کیلی نے کہا۔

''نہیں، وہ شوقین تھا۔ وہ ایکسپرٹ ایڈوائس کے بغیر یہ ڈیل نہیں کر سکتا تھا۔ تم نے دیکھا نہیں کہ جیکب نے بہ آسانی فرق کو تاڑ لیا تھا۔''

کیلی نے آہ بھری۔ ''تم ٹھیک کہہ رہے ہو، وہ نقل کیوں خریدے گا۔ دفعتاً وہ پلٹی۔ ''نہیں، نہیں...... اس نے دھوکا نہیں کھایا تھا۔''

''میں بھی سمجھ رہا ہوں...... پھر ہوا کیا؟''

کیلی نے کمرے میں ٹہلنا شروع کر دیا۔ ''گائے نے اصل آئٹم خریدا تھا۔ کسی نے اسے بدل دیا۔ جورڈن سوچو، تم ایک نادر پینٹنگ خرید کر گھر لاتے ہو اور کمرے کی دیوار پر ٹانگ دیتے ہو۔ خریدنے سے پہلے تم نہایت محتاط ہوتے ہو لیکن جب پینٹنگ تمہارے کمرے میں آجاتی ہے تو تم بے فکر ہو جاتے ہو۔ اب تمہیں تصدیق کی ضرورت نہیں ہے؟''

''قدرتی بات ہے...... سمجھ گیا۔''

''کیا سمجھے؟''

''کسی نے اصل آئی آف کشمیر کی جگہ اس کی نقل رکھ دی تھی۔ اسے احساس نہیں ہوا...... اس کی ملکیت میں پہلے ہی کافی نوادرات تھے۔''

''ٹھیک۔ نامعلوم چور کو نقل تیار کرنے کے لیے اصل آئٹم لازمی درکار تھا۔ اس کے بعد ہی وہ گائے کی لاعلمی میں نقلی خنجر تیار کروا کر اصل کی جگہ رکھ سکتا تھا۔ اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ گھر کے اندرون و بیرون سے گہری واقفیت رکھتا ہو...... ہمیں کتنی دشواری پیش آئی تھی...... اتفاقاً ہم وائٹ مور کے ذریعے آئی آف کشمیر تک پہنچ گئے۔ نامعلوم چور جانتا تھا کہ خنجر کہاں پوشیدہ ہے۔ صاف عیاں ہے کہ وہ جو بھی ہے، گائے سے بہت قریب رہا تھا۔''

''اور یہ نظریہ اس بات کی نفی کرتا ہے کہ اس منصوبے میں کوئی بیرونی ہاتھ ملوث تھا۔'' جورڈن نے نفی میں سر ہلایا۔ ''میں کہنا نہیں چاہتا کہ یہ بٹلر کا کام تھا لیکن مشکوک افراد کی فہرست زیادہ طویل نہیں ہے۔''

''گائے کی فیملی؟''

''ناقابلِ قیاس...... ان میں سے کوئی بھی گائے کے اریب قریب نہیں ہے۔'' جورڈن نے کہا۔

''اس کی کوئی محبوبہ؟''

''چند ہیں۔'' جواب دیتے وقت جورڈن نے سوالیہ نگاہ کیلی پر ڈالی۔

''میں نہیں ہوں۔'' کیلی چیخی۔ ''مجھے ہٹا کر دیکھو کہ گزشتہ ماہ وہ کس کے ساتھ عشق لڑا رہا تھا۔''

جورڈن کا بایاں ابرو پیشانی پر چڑھ گیا۔ ''ویرونیکا۔'' اس کی آواز میں سنسنی تھی۔ نظریاتی تجزیے میں طویل وقفہ در آیا۔

''جورڈن، تم دونوں دوست تھے۔''

جورڈن اُلجھ گیا۔ ''ہاں، لیکن میں نے اسے کبھی ایک احمق اور رنگین مزاج عورت سے زیادہ اہمیت نہیں دی۔ تاہم یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ مشکوک افراد میں وہ ٹاپ پر ہے اور میں خود کو ایک احمق محسوس کر رہا ہوں۔ پہلی مرتبہ ہم دونوں اس کی خوابگاہ میں تھے۔ بٹلر...... وائٹ مور...... وہ نہ ہوتا تو ہم بغیر افراتفری کے نکل جاتے...... وائٹ، وہی تالے کی چابی ہے۔'' جورڈن بڑبڑایا۔ ''وہ اس رات گھر پر تھا جبکہ ویرونیکا نے مجھے یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ اس کا آف ڈے ہے...... گھر خالی ملے گا۔ لیکن اس کے برعکس ہوا۔ میں اب تک اسے ویرونیکا کی لاعلمی سمجھ رہا تھا لیکن اگر یہ غلطی نہیں تھی؟ اگر وہ جانتی تھی کہ بٹلر گھر پر ملے گا؟''

''وجہ؟''

''وجہ...... تاکہ وہ پولیس کو اطلاع دے سکے۔''

''مقصد؟'' کیلی نے کہا۔

''اس دن چوری کا سرکاری ریکارڈ بنتا اور اگر گائے کو کبھی پتا چلتا کہ اصل آئی آف کشمیر کی جگہ اس کی نقل رکھی ہے...... تو لازمی وہ یہی سمجھتا کہ مذکورہ کارروائی اسی رات کی گئی تھی۔ مزید یہ کہ ویرونیکا اس رات تمہارے گھر پر پارٹی

میں شریک تھی۔ اس پر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکتا تھا۔''
''گائے کبھی نہ سمجھتا کہ خنجر اس رات سے پہلے تبدیل کیا گیا تھا اور وہ بھی اسی کی محبوبہ کے ذریعے جس کا بیڈروم میں آنا جانا تھا۔'' کیلی نے بات آگے بڑھائی۔
جورڈن نے مایوسی کے عالم میں ہونٹ چبائے۔
''میں اسے ایک بے وقوف عورت گردانتا رہا۔ جو اپنے عمر رسیدہ شوہر سے چھپ کر غیر مردوں کے ساتھ گلچھرے اُڑاتی پھر رہی تھی۔ احمق میں تھا، گاؤدی، چغد، کم عقل...... کیا تھا؟''
''ایک ہی بات ہے۔ گاؤدی، احمق یا کچھ اور۔''
کیلی اس کی حالت پر ہنس پڑی۔ ''لیکن ذرا یہ سوچو کہ ویرونیکا نے نقل بنوانے کے لیے اصل کیسے حاصل کیا۔ یہ ناممکن ہے کہ گائے نے چھ سات دن کے لیے اسے عاریتاً دے دیا ہو کہ جاؤ نقل بنوالاؤ۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر نقل کیسے اور کہاں سے آئی؟''
''تقریباً ہر شے کا کوئی نہ کوئی سابقہ مالک ہوتا ہے۔ جیسے ایک کار کئی بار فروخت ہوتی ہے۔'' جورڈن نے کہا۔
جورڈن کی بات کا مطلب سمجھ کر کیلی کا حلق خشک ہو گیا۔ وان ویلڈن، سابقہ مالک وان ویلڈن کے علاوہ کون ہوسکتا ہے۔ وہ جورڈن کے قریب ہوگئی اور رخسار اس کی جیکٹ کے ساتھ ٹکا دیا۔ وہ ساکت کھڑا رہا۔ وہ خود کو تنہا محسوس کررہی تھی۔ شام ڈھلنے لگی تھی۔
''کیلی۔'' اس نے نرمی سے کہا۔ ''تم عقبی کمرے سے اس آدمی کو بلاؤ۔ معلوم کرو کہ باہر جانے کا پچھلا راستہ ہے یا نہیں، اس کا نام شٹر ہے۔''
''وہاٹ؟''
''باہر بس اسٹاپ پر ایک آدمی دکان کی نگرانی کررہا ہے۔ اس کے پاس سیاہ رنگ کی چھتری ہے۔ وہ وقتاً فوقتاً اپنی گھڑی دیکھتا ہے...... خطرہ آس پاس ہے۔ ہمیں نکلنا ہو گا۔'' کیلی نے سرسری انداز میں جورڈن کی ہدایت پر عمل کیا۔
شٹر نے دروازہ کھولا۔ وہ یاقوت کے بارے میں بتانے ہی جارہا تھا کہ کیلی نے جورڈن کا سوال دہرایا۔
''ایگزٹ؟'' کیلی نے سوال کیا۔ اس اثنا میں جورڈن بھی آگیا۔
''ایک آدمی ہمارے پیچھے ہے۔'' جورڈن نے بتایا۔
شٹر انہیں ورک شاپ سے نکال کر عقبی دروازے تک لایا۔
دروازہ گلی میں کھل رہا تھا۔
''خنجر کا کیا کروں؟''
''اصل ہے؟''
''نہیں۔''
''رکھ لو، لیکن کسی کو بتانا مت۔'' جورڈن نے کہا۔
اچانک گھنٹی بجنے کی آواز آئی۔
''گو۔'' شٹر نے جورڈن کو دھکیلا۔ وہ دونوں ساؤتھ مولٹن اسٹریٹ کے کونے پر نکلے اور اس وقت تک دوڑتے رہے جب تک باند اسٹریٹ انڈر گراؤنڈ تک نہیں پہنچ گئے۔ ٹرین میں کیلی سکتے کے عالم مہر بہ لب بیٹھی تھی۔ اس کا سرد ہاتھ جورڈن کے ہاتھ میں تھا۔
''شٹر کا کیا ہوگا؟''
''وہ سنبھال لے گا۔ شٹر وہ نہیں ہے جو نظر آتا ہے۔'' جورڈن نے کہا۔
''وہ چھوڑے گا نہیں۔ وہ پسپا نہیں ہوگا۔'' کیلی نے سرگوشی کی۔
''ہم ایک قدم آگے رہیں گے۔'' جورڈن نے کہا۔
''نہیں۔ ''ہم'' نہیں۔ اُسے میری ضرورت ہے۔ وہ مجھے ختم کرنا چاہتا ہے۔'' کیلی نے سر جھکا کر اپنے ہاتھ پر جورڈن کی گرفت دیکھی۔ گرفت تحفظ اور مضبوطی کا مظہر تھی۔ کسی بھی عورت کی اولین خواہش اور ضرورت۔ کتنی جلدی وہ جورڈن پر اعتبار کرنے لگی تھی، ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ خطرات سے ڈر کر اپنی محبت سے دستبردار ہونے والوں میں سے نہیں ہے۔ لہٰذا یہ کام اسی کو کرنا تھا۔ اس نے بڑی احتیاط سے الفاظ چنے...... نہایت اذیت کے ساتھ۔
''میرے خیال میں......'' الفاظ حلق میں اٹک گئے۔ وہ سامنے دیکھ رہی تھی۔ جورڈن کی طرف نگاہ کرنے سے اس کا ارادہ متزلزل ہوجاتا۔
''میرے خیال میں، مجھے خود پر انحصار کرنا چاہیے۔ اس طرح میں زیادہ تیزی سے حرکت کرسکوں گی۔''
''مطلب، میرے بغیر؟''
''ہاں۔''
''کہاں جاؤ گی؟''
''شاید جنوبی فرانس یا سسلی...... کہیں بھی......''
ٹرین اگلے اسٹاپ پر رکی۔ جورڈن نے اس کا ہاتھ پکڑا اور غصے میں نیچے اتر گیا۔ ''کیا تم میرے بارے میں

سوچتی نہیں رہیں؟''

''ہاں۔'' وہ بولی۔

''میں چلا جاؤں گا تو تم خوش ہو جاؤ گی؟''

''نہیں۔''

''پھر کیا چاہتی ہو؟''

وہ بے اختیار اس کے سینے سے جا لگی۔ کیا کہوں تیری الفت کی قسم۔ دل و جاں پہ محیط تو ہی تو ہے۔

''کیا چاہتی ہو؟'' اس کی آواز بلند ہو گئی۔

''تمہیں مرتا نہیں دیکھ سکتی۔'' وہ رو پڑی۔

''ہم دونوں زندہ رہیں گے۔ میرا بھروسا کرو۔''

جورڈن نے بھیگی آنکھوں میں دیکھا۔ جلوے سے گزر رہے تھے، یہاں سے وہاں تک۔ مقام چشمِ تر ایسا بھی ہوتا ہے۔ اظہارِ غمِ عشق ہے لیکن مشکل ہے۔ اس نے کیلی کو گلے لگا لیا۔

☆☆☆

''جورڈن آئی آف کشمیر آخری امید تھی۔ اب کیا ہے، کچھ بھی نہیں۔''

''ایک چانس باقی ہے۔'' جورڈن نے کہا۔

''کیسا چانس؟''

''ویرونیکا۔'' وہ مسکرایا۔ ''ہم اسی کی مدد لیں گے۔ وہ جواری ہے۔ بے تحاشا لٹاتی ہے..... قرضوں میں ڈوب گئی ہے۔ اگر وہ ویلڈن سے ملی ہوئی ہے تو اس کی کھال بچ سکتی ہے۔''

''جورڈن، تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ تم کیا چاہتے ہو؟''

''میں تمہیں چاہتا ہوں۔ وان ویلڈن ہو یا اس کا باپ.....''

''ہم بچ بھی گئے تو تمہاری فیملی مجھے قبول نہیں کرے گی۔''

''میں اپنی فیملی کو زیادہ جانتا ہوں۔''

''اور مجھے؟''

''تمہیں بھی..... موقع ملتے ہی تم پھر پاگل ہونے کی کوشش کرو گی۔'' جورڈن نے اس کی ناک کو چھوا۔ ''اگر نہیں بھی جانتا تو اتنا ضرور جانتا ہوں کہ تمہارے لیے کیا بہتر ہے۔''

کیلی خاموش ہو گئی۔ ''لیکن ویرونیکا نے اصل خنجر کیونکر حاصل کیا۔ وہ وان ویلڈن کی ملکیت تھی۔ کیا اس نے ویلڈن سے خریدا یا عارضی طور پر لیا؟''

''یا چوری کیا؟'' جورڈن بولا۔

''ناممکن، وان ویلڈن کو کراس کرنا ممکن نہیں۔''

''تم شروع سے وان ویلڈن کو بھوت سمجھتی چلی آرہی ہو۔''

''ایسا ہی ہے وہ، جناتی آکٹوپس۔''

''وان ویلڈن اور ویرونیکا کا لنک ہے اور ہمیں اسے ڈھونڈنا ہے..... وہ اور اولیور ویک ڈیز لندن کے ٹاؤن ہاؤس میں گزارتے ہیں۔ یعنی اس وقت وہ اسی گھر میں ہوں گے۔''

کیلی اس نئے موڑ پر پریشان تھی۔ ''کیا سوچ رہے ہو؟''

''یہی کہ تم کوئی وگ خرید لو۔'' جورڈن نے اس کے بالوں کی طرف اشارہ کیا۔

☆☆☆

آرچی میک لوئڈ نے فون رکھ دیا۔ وہ رچرڈ وولف اور ہیوتاوسٹوک کو دیکھ رہا تھا۔ ''وہ دونوں لندن میں ہیں۔ میرے آدمی نے لائیڈ کے افسر سے بات کی ہے۔ وہ وہاں گئے تھے۔ ہمارے پہنچنے سے پہلے وہ وہاں سے نکل گئے تھے۔''

''اس کا مطلب وہ زندہ ہیں۔'' انکل ہیو نے کہا۔ وہ لوگ چیٹ ونڈ کی لائبریری میں بیٹھے تھے۔ روم، کرائسس ہیڈ کوارٹر بن چکا تھا۔ رچرڈ اور ہیو کے لیے یہ آخری خبر خوش کن تھی۔ رچرڈ پر اپنے ہونے والے سالے کی صلاحیتوں کا اظہار ہوا تھا کہ خطرات میں کیسے زندہ رہا جاتا ہے۔ البتہ وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ گیسٹ ہاؤس سے دونوں قبل از وقت کیسے نکل گئے تھے۔ کیلی نے بھی مخالفین کا ناک میں دم کر رکھا تھا۔

''کیلی رائس کے سر کی قیمت یورپ کے ہر ہٹ مین کی توجہ کھینچ لے گی۔'' رچرڈ نے کہا۔ وہ انکل ہیو کے چہرے پر تشویش دیکھ رہا تھا۔

میک لوئڈ نے اتفاق کرتے ہوئے لارڈ لیوٹ کی جانب دیکھا۔ ''آپ اپنے رابطے استعمال کریں، قبل اس کے کہ دیر ہو جائے۔''

''جورڈن بالواسطہ طور پر انٹیلی جنس سے سیکھا ہوا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ پلا بڑھا ہے۔ اسے ٹریک کرنا اتنا سہل نہیں۔ چاہے وان ویلڈن ہی کیوں نہ ہو۔'' انکل ہیو نے کہا۔

''آپ وان ویلڈن کو نہیں جانتے۔ اس موقع پر وہ

بھاری رقم خرچ کرنے کے لیے تیار ہے۔ پیسا دنیا کا بہترین محرک ہے۔''

''پیسا نہیں، خوف......'' رچرڈ نے کہا۔ ''خوف آدمی کو بچاتا ہے۔''

''ختم کرو یہ بحث۔'' انکل ہیو نے کہا۔ ''آخر ہم وان ویلڈن کے بارے میں اتنا کم کیوں جانتے ہیں؟ کیا اُسے چھونا ممکن نہیں؟''

''کچھ ایسا ہی ہے۔'' میک لوئیڈ نے کہا۔ ''وان ویلڈن ازحد مکار ہے۔ بین الاقوامی قوانین کا خیال رکھتا ہے۔ قانون شکنی میں نہایت احتیاط کا مظاہرہ کرتا ہے، کوئی ثبوت نہیں چھوڑتا۔ وکلا کی رجمنٹ اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ کب، کہاں ہوتا ہے، صرف اس کے قریبی رفقا کے علم میں ہوتا ہے۔''

''جرائم کی نوعیت؟''

''بین الاقوامی آرمز ڈیلنگ، ڈرگ ٹریڈ...... لیکن جب بھی ہمارے ہاتھ کوئی مضبوط شہادت آتی ہے، ہمارے ہاتھوں میں ہی بکھر جاتی ہے یا گواہ مارا جاتا ہے یا پھر دستاویز غائب ہو جاتی ہے۔ اونچی پوسٹس پر اس نے جابجا دوست بنائے ہوئے ہیں۔ گزشتہ چھ مہینے سے میں اپنی ٹیم کے ساتھ معلومات اکٹھی کررہا ہوں...... اس کی زندگی کے دن گنے جا چکے ہیں۔ وہ پھیپھڑوں کا جان لیوا مرض اور دل کا مریض ہے۔ مرنے سے پہلے ہم اسے کورٹ میں گھسیٹنا چاہتے ہیں۔'' میک نے بات ختم کی۔

''چھ ماہ میں کتنی کامیابی حاصل کی ہے تم نے؟'' رچرڈ نے سوال کیا۔

''ہم یہ بھی جان گئے ہیں کہ گزشتہ برس وان ویلڈن نے کئی جگہ بھاری نقصان برداشت کیا ہے اور اس کی ایمپائر لڑکھڑا گئی ہے۔ بوکھلاہٹ میں اسے اپنا ہی بحری جہاز غرقاب کرنا پڑا۔ انشورنس کلیم بھی لیا اور نوادرات بھی بچا لیے۔ آٹھ افراد بھی مارے گئے تھے۔ ہم اسپینش اتھارٹی کو قائل نہیں کرسکے۔ وہ پھر بچ نکلا۔ اسی دوران کیلی رائس کا نام سامنے آیا۔'' میک نے آہ بھری۔ ''بدقسمتی سے کیلی رائس اور اس کے رشتے داروں کا مجرمانہ ماضی گواہ کی حیثیت میں رکاوٹ بن گیا۔''

''کوئی نئی راہ؟''

''جہاز کے ساتھ کچھ بھی غرقاب نہیں ہوا۔ تمام نادر ذخیرہ کہیں اور محفوظ ہے۔ ان میں بعض آئل پینٹنگ اتنی بڑی ہیں کہ ذخیرہ پوشیدہ رکھنے کے لیے گودام کی ضرورت ہے۔ وہ جگہ ہمیں تلاش کرنی ہے۔''

''انٹرپول تنہا یہ پزل حل نہیں کرسکتی۔'' انکل ہیو نے کہا اور کچھ سوچ کر فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ یہ عمل قواعد سے ہٹ کر تھا لیکن دوسری طرف جورڈن کی زندگی داؤ پر لگی تھی۔

ہیو نے اسکاٹ لینڈیارڈ کی اسپیشل برانچ میں پرانے دوستوں کو آواز دی، نیز مقامی انٹیلی جنس اور M15 سے بھی رابطہ کیا۔

''میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ جورڈن رابطہ کیوں نہیں کررہا؟'' میک نے کہا۔

''وہ محتاط ہے۔'' رچرڈ نے جواب دیا۔ ''وہ جانتا ہے کہ وان ویلڈن کو توقع ہے کہ وہ رابطہ کرے گا جبکہ جورڈن اس کی توقع کے برخلاف غیر متوقع کام کررہا ہے۔''

''کیلی رائس بھی ایسا ہی کررہی ہے۔'' میک نے کہا۔

☆☆☆

وان ویلڈن نے فون اٹھایا...... وہ کال کا منتظر تھا۔

''وہ یہاں ہیں۔'' سائمن کی آواز آئی۔ ''جیسے آپ نے کہا تھا...... وہ لائیڈ آف لندن آئے تھے۔''

''ایشو ختم ہوا؟''

وقفے کے بعد آواز آئی۔ ''بدقسمتی...... وہ وہاں سے نکل کر بروک اسٹریٹ پر ایک جیولری اسٹور میں گئے اور وہاں کے عقبی دروازے سے نکل گئے...... دکان دار نے لاعلمی کا اظہار کیا......''

وان ویلڈن کے سینے کی تکلیف میں اضافہ ہوگیا۔ اس نے سانس پکڑنے کے لیے وقفہ لیا۔ اس دوران میں وہ خاموشی سے کیلی رائس کو کوستا رہا۔ وہ جسے معمولی چڑیا سمجھ رہا تھا، وہ لوہے کا چنا ثابت ہورہی تھی۔ ببول کا ایسا کانٹا جو اندر ہی اندر اترتا جارہا تھا۔

''وہ آئی آف کشمیر بھی وہاں لائی ہوگی؟''

''یس۔''

''یعنی وہ جان گئی ہے کہ خنجر نقلی ہے۔''

''یس۔''

''اور اصل......؟''

''وہ اپنی جگہ پر محفوظ ہے۔'' سائمن نے جواب دیا۔

''ویرونیکا نے ہمیں خطرے میں ڈال دیا تھا۔ اُسے سزا ملنی چاہیے۔'' وان ویلڈن نے کہا۔

''جیسے آپ کہیں۔''

''وہ ایک بھوکی کتیا ہے، احمق بھی۔ اس مرتبہ اس کی حرص اسے بہت دور لے گئی تھی۔ اسے بدترین سزا ملنی چاہیے۔''

''کیا یہ کام مجھے کرنا ہے؟'' سائمن نے پوچھا۔

''رکو، پہلے تصدیق کرو کہ ذخیرہ محفوظ ہے۔ اسے ایک مہینے کے اندر مارکیٹ میں ڈالنا ہے۔''

''اتنی جلدی، ابھی ایک مہینا گزرا ہے۔ کوئی غلطی نہ ہوجائے۔''

سائمن کا اعتراض درست تھا لیکن وان ویلڈن نے گزشتہ برس ضرورت سے زیادہ کارٹیلو کے ساتھ متعدد معاہدے کر لیے تھے۔ اب اسے کیش درکار تھا۔ بہت زیادہ کیش۔

''میں انتظار نہیں کر سکتا۔'' وان ویلڈن بولا۔ ''ہانگ کانگ یا ٹوکیو کی مارکیٹ میں فروخت کرو۔ بہترین قیمت ملے گی۔ تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ ٹوکیو کے خریدار ہوشیار ہیں، خیال رکھنا۔ ذخیرے کو حرکت میں لاؤ۔''

''کب؟''

''ولافورڈ کل پورٹ ماؤتھ میں لنگر انداز ہوگا۔ مجھے اس پر ہونا چاہیے۔''

''آپ......؟'' سائمن آواز کی معمولی تلخی چھپانے میں ناکام رہا، اسے تلخ ہونا چاہیے تھا۔ دو عورتوں سے شروع ہونے والی معمولی غلطی ایک بڑے بحران میں تبدیل ہونے جا رہی تھی۔ دوسری طرف وان ویلڈن اپنی جگہ بدمزہ تھا کہ اس کا جانشین دو چڑیوں کو قابو نہ کر سکا تو کمپنی کیا سنبھالے گا۔

''شپ منٹ کو میں خود دیکھوں گا۔ اس دوران تم ان دونوں سے جان چھڑاؤ۔'' وان ویلڈن کے خیال میں لندن میں اب کیلی رائس کی دلچسپی کا کوئی سامان نہیں تھا۔

☆☆☆

سوا بارہ بجے ویرونیکا اپنے لندن فلیٹ سے نکلی اور ٹیکسی کے ذریعے سیلون اسٹریٹ کے کیفے پہنچی۔ وہاں اس نے لنچ کیا۔ وہاں سے وہ پیدل روانہ ہوئی، رخ ہیرو ڈز کی جانب تھا۔ درمیان میں اس نے دو دکانوں پر ٹھہر کر شاپنگ کی۔

کیلی حلیہ بدل کر مناسب فاصلے سے تعاقب کر رہی تھی۔ کیلی، ویرونیکا کے بے تکے سیر سپاٹے سے اکتا رہی تھی۔ کیلی نے لمبے بالوں والی سیاہ وگ اور چہرے پر چشمہ سجایا ہوا تھا۔ ویرونیکا، برامٹن روڈ پر تھی...... بالآخر وہ ہیرو ڈز میں داخل ہوئی۔ وہاں بھی اس کی شاپنگ جاری تھی۔ مقروض ویرونیکا کے پاس رقم کہاں سے آئی...... کون دے رہا ہے...... وہاں سے نکل کر اس نے پھر ٹیکسی پکڑی۔

کیلی نے پریشانی سے اِدھر اُدھر دیکھا۔ ایک ٹیکسی قریب آئی اور کیلی اس میں بیٹھ گئی۔ ڈرائیور ایک سکھ تھا۔ جسے جورڈن نے پورے دن کے لیے ہائر کیا تھا۔ کیلی نے ڈرائیور کو اس کا ٹاسک بتایا۔

''کوئی خبر؟'' جورڈن نے سوال کیا۔

''کچھ نہیں...... شاپنگ کرتی پھر رہی ہے...... اس کے پاس رقم ہے اور وقت بھی۔'' کیلی نے کہا۔

''صبر سے کام لو، میں اسے جانتا ہوں۔ جب نروس ہوتی ہے تو پانی کی طرح پیسا بہاتی ہے۔ یقیناً اس وقت وہ کافی دباؤ کا شکار ہے۔''

ویرونیکا کی ٹیکسی اولیور کمپنی پر رکی۔ جو اس کے شوہر کی تھی۔ ''کہیں اس کا شوہر بھی اس گند میں شامل تو نہیں؟''

''ممکن ہے۔'' جورڈن نے کہا۔

وہاں سے نکلی تو اس کا رخ ریجنٹ پارک کی طرف تھا۔ جہاں اس نے ٹیکسی چھوڑ دی اور پیدل چیسٹر ٹیرس کی طرف گئی۔ وہاں سے ٹی ہاؤس میں داخل ہوگئی۔

''میرے خیال میں وقت آگیا ہے۔ کچھ ہونے والا ہے۔'' کیلی نے کہا...... دونوں نے ایک دوسرے کو احتیاط برتنے کو کہا۔ کیلی نے ٹیکسی چھوڑ دی۔ چیسٹر ٹیرس کو کراس کیا۔ ویرونیکا نے ٹی ہاؤس میں ایک میز سنبھال لی تھی۔ کیلی اس کے پیچھے دو ٹیبل چھوڑ کر بیٹھی۔ کیلی کا چہرہ مخالف سمت میں تھا۔ ٹی ہاؤس میں نسبتاً خاموشی تھی۔ ویرونیکا آرڈر دے رہی تھی۔ کیلی نے کمبرلینڈ ٹیرس کی سمت دیکھا۔ جورڈن ایک بینچ پر موجود تھا۔ چہرہ اخبار کی آڑ میں تھا۔

ویٹر، ویرونیکا کی میز پر اشیائے طعام رکھ رہا تھا۔ وہ ہٹا ہی تھا کہ ایک آدمی نے ڈائننگ ٹیرس کراس کی، رخ ویرونیکا کی طرف تھا۔ وہ کیلی کی میز کے قریب سے گزرا تھا۔ کیلی آدمی کی جھلک ہی دیکھ سکی۔ اس کے بال بھورے، شانے چوڑے اور جسم مضبوط تھا۔

''مسٹر ٹروٹ۔'' ویرونیکا کی آواز آئی۔ ''تم تاخیر سے آئے ہو۔'' ویرونیکا نے چائے تیار کی۔

''میرے پاس چائے کا وقت نہیں ہے۔'' وہ بولا۔ ''میں انتظامات کی تصدیق کے لیے آیا ہوں۔''

اس نے اتنا ہی کہا...... لیکن اس کی آواز، تحکمانہ انداز اور ناقابلِ شناخت لہجہ کیلی کی سانس روک دینے کے

لیے کافی تھا۔ اسے پلٹ کر دیکھنے کی ضرورت تھی نہ ہمت، وہ آواز پہچان گئی تھی۔ اس کا ذہن کہیں اور چلا گیا۔ آگ کے شعلے، انسانی چیخیں، گولیوں کی تڑتڑاہٹ، سمندر کا سرد پانی...... وہ اٹھ کر بھاگنے کے لیے تیار تھی لیکن یہ خودکشی کے مترادف تھا۔ وہ میز کا کنارہ پکڑے ساکت بیٹھی رہی۔ رفتارِ قلب غیر معمولی تھی۔

☆☆☆

سائمن ٹروٹ، ویرونیکا کو سگریٹ سلگاتے دیکھ رہا تھا۔ اس نے اطمینان سے کش لیا اور دھوئیں کا بادل فضا میں پھینکا۔ احمق ہے، ناسمجھ...... خود کو بہت اہم خیال کرتی ہے۔ اسے نہیں معلوم کہ ہم نے اس کے شوہر کا متبادل بھی تیار کر لیا ہے۔

''کارگو تیار ہے۔ کچھ بھی اِدھر اُدھر نہیں ہوا۔ میں نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔'' وہ پرسکون انداز میں سگریٹ نوشی کر رہی تھی۔

''مسٹر وان ویلڈن خوش نہیں ہیں۔''

''کیوں؟ کیا میں نے آئی آف کشمیر والا کام بخوبی کر کے نہیں دکھایا؟''

''یہ جگہ اور وقت گفتگو کے لیے مناسب نہیں ہے۔'' اس نے ایک اخبار ویرونیکا کی طرف بڑھایا۔ ''اطلاع پر دائرہ ہے۔ وہ تیار ہے، اور ہم منتظر۔ جلد ہی روانہ ہو جائیں گے۔''

''کال کر دینا۔'' وہ بولی۔

ٹروٹ نے جانے کے لیے کرسی کھسکائی۔

''معاوضے کا کیا ہوگا؟ ہم نے کافی پریشانی اٹھائی ہے۔''

''رقم نہیں ملی؟''

''وہ ٹوکن تھا۔'' ویرونیکا نے کہا۔

''باقی ایک آدھ روز میں مل جائے گا۔''

☆☆☆

کیلی نے اندازہ لگایا کہ وہ اٹھ کے کھڑا ہو گیا ہے۔ اسے پہچاننا مشکل تھا۔ پھر بھی وہ خوف زدہ تھی۔ اس نے زبردستی چائے کا کپ اٹھایا۔ اس کے جاتے ہی کیلی کی سانس میں سانس آئی۔

ویرونیکا ابھی تک میز پر تھی اور اخبار کو گھور رہی تھی۔ پھر اس نے نصف صفحہ پھاڑ کر تہ کیا اور پرس میں رکھ لیا۔ بعد ازاں وہ بھی اٹھ کر روانہ ہو گئی۔ چند منٹ میں کیلی کے اعصاب پُرسکون ہو گئے۔ وہ کھڑی ہو گئی۔ ویرونیکا پارک سے نکل چکی تھی۔ کیلی نے تعاقب کے لیے قدم اٹھائے۔ تاہم اس کی چال ہموار نہیں تھی۔ چند قدم چل کر وہ رک گئی۔ اس وقت جورڈن کو گڑبڑ کا احساس ہوا۔ وہ اٹھ کر کیلی کے قریب آیا اور اس کی کمر میں ہاتھ ڈال دیا۔

''ہم یہاں نہیں رک سکتے۔'' کیلی نے سرگوشی کی۔

''کیا ہوا؟''

''وہ...... وہی تھا۔''

''کون؟''

''کوسیما والا آدمی، جس نے فائرنگ کا آرڈر دیا تھا'' کیلی نے اطراف میں دیکھا۔ خوفناک آبی مناظر تصور میں ابھرنے لگے۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ رک رک کر اس نے وضاحت کی۔ ''ٹیکسی میں چلو۔'' جورڈن نے کہا۔

''رکو۔'' وہ واپس ویرونیکا کی میز پر گئی اور اخبار اٹھا لیا۔ جس کے ایک صفحے کا آدھا حصہ غائب تھا...... ٹیکسی میں بیٹھتے ہی جورڈن نے ڈرائیور کو چلنے کے لیے کہا۔ سکھ ڈرائیور نے دانت نکالے...... ''کیا خوب دن ملا ہے۔'' اس نے سوچا اور ٹیکسی آگے بڑھائی۔ جورڈن، کیلی کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''تم نے اُن کی باتیں سنیں؟''

''وہ آہستہ بول رہے تھے۔ البتہ ویرونیکا نے اسے مسٹر ٹروٹ کے نام سے پکارا تھا۔ کم از کم ہم اتنا جان گئے ہیں کہ وہ وان ویلڈن کی آلۂ کار تھی جس نے ہیرا چرایا، اس نے کما لیا اور ویرونیکا نے اسے واپس چرا کر وہاں نقل رکھ دی۔ خسارے میں صرف گاۓ ڈیلنی رہا۔''

''لیکن ذخیرے میں سے ایک دانہ نکال کر بیچنے والا کون ہو سکتا ہے؟''

''مشکل سوال ہے۔ کوئی بھی ہو سکتا ہے۔'' کیلی نے کہا۔

''اور یہ اخبار؟''

''یہ اسی آدمی نے ویرونیکا کو دیا تھا، ویرونیکا نے ایک صفحے کا کچھ حصہ پھاڑ کر رکھ لیا ہے۔''

جورڈن نے اخبار پر نظر ماری پھر ڈرائیور کا کندھا تھپتھپایا۔

''دوست آج کا اخبار ٹائمز ہے؟''

''یس سر، ڈیلی میل بھی ہے۔''

''ٹائمز کافی ہے۔''

ڈرائیور نے گلوو کمپارٹمنٹ میں سے اخبار نکال کر دیا۔

۔ وہ صفحہ نمبر پینتیس اور چھتیس کا بالائی حصہ۔" کیلی نے بتایا۔ جورڈن نے تیزی سے صفحات پلٹنے شروع کیے۔ نمبر پینتیس، بلڈنگ ایکسٹینشن، مانچسٹر...... گھوڑوں کی افزائشِ نسل، آئرلینڈ۔"

"چھتیس دیکھو۔" کیلی نے کہا۔

"اسکینڈل...... کوئی اشتہاری ادارہ ہے اور......" وہ چپ ہو گیا۔ "پورٹ ماؤتھ میں آج کا شپنگ شیڈول۔" اس نے کیلی کو دیکھا۔

"دیٹس اِٹ...... واؤ...... یہی ہے۔ ان کا کوئی شپ پورٹ پر آرہا ہے۔" کیلی نے پُرجوش انداز میں کہا۔

"یا پھر جا رہا ہے۔" جورڈن نے پُرسوچ انداز میں کہا۔

"ڈیلیوری یا پک اپ۔" کیلی نے اختصار کے ساتھ بات مکمل کی۔

"یہ صاف ستھرا کارگو ہوگا لیکن چانس ہے۔" وہ ہوٹل کے قریب رکے۔ "پورٹ ماؤتھ کال کر کے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ وان ویلڈن کا شپ کون سا ہے۔" وہ دفعتاً دروازہ کھول کر نکلی۔

"کیلی، رکو۔"

لیکن وہ تو ہوا ہو چکی تھی۔ جورڈن ڈرائیور کو فارغ کر کے ہوٹل میں اپنے کمرے تک پہنچا تو وہ بات ختم کر کے فاتحانہ انداز میں جورڈن کو دیکھ رہی تھی۔ "وان ویلڈن کمپنی کا شپ ولافورڈ پانچ بجے آئے گا اور آدھی رات کو دوبارہ روانہ ہو جائے گا۔" چند سیکنڈ وہ کیلی کو گھورتا رہا۔ "میں پولیس کو فون کر رہا ہوں۔"

کیلی نے اس کی کلائی پکڑ لی۔ "جورڈن! نہیں۔"

"یہ بہترین موقع ہے۔ ہمیں اتھارٹیز کو الرٹ کرنا چاہیے۔"

"اگر کچھ نہ نکلا تو کیا ہوگا؟" کیلی نے کہا۔ "اس مرتبہ ہم "ایڈیٹس" کی چھاپ نہیں لگوائیں گے...... پہلے ہم اطمینان کریں گے، اس کے بعد......"

"لیکن اس کا تو ایک ہی طریقہ ہے......" وہ تھم گیا۔

"کیا تم ہمت کرو گی جہاز پر جانے کی؟"

"تھوڑی سی تانک جھانک کرنی پڑے گی۔"

"نہیں، یہ وقت رچرڈ کو بلانے کا ہے یا کوئی اور۔"

"نہیں، میں کسی پر بھروسا نہیں کر سکتی۔ راز کھل سکتا ہے۔"

"تمہیں کون آزادی سے وہاں گھومنے پھرنے دے گا؟" جورڈن نے مخالفت کی۔

"انکل والٹر سے میں نے کچھ سیکھا ہے۔"

"لیکن وہ بھی پکڑے گئے تھے۔"

"میرے ساتھ ایسا نہیں ہوگا۔" کیلی نے کہا اور فون کی طرف بڑھتا ہوا جورڈن کا ہاتھ پکڑ لیا۔ جورڈن نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔ اگلے چند منٹ تکرار کی نذر ہو گئے۔ کافی ردوکد کے بعد سمجھوتا ہوا کہ جورڈن نجی طور پر کوئی ذریعہ استعمال کرے گا اور کیلی کمرے میں اس کی واپسی کا انتظار کرے گی۔ مسکراہٹوں کا تبادلہ ہوا اور وہ کمرے سے نکل گیا۔ کیلی کھڑکی تک گئی۔ چہرہ مسکراہٹ سے عاری تھا۔ جورڈن کے عمارت سے نکل جانے کے بعد وہ مڑی اور اس کی چھوڑی ہوئی جیکٹ میں سے برنارڈ ٹاوسٹوک کی گھڑی نکالی۔ سونے کی گھڑی کا پچھلا حصہ فولادی تھا۔ چین والی جیبی گھڑی کا سائز نسبتاً بڑا تھا۔ بناوٹ پرانی طرز کی تھی۔ تاہم وہ ایک خوب صورت گھڑی تھی۔ فولادی حصے پر گولی کا ڈینٹ موجود تھا...... یہاں اور ابھی یہی اختتام ہے۔ یہ تو ہونا تھا۔ بندھن ٹوٹنا چاہیے، حتمی انداز میں۔ وہ ایک چور تھی اور جورڈن رئیس زادہ...... جنٹلمین۔ اسے اپنی زندگی گزارنی چاہیے۔ میرے جانے سے اُسے سکون ملے گا۔

کیلی نے گھڑی اپنی جیب میں رکھ لی۔ ایک دن آئے گا جب وہ ذہنی اذیت کے بغیر گھڑی واپس بھیج دے گی۔ اس نے کھڑکی سے دیکھا۔ جورڈن کہیں نظر نہیں آرہا تھا۔ گڈبائی، گڈبائی...... مائی ڈارلنگ جنٹلمین۔ اور پھر وہ کمرے سے نکل گئی۔ سینے میں دھواں تھا۔ رست وخیز ہے دل کیا ہے...... ملن اضداد کا کیونکر ہو...... حاصل کیا ہے...... عذابِ جان سہی...... اے دوست ترے قربان۔

☆☆☆

رچرڈ وولف، فون پر برسلز بات کر رہا تھا۔ جب ڈیوس کی شائستہ دستک نے اس کی گفتگو میں دخل اندازی کی۔ عموماً بٹلر اور ملازم دستک کے بعد انتظار کرتے تھے۔ تاہم خلافِ معمول ڈیوس نے دروازہ کھول دیا۔ رچرڈ نے اندازہ لگایا کہ کوئی غیر معمولی بات ہے۔ بٹلر دروازے میں کھڑا تھا۔ "میں معذرت خواہ ہوں، مسٹر وولف۔" وہ بولا۔

"کوئی غیر معمولی شخص آپ سے فوراً ملنا چاہتا ہے۔"

"غیر ملکی؟"

"پگڑی سے سکھ لگتا ہے۔"

"کیا چاہتا ہے؟"

"وہ صرف آپ کو بتائے گا۔"

رچرڈ نے فون پر گفتگو مختصر کر دی اور رابطہ منقطع کر کے ڈیوس کی رہنمائی میں باہر آیا...... وہ کوئی سکھ ہی تھا۔ اس کا ایک دانت سونے کا تھا۔

''میرا نام رچرڈ وولف ہے۔''

''آپ نے ٹیکسی منگوائی تھی۔''

''تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔''

سکھ نے خاموشی سے ایک لفافہ رچرڈ کی طرف بڑھایا۔ رچرڈ نے لفافے میں جھانکا جہاں ایک طلائی کف لنک پڑا تھا۔ کف لنک پر J.C.T کے حروف کندہ تھے۔

جورڈن، رچرڈ کے ذہن میں خیال آیا۔ اس نے عام سے انداز میں سر ہلایا اور کہا۔ ''اوہ، یاد آیا۔'' ''میں بریف کیس لاتا ہوں۔'' وہ واپس لائبریری میں آ گیا۔ نو ایم ایم کا آٹومیٹک شولڈر ہولسٹر میں فٹ کیا اور خالی بریف کیس اٹھا کر چل پڑا۔

سکھ کے ہمراہ وہ ٹیکسی تک آیا۔ دونوں خاموش تھے۔ سکھ تیز رفتاری لیکن سکون سے ڈرائیو کر رہا تھا۔

''کہاں جانا ہے؟'' رچرڈ نے سوال کیا۔

''ہیروڈز۔ آپ وہاں تیس منٹ گزاریں گے۔ تمام فلورز کا وزٹ کریں۔ چاہیں تو کچھ خرید بھی لیں۔ پھر واپس آ جائیں...... میرا نمبر تیئس ہے۔'' سکھ نے بتایا کہ وہ کہاں ملے گا۔

''مجھے کیا کرنا ہے؟''

''نہیں معلوم...... میں صرف ڈرائیور ہوں۔'' اس نے وقفہ لیا۔ ''ہمارا تعاقب ہوا ہے۔'' سکھ نے مرر میں دیکھا۔

''میں جانتا ہوں۔'' رچرڈ نے کہا۔

ہیروڈز میں اس نے وقت گزاری کی...... ایک ریشمی اسکارف اور ایک ٹائی خریدی۔ وہ غافل نہیں تھا۔ دو آدمی اس پر نظر رکھے ہوئے تھے۔

تیس منٹ بعد وہ تیئس نمبر ٹیکسی میں بیٹھ رہا تھا۔

''اندر بھی میری نگرانی ہو رہی تھی۔ کوئی بیک اپ پلان ہے؟''

''یہ ہے پلان۔'' ایک شناسا آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

رچرڈ نے مڑے بغیر حیرت سے مرر ویو میں جھانکا۔

''کیا چکر چل رہا ہے؟''

''کیسا جا رہا ہوں۔'' جورڈن نے آنکھ ماری۔ ٹیکسی حرکت میں آ کر ٹریفک کے دھارے میں شریک ہو چکی تھی۔

''بریلینٹ۔'' رچرڈ نے کہا۔ ''جھکے رہو، تعاقب ہو رہا ہے...... کیلی رائس کہاں ہے؟''

''محفوظ ہے لیکن ہمیں مدد درکار ہے۔''

''جورڈن انٹرپول فعال ہے۔ انہیں وان ویلڈن کا سر درکار ہے اور کیلی کے تحفظ کی بھی فکر ہے۔''

''میں کیسے ان پر بھروسا کروں؟''

''وہ ہفتوں سے نگرانی کر رہے تھے...... پھر تم نے انہیں پشت سے جھٹک دیا۔'' رچرڈ نے کہا۔

''ویرونیکا، وان ویلڈن کے لیے کام کر رہی ہے اور غالباً اولیور بھی۔''

یہ سن کر رچرڈ کو لمحاتی جھٹکا لگا۔

''تم نے اس کی پہنچ دیکھی۔ وہ آکٹوپس کے مانند ہے۔ میں صرف ایک آدمی پر اعتبار کر سکتا ہوں...... اور وہ تم ہو، تمہارے علاوہ بیرل اور انکل ہیو۔'' جورڈن نے کہا۔

''انکل ہیو نے اپنے پرانے دوستوں کو شامل کر لیا ہے۔ میک لوئڈ بھی گھات میں ہے۔''

''میک لوئڈ؟'' جورڈن نے سوال کیا۔

''انٹرپول...... جس نے اسٹیشن پر تم دونوں کو بچایا تھا۔ اب بتاؤ، کیا پلان ہے؟''

جورڈن خاموش ہو کر کڑیاں ملانے لگا۔ ''میں تیار ہوں۔''

''اور کیلی؟''

''وہ تھک گئی ہے لیکن تیار ہے۔ انڈرگراؤنڈ سیلون اسکوائر۔ اب سے ایک گھنٹے بعد...... ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے۔'' جورڈن نے کہا۔

''میں انکل ہیو کو مطلع کر دوں۔'' رچرڈ نے سیل فون نکالا۔ جورڈن اسے وان ویلڈن کے شپ ولافورڈ کے بارے میں بتا چکا تھا۔ اس نے رچرڈ سے کہا تھا کہ پولیس کی جانب سے شپ کے کارگو کی غیر متوقع چیکنگ کارگر رہے گی۔

ڈرامائی لمحات سر پر تھے۔ جورڈن فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ اس کا ذہنی تناؤ ختم ہو رہا ہے یا جگہ پر ہے۔ وہ لندن والے گھر کی طرف جا رہے تھے۔ رچرڈ وہاں جورڈن سے جدا ہو گیا۔ جورڈن نے ڈرائیور کو واپسی کے لیے کہا۔

☆☆☆

جورڈن نے ٹیکسی ہوٹل سے ایک بلاک دور رکوائی تھی۔ وہ کچھ دیر بیٹھا رہا۔ مطمئن ہونے کے بعد اترا...... رخ ہوٹل کی جانب تھا۔ وہ خیالات میں غلطاں کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا۔ دل کیونکر اک آن میں پہلو سے نکلا تھا۔

بعدازاں امید وبیم، گریز وکشش، قربت اور فرقت کے لمحات...... کبھی اتفاقیہ، کبھی دانستہ دونوں بچھڑ کے ملتے رہے...... ایک دوسرے کو پاتے اور کھوتے رہے۔ کشمکش کا سلسلہ دراز تر ہوتا گیا۔ بالآخر میں اور تم سے ایک ہوئے...... ''ہم'' پر آگئے۔ خوامخواہ وہ زیرلب مسکرایا۔ 'مجھ پر بھروسا کرو۔' اس نے خود سے کہا اور کمرے کا دروازہ کھول دیا۔

کمرا سائیں سائیں کررہا تھا۔ خاموشی کی زبان میں کچھ کہہ رہا تھا۔ دل دھڑکا، تڑپ کر وہ باتھ روم کی طرف گیا جو خالی پڑا تھا، بیڈروم بھی...... وہاں سے کیلی کا پرس بھی غائب تھا، اذیت کی لہر اٹھی...... شیشۂ دل چھن سے گرا...... فکرو نظر کے زاویے بھی ساتھ گئے۔

جورڈن کی گھومتی نگاہ جیکٹ پر گئی جو کرسی کے بجائے بستر پر پڑی تھی۔ اس نے جیکٹ اٹھائی اور جیبوں کی تلاشی لی۔ اس کے مرحوم باپ کی جیبی گھڑی ندارد تھی۔ اس جیب میں یک سطری نوٹ رکھا تھا۔ ''چور تو پھر چور ہے۔ آخری چوری۔ کیلی۔'' اس کے دماغ میں بگولے چکرانے لگے۔ کاغذ کا ٹکڑا اس نے مٹھی میں بھینچ کر ایک طرف پھینک دیا۔ سرمایۂ زیست، دشمنِ جان نکلا۔ دل نے نفی کی، اس نے دل کی آواز پر کان رکھا۔ جواب خوفناک نکلا۔ آٹھ بج رہے تھے۔ اس کے جانے کے بعد کیلی کو تین گھنٹے میسر تھے۔ اب ساڑھے آٹھ میں تیس منٹ باقی تھے۔ جورڈن تقریباً دوڑتا ہوا ہوٹل سے نکلا۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ کے دو اہلکار ساتھ لیے، سیلون اسکوائر سے گھوما...... پورٹ ماؤتھ میں کیلی کی موجودگی یقینی تھی۔ وہ گودام میں ہوگی یا جہاز پر؟

اگر وہ زندہ ہے......

☆☆☆

آہنی باڑھ کیلی کی توقع سے زیادہ اونچی تھی۔ وہ تاریکی میں رینگ رہی تھی۔ کوکیز بنانے والی اولیور کمپنی کا کمپلیکس اس کی نظر میں تھا۔ چین کے بندھن بھی تاروں سے منسلک تھے۔ بسکٹ کے گودام کی ایسی حفاظت۔ آخر کیوں؟ کس بات کا خوف ہے ان کو؟ گودام کے چاروں طرف تاروں کا جنگل تھا۔ گیٹ پر وزنی قفل اور فلڈ لائٹس۔ اندر بسکٹ ہیں یا نیوکلیئر ہتھیار؟ کیلی نے احاطے کا جائزہ لیا۔

گودام کے پلیٹ فارم سے ٹرکوں کے ذریعے منتقلی شروع ہوگی، آج رات کی تیرگی میں۔ سب کچھ بظاہر قانونی نظر آرہا تھا۔ ویرونیکا کے شوہر اولیور کی کمپنی کے گودام کو استعمال کیا جارہا تھا۔ کون آنکھ اٹھاتا۔ وان ویلڈن مکار تھا لیکن اس بار کیلی ایک قدم آگے تھی۔ وان ویلڈن اور پولیس دونوں سے۔ جورڈن اور پولیس جب تک پورٹ ماؤتھ کو گھیرتی، کیلی کو ثبوت حاصل کرنا تھا۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ وان ویلڈن شک میں پڑ کر پلان تبدیل کردے۔ وہ باڑھ سے کچھ فاصلے پر تھی۔ معاً سیٹی کی آواز پر وہ جھاڑیوں میں دبک گئی...... کیلی نے گارڈ کو گزرتے دیکھا جس کی بیلٹ کے ساتھ گن بھی تھی۔ ادھ جلی سگریٹ ہونٹوں میں دبی تھی۔ اس کا انداز سستی کا حامل تھا۔ کیلی نے اس کے سرکٹ کا وقت دیکھا۔ گارڈ سات منٹ بعد پھر نمودار ہوا۔ کیلی نے احتیاطاً دوسری مرتبہ چیک کیا۔ چھ منٹ، یعنی اس کے پاس چھ منٹ تھے۔ اس وقفے میں اسے باڑھ سے گزر کر گودام تک پہنچنا تھا۔ تاروں کی رکاوٹ اس کے لیے مسئلہ نہیں تھی۔ درِ گودام پر نظر آنے والے تالے اس کے لیے پریشان کن تھے۔ انہیں کھولنے میں وقت لگ سکتا تھا۔

لیکن رسک لیے بغیر چارہ نہ تھا۔

مقام منتخب کرنے کے بعد، گارڈ کے گزرتے ہی، وہ اپنی جگہ سے نکلی اور پھرتی سے باڑھ کے قریب زمین سے چپک گئی۔ یہاں تاریکی تھی۔ مزید یہ کہ قریبی درخت کا سایہ اندھیرے پر گر کر تیرگی میں سیاہی گھول رہا تھا۔ اس کا لباس بھی سیاہ تھا۔ کوئی اس طرف نظر ڈالتا، پھر بھی اسے دیکھنا ناممکن تھا۔ وہ ساکت پڑی رہی۔ گارڈ پھر گزر گیا اور کیلی نے لنک پر کٹر چلایا۔ ٹک...... ٹک...... ٹک...... ٹک۔ کٹے تار موڑ کر اس نے خلا پیدا کیا اور اندر رینگ گئی۔ کیلی نے خیال رکھا تھا کہ پشت سے لپٹا بیگ تاروں میں نہ اٹکے۔ فوراً ہی وہ گودام کے سائڈ ڈور کی جانب لپکی، تالا دیکھتے ہی اس کی پریشانی بڑھ گئی۔ تالا نیا اور عام نوعیت سے مختلف تھا۔ کیلی نے گھڑی کا سگنل پانچ منٹ پر سیٹ کیا۔ مرکزی دروازے پر کئی تالے تھے۔ وہاں طبع آزمائی خودکشی کے مترادف تھا۔ سائڈ ڈور پر ایک تھا۔ وہ جانتی تھی کہ تالے کے اندر کم ازکم سات پن ہوں گی۔ اس نے گارڈ کا تصور ذہن سے جھٹکا اور ''ایل'' کی شکل کا مخصوص قفل شکن نکالا...... کان لگائے اور مشغول ہوگئی۔

مدھم کلک سنائی دی۔ ون ڈاؤن...... پہلی پن گرانے کے بعد کیلی نے سہولت محسوس کی اور اگلی پانچ کے لیے بہت کم وقت لیا۔ لیکن ساتویں پن حلق میں پھنس گئی۔ غالباً اس کا میکنزم مختلف تھا۔ وقت اپنی رفتار سے رینگ رہا تھا۔ کیلی نے محسوس کیا کہ اس کے بالائی لب پر پسینہ آیا تھا۔ اس نے

کوشش جاری تھی۔ اس کی واچ الارم نے ''بپ'' کا سگنل دیا۔ اب جدوجہد ایک جوئے کے مانند تھی۔ وہ جوا کھیل رہی تھی۔ کامیابی سے قریب تھی...... بہت قریب۔

کارِزیاں...... سیٹی کی آواز آئی۔ گارڈ گودام کے کونے سے گھومنے والا تھا۔ روپوش ہونے کے لیے کوئی جگہ نہیں تھی۔ باڑھ تک واپس جانے کا وقت نہیں تھا۔ نبض ہتھوڑے کے مانند چل رہی تھی۔ فرار کا ایک ہی راستہ تھا۔ سیدھا اوپر۔

بدقت تمام کیلی نے خود کو بدحواسی سے بچایا اور ڈرین پائپ کے ذریعے بلی کے مانند اوپر چڑھی۔ گارڈ نمودار ہوا اور آگے بڑھنے لگا۔ کیلی کے دونوں ہاتھ پائپ کے ساتھ اور دونوں پیر پائپ کے ناکافی جوڑ پر تھے۔ وہ دیوار سے چپک گئی...... شامتِ اعمال...... گارڈ معاً ٹھیک پائپ کے ساتھ رکا اور تازہ سگریٹ سلگائی۔ کیلی دیوار میں لگی اینٹ کے مانند ساکت تھی۔ سانس تک روکی ہوئی تھی۔ پتھر کہاں سانس لیتے ہیں۔ اسے لگا سینے میں دھڑکن نہیں دھماکے ہو رہے ہیں۔ نہایت نازک صورتِ حال تھی۔ کیا وہ اوپر دیکھے گا؟ اس کے ذہن میں پٹاخا چلا...... کیا پائپ وزن سہارے رکھے گا؟ دوسرا پٹاخا......

گارڈ نے کش لیا اور آگے بڑھا۔ جیسے ہی وہ کونے سے مڑا۔ کیلی ہانپتی ہوئی اوپر چڑھتی چلی گئی۔ نیچے جا کر تالے سے اُلجھنے کا خیال اس نے رد کر دیا تھا۔ چھت پر پہنچ کر وہ لیٹ گئی۔ چند منٹ حواس درست ہونے میں لگے۔ کیلی نے اطراف میں دیکھا۔ چھت میں ایک چوکور دریچہ تھا۔ کیلی قریب گئی، وہ بھی مقفل تھا۔ یہاں قفل شکنی میں اس نے دو منٹ صرف کیے۔ دریچے کا پٹ اوپر کیا۔ نیچے سیڑھیاں اندھیرے میں اتر رہی تھیں۔ کیلی نے آہستگی سے دریچے کا پٹ واپس اپنی جگہ پر کر دیا۔ گھپ اندھیرے میں اس نے پین لائٹ روشن کی اور سیڑھیاں اترنے لگی۔ راہ میں ایک اور دروازہ آیا، یہ مقفل نہیں تھا۔ اس میں سے گزری تو اس نے خود کو کشادہ گودام کے سرپر پایا۔ ذرا دیر میں وہ زمین پر تھی۔ گودام روشن تھا۔ جابجا کریٹ سجے تھے۔ بعض مقام پر کریٹ پر کریٹ چڑھائے گئے تھے۔ ہر کریٹ پر اولیور کمپنی کا لوگو اور نام چسپاں تھا۔ ٹول باکس میں کیلی کے ہاتھ لوہے کی سلاخ لگی جو آگے سے مڑی ہوئی تھی۔ اس کے ذریعے اس نے ایک کریٹ تھوڑا سا کھولا۔ کوکیز کی خوشبو آئی۔ کیلی نے جھانکا اندر بسکٹ ہی تھے۔ اس نے مایوسی محسوس کی۔ اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ تمام کریٹ کھول کر دیکھتی۔ دفعتاً فاصلے پر اسے ڈبل ڈور نظر آیا۔ نئی امید اور ہیجان کے عالم میں وہ آگے بڑھی۔ ڈبل ڈور لاک تھا۔ آس پاس کوئی کھڑکی نہیں تھی۔ بلاشبہ ڈور کے پیچھے دفتر کی جگہ کچھ اور تھا۔ چند منٹ میں اس نے دروازہ کھول لیا۔ ٹھنڈی ہوا کا جھونکا آیا۔ ائرکنڈیشنڈ، کیلی کو خیال آیا۔ ہاتھ بڑھا کر اس نے سوئچ آن کیا۔ کمرا روشن ہو گیا۔

یہاں کریٹ مختلف سائز کے تھے۔ کیوں؟ کیلی نے تعجب سے دیکھا۔ چند کریٹ اتنے اونچے تھے کہ ایک آدمی ان میں کھڑا ہو سکتا تھا۔ کیلی نے سنسنی محسوس کی۔ کروبار (Crowbar) اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے ایک کریٹ کھولا۔ اس میں لکڑی کا نرم بھوسا بھرا تھا۔ کیلی نے دونوں ہاتھ بھوسے میں ڈبو دیے۔ ہاتھوں نے کسی ٹھوس چیز کو چھوا۔ کیلی نے ٹٹول کر ہاتھ کچھ اور اندر کیے۔ گول سی چیز کو باہر نکال لیا۔ رنگین ماربل کی سطح شیشے کے مانند ہموار اور چکنی تھی۔ جو روشنی میں چمک رہی تھی۔ یہ کسی نوجوان بت کا سر تھا۔ سنگتراش جو بھی تھا، بلا کا کاریگر تھا۔ سر پر ماربل سے ہی تراشا ہوا زیتون کے پتوں کا تاج تھا۔ کیلی کے ہاتھ شدتِ جذبات سے لرز اٹھے۔ اس نے بیگ سے کیمرا نکال کر بسرعت تین شاٹ لیے۔ کھوپڑی کو واپس رکھ کر کریٹ بند کر دیا۔ دوسرا کریٹ جو قدرے بڑا تھا...... ابھی اوپر سے کھولا ہی تھا کہ دور سے ایک آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔ کیلی اپنی جگہ جم گئی اور کان لگا کر سنا۔ وہ ٹرک کی آواز تھی۔ اس نے پھرتی سے سوئچ آف کیا اور دروازہ تقریباً بند کر دیا۔ معمولی جھری چھوڑ دی۔ وہ جھری میں سے دیکھ رہی تھی کہ گودام کا مرکزی دروازہ کھولا جا رہا تھا پھر اس نے ریورس میں ٹرک کو اندر آتے دیکھا۔ ڈرائیور نے اتر کے پیچھے سے ٹرک کے ٹیل گیٹ گرائے۔

معاً ایک طرف سے ویرونیکا ایک مرد کے ساتھ نظر آئی۔ دونوں کا رخ کیلی کی طرف تھا۔ کیلی نے جھٹکا کھایا اور دروازہ بند کر دیا۔ وہ دیوانہ وار پین لائٹ کی مدھم روشنی میں یہاں وہاں چکرا رہی تھی۔ کوئی راہ فرار نہ تھی۔ آوازیں ڈور کے دوسری جانب بہت قریب تھیں۔ کیلی نے کھلے ہوئے کریٹ میں گھس کر کریٹ اوپر سے بند کر لیا۔ وہ بمشکل جگہ بنا کر اکڑوں بیٹھی ہوئی تھی۔

رخنوں میں سے کیلی نے ڈور کھلتے دیکھا پھر کمرا روشن ہو گیا۔

''سب کچھ یہاں ہے، مسٹر ٹروٹ۔ چیک کرو گے یا مجھ پر بھروسا ہے۔'' ویرونیکا کی آواز آئی۔

''وقت نہیں ہے۔ ہمیں حرکت میں آنا ہے۔'' مردانہ آواز آئی۔

کیلی سمجھ گئی کہ مرد کون ہے۔ خون اس کی رگوں میں جمنے لگا۔

''مجھے امید ہے کہ مسٹر وان ویلڈن ہماری کوششوں کی ستائش کریں گے۔'' ویرونیکا نے کہا۔ ''انہوں نے معاوضے کا وعدہ کیا تھا۔''

''وہ تمہیں مل چکا ہے۔''

''کیا مطلب؟''

''آئی آف کشمیر کی فروخت سے جو منافع حاصل ہوا، اس

میں ہے تم اپنا حصہ وصول کر چکی ہو۔'' ٹروٹ نے کہا۔

''وہ آئیڈیا میرا تھا پھر اصل کی جگہ نقل رکھا میں نے۔ اس کا کیا ہوگا۔ جب خنجر میرے پاس رہا...... اس دوران نقل بھی میں نے بنوائی۔ بلیک مارکیٹ میں مخصوص خریدار کو بیچا جس نے اولیور کے زیرِاثر آئی آف کشمیر کو دبائے رکھا...... تاوقتیکہ میں گائے کو ورغلا کے وہاں لے گئی۔'' اچانک وہ چپ ہوگئی۔

''مسٹر ٹروٹ، گن ایک طرف کرو۔''

''تم کریٹس سے ذرا دور ہو جاؤ۔'' جواب میں ٹروٹ نے حکم دیا۔

''تم ایسا نہیں کر سکتے۔'' وہ ہنسنے لگی...... ہسٹریائی انداز میں۔ ''تمہیں ہماری ضرورت ہے۔''

''اب نہیں ہے، نہ پڑے گی۔''

فائرنگ کی آواز پر کیلی لرز اٹھی۔ اوپر تلے تین فائر۔ کیلی نے چیخ روکنے کے لیے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ خوف زدہ سسکیوں کی آواز کہہ رہی تھی کہ ویرونیکا زندہ ہے۔

''صرف وارننگ تھی۔'' ٹروٹ نے کہا۔ ''اگلی بار ٹارگٹ پر فائر کروں گا۔'' وہی سفاک لہجہ عود کر آیا تھا۔ اسی آواز نے بحری جہاز کو سیما سے فائرنگ کا حکم دیا تھا۔

''اِدھر آؤ تم لوگ۔ کریٹس ٹرک میں پہنچاؤ۔'' اس نے چیخ کر دوسرا حکم جاری کیا۔

کیلی نے عالمِ ہراس میں رخنے سے آنکھ لگائی۔ دو آدمی لوڈنگ کارٹ کے ساتھ آرہے تھے۔

''یہ بڑا والا پہلے اٹھاؤ۔'' ٹروٹ نے کہا۔ وہ کارٹ لے کر کیلی کی طرف آئے۔ کیلی کے اوسان خطا تھے۔ وہ سکڑ سمٹ رہی تھی۔ اس کی پشت میں کوئی ٹھوس شے چبھ رہی تھی۔ کریٹ میں کیا ہے۔ یہ جاننے کا اسے موقع ہی نہیں ملا تھا۔

''اوہ گاڈ، کتنا وزن ہے۔ کیا ہے اِس میں؟''

''یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔ اپنا کام کرو۔'' ٹروٹ غرایا۔

ہچکولوں کا سفر شروع ہوا۔ بالآخر اسے کریٹ سمیت ٹرک میں رکھ دیا گیا۔ کیلی نے گہری سانس لی۔ شومیِ قسمت دوسرا کریٹ اسی کریٹ پر رکھ دیا گیا۔ وحشت ناک صورتِ حال تھی۔ وہ مقید ہو کے رہ گئی۔ کریٹ منتقل ہوتے رہے...... گھڑی کے روشن ہندسے آٹھ بج کر دس منٹ کا اعلان کر رہے تھے۔ آٹھ پچیس پر ٹرک کا انجن بیدار ہوا۔ کیلی کی پنڈلیوں میں اکڑن بڑھتی جارہی تھی۔ کیلی نے ہاتھ اوپر کر کے تختہ ہٹانے کی کوشش کی، لیکن بالائی کریٹ وزنی تھا۔ وہ اسیرِ قفس پنچھی کے مانند پھڑپھڑا کے رہ گئی۔

بے خیالی میں اس نے جیب سے جورڈن کی گھڑی نکالی۔ آہ، اسے علم ہو گیا ہوگا۔ وہ خیالات کی رو میں بہنے لگی...... وہ اس کی زندگی سے نکل گئی تھی، جورڈن متنفر ہوگا۔ کیلی یہی چاہتی تھی۔ وہ اس کے قابل نہیں تھی۔ ایک جنٹلمین اور دوسری طرف چور، درمیان میں عمیق کھائی تھی...... یہ ملن کیسے ہوتا...... دونوں ایک دوسرے کی ضد تھے۔

گھڑی اس نے مٹھی میں دبائی ہوئی تھی۔ قفس کی گھٹن میں وہ اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ بے چارگی قلب ونظر سے بے خبر۔ غیر اختیاری طور پر اس کی آنکھیں بھیگتی چلی گئیں۔

دفعتاً ٹرک کی رفتار کم ہوئی اور وہ رک گیا۔ باتوں کی آواز آرہی تھی۔ کریٹ اتار کے کارٹ پر رکھے جارہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد کریٹ بحری جہاز پر پہنچائے جائیں گے، کیلی نے سوچا۔ وہ بری طرح پھنس گئی تھی۔ اس کا نمبر آیا تو وزن کے باعث ایک ہی کریٹ اٹھایا گیا۔ کیا اس کا خدشہ صحیح ہے۔ منطق چلا رہی تھی کہ کچھ دیر میں وہ جہاز پر ہوگی۔ تاہم اس کے سر سے دوسرا کریٹ ہٹ چکا تھا۔ کارٹ پر سفر ٹرک کی مانند رواں نہیں تھا۔ معاً تھمپ کی آواز کے ساتھ کریٹ ساکن ہوگیا۔ کیلی انتظار کرتی رہی۔ آوازیں معدوم ہوتی گئیں اور سناٹا چھا گیا۔ کچھ توقف کے بعد کیلی نے تختہ ذرا سا اٹھا کے باہر جھانکا۔ وہ اسٹوریج میں تھی۔ وہاں کسی ذی نفس کے آثار نہیں تھے۔ ہر طرف کریٹ ہی تھے۔ ٹانگوں کی اکڑن کے باعث اسے باہر آنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم وہ خاموشی برقرار رکھنے میں کامیاب رہی۔ آڑے کر اس نے ٹانگوں کو ہلایا۔ پنڈلیوں میں سوئیاں سی چبھنے لگیں۔ دورانِ خون بحال ہو رہا تھا۔ باہر کا راستہ ایک تنگ کوریڈور میں تھا جس کے سرے پر دو آدمی ہنسی مذاق میں مگن تھے۔ اچانک کیلی لڑکھڑائی، اس کے قدموں تلے جیسے لہر پیدا ہوئی۔ انجن کی آواز بھی سماعت سے ٹکرائی۔ آواز بلند ہوتی گئی۔ اس نے کوریڈور کی دیوار پر نگاہ مرکوز کی۔ وہ ایمرجنسی فائر کٹ تھی جس پر ''ولافورڈ'' کی مہر ثبت تھی۔ وہ وان ویلڈن کے بحری جہاز پر تھی۔ فرش پھر لہرایا۔ کیلی نے دیوار کے سہارے خود کو سنبھالا۔ مخصوص حرکات سے وہ سمجھ گئی کہ بحری جہاز سمندر میں نکل رہا ہے۔

☆☆☆

ہیو ٹاوسٹوک کی لیموزین، گلفرڈ کے باہر سڑک کے ساتھ منتظر تھی۔ جورڈن، اسکاٹ لینڈ یارڈ کے دونوں آدمیوں کے ساتھ پہنچا...... لیموزین کا عقبی دروازہ کھلا اور وہ اندر چلا گیا۔

''میں سمجھا تھا کہ میں ریٹائر ہو چکا ہوں۔'' انکل ہیو نے جورڈن کو تنقیدی نظر سے دیکھا۔ ''مجھے نہیں معلوم تھا کہ بعد کی زندگی تمہیں بچاتے ہوئے گزرے گی۔''

''ہیلو، سوئٹ انکل...... رچرڈ کہاں ہے؟''

''حاضر اور تیار۔'' ڈرائیونگ سیٹ کی طرف سے آواز

آئی۔ رچرڈ شوفر کی یونیفارم میں تھا۔ وہ گردن موڑ کے مسکرا رہا تھا۔

''تم اکیلے؟ کیلی کہاں ہے؟''

''نہیں معلوم، صرف اندازہ ہے۔ کیا شپنگ شیڈول کنفرم ہے؟''

''ولافورڈ، آدھی رات میں نکلے گا۔'' رچرڈ نے جواب دیا۔

''تمہاری وہاں کیا دلچسپی ہے؟'' انکل ہیو.... نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

''جہاز پر نوادرات کا خزانہ ہے۔ اور......ر......ایک چھوٹا سا چور۔''

رچرڈ نے کار ہائی وے پر ڈال دی تھی۔ ''تمہیں اسے روکنا چاہیے تھا۔ وہ سارے آپریشن میں خلل ڈال دے گی۔''

''وہ کسی کی نہیں سنتی۔ کسی پر بھروسا نہیں کرتی۔'' جورڈن بولا۔

''میں نے سنا ہے، مس رائس کا نام۔ وہ تم پر بھروسا نہیں کرتی؟'' انکل ہیو کی آواز میں خفیف سی چبھن تھی۔

جورڈن سامنے سڑک کو گھورتا رہا۔ ''میں سمجھا تھا کہ وہ کرتی ہے۔'' اس نے نرمی سے جواب دیا۔

''خزانے کے پیچھے ہو یا چور کے؟''

جورڈن ٹھنڈی سانس بھر کے رہ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا۔ کتنے پیچ وخم، زیروبم تھے۔ تگ وتاز تھی۔ کتنے موڑ تھے......وہ یقین کر بیٹھا تھا کہ آواز کی پرواز ایک ہے۔ ساز ایک ہے۔ نغمہ ایک ہے......تب وہ حشر ساماں، آفتِ جاں......ماہ جبیں، زہرہ نگاہ......

غم ہجر میں اسے تہی داماں چھوڑ گئی۔ تیرگیٔ غم پر مسکراؤں یا تلخیٔ غم بڑھالوں؟ حیرانی دائم کا تقاضا کچھ اور تھا، دل کا اور......بس نغمہ کوئی بات تھی۔ آگ سی سینے میں لگی تھی۔ دل اب بھی دھڑک رہا تھا قربت کے لیے۔

''کہاں کھو گئے؟'' انکل ہیو کی آواز نے جورڈن کو خیالات کے حصار سے نکالا۔

''وہ شپ پر......''

''میں بتاتا ہوں۔'' رچرڈ نے قطع کلامی کرتے ہوئے جورڈن کی مشکل آسان کی۔

''ہونہہ......کوئی جلدی نہیں ہے۔ آپریشن پر دھیان رکھو۔'' انکل ہیو نے کہا۔

پورٹ مائتھ ابھی تیس میل کے فاصلے پر تھا۔ جورڈن پھر تصور کی دنیا میں کھو گیا۔ وہ کیلی کو سمجھنے میں ناکام رہا تھا۔ کیسی چبھن تھی۔ وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ دفعتاً شعلہ سا لپکا۔ گھڑی!! اس نے گھڑی کیوں نکالی۔ اوہ نو، دل کی بات تھی جو وہ اشارہ پا گیا۔ وہ آدھا جھوٹ تھا، آدھا سچ۔ کچھ سرکشی اور کچھ مایوسی......وہ اسے خود سے دور دھکیل رہی تھی۔ آخری امتحان کے لیے اسے دیوار سے لگا رہی تھی۔ ''مجھے پہلے جان لینا چاہیے تھا کہ کیا ہونے والا ہے۔'' اگر وہ ناکام ہو گیا تو اس کی کیا حالت ہو گی، وہ مرنے سے پہلے مر جائے گی۔ جورڈن کو خود پر غصہ آیا۔ حالات دونوں کو جدا کر رہے تھے۔ اس کا ماضی! وہ کیسے اس پر بھروسا کرتی۔ اور وہ کیوں اس پر اعتماد کرتا۔ کیلی نے اسے خلجان سے، مدوجزر سے نکال کر فیصلہ کن راستے پر ڈال دیا تھا اور اپنے لیے وہ ایذا طلب تھی۔ عشق کو ناز سکھانے کے لیے خاردار جان لیوا راستہ چنا تھا۔

شاید وہ آغازِ سفر سے ٹھیک ہی کر رہی تھی۔ شاید وہ درمیانی خلیج کو پاٹ نہیں سکتے تھے۔ جورڈن کا اضطراب مزید بڑھ گیا۔

☆☆☆

میک لوئڈ، پولیس کے ساتھ پورٹ پر منتظر تھا۔

''تاخیر ہو گئی۔'' وہ بولا۔ انکل ہیو اور جورڈن نے لیموزین سے باہر قدم رکھا۔

''جہاز وقت سے پہلے نکل گیا۔'' میک نے وضاحت کی۔

''انہوں نے پلان تبدیل کر دیا۔''

وہ وہاں ہو گی......تنہا۔ جورڈن نے تاریکی میں گھورتے ہوئے سوچا۔

''ہمیں اُسے روکنا ہو گا۔'' جورڈن، میک لوئڈ کی جانب گھوما۔

''تم میجر آپریشن کی بات کر رہے ہو۔ بغیر ثبوت کے مشکل کھڑی ہو جائے گی۔'' میک نے کہا۔

''تمہیں گھڑی چاہیے یا چور......غیر قانونی خزانہ اگر ہوا تو اس سے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔'' انکل ہیو نے جورڈن کو ایک طرف لے جا کر سوال کیا۔

''دونوں۔'' جواب ملا۔

ہیو نے پُرسوچ انداز میں سر کو جنبش دی۔ پُرسوچ انداز میں جورڈن کو گھورا۔ جورڈن پھر میک لوئڈ کے ساتھ تکرار میں مصروف ہو گیا۔ میک نے بے بسی سے لارڈ ہیو کی طرف دیکھا۔

''ہمیں رائل نیوی کی مدد لینی پڑے گی۔'' انکل نے کہا۔

''لیکن اگر وہاں ٹھوس ثبوت ہاتھ نہ آیا تو خوب دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔''

''میں نے کہا ہے کہ سب کچھ وہیں ہے۔ ثبوت اور کیلی دونوں۔'' جورڈن نے بے قراری سے کہا۔

''لیکن ہم کیلی کا ذکر نہیں کریں گے۔ کوئی اور معقول بہانہ تراشیں گے۔'' انکل نے کہا۔

جورڈن کا اضطراب حدود سے چھلک پڑا۔ ''وہ آپ کی ایجنٹ نہیں تھی۔ اس نے کبھی ملک یا کوئین کی حفاظت کا حلف نہیں اٹھایا۔ وہ سویلین ہے۔ اسے وہاں بے یارومددگار نہیں چھوڑا جا سکتا۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔''

ہیو نے حیرت سے بھتیجے کی آنکھوں میں جھانکا۔ ''اس کی اتنی اہمیت ہے تمہارے لیے؟''

''ہاں۔'' جورڈن نے مضبوط لہجے میں کہا۔ ''بہت زیادہ اہمیت ہے۔''

انکل ہیو نے آسمان کی طرف دیکھا۔ موسم مشکوک تھا۔ ''وہ انگریزی سمندر کی حدود سے نکل گیا تو صورتِ حال پیچیدگی اختیار کرلے گی۔'' میک لوئڈ نے یاددہانی کرائی۔

''جورڈن، جہاز پر تمہاری موجودگی کا کوئی جواز نہیں پیش کیا جاسکتا۔'' ہیو نے کہا۔

''نیوی میری موجودگی کی تردید کرسکتی ہے۔'' جورڈن نے جواب دیا۔

''یہ لڑکی کوئی غیر معمولی چیز ہے۔'' ہیو نے گہری سانس لی۔ پھر نئے سرے سے مشاورت کا آغاز ہوا۔

☆☆☆

کچھ دیر بعد دونوں آدمیوں کی ٹٹول بازی ختم ہوئی اور آوازیں دور ہوتی ہوئی معدوم ہوگئیں۔ کیلی اسٹوریج میں سے نکلنے کے خطرے کا جائزہ لے رہی تھی۔ قبل اس کے، کوئی اور ظاہر ہوتا اسے روپوش ہونے کے لیے نئی جگہ تلاش کرنی تھی۔ وہ دوبارہ کریٹ میں چھپنے کے لیے تیار نہیں تھی۔ بالآخر وہ کوریڈور میں داخل ہوگئی۔ وہاں سے نکل کر وہ دونوں افراد کی مخالف سمت میں چل پڑی۔

ڈیک پر کوریڈورز کا جال بچھا تھا، کیا کرے؟ سوال کا جواب قدموں کی آہٹ نے دے دیا۔ وہ بے محابا قریبی دروازے میں داخل ہوگئی۔ یہ مقام عملے کے لیے تھا۔ آہٹ قریب تر ہوگئی۔ اس نے لاکرز کی قطار کو دیکھا اور افراتفری میں سکٹر کے ایک لاکر میں دبک گئی۔ وہاں گندے کپڑوں کی بو موجود تھی۔ جوتوں کا جوڑا ابھی نظر آرہا تھا۔ کیلی نے محسوس کیا کہ وہ دو آدمی تھے اور لاکرز کی طرف ہی آرہے تھے۔ وہ کیلی کے لاکر سے دور تھے۔ اس نے اطمینان کی سانس لی۔ مطلوبہ شے لے کر دونوں باہر نکل گئے۔ ان کی باتوں سے اندازہ ہوا کہ شپ پچیس ناٹ کی رفتار پکڑ چکا ہے۔ کیلی باہر نکل آئی۔

کیلی لائف بوٹس کی تلاش میں تھی۔ ابھی تک وہ نظر میں نہیں آئی تھی۔ بچتی بچاتی وہ بھٹکتی رہی۔ انجام کار لائف بوٹس اسے اسٹار بورڈ گن ویل کے ساتھ منسلک دکھائی دیں۔

☆☆☆

سائمن ٹروٹ برج پر کھڑا دوربین کے ذریعے کھڑکی کے عقب سے بگڑتے ہوئے موسم کے تیور دیکھ رہا تھا۔ اگرچہ کیپٹن مطمئن تھا۔ تاہم سائمن کی بے چینی کم نہیں ہورہی تھی۔ وان ویلڈن، سائمن کی سوچ سے بے خبر تھا۔ وہ اس کے ساتھ ہی برج پر موجود تھا۔ ناگفتہ بہ صحت اور اس عمر میں کسی قسم کا خوف بے معنی ہوگیا تھا۔ چاہے وہ سمندری طوفان ہی کیوں نہ ہو۔

''آثار اچھے نہیں ہیں۔'' سائمن ٹروٹ نے کیپٹن کو مخاطب کیا۔

''اتنے بُرے بھی نہیں ہیں۔'' کیپٹن نے کہا۔ ''لیکن اگر تم چاہو تو واپس پورٹ ماؤتھ چلتے ہیں؟''

''نہیں۔'' سائمن کی جگہ وان ویلڈن نے جواب دیا۔

سائمن نے دوربین کا رخ تبدیل کیا۔ وہ مین ڈیک پر تین افراد کو مصروف دیکھ رہا تھا۔ معاً اس نے اسٹار بورڈ کے قریب چوتھی شبیہ دیکھی جو جھلک دکھلا کر غائب ہوگئی۔ اسے علم تھا کہ اس جانب لائف بوٹس ہیں۔ ''وہ کون تھا؟''

کیپٹن کی پیشانی شکن آلود ہوگئی۔ ''کیا کہہ سکتا ہوں۔''

سائمن نے فی الفور اپنی جگہ چھوڑ دی۔ اس کا رخ اسٹار بورڈ کی جانب تھا۔ وہاں پہنچ کر اس نے گن نکالی۔ لائف بوٹس پر واٹر پروف کور پڑا تھا۔

''آؤٹ۔'' سائمن غرایا۔ ''باہر نکلو۔'' شیٹ کے نیچے حرکت پیدا ہوئی...... آہستگی سے ایک دہشت زدہ چہرہ نمودار ہوا۔

''ویل...... ویل...... ل...... کیا یہ مس کیلی رائس کا چہرہ ہے۔'' سائمن نے شدید حیرت کے ساتھ کہا۔

☆☆☆

کشادہ کیبن، لیونگ روم کے مانند تھا۔ ویل فرنشڈ اور لگژری۔ چھت میں کرسٹل کا فانوس لٹک رہا تھا۔ کیلی کو مہاگنی کی کرسی پر باندھ دیا گیا۔ کرسی پر سبز ویلوٹ چڑھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ آرم ریسٹ پر جکڑے گئے تھے۔ سائمن نے اس کی جیبیں اور بیگ خالی کردیا۔ قفل شکن اور کیمرا دیکھ کر وہ بولا۔ ''بہت اچھے، پوری تیاری کے ساتھ آئی ہو۔ جہاز پر کیونکر پہنچیں؟''

''ٹریڈ سیکرٹ۔'' وہ بولی۔

''کیا تم تنہا ہو؟'' سائمن نے گھڑی اٹھائی۔

''کیا تم سمجھتے ہو کہ میں بتادوں گی۔'' کیلی نے جواب دیا۔

سائمن نے دو قدم بڑھا کر ہاتھ گھمایا۔ بھرپور تھپڑ تھا۔ کیلی کا سر گھوم گیا۔

''اسے برہم کروگی تو تم شدید خسارے میں رہوگی۔'' وان ویلڈن کی بھرائی ہوئی آواز آئی۔ ''مس رائس، اسے غصہ نہ دلاؤ۔''

کیلی نے آنکھیں سکیڑ کے نظر کا زاویہ تبدیل کیا۔ وان ویلڈن اس کی توقع سے زیادہ بوڑھا اور لاغر دکھائی دے رہا تھا۔ آکسیجن کا ٹینک، وہیل چیئر کے عقب میں تھا۔ جہاں سے پلاسٹک

ٹیوبس نکل کر اس کے نتھنوں میں اٹکی ہوئی تھیں۔ اس کی کھال مہین کاغذ کی طرح نظر آرہی تھی۔ وان ویلڈن موت سے بہت قریب تھا۔

''میں پھر پوچھتا ہوں، کیا تم اکیلی ہو؟''

''نیوی سیل کی ٹیم میرے ساتھ ہے۔'' جواب ملا۔

سائمن کا ہاتھ دوبارہ حرکت میں آیا۔ کیلی کے دماغ میں گویا روشن بلب تھا۔ جو ٹوٹ کر بکھر گیا۔ ہونٹوں سے خون رسنے لگا۔

''جورڈن کہاں ہے؟''

''مجھے نہیں معلوم۔''

سائمن نے گھڑی کھول کر اندر کھودا گیا نام پڑھا۔ ''برنارڈ ٹاوسٹوک۔'' پھر کیلی پر نگاہ ڈالی۔ ''تم نہیں جانتیں وہ کہاں ہے؟''

''میں پہلے ہی بتا چکی ہوں۔''

''پھر یہ گھڑی کیا کہہ رہی ہے؟'' سائمن نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا۔ کیلی تیسرے تھپڑ کی منتظر تھی۔ ناموسِ محبت پر حرف نہ آنے دوں گی۔ ہر خلش دل سے مٹا دوں گی۔ ہونٹوں کا خون ٹھوڑی سے ہوتا ہوا قالین پر ٹپک رہا تھا۔

''یہ گھڑی میں نے چرائی ہے۔'' کیلی نے کہا۔ وہ گردشِ دوراں پر حیران تھی۔ وہ سچ بول رہی تھی اور وہ یقین نہیں کر رہا تھا۔

''وہ اب بھی تمہارے لیے کام کر رہا ہے؟'' سائمن نے سوال کیا۔

''میرا اور اس کا تعلق ختم ہو چکا ہے۔ میں نے اسے چھوڑ دیا ہے۔''

سائمن نے وان ویلڈن کی طرف دیکھا۔ ''میرا خیال ہے کہ جورڈن کا خطرہ ابھی باقی ہے۔''

''اس کے خاتمے کا انتظام کرو۔'' وان ویلڈن نے حکم دیا۔

کیلی نے سر اٹھایا۔ ''نہیں، نہیں۔ اس معاملے سے اس کا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔''

''گزشتہ ہفتے وہ تمہارے ساتھ تھا۔''

''اس کی بدقسمتی۔'' کیلی نے کہا۔ ''سیکس، اور کچھ نہیں۔''

''تم سمجھتی ہو کہ میں یقین کرلوں گا۔'' سائمن بپھر گیا۔

''وقت ضائع مت کرو۔ اسی طرح اٹھا کر سمندر میں پھینک دو۔'' وان ویلڈن نے بے حسی کے ساتھ کہا۔

''میں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ اور.....'' اچانک وہ مڑا۔

انٹرکام کی آواز نے فقرہ مکمل کرنے کی مہلت نہیں دی تھی۔ دیوار کے قریب جا کر اس نے اسپیکر کا بٹن دبایا۔

''سر، یہاں اوپر نئی صورتِ حال ہے۔ شاہی بحریہ کا جہاز ہمارے پیچھے ہے۔ وہ اوپر آنا چاہتے ہیں۔''

''کیوں؟''

''ان کا کہنا ہے کہ پورٹ ماؤتھ سے نکلنے والے جہازوں پر IRA کے شرپسندوں کی موجودگی کا امکان ہے۔ ان کا خیال ہے کہ وہ لوگ عملے میں گھل مل گئے ہیں۔''

''ان کی درخواست رد کردو۔'' وان ویلڈن نے سکون سے کہا۔

''ان کی مدد کے لیے ہیلی کاپٹرز بھی ہیں۔ علاوہ ازیں ایک اور شپ بھی آس پاس ہے۔'' کیپٹن نے کہا۔

''ہم بارہ میل کی حد سے آگے ہیں۔ انہیں یہاں آنے کا حق نہیں ہے۔'' وان ویلڈن نے توجیہہ پیش کی۔

''سر میں تعاون کا مشورہ دوں گا...... روٹین چیک اپ معلوم ہوتا ہے۔'' کیپٹن کی آواز آئی۔ وہ عملے کو دیکھیں گے۔ اگر ہم نے انکار کیا تو خواہ مخواہ شک پیدا ہوگا۔''

وان ویلڈن اور سائمن نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر وان ویلڈن نے سر کی جنبش سے اشارہ دیا۔

''تمام افراد کو ایک جگہ ڈیک پر لاؤ۔'' سائمن نے انٹرکام پر کہا۔ ''لیکن انہیں وہیں محدود رکھنا۔''

''یس سر۔''

''ہم دونوں کو ڈیک پر ہونا چاہیے۔'' سائمن نے وان ویلڈن سے کہا اور اس کی وہیل چیئر کمرے سے نکال کر پرائیویٹ ایلی ویٹر میں لے گیا۔

''میں، مس رائس کو محفوظ کر کے برج پر ملتا ہوں۔'' سائمن نے ایلی ویٹر کا بٹن دبایا اور واپس کمرے میں آگیا۔ اس نے کیلی کے بندھن چیک کیے پھر احتیاط اور تیزی سے منہ پر ٹیپ لگا دیا۔ مطمئن ہونے کے بعد وہ باہر نکل گیا۔

دروازہ بند ہوتے ہی کیلی بندشوں کے ساتھ زور آزمائی کرنے لگی۔ جلد ہی اسے احساس ہو گیا کہ بندھن مضبوط ہیں، نجات ممکن نہیں۔ اس نے آنسو روکنے کی کوشش کی، کیا وہ یہاں آئیں گے یا بالا ہی بالا چلے جائیں گے۔ ان کے تو گمان میں نہ ہو گا کہ نیچے ایک پنچھی قفس میں حال سے بے حال ہے۔ آہ، اتنے قریب آکے بھی کتنی دوری ہے۔ اس نے دانت پر دانت جمائے اور ایک بار پھر جکڑ بندی سے نجات حاصل کرنے کے لیے زور لگانا شروع کیا۔

☆☆☆

جورڈن ہیلی کاپٹر کی کھڑکی سے نیچے دشمن کے علاقے (ڈیک) کو دیکھ رہا تھا۔ معقول امکان تھا کہ اسے پہچانا نہیں جائے گا۔

''تمہیں یقین ہے کہ تم ہمارے ساتھ اترو گے؟''

''یس، شیور۔'' اس نے جواب دیا۔

''تمہارے پاس بیس منٹ ہیں۔'' نیول آفیسر نے کہا۔

”اس کے بعد ہم نکل جائیں گے...... تم ساتھ ہو یا نہ ہو۔ ہمیں واپس جانا پڑے گا۔“

”سمجھ گیا۔“

”بیس منٹ، میرے لیے کافی ہیں۔ تم بُرا وقت نہیں دیکھو گے۔ آج کی رات وان ویلڈن کے لیے بدترین ثابت ہوگی۔“

جورڈن کے لہجے میں الاؤ دہک رہا تھا۔ وہ نیوی یونیفارم میں تھا۔ اس کے ساتھ اترنے والے سات دیگر نیول آفیسر کے لیے وہ ایک مشکوک آدمی تھا۔ تاہم جورڈن کو پروا نہیں تھی۔ اس کے دماغ میں ایک سودا سمایا ہوا تھا۔ اسے آخری امتحان پاس کرنا تھا۔ جہاز پر کوئی اس کا منتظر تھا۔ ہر دھڑکن میں کیلی کا نام تھا۔

☆☆☆

”لیوٹیننٹ کمانڈر ٹوبی، رائل نیوی۔“

”سائمن ٹروٹ، وی پی آپریشن، وان ویلڈن کمپنی۔ کمانڈر کیا مدد کرسکتا ہوں؟“

”کریو کو چیک کرنا ہے۔“

”کیوں نہیں۔ ہم نے انہیں یہاں جمع کرلیا ہے۔“ سائمن نے برج اسٹیرویے کے قریب مجتمع کریو کی جانب اشارہ کیا۔

”کیا یہی تمام لوگ ہیں؟“

”دو آدمی برج پر ہیں۔ کیپٹن اور خود مسٹر وان ویلڈن۔“

”ڈیک کے نیچے کوئی ہے؟“

”نو سر۔“

کمانڈر نے سر ہلایا۔ دونوں ٹیموں کے ٹاکرے سے چند سیکنڈ پہلے جورڈن کمالِ ہوشیاری سے ادھر سے کھسک گیا تھا۔

”ٹھیک ہے، شروع کرتے ہیں۔“ کمانڈر نے کہا۔

جورڈن زیریں کوریڈورز میں چکرا رہا تھا۔ وقت کی قلت اس کے ذہن میں تھی۔ لہٰذا وہ آوازیں لگانے لگا۔ کچھ بھی ہوسکتا تھا، کوئی بھی سن سکتا تھا۔ بوجہ وہ کیلی کے بجائے ڈیانا کو آوازیں دے رہا تھا۔ ڈوروے، کریو کوارٹرز، آفیسرز کوارٹرز، میس ہال، گیلی......

کیلی کہیں نہیں تھی۔ وہ مزید پیچھے کی جانب گیا اور اسٹوریج میں جا پہنچا۔ کمرے میں درجنوں کریٹس تھے۔ ایک کا تختہ کچھ ہٹا ہوا تھا۔ جورڈن نے اس میں جھانکا۔ وہ کسی بت کا پیتل نما سر تھا۔ چہرہ نسوانی۔ جورڈن نے تیزی سے اطراف میں دیکھا اور آواز دی۔ ڈیانا، ڈیانا۔

دس منٹ گزر گئے تھے۔ پریشانی نے سر اٹھایا۔ انجن روم اور کارگو بے ابھی باقی تھے۔ اس کے علاوہ کہاں، کون، کون سی جگہیں تھیں؟ اوپر سے ہیلی کاپٹر کی آواز آئی۔ ایک اور چاپر لینڈ کر رہا تھا۔ کون آیا ہے؟

جورڈن نے مہاگنی سے بنا ڈور دیکھا۔ جس پر پرائیویٹ کا نشان تھا۔ کیپٹن کے لیے؟ اس نے ناب گھمانے کی کوشش کی۔ لاک۔ اس نے کئی بار زوردار دستک دی۔ ”ڈیانا؟“

جواب ندارد۔

کیلی نے جورڈن کی آواز سن لی تھی۔ وہ اس کا فرضی نام لے رہا تھا۔ ٹیپ کی وجہ سے وہ جواب دینے میں ناکام رہی۔ وہ نیم پاگل ہوگئی۔ مجھے چھوڑ کے نہ جاؤ۔ اس نے چیخنا چاہا۔ نہ جاؤ۔ کیلی نے محسوس کیا کہ وہ ہٹ رہا ہے۔ میں کتنا ہی بھاگوں، اس کی آس نہیں ٹوٹے گی۔ کیلی نے مایوسی کے ساتھ کرسی جھلانا شروع کی۔ دائیں بائیں...... بائیں سے دائیں۔ کرسی میز سے ٹکراتی ہوئی گری۔ اذیت کے باعث اس کے سر میں شرارے سے چھوٹے۔ آنکھوں کے سامنے سیاہ پردہ گر گیا۔ کھسکنے کے لیے وہ توانائی کا ایک ایک اونس خرچ کر رہی تھی۔ بینائی بحال ہونا شروع ہوئی۔ اس کے بکھرے ہوئے اعصاب و حواس نے شک محسوس کیا کہ کوئی دروازے سے ٹکرایا ہے۔ کوئی چیز دروازے سے بار بار ٹکرا رہی تھی۔ فائر کٹ کی سرخ کلہاڑی نے دروازے کے تختے ادھیڑ دیے تھے پھر ایک ہاتھ نے اندر آکے دروازے کی ناب گھما کر دروازہ کھول دیا...... جورڈن اندر داخل ہوا۔

”مائی گاڈ۔“ کیلی کی حالت دیکھ کر وہ بڑبڑایا۔ فوراً ہی وہ اس کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ وہ اسے بندھنوں سے آزاد کر رہا تھا۔ بعدازاں، ٹیپ اس کے منہ سے ہٹایا۔ کیلی کے ہاتھ پیر سُن ہورہے تھے۔ وہ جورڈن کی بانہوں میں سمٹی سسکیاں لے رہی تھی۔ وہ بار بار کیلی کا نام دہرا رہا تھا۔ ڈیانا نہیں، کیلی کا نام۔ اچانک مدھم سی ”بپ“ کی آواز نے اسے الرٹ کردیا۔ اس نے بیلٹ کے ساتھ لگے پیجر کی آواز بند کی۔ ”ہمارے پاس ایک منٹ بچا ہے۔ کیا تم چل سکتی ہو؟“

”میرا خیال ہے نہیں۔ اُف میری ٹانگیں۔“ وہ کراہی۔

”ٹھیک ہے۔“ جورڈن نے اسے گود میں اٹھا لیا۔ وہ کمرے سے نکل کر کوریڈور میں آگیا۔

”ہم شپ سے جان کیسے چھڑائیں گے؟“ کیلی نے سوال کیا۔

”جیسے آئے تھے، ویسے جائیں گے۔ ہیلی کاپٹر۔“ وہ کونے سے مڑا اور یک لخت تھم گیا۔

”مسٹر ٹاؤسٹوک، مجھے خطرہ ہے کہ تم فلائٹ مس کرنے والے ہو۔“ سامنے سائمن ٹروٹ دیوار بن کے کھڑا تھا۔

☆☆☆

کیلی نے محسوس کیا کہ جورڈن کی بانہیں اس کے گرد اور تنگ ہوگئی ہیں۔ اس کی بڑھتی ہوئی دھڑکنیں کیلی کے سینے پر ضربیں لگا رہی تھیں۔

ٹروٹ نے گن سیدھی کی۔ ”اِسے نیچے اتار دو۔“

''وہ چلنے کے قابل نہیں ہے۔'' جورڈن نے کہا۔
''ویری ویل، کارگو بے میں چلو۔'' سائمن ٹروٹ نے ایک طرف اشارہ کیا۔ گن کی موجودگی میں جورڈن بے بس تھا۔ وہ کریٹس سے بھرے کارگو بے میں آ گئے۔
''میری پارٹی کے علم میں ہے کہ میں بورڈ پر ہوں...... وہ میرے بغیر نہیں جائیں گے۔'' جورڈن نے کہا۔
''اچھا۔'' سائمن نے چھت کی طرف دیکھا۔ ہیلی کاپٹر کے روٹرز گھومنے کی آواز بلند ہو رہی تھی۔ ''کوئی لمحہ جاتا ہے وہ روانہ ہو جائیں گے۔'' ہیلی کاپٹر بلند ہوا اور روٹرز کی آواز دور ہوتی گئی۔ سائمن کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ تھی۔
''ہم تمہاری موجودگی کی تردید کریں گے۔'' وہ بولا۔ ''البتہ نیوی کو جواب دینا مشکل ہو جائے گا۔'' اس نے گن والا ہاتھ لہرایا۔
''وہ کریٹ اتنا بڑا ہے کہ تم دونوں اس میں سما جاؤ گے۔ اینڈ بُرا نہیں ہے۔ انجام کار تم دونوں ساتھ ہو گے۔''
یقیناً وہ ان کو کریٹ سمیت سمندر کی نذر کر دے گا۔ ان کا ملن سمندر کی گہرائی میں ہوگا۔ درحقیقت یہ دو روحوں کا ملاپ ہو گا...... سمندر سے دور آسمانوں میں۔ کیلی کے لیے سانس لینا دشوار تھا...... دماغ سوچنے کے قابل نہ رہا۔
جورڈن کی پُرسکون آواز آئی۔ ''یہ اتنا سادہ نہیں ہے۔ انٹرپول اور اٹالین پولیس، نیپلز میں تمہاری منتظر ہے۔''
''نیپلز برسوں سے ہمارے لیے مسئلہ نہیں ہے۔''
''وقت بدلنے والا ہے۔''
''بس بہت ہو گیا ہے۔ اسے نیچے اتارو اور کریٹ میں داخل ہو جاؤ......'' جورڈن نے کیلی کو نیچے اتارا۔ وہ کھڑی نہ رہ سکی اور گھٹنوں پر آ گئی۔
''اسے یہیں چھوڑ دو اور کریٹ کھولو۔'' سائمن نے حکم دیا۔
جورڈن پلک جھپکائے بغیر کیلی کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ وہ کوئی پیغام دینا چاہ رہا تھا۔ کسی قسم کا اشارہ۔ وہ کیلی کے قریب ہو کے جھکا۔ جیکٹ کا ایک حصہ کھل گیا۔ تب کیلی نے شولڈر ہولسٹر کی جھلک دیکھی۔ جورڈن کی پشت سائمن کی طرف تھی۔ کیلی نے پھرتی سے گن ہولسٹر سے کھینچ لی۔
''اس کے قریب سے ہٹ جاؤ۔'' سائمن پھنکارا۔
''آنسو بہانے دو۔'' جورڈن نے ہونٹ کیلی کی پیشانی پر رکھے۔ پھر ہونٹ پھسل کر کان پر چلے گئے۔ اس نے سرگوشی کی۔ ''مجھے شیلڈ بنا کر تمہیں اس کے دھڑ کا نشانہ لینا ہے۔'' کیلی نے دہشت سے جورڈن کی آنکھوں میں دیکھا۔ ''نہیں۔''
جورڈن نے اس کا شانہ تھام لیا۔ ''وقت نہیں ہے، جیسا کہہ رہا ہوں ویسا کرو۔'' جورڈن کی آواز میں اذیت اور عجلت کا عنصر تھا۔ دونوں کی نظریں لاک ہو گئیں۔ ''تم کو زندہ رہنا ہے۔ ہم دونوں کے لیے۔'' کیلی نے پیغام پڑھ لیا۔ جورڈن نے دوسری مرتبہ اس کا شانہ نرمی سے دبایا۔ وہ ہولے سے مسکرائی۔
''آنسو سمندر میں جا کر بہانا۔ چلو شروع کرو۔'' سائمن کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا۔
کیلی نے پہلے کبھی گولی نہیں چلائی تھی۔ ڈو اور ڈائی والا معاملہ تھا۔ خطا کی گنجائش نہیں تھی۔ برعکس صورت میں سائمن نے پورا کلپ جورڈن کے جسم میں اتار دینا تھا۔ کیلی نے قریب قریب صحیح نشانہ لینا تھا۔ جورڈن کے لیے۔
''تم ایسے نہیں مانو گے۔'' سائمن بے قابو ہو گیا۔ دھماکا ہوا گولی چلی اور جورڈن لڑکھڑایا۔ گولی اس کی ران میں گھس گئی تھی۔ جورڈن نے دونوں ہاتھوں سے زخم دبایا۔ خون بہہ نکلا۔ کیلی کا چہرہ پہلے سفید پھر سرخ ہو گیا۔ جورڈن کے خون کی جھلک نے اسے مشتعل کر دیا۔ ساری ہچکچاہٹ غضب کے تند ریلے میں بہہ گئی۔
گن مضبوطی سے دونوں ہاتھوں میں لے کر پے در پے اس نے تین فائر کیے۔ ایک گولی سائمن کے سینے میں، دوسری پیٹ میں...... تیسری کا کیلی اندازہ نہ لگا سکی۔ سائمن پیچھے کی طرف گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت اور دہشت کے ملے جلے تاثرات تھے۔ ٹانگیں جام لنڈھانے والے کے مانند رقصاں تھیں۔ گن ہاتھ سے پھسل گئی۔ وہ خود بھی گھٹنوں کے بل گرا۔ ناتوانی کے عالم میں وہ گن اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن بے سود۔
''نکلو یہاں سے۔'' جورڈن نے کہا۔
''میں تمہیں چھوڑ کے نہیں جا سکتی۔''
''منہ بند رکھو۔ میری ٹانگ......'' جورڈن نے کربناک لہجے میں کہا۔
''تم چپ رہو۔'' وہ لڑکھڑا کے اٹھی اور سائمن کی گن پر قبضہ کر لیا۔ ''ہم جہاز پر سے کہاں جائیں گے۔ ہمیں ساتھ رہنا چاہیے۔ دھماکوں کی آواز کے بعد عملہ کسی وقت بھی ہلہ بول دے گا۔'' کیلی نے جورڈن کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لے لیا۔ ''تم کیوں میرا پیچھا نہیں چھوڑتے؟'' کیلی نے سوال کیا۔
''تم مجھے بھلا کیوں نہیں دیتیں؟'' وہ اپنے ہی خون میں بیٹھا تھا۔
کیلی خاموش رہی۔ جورڈن نے اپنا رومال نکال کر گرہ لگائی۔ یہ ناکافی تھا۔ تاہم اس نے زخم پر کس کر باندھ دیا۔
''بھلا دیا تھا۔'' کیلی نے جواب دیا۔
''اسی لیے گھڑی چرائی تھی؟''
''اوہ جورڈن تم کیوں نہیں سمجھتے؟''
''میں سمجھ گیا ہوں۔ اب تمہاری باری ہے۔'' وہ بولا۔

قدموں کی آوازیں آرہی تھیں۔ وہ کتنی دیر فائٹ کریں گے۔ المناک انجام سر پر تھا۔ کیلی نے اس کا سر گود میں رکھ لیا۔ اور سرگوشی کی۔ ''آئی لو یو۔''

کوئی دروازے پر تھا۔ کیلی نے گن اٹھا کر نشانہ لیا...... اور فائر کرتے کرتے رک گئی۔ رائل نیوی کا ایک آدمی حیرت سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے پیچھے تین اور تھے۔ ان میں ایک رچرڈ وولف تھا۔ رچرڈ سب کو ہٹا کر کمرے میں آیا۔ جورڈن کی حالت دیکھی اور مڑ کر چلایا۔

''یس سر۔'' ایک آفیسر نے انٹرکام کا رخ کیا۔ کیلی کی گرفت پسٹل پر ڈھیلی پڑ گئی۔ وہ ابھی تک خوف زدہ تھی۔ رچرڈ نے ہاتھ بڑھایا اور نرمی سے مسکرایا۔ کیلی نے کچھ کہے بغیر گن اس کے ہاتھ پر رکھ دی۔

''گڈ گرل۔'' رچرڈ نے کہا۔

ہیلی کاپٹر، میڈیکل ٹیم کے ساتھ پہنچ رہا تھا۔ وہ قریبی بحری جہاز سے اڑ کر آرہا تھا۔

☆☆☆

کیلی طبی عملے کی کارروائی دیکھتی رہی۔ وہ اسٹریچر کے قریب تھی۔ بعدازاں اسٹریچر کو ہیلی کاپٹر کی طرف لے جایا گیا۔ اسے لگا کہ جورڈن جدا ہو رہا ہے۔ وہ دوڑ پڑی۔ جو راستے میں آیا اسے ہٹا دیا۔ خدشات دہلا رہے تھے کہ وہ آج کے بعد اسے کبھی نہ دیکھ سکے گی۔ رچرڈ نے اسے بازوؤں سے تھام لیا۔ ''اسے اسپتال لے جارہے ہیں۔''

''اسے میری ضرورت ہے۔ میں اس کے ساتھ رہوں گی۔''

''میرا وعدہ ہے، تم جلد اسے دیکھو گی۔ اس وقت ہمیں تمہاری ضرورت ہے۔'' رچرڈ کی آواز اس نے سنی ہی نہیں۔ وہ بلند ہوتے ہیلی کاپٹر کو تک رہی تھی۔ زیرِ لب دعا گو تھی۔

☆☆☆

جورڈن کو دیکھے ہوئے دو روز بیت گئے تھے۔ کیلی کو بتایا گیا تھا کہ جورڈن کا خون زیادہ بہہ گیا تھا لیکن سرجری کامیاب رہی۔ اس کے سوا اسے کچھ علم نہیں تھا۔

رچرڈ نے اسے M16 کے ذریعے لندن سے باہر ایک سیف ہاؤس میں منتقل کرا دیا تھا۔ کیلی کے لیے یہ بھی قید خانے سے کم نہیں تھا۔ یہ تاثر اسے تین آدمیوں کی وجہ سے ملا تھا جو سیف ہاؤس کی حفاظت کر رہے تھے۔ رچرڈ نے کہا تھا کہ یہ انتظام صرف اس کے تحفظ کے لیے تھا۔ وہ کچھ اور سمجھ رہی تھی اور اسے اپنے نظریے پر حیرت بھی نہیں تھی۔ لارڈ فیلی انجام کار کسی نقصان سے بچ گئی تھی۔ کیلی اتنی اہم نہیں تھی۔ اگرچہ جورڈن اس کے لیے آخری حد تک گیا تھا۔ لیکن ان دونوں کے درمیان ایک ناقابلِ عبور کھائی تھی۔ فیلی کیا کرے گی۔ ان کے نزدیک جورڈن زیادہ اہم تھا۔ وہ ان کی سوچ کو الزام نہیں دے سکتی تھی لیکن اس کی آزادی سلب ہو گئی تھی جو اس کی افتادِ طبع کے خلاف تھی۔ دو دن بعد اس کا صبر جواب دے گیا۔ بیگ اٹھا کر اس نے باہر کا رخ کیا۔ گارڈ راہ میں حائل تھا۔

''میں جانا چاہتی ہوں۔''

''یہ ممکن نہیں۔'' اس نے شائستگی سے کہا۔

''ممکن ہے، تم دیکھو یا شوٹ کرو۔'' کیلی نے اسے ایک طرف کیا۔ اس وقت لیموزین ڈرائیو وے میں داخل ہوئی۔ کار اس کے سامنے رکی۔ وہ تعجب سے دیکھ رہی تھی۔ شوفر اترا اور گھوم کر عقبی گیٹ کھولا۔ قیمتی سوٹ میں ملبوس ایک عمر رسیدہ شخص اترا۔ چند لمحے خاموش رہ کر وہ بولا۔ ''یعنی تم ہو مس کیلی رائس۔''

کیلی نے اسے سرتا پا دیکھا۔ ''اور آپ؟''

اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ ''میں ہیوٹاوسٹوک، جورڈن کا انکل۔''

کیلی ٹپٹا گئی۔ بنا الفاظ کے اس نے ہاتھ ملایا۔

''مس رائس تم سے چند باتیں کرنی ہیں۔'' انکل نے کہا۔ ''پلیز، تم کار میں بیٹھو گی؟''

''دراصل میں رخصت ہو رہی تھی۔''

''مطلب تم جورڈن کو دیکھنا نہیں چاہتیں؟''

کیلی کا دل دھڑکا۔ اس نے انکل کو پڑھنے کی کوشش کی۔ تاہم انکل کے تاثرات سپاٹ تھے۔ وہ اندر بیٹھ گئی۔

وہ کچھ فاصلے سے ساتھ ساتھ بیٹھے تھے۔ ہم کیا بات کر سکتے ہیں۔ وہ پریشان تھی۔ میں اس دنیا کے لیے اجنبی ہوں...... جیسے وہ ہمارے لیے......

''یوں معلوم ہوتا ہے کہ میرا بھتیجا تم سے کوئی انجانا رشتہ قائم کر چکا ہے۔'' انکل ہیو نے آغاز کیا۔

''آپ کا بھتیجا ایک اچھا انسان ہے۔'' وہ بولی۔ وہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ دوبارہ نرمی سے گویا ہوئی۔ ''بہت نفیس آدمی ہے۔''

''اس کے بارے میں میرے خیالات بھی ہمیشہ ایسے ہی رہے ہیں۔''

'اس کا حق بنتا......'' وہ بات پوری نہ کر سکی کہ آنسوؤں کو روک رہی تھی۔ ''وہ بہترین کا حق دار ہے۔''

''تم نے سچ کہا۔'' انکل ہیو نے تائید کی۔

''نو......'' کیلی نے نظر اٹھا کے دیکھا۔ ''لارڈ.... آپ کو سمجھنا چاہیے کہ میری وجہ سے کوئی الجھن پیدا نہیں ہوگی۔ میرا کوئی مطالبہ ہے نہ توقعات۔ میں صرف یہ چاہتی ہوں......'' وہ دوسری

طرف دیکھنے لگی۔ ''میں اسے خوش دیکھنا چاہتی ہوں۔ میں کچھ بھی کر جاؤں گی۔ ممکن ہے غائب ہو جاؤں۔''

''تم اس سے محبت کرتی ہو۔'' یہ سوال نہیں بیان تھا۔

اور اس مرتبہ وہ اشک پر قابو رکھنے میں ناکام رہی...... وہ بہہ نکلے۔ دھیرے سے...... خاموشی سے۔

''نہیں۔ حفظِ مراتب کے بغیر نہیں۔''

''کیا مطلب؟'' انکل ہیو نے استفسار کیا۔

''بہت سی لڑکیاں تیار ہیں اس کے لیے۔''

''میں جانتا ہوں۔''

''وجہ بھی جانتے ہوں گے آپ؟'' کیلی نے کہا۔

''ہاں، لیکن ان میں سے کوئی بھی تمہاری طرح نہیں ہے۔ تم نے تن تنہا وکٹر وان ویلڈن سے ٹکر لی اور اس کی ایمپائر کے خاتمے کا آغاز ہوا۔''

کیلی نے شانے اچکائے۔ جیسے اس کے نزدیک اس کارنامے کی کوئی اہمیت نہیں۔ وہ بے دھیانی سے سن رہی تھی کہ والا فورڈ پر کیا کیا لدا تھا۔ ویرونیکا اور اولیور کو کیسے گرفتار کیا گیا۔ میکس ہیولر کے غرقاب ہونے کی تفتیش دوبارہ شروع ہوئی۔ زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائل اولیور کمپنی کے گودام سے برآمد ہوئے...... وغیرہ...... وغیرہ......

''تمہاری خدمات ہم سب کے لیے ناقابلِ فراموش ہیں۔ مس رائس میں تمہیں مبارک باد دیتا ہوں۔''

وہ خاموش رہی۔ تاہم اسے حیرت ہوئی جب انکل نے کہا۔

''میں زندگی میں بہت سے ہیروز سے مل چکا ہوں لیکن تعریف کے مقابلے میں تمہارے جیسا ردِعمل مجھے کہیں نہیں ملا۔''

کیلی نے نفی میں سر ہلایا۔ ''لارڈ ڈیبورٹ میں تھک چکی ہوں۔ میں گھر جانا چاہتی ہوں۔''

''امریکا؟''

''وہی میرا گھر ہے۔ اس سے زیادہ میں نہیں جانتی۔''

''جورڈن کا کیا ہوگا۔ وہ تم سے محبت کرتا ہے۔''

''آپ خود سمجھ گئے ہیں کہ حفظِ مراتب کسے کہتے ہیں......''

''جن لڑکیوں کی تم بات کرتی ہو، جورڈن ان میں دلچسپی نہیں رکھتا۔''

کیلی کی پیشانی پر لکیریں ابھر آئیں۔

''دو دن سے......'' انکل ہیو نے کہا۔ ''اچھی فطرت کا حامل میرا نارمل بھتیجا بے قرار ہے، قابو سے باہر ہے۔ دو مرتبہ اس نے اسپتال سے نکلنے کی کوشش کی۔ ہم اسے سمجھا رہے ہیں کہ اس کی حالت اجازت نہیں دیتی کہ وہ کہیں جائے۔ وان ویلڈن کی موت کے ساتھ تمہارے قتل کے کنٹریکٹ ختم ہو چکے ہیں۔ وقت آ گیا ہے کہ ہم تمہیں اس کے پاس لے جائیں۔ تم اسے سنبھال سکتی ہو۔''

''یہ آپ کا خیال ہے؟''

''نہیں، رچرڈ کا بھی۔''

''اور جورڈن؟''

''وہ تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔''

کیلی ہنس پڑی...... ہنسی میں تلخی گھلی ہوئی تھی۔ ''آپ کے لیے کس قدر مایوس کن امر ہوگا کہ جورڈن اور میں...... کیا مجھ جیسی لڑکی کو فیملی کلوزٹ میں بند رکھا جائے گا۔''

''اگر میں نے ایسا کیا تو بھی، تمہیں تنہائی نہیں ستائے گی...... ہمارے آبا و اجداد میں سے نصف کلوز اور فوٹو فریمز میں رہتے ہیں۔ مطلب، دلہن کے انتخاب میں ہمارا انداز غیر روایتی ہے۔'' انکل ہیو مسکرائے۔

''اپنی فیملی میں مجھے شامل کرنا آپ کے لیے کیسا ہوگا؟''

''سوال جورڈن کا ہے۔ یہ اس کا انتخاب ہے۔ اس کی خوشی میں ہم خوش ہیں۔'' انکل ہیو نے جواب دیا۔

کیا پیش گوئی کی جا سکتی ہے؟ کیلی نے سوچا...... ایک مہینے یا سال بعد اس پر انکشاف ہو سکتا ہے کہ دراصل میں کون ہوں......

لیکن وہ جہاز کے قفس سے بچ نکلنے کو کیسے بھول سکتی ہے اور موجودہ مڈبھیڑ نے فرار کا راستہ بند کر دیا تھا۔

☆☆☆

اسپتال پہنچنے تک وہ خود سے ہم کلام رہی۔ ایلی ویٹر میں بھی خاموش رہی۔ وہ خود کو کمپوز کر رہی تھی۔ بہتر انداز میں گڈبائے کے لیے خود کو تیار کر رہی تھی۔ وہ ساتویں منزل پر جورڈن کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پُرسکون تھی...... ملنے آئی تھی یا بچھڑنے۔ جورڈن پر نظر پڑی تو یکسو خیالات بکھر گئے۔ وہ کھڑکی کے پاس کھڑا تھا۔ سفید قمیص بغیر ٹائی کے اور گرے ٹراؤزر۔ بغلوں میں بیساکھیاں تھیں۔ ڈور کی آواز پر وہ بے ڈھنگے انداز میں گھوما۔ وہ توازن برقرار رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ تاہم نظر کیلی کے چہرے پر تھی۔ کیلی کے ساتھ دینے والے واپس چلے گئے۔ دونوں تنہا رہ گئے۔ دل آگے بڑھ رہا تھا اور ذہن روک رہا تھا۔ وہ اب بھی خوف زدہ تھی۔ ''میں جانتی تھی کہ تم صحت یاب ہو جاؤ گے۔'' وہ اتنا ہی کہہ سکی۔

جورڈن اس کے چہرے پر کچھ ڈھونڈ رہا تھا جو اسے دکھائی نہیں دیا۔ ''میں تم تک پہنچنے کی کوشش کرتا رہا۔''

''انکل نے بتایا تھا۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ ہم دونوں میں سے کوئی بھی حرکت پذیر ہو۔'' وہ مسکرائی۔ ''لیکن اب وان ویلڈن کا قصہ پاک ہو چکا ہے تو ہم دونوں کو چاہیے کہ اپنے اپنے راستے پر واپس لوٹ جائیں۔''

''کیا تم ایسا کرو گی؟''

''اور کیا کروں گی؟''

''میرے ساتھ رہو۔'' وہ بہت ساکن کھڑا تھا۔ سنگی مجسمے کے مانند..... کیلی کو تک رہا تھا۔ جواب کا منتظر تھا۔

کیلی نے پہل کی اور نظر ہٹالی۔ ''رک جاؤں؟ تمہارا مطلب ہے انگلینڈ میں؟''

''میرا مطلب ہے، میرے ساتھ۔''

وہ ہنسنے لگی۔ تاثر بے معنی اور مبہم تھا۔

''میرے ذہن میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ تم حقیقت سے انکار کررہی ہو۔'' جورڈن نے کہا۔

''حقیقت؟''

''ہم نے مل کر آگ اور خون کا دریا پار کیا ہے۔ ایک دوسرے کا خیال کیا ہے۔ کم از کم مجھے اپنے بارے میں کوئی ابہام نہیں ہے، نہ اپنی چاہت پر کوئی شک۔ اور میں تمہیں بھاگنے نہیں دوں گا۔''

کیلی نے نفی میں سر ہلایا اور پھر ہنسنے لگی۔ غیر حقیقی ہنسی تھی۔ اس کا دل بغاوت پر تلا تھا۔ ''یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ تمہیں اتنا یقین نہیں کہ میں کون ہوں۔''

''میں جانتا ہوں تم کون ہو۔''

''میں نے بارہا تم سے جھوٹ بولا..... بار بار......''

''جانتا ہوں۔''

''بڑے بڑے جھوٹ۔''

''ساتھ ہی تم نے سچ بھی بولا۔'' جورڈن نے کہا۔

''ہاں، لیکن جورڈن تم بھول رہے ہو کہ میں ایک سابقہ چور ہوں اور میری فیملی بھی ایسی تھی۔''

''تمہارا ماضی میرے لیے اہم نہیں ہے۔''

''اور اسے کیا کہوگے؟'' کیلی نے ٹاؤسٹوک کی گھڑی نکالی۔ ''میں نے وہ چیز چرائی تھی جو تمہارے لیے اہم تھی۔ یہ میں نے اس لیے کیا کہ میں تمہیں دکھانا چاہتی تھی کہ تم مجھ پر بھروسا کر کے حماقت کا مظاہرہ کررہے ہو۔''

''نہیں کیلی ایسا نہیں تھا۔ ایسا تم نے کسی اور وجہ سے کیا تھا۔'' جورڈن نے سکون سے کہا۔

''کس وجہ سے کیا تھا؟''

''تم مجھ سے خوف زدہ تھیں۔''

''میں، خوف زدہ؟''

''ہاں تم میری محبت سے خوف کھارہی تھیں اور اپنی محبت سے بھی ہراساں تھیں۔ تمہیں یہ خوف تھا کہ یہ محبت پنپ نہیں سکے گی۔''

''اوکے۔'' وہ لاجواب ہوگئی۔ لیکن کیا یہ قابلِ فہم نہیں تھا، فریب کھانے سے بہتر نہیں تھا۔ جذبات کا دریا اترنے کے بعد جلد یا بدیر تمہیں میری حیثیت کا ادراک ہوجانا تھا۔''

''ادراک تھا اور ہے۔ میں اس معاملے میں خود کو خوش قسمت تصور کرتا ہوں۔''

''خوش قسمت۔'' وہ پھر کھوکھلے انداز میں ہنسی اور گھڑی جورڈن کے چہرے کے سامنے لہرائی۔ ''خوش قسمت؟ یاد رکھو میں چور ہوں۔ یہ میں نے چرائی تھی۔''

جورڈن نے اس کی کلائی تھام لی۔ اسے ایک بے ساکھی چھوڑنی پڑی۔ ''تم نے صرف میرا دل چرایا تھا۔''

وہ مہر بہ لب تکتی رہ گئی۔ نظریں ہمکلام تھیں۔ خود فراموشی تھی۔ بلا کی تشنگی تھی۔ بے تابیٔ قلب بے حال کررہی تھی۔

''کیلی نہیں۔ اب بھاگنا چھوڑ دو...... ختم کرو...... بس کرو۔'' جورڈن نے کہا۔

کیلی کا وجود بے حس وحرکت تھا۔ وہ قطعی ساکن کھڑی تھی۔ تب دھیرے سے جورڈن نے کلائی چھوڑ دی۔ محض اس کی نظروں نے کیلی کو تھاما ہوا تھا۔

کیلی کا دماغ سُن تھا۔ نئی حقیقت منکشف ہورہی تھی۔ ''میں تم سے نہیں درحقیقت خود سے بھاگ رہی تھی۔ اپنے ہی وجود سے فرار چاہ رہی تھی۔ تم سے نہیں...... کبھی بھی نہیں۔'' وہ خموش کھڑی سوچ رہی تھی۔ جورڈن نے نرمی سے اس کا رخسار سہلایا۔ ایک آنسو پھسل کے جورڈن کے ہاتھ پر آیا۔

''میں تمہارے ساتھ زبردستی نہیں کرسکتا، کیلی۔ اگر چاہوں بھی تو بالجبر تمہیں نہیں روک سکتا لیکن میں نے بہت پہلے ایک فیصلہ کیا تھا۔ اب فیصلہ کرنے کی تمہاری باری ہے۔'' جورڈن کی آواز ٹوٹ رہی تھی۔ بکھر رہی تھی۔

اشکوں کی جھالر کی دوسری طرف جورڈن کا چہرہ گویا تھرک رہا تھا۔ اس کی نظروں میں اندیشہ تھا، غیر یقینی تھی اور امید تھی...... امید کے ساتھ فریاد تھی۔

کیلی کا پورا وجود طوفان کی زد میں تھا۔ گویا پارہ پارہ ہو جائے گا۔

''تمہارے بھاگنے کے دن ختم ہوگئے۔ بھروسا کرو۔'' وہ بمشکل کہہ سکا۔ ''مم...... مم...... مجھے یقین دلاؤ۔''

جورڈن نے دوسری بیساکھی بھی چھوڑ دی۔ لڑکھڑایا۔ کیلی سنبھالنے کے لیے اس کے ساتھ لپٹ گئی۔ اشک بار چہرہ اوپر اٹھایا۔ جورڈن نے سر جھکایا۔ ہونٹوں نے آنکھوں سے نکلنے والے نمکین پانی کو چھوا......

کیلی نے اسے بستر پر بٹھادیا اور دیکھا، وہ مسکرا رہا تھا۔ وہ ایک چور کی مسکراہٹ تھی۔ اس نے کیلی کا دل چرا لیا تھا۔


نیلا دائرہ
تابکار مجرم
سفینہ مرگ
آئین وفا